UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234200
UNIVERSAL
LIBRARY

کتاب
انجمن حنفی
مقدمہ تحریف
مولوی رحمت اللہ - فی الارد و
2 المجدۃ الاردو
طبع
ر ۲ ع

فہرست کتاب وکتب خانہ الدین

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

الحمد للہ کہ کتاب مقدس سے مستطاب الہام انتساب سے موید بتائید روح القدس

نسخہ اعجاز چون وحی فلک آمد — کز کلماتش خرد عیسوی اعجاز دید

المسمّٰی باعجاز عیسوی

عہد عتیق و جدید نقض عنوانش یافت — حجۃ تحریف از و کوئی بآخر رسید

الملقب بمصقل تحریف

سال شروعش بگفت حضرت روح القدس — مصقلہ تحریف عہد عتیق و جدید ۱۸۵۳

تصنیف جناب مولوی رحمت اللہ صاحب کیرانوی باہتمام بندہ محمد امیر خان عفی عنہ

در مطبع منعمیہ واقعہ چھلی اینٹ محلہ اکبرآباد مطبوعہ شد

سید کبیر حیدری
کتب خانہ

فہرست

مقدمہ اسمین تین فصلین ہین	صفحہ ۸	نسخہ کوڈکس لاڈیانوس کا بیان	۴۵
فصل اول عہد عتیق کی کتابون اور		مقصد اول حضرت موسی کی پانچ کتابونکے	
اونکے مصنفونکے بیان مین	ایضاً	بیان مین اوسمین چار فصلین ہین	۴۹
اسبات کا بیان کہ کتب عہد عتیق دو قسم کی ہین	ایضاً	فصل اول اس بیان مین ہے کہ سوا ان پانچ	
بیان قسم اول کا	ایضاً	کتابون کے اور بہی کتابین حضرت موسی کیطرف منسوب ہین	ایضاً
بیان قسم دوم کا	۱۹	فصل دوسری اس بیانمین کہ یہہ پانچ کتابین بہی	
فصل دوسری عہد جدید کی کتابونکے بیانمین	ایضاً	حضرت موسی کی سب تصنیف نہین ہین	۵۱
اسبات کا بیان کہ کتب عہد جدید بہی دو قسم کی ہین	ایضاً	فصل تیسری مین نسخہ عبرانی و سامری و یونانی کا	
بیان قسم اول کا	ایضاً	فرق بتلایا گیا ہے	۶۳
بیان قسم دوم کا	۲۸	فصل چوتہی مین حضرت موسی کی پانچ کتابون کی	
کونسل نائیس کا ذکر	۳۳	روایات غلط کا بیان ہے	۸۷
کونسل لودایسیہ کا ذکر	ایضاً	مقصد دوسرا عہد عتیق کی باقی کتابون کے ذکر مین	
کونسل کارتہیج کا ذکر	۳۴	اور اسمین بہی چار فصلین ہین	۹۴
کونسل ٹرلو اور کونسل فلارنس کا ذکر	ایضاً	پہلی فصل مین اون کتابونکا ذکر ہے جنکو اہل کتاب	
اسبات کا بیان کہ پروٹسٹنٹ لوگون نے		اب گم کر بیٹہے ہین	ایضاً
کئی کتابین جو کئی سو برس تک واجب التسلیم		دوسری فصل مین اون کتابون کا ذکر ہے جو	
رہین اور جنہین کونسل کارتہیج نے قانونی قرار		اون مصنفونکی نہین ہوسکتی ہین جنکی طرف منسوب	
دیا تہا نکالڈالا	۳۵	ہین اور اوسمین اون فقرات کا بیان ہے جنہین اہل کتاب	
فصل تیسری اون نوخراجیونکے بیانمین جنکے		بہی بناپاری الحاقی بتلاتے ہین	۹۹
سبب سے کتب مقدسہ مین تحریف ہونا بہت ہی آسان تہا	۳۷	تیسری فصل مین عبری و یونانی و لاطینی کا فرق	
اسبات کا بیان کہ عبرانی نسخہ کو کئی سو برس ہیدیکے پہلے کا نہین سمجہتے	۴۵	ظاہر کیا گیا ہے	۱۰۵

چوتھی فصل مین ان کتابونکی روایات کی غلطی اور اختلاف کا بیان ہے	۱۱۸
کتب مقدسہ پر ملحدونکے چند اعتراض	۱۷۶
صاحب کسی ہو موکا حضرت عیسیٰ و حضرت مریم پر بہتان	۱۸۷
جوانا سو ہتکوٹ کا حال جو اپنے تئین حضرت مسیح سے حاملہ بتلاتی تھی	۱۸۸
خدا کی رہست بازی کے اوپر اعتراض	۱۸۹
خدا کے جھوٹ بولنے اور پچھتانے پر اعتراض	۱۹۰
یہہ اعتراض کہ خدا نے جھوٹ بولنے اور ہمسائے کی حق تلفی کا حکم کیا	۱۹۱
خدا کی اور صفات پر اعتراض	۱۹۳
تنبیہ مین اون باتونکا ذکر ہے جو مقدمہ اور دونون مقصدونکے ملاحظہ سے ظاہر ہوتی ہین	۲۱۴
ترجمہ سپٹواجنٹ کا بیان	۲۲۱
ایکولا اور تھیوڈوشن اور سمیکس کے یونانی ترجمے	۲۲۹
اریجن کی تصحیح اور کتاب ہیکسپلا کا حال	۲۳۰
نسخہ کوڈکس واٹیکانوس کا ذکر	ایضاً
نسخہ کوڈکس الکسندریانوس کا حال	۲۳۲
اریجن کا حال	۲۳۸
پولوس دلوتہر کے قول اور اسلی ہیبرو کا ذکر	۲۴۱
تیسرا متصد عہد جدید مین ہی چار فصلین ہین فصل اول اون کتابونکے بیان مین ہے اون صدیقین انجیل و نامہ وغیرہ کے مشہور نہین	۲۴۶
دوسری فصلین عہد جدید کے الحاق کا بیان	۲۵۹
قول ہارن صاحب کہ دین داروں کی تحریف کی بابت	۲۷۸
تیسری فصل مین روایتونکی غلطی و تخالف کا بیان	۲۷۹
چوتھی فصل مین تین امرونکا بیان	۳۱۸
امر اول یہہ کہ سب تحریر پیغمبرونکی الہامی نہین ہوتی	۳۱۸
عہد جدید کے الہامی ہونے کا ثبوت	۳۲۱
حواریون کے غلطی کرنے کا حال	۳۲۷
دوسرا امر یہہ کہ حواری اور پیغمبر کبائر سے معصوم تھے حتی کہ تبلیغ مین جھوٹ بولدیا کرتے تھے	۳۴۲
تیسرا امر یہہ کہ مستفیض ہونا روح القدس سے اور صدور کرامات دلیل نبوت بلکہ ایمانکی نہین ہین	۳۵۱
تلخیص تینون مقصدون کے مطالب کی	۳۵۷
نسخہ اراز مس اور ترجمہ لوتہر اور بیضا اوکا ٹیلو اور ٹنڈیل اور انگلیس وغیرہ کا حال	۳۷۵
ذکر اسکا کہ روح القدس قواعد نحویہ کا پابند نہین	۳۸۲
غلط بلط بہی ہانک دیتا ہے	۳۸۲
میزان حق کے باب اول کے فصل تیسر کا جواب	۳۸۵
علماء عیسائیہ کے اقوال یہود کو تحریف کے الزام لگانے کے بابت اور نسخہ عبرانیہ کے تحریف	۳۹۷
جواب الزامی اوس طعن کا جو حضرت عثمان رضہ پر بابت قرآن کے کیا گیا ہے	۴۰۹
جواب تحقیقی	۴۰۹

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان رضہ کے فضائل کی بابت	۴۱۰	جواب اون اعتراضون کا جو پادریصاحب نے	
کتب امامیہ سے اصحاب ثلثہ کی شانمین ائمہ اطہار کی روایتین	۴۲۱	صاحب استفسار پر کئے ہین	۵۳۰
علماء امامیہ کے اقوال دربارہ اسکے کہ قرآن شریف مین		ویریوس ریڈنگ یعنے اختلاف عبارت کے	
نقصان نہین آیا	۴۲۷	اسباب کا بیان	۵۴۱
اختلاف قرارت کا ذکر	۴۳۰		
عہد جدید مین صرف تین سو پچیس نسخے ملانے سے		دینداروں کی قصدی تحریف	
ڈیڑھ لاکھ اختلاف عبارت نکلے اور اب بھی		اور اصلاح کا ذکر	۵۴۳
بہتیرے باقی ہین جو نہین ملائے گئے	۴۴۱		
		جہاد کی بابت گفتگو	۵۵۷
کتب مقدسہ کے چند پرانے نسخون کا حال	۴۴۲		
اون اختلافات عبارت کا ذکر جنسے مسائل مین نقصان آیا	۴۴۴	نسخ کا بیان	۵۵۹
نسخہ کوڈکس افریمی یعنے پارس کے نسخہ کا حال	۴۷۵	خاتمہ مین مجمل تاریخ دین عیسوی کے پھیلنے کی	۵۷۷
کلیمنس کے خطوط اور اوسکے حوالونکا ذکر	۴۸۰		
اگناتیوس کے خطونکا ذکر	۴۹۲	دین کی بہبودی کے لئے جھوٹ بولنا	
		دوسری صدی مین پسندیدہ ہوگیا تھا	۵۸۴
ڈیونیشس بشپ اقلورنتہ کا قول تحریف کی بابت	۴۹۴		
		تیسری صدی کا حال	۵۸۵
حضرت عمر رضہ کے طعن کا جواب بابت جلانے			
اسکتب خانہ اسکندریہ کے	۴۹۷	پوپون کا حال	۵۸۸
		دین عیسوی کی اصلاح کا ذکر شیطان	
بیان اسکا کہ عہد عتیق مین حضرت عیسی کی		کے مشورہ سے	۵۸۹
نسبت کوئی پیشین گوئی صریح نہین ہے	۵۰۶		
ذکر اسکا کہ جہان پیشین گوئیونکو پادریصاحب		الحاد کا ذکر	۵۹۳
حضرت عیسے کی نسبت سمجھکر پیش کرتے ہین		انحضرت کے اخلاق کی گواہی اسپان ہمیس کے	
			۵۹۷
اون مین سے کوئی معرف ہوگئین	۵۱۰	قول سے	
حضرت عیسی اور حواریونکی گواہی عہد عتیق		حضرت عیسی کی پیشین گوئی انحضرت کی بابت	۵۹۸
کے غیر محرف ہونے کی سند نہین ہوسکتی	۵۱۵		

فہرست علما یہود و عیسائیہ کی جنکا اس کتاب مین نام آیا ہے

الف

ابارنیل ۱۷
ابی فانیس ۱۱ و ۳۰ وغیرہ
اتھانیشیس ۱۱—۱۳ وغیرہ
ارکارمس ۲۶۸ اسکار ۳۰۸
اریجن ۱۳ اسٹی وزنز ۲۶۶
آرسٹیس ۲۲۳
ازنوبیس ۲۳۸
اسپاہیم یا اسپان ہیمیس ۱۲
اسٹاک بشپ ۱۲
اسپی ڈور ۲۶۸
اسحق نیوٹن ۱۶۹
اسٹاڈلن ۲۶
اسکالیجر ۲۹
اسٹاہلن ۱۰۵
اسلی بیس ۲۴۵
آسٹی اسٹپ اسٹر ۱۸
اگزمن ۱۷
آگسٹائن ۱۲ و ۲۲ وغیرہ
اگہارن ۲۸
الجن ۱۲ و ۱۳
امسیرس ۳۷۷
امبروسیاسٹر ۳۶۸
امبروس ۱۳
اوڈن ۲۳۳
اوسیاندر یا اوسیاندرین ۳۷۷
اودون ۲۲۳ و ۲۲۷
ای پوڈی سیرس ۲۳۸
ایرینیوس ۲۱ و ۲۳ وغیرہ
ایکولمپیڈیس ۳۷۷
ایف بی کاسٹر ۳۱۷
ایم فیلوکیس ۳۷
ایوالڈ ۳۱
انگولا ۲۲۶
ای کلارک ۲۱۸
آرڈی اودون ۵۹۵
اگناشیس
اگنیٹی ٹیس

بے

باسنیج ۳۳۱
باٹیر ۲۴ بجل ۳۱۵
بہمرائیڈ ۷۷
برشمس ۳۳۷
برنیچ نیڈر یا برشنیڈر ۲۶
برڈن ۳۷۹
برجس ۳۷۹
بلسن ۳۲۲
بسر ۳۳۷
بلان چینی ۲۳۳
بوسو برولیا فان ۳۲۱
بوچارٹ ۱۲
بیڈ ۲۶۸
بیضا یا بیزا (۲۷۳) وغیرہ
بلسن ۳۳
بیزل ۲۲
برڈنیس (کارڈنل ۲۴)
بلکرمائن ۲۳

بزرکیٹ ۵۶۳
بریٹ (ڈاکٹر) ۴۵۰
بلڈ ۴۰۲

پ

پلیل ۵۶۸ پوپی ہسٹر ۱۰۶
پاٹرک (بشپ) ۱۰
پاٹرک ینگ ۲۳۱
پین ٹینس ۲۰ و ۲۱
پیکم فلس ۲۲ وغیرہ
پوپی کارپ ۳۲۵
پی پیس ۲۱ و ۲۴
پیٹینس ۲۳
پومیرن ۳۲ پیلی ۵۱۶
پروکوپیس ۲۷۱ پیرسن ۴۸۷
پشپ پیرس ۵۷۴

ت

ٹیوڈر ۲۶۶
ٹارٹوویس ۱۷
ٹیبیو ڈور ۱۶
ٹیبیو ڈوٹ ۹ و ۲۲۵
ٹیبیو ڈشن ۳۲۶
ٹیلیگٹ ۲۷۰
ٹرٹولین ۳۹
ٹلی منٹ ۲۳
ٹرٹیلا ۲۳۱
ٹاملائن ۱۰ و ۲۳ وغیرہ
ٹونٹل ۳۷۶
ٹنڈیل

ج

جارج ڈوائی اور ریچرڈ میسٹ ۲۳۴
جارجی ۱۷ جونس ۴۸۱
جرمارڈ ۹ جوویل ۳۳۷
جیرڈم ۱۳ و ۱۸ وغیرہ
جسٹن

ح

حیڈ ۲۶۶

د

ڈوڈرلین ۳۱۷
ڈیوٹ ۳۸۷
ڈیموٹرئوس ۲۲۴
ڈیونیشس ۳۰
ڈیوناٹی ڈونیشس
ڈوائی و ریچرڈ میسٹ ۲۳۴ وغیرہ
ڈیوین ۱۹ و ۲۳ وغیرہ
ڈین اسٹان ہوپ ۵۷۴
ڈوائٹ ۵۹۳ ڈوڈول ۴۸۰

ر

رانڈ الف (آرچ ڈیکن) ۵۱۰
ریچرڈ میسٹ ڈوڈوائی ۲۳۴ وغیرہ
ربٹ ماپی ڈیز ۱۱
ربٹ فجی ۱۷ وغیرہ
راجرس ۳۲ و ۳۳
روز ۳۱
روزن ملر ۱۷ و ۱۹ وغیرہ
ریو ۲۰
رنلڈ ۳۷۹

ز

زونگلیس ۳۳۷
زنگیس ۳۳۸

س

سزمان چنک ۲۶۷
سائیمن ۲۳
سائپرن ۲۹
سیرل ۲۳ وغیرہ
سٹ نیس ۵ سلمیسن ۴۵
سلیی سیس سویرس ۲۲۹
سٹافیلس ۳۷۷
سیسل طالسی ۱۶۱

سنسیلس ۱۷

سنیلز ۱۲

سلیوکس ۳۷

سکسٹس ۱۲۸

سمیگس ۲۲۶

سیل سکرو (ایرچ شپ) ۲۲۶

ش

شیوز ۲۴

شلٹس ۲۴

شلز ۲۳۲

شلی میچر ۲۸

شمد ۲۷۳

ط

طامس نیوٹن ۶۹

ف

فاؤ ۲۲۳

فلک ۳۳۷

فرد شی ردس ۳۷۱

ک

کوڑ ڈیل ۴۹۹

کارڈ نل برڈ نیس ۲۴ وغیرہ

کارڈ نل گرافا ۱۳۰

کارگرین ۱۰۵

کامیٹ ۱۲ و ۱۴۳ وغیرہ

کاسٹیلیو ۱۷ وغیرہ

کاٹون ۱۰ وغیرہ

کاسابن ۲۳

کارلائل ۳۷۹

کلگرمن ۳۷۷

کیسر ۲۸۷

کیس ۲۹ کرنیمر ۳۶۶

کوچر ۲۷۳

کنی کاٹ ڈاکٹر ۱۶ و ۱۹ و ۴۵ وغیرہ

کینبل ڈاکٹر ۲۳

کیوڈ اکٹر ۲۳

کیمپبین ۳۴۷

کیمڈن ۶۶ کارلاسٹیڈیس ۵۹

کریزاسم یا کلیمنٹینس ۳۰

کلیمنٹ یا کلمنس

گ

گرینز بینک یا گریس بینک

گوڈ (ڈاکٹر) ۱۲ [illegible]

گوڈ ڈاکٹر ۳۳۷

گریسبے ۱۰

گرینگیری ۲۲۵ گوالیئر ۲۶۷

گرینگیری ناریشنز ۳۷ وغیرہ

گرینگیری نسٹہ ۲۷۰

گرینیب ۲۳۲ گرین ۵۱۰

گروٹیس گرافٹن ۳۶۴

کلینگ ۵۹۵

ل

لارڈ نر ۴ و ۲۱ وغیرہ

لوتھر ۲۳ و ۲۵ وغیرہ

لوسیفر ۲۷۰

لوانہروس ۳۳۹

لیکلرک ۱۲ وغیرہ

لوو یالوتبہ شپ ۱۲ و ۱۶۹

لائٹ فٹ ۱۰ و ۱۸ وغیرہ

لنافان اور بوسوبرا ۳۲ وغیرہ

لیوجوڈا ۲۶۶

م

میتھیو ۴۶۶

مارکشن شپ ۲۳۳

ناوی آرچ شپ ۱۲

رل ڈاکٹر ۲۳ وغیر

مونٹ فاکن ۲۲۷ و ۲۳۳ وغیرہ

موٹیوڈ روبی ۴۶

ملنر ۲۹

ہلیوڈ ۳۶
ہوڈ ہنور ۱۷
ہورس ۲۷۳
ہوالینس ۳۷۶
ہیڈ ۳۱۶
ہیکاٹیس ۱۲ وغیرہ
ہیوز صاحب ۵۸۰ وغیرہ
ہوشیم
ہنگنائٹ ۵۶۹

ن

نوٹس ۲۷۳
نوٹیٹس ۲۳۸
نیوکم (آرچ بشپ) ۱۷ وغیرہ

و

وانڈر ہوٹ ۴۶
وائیٹکر ۲۱۸
وائیٹس ہیوڈ ورتھس ۳۲
وائیل ۱۰ وغیرہ
وٹرنگا ۱۷ وال ڈاکٹر ۱۲۴
والٹس ۲۱۹
وارڈ ۱۳ و ۳۲ وغیرہ
ویسٹن ۱۶
وٹنم کارپنٹر ۲۲۹
وٹسٹین ۲۳۲
ولفینس ۲۷۳
وینر ۲۸۷
ولیمس ڈاکٹر ۲۴
واٹرلین ۱۲۴
وانلن بشپ ۲۳
وائڈ ڈاکٹر ۲۳۳
وینیما ۱۰۵
وٹی (ڈاکٹر ۵۶۸
وکلف ۴۹۸
ونسی (کارڈنل ۴۹۸
ہارن ۴ وغیرہ ہل ۲۶۷

ہ

ہپ پولی ٹس ۲۹
ہاسپی نین ۳۷۸
ہلیری ۲۷۱ ہیسٹفیس ۲۳
ہین لین ۲۷۳
ہولڈن ۱۵ ہمفریس ۲۶۷
ہنری سکاٹ ۲۷ وغیرہ
ہیلس ۲۸۷
ہیوٹ ۱۸۹۹ وغیرہ
ہرڈر ۱۰۶
ہوٹنگیٹ ۸۴
ہارڈو ۲۳
ہیمنڈ ۲۳
ہیلز ۱۲ و ۱۹
ہارسلی (بشپ ۵۶۴
ہال (بشپ) ۵۶۹
ہوٹ ۵۹۴
ہاکس ۵۹۶

ی

یوحانی ڈاماسینوس ۲۶۸
یوسیبیس صفحہ ۹۰۴
یوسیفس ۱۷ و ۴۰
یوتیمیس ۱۳

پوشیدہ نہ ہے کہ اس فہرست
میں اکثر انگریزی بولی کے مخرجکا
لحاظ رکھا گیا ہے
نہ کسی اور بولی کا فقط
اور بلحاظ دن دکتابون دشہرون
وبلاد عجم دن دفرقونکے نام چھوڑ
دیے گئے ہین

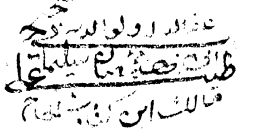

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاکہہ لاکہہ شکر اور تعریف اوس خدائی پاک کو کہ جسنے ہمکو اپنے رسول مقبول کے طفیل سے خلعت ایمانسے ممتاز کرکے وہ توفیق دی کہ شبہون اور اعتراضون منکرون اور ملحدون کو جو اوسنے بہ نسبت ملت حقہ احمدیہ کے تعصب یا سفاہت سے سرزد ہوی یا ہوتی ہین دفع کرین اور اپنے فضل بیحد سے اون خرابیون پر جو اگلی کتب مین بسبب خباثت ملحدون یا بسبب شرارت اون لوگونکے جو ٹھیک ٹھیک مصداق آیۃ وافی ہدایت فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا کے ہین واقع ہوی ہین یا مطلع کیا کہ اسانی سے ہمکو ممکن ہوا کہ اثبات تحریف کا اون کتب مین کرسکین

اور ہزار ہزار درود سرور انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جن پر یہ کلام
اعجاز التیام اور تراکہ بفحوای مضمون ہدایت مشحون انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون کے کسی ملحد یا منکر سے آج تک کیونکر اوسکا بھی
محرف ہونہ سکا اور سو سو رحمت خدا کی آل اور اصحاب خیر البشر پر کہ جنکے
وسیلہ سے نقش گمراہی اور کفر کا اکثر جا سے مٹا اور پودا توحید کا
دلونمین خلقت کے بجای خار و خس بت پرستی اور آتش پرستی
اور تثلیث کے جما اما بعد حمد اور نعت کے واضح ہو کہ اگر پادری صاحب
فرقہ پروٹسٹنٹ کے صرف بانیٹے تر جمون اپنی کتب مقدسہ کے اور سفانے
اونکے پر اکتفا کرتے تو مسلمانونکو اونسے کچھ تعرض نہوتا لکن وے اصول
ملت اسلامیہ پر اپنی تحریر اور تقریرمین طعن کرتے ہین اور اونکی زبان اور
قلم پر وہی تباہی اعتراض بہ نسبت حضرت خاتم النبیین کے گذرتے ہین اور
اپنی تحریر اور تقریرمین کبھی کبھی ایسا ہی دعوا کرتے ہین کہ اگر کوئی ہمکو جواب
دیگا تو رنج نہوگا اور اونکے چند مسائل مین جن پر اونکا بڑا شور و غل ہے
بڑا مسئلہ تحریف کا ہے اور حق ہی یہہ ہے کہ باقی اونکے سب مسئلے اسکی
فروع ہین اسلیے مناسب معلوم ہوا کہ اس باب مین ایک رسالہ
مستقلہ لکھا جاوے اور اوسمین حال کتب عہد عتیق اور جدید کا کچھہ
بسط کے ساتھہ بیان ہو کہ اوس سے حقیقت دعوی اہل اسلام کی

بخوبی ظاہر ہوجاوے اب کئی امر واجب الاظہار ہین اول یہہ کہ تحریف
کہتے ہین بات کے بدل ڈالنے کو اور یہہ بدل ڈالنا خواہ باعتبار معنی کے
ہو اور اسکو تحریف معنوی کہتے ہین خواہ باعتبار لفظونکے اور اسکو
تحریف لفظی کہتے ہین پھر تحریف لفظی خواہ اسطرح پر ہو کہ ایک لفظ کو
دوسرے لفظ کے موضع مین رکھدین خواہ اسطور پر کہ کسی لفظ کو
اپنی طرف سے بڑہادین یا کہٹادین اور جب معنے تحریف کے معلوم ہوگئے
تو جاننا چاہیئے کہ ہم دعوی کرتے ہین کہ بلاشبہ کتابون عہد عتیق اور جدید مین
تحریف معنوی اور لفظی دونون ظہور مین آئین ہین لیکن جو تحریف معنوی
مین مابین عیسائیون اور اہل اسلام کے نزاع نہین تو اس رسالہ مین اثبات
اسکا نکیا جاگا اور تحریف لفظی جو متنازع فیہ ہے اثبات اوسکا تین مقصدون
اس رسالہ مین ہوگا اور بالاصالہ اسی سے گفتگو اویگی گو بالتبع اور امکا بھی
ذکر آجاوے اور انشاء اللہ علماء محققین عیسائی مذہب کے اقرار سے بخوبی ثابت
ہوجاگا کہ اون کتب کے بعض جابین بعض لفظ بعض لفظ سے بدلا گیا اور
بعض جا لفظ یا جملہ بڑہایا گیا اور بعض جا سے لفظ یا جملہ اوڑایا گیا ہے
اور اسیکو ہم تحریف اون کتب کی کہتے ہین خواہ اسکو عیسائی لوگ
کہین کہ شرارت بے دیانتون سے قصداً ظہور مین آئی خواہ بسبب مفقود
ہونے تواتر لفظی کے غلطی کاتبون یا وہم اصلاح دینے والون کی طرف

نسبت کرین کیونکہ ہمارے دعوی مین سب قسمون تحریف لفظی مین
مراد عام ہے کہ قصداً واقع ہو یا بغیر قصد کے دوم یہہ کہ جو کچھ اس رسالہ
مین منقول ہوگا وہ کتابون معتبر فرقہ پروٹسٹنٹ اور رومن کاتلک سے
مثل تاریخ یوسیبیس اور تفسیر ہارن جو ۱۸۲۲ء مین لندن مین چھپی
اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ جو لندن مین چھپی ہے اور تفسیر لاپرڈنر
جو ۱۸۲۷ء مین لندن مین چھپی ہے اور دس جلد و نین ہے اور تفسیر جامع
ڈوالی اور ریجرڈ مینٹ جو ۱۸۴۸ء مین لندن مین چھپی ہے وغیرہا کے
منقول ہوگا لیکن بسبب فرق محاورہ زبان اردو اور انگریزی کے نقل
بطور حاصل مضمون کے عمل مین آویگی نہ بطور ترجمہ لفظی کے سیوم یہہ
کہ ترجمہ دسون کتب مقدسہ کا اون ترجمون سے نقل کرینگے جنکو
پادریون فرقہ پروٹسٹنٹ نے کیا ہے اور وہ نقل بقدر حاجت کے
کبھی فقط اردو ترجمہ سے اور کبھی اردو اور فارسی اور کبھی اردو اور
فارسی اور عربی سے عمل مین آویگی اور بعض جا بنظر زیادتی ضرورت کے حاله
ترجمون انگریزی کا بھی دیا جائیگا اسلیئے عادت حضرت پروٹسٹنٹون کی ہے
کہ جب کسی موضع مین ترجمہ اونکے قول کے مخالف پڑے فرماتے
ہین کہ مترجم نے غلطی کی گروہ مترجم بھی انہین کے فرقہ کا تھا اور جب بہت
ترجمے مختلف مترجمونکے ہون تو شائد ایسا ارشاد نہ کرین کیونکہ اس صورت

ارشاد مین طرفثانی کو بہی گنجایش ہوگی چہارم یہہ کہ جو ترجمے اردو اور
فارسی بدلتے رہتے ہین تو اس لیے اس رسالہ مین جن ترجمون سے
نقل ہوگی اونکو یہان لکہدیتے ہین ایک ترجمہ اردو پانچ کتابون موسیٰ علیہ
السلام کا جو سنہ ۱۸۲۲ مین سیورام پور کے چہاپہ خانہ مین چہپا ہے اور
ایک اور ترجمہ اردو کا جو تمام کتابون عہد عتیق کا دو جلد مین کلکتہ مین
چہپا ہے منجملہ جلد اول پیدائش سے استیر تک سنہ ۱۸۴۲ مین اور جلد
دوسری کتاب ایوب سے ملاکیا تک سنہ ۱۸۴۳ مین اور ایک ترجمہ
فارسیہ تمام عہد عتیق کا چار جلد مین منجملہ جلد اول پیدائش سے
استثنا تک جو سنہ ۱۸۳۹ مین بلدہ لندن مین اور تین جلدین سنہ ۱۸۳۸
مین کلکتہ مین چہپی ہین اور ایک اور ترجمہ فارسیہ تمام عہد عتیق کا دو جلد مین
جو سنہ ۱۸۴۵ ع مطابق سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین بلدہ عدن بوغ (یعنے عدن) مین چہپا ہے
اور ایک ترجمہ عربیہ عہد عتیق اور جدید کا جو سنہ ۱۸۳۱ مین ایک جلد کے
اندر لندن مین چہپا ہے اور ترجمے اردو عہد جدید کے منطبعہ سنہ ۱۸۳۹
اور سنہ ۱۸۴۱ اور سنہ ۱۸۴۲ اور سنہ ۱۸۴۴ جو کلکتہ مین چہپے ہین اور ترجمہ فارسیہ
عہد جدید کا جو سنہ ۱۸۴۱ مین کلکتہ مین چہپا ہے اور پروٹسٹنٹون کے ترجمے
انگریزی مہری منطبعہ سنہ ۱۸۱۹ اور سنہ ۱۸۳۰ اور سنہ ۱۸۳۵ اور سنہ ۱۸۳۶ کے اور
رومن کاتلک کا ترجمہ انگریزی جو سنہ ۱۸۴۰ مین بلدہ ڈبلن مین چہپا ہے

پنجم یہہ کہ بعض جا اس رسالہ مین ملحدونکی کتابون سے بہی نقل آویگی اسسے
کوئی یون نہ سمجہے کہ ہم خدانخواستہ ملحدون کو اچہا یا اونکے کلام کو
سند سمجہتے ہین یا اونکی تحریر ہمکو پسند آتی ہے حاشا وکلا بلکہ ہمارے
نزدیک وے سب مردود اور کافر ہین اور کلام اونکے محض کفر لہذا قابل
نفرت کے ہے اور بلاشبہہ ہم دشمن موسیٰ اور عیسے اور اور انبیاء علیہم السلام کے
برابر دشمن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گنتے ہین اور یہہ بات تو ایک ہمارے
مذہب کے ضروریات سے ہے بلکہ وہ نقل محض اسلیے ہے کہ مسلمانو کو
معلوم ہوجاوے کہ جو طعن کہ فرقہ پروٹسٹنٹ والون نے بہ نسبت
قرآن یا حدیث یا حضرت خاتم النبیین کے آج تک کئے ہین وے بہ نسبت
اون طعنون کے جو ملحدون نے بہ نسبت توریت اور انجیل اور اور کتب انبیاء کے
اور عیسیٰ اور موسیٰ اور اور انبیاء علیہم السلام کے کئے ہین کچہہ بہی نہین بلکہ
حقیقۃً اسس فرقہ والون نے ایسے واہی تباہی اعتراض کرنے اونہین
ملحدون سے سیکہے ہین اور بعض جا اونہین کے اعتراضونکو لیا ہے
جیساکہ یہہ بات بخوبی اوسپر واضح ہے جنسے ملحدونکی کتابون کو دیکہنا ہے
مثل تصنیفات اسپای نوزا اور کتاب ٹولینڈ جسکا نام آمین ٹس ۱۷۰۵ء اور
مین چہپی ہے اور چوبہ رسالے وولسٹن کے جو ۱۷۲۷ء سے ۱۷۲۹ء تک
چہپے ہین اور کتاب مورل فلاسفر جو ۱۷۴۴ء مین چہپی ہے اور کتاب

جو سنہ ۱۸۴۸ مین چھپی ہے اور کتاب ایکسپوزیشن موجو سنہ ۱۸۵۱ مین لندن مین چھپی ہے
اور کتاب ٹوم مس کیبن کے اور کتاب جنی ہوا ان ونیلڈ لر یعنی ہوا کی نقاب اوٹھائی
گئی) جو سنہ ۱۸۵۱ مین لندن مین چھپی ہے اور کتاب بوٹنجر جسکا ترجمہ جان بنین نے
کیا اور وہ سنہ ۱۸۵۱ مین لندن مین چھپا اور کتاب کلارک جو سنہ ۱۸۵۹ مین لندن مین
مین چھپی ہے اور کتاب ڈیوٹ جو سنہ ۱۸۴۳ مین بوسٹن مین چھپی ہے اور کتاب
اور کتاب اسٹراس جو سنہ ۱۸۴۶ مین لندن مین چھپی ہے اور کتاب پارکر جو سنہ ۱۸۵۳ مین لندن مین
چھپی اور کتاب ہنمہ اور کتاب لارڈ بولنگ بروک اور کتاب مارٹن جو جرمنی زبان
مین ہے اور کتاب الاسیوپامر اور تصنیفات و الٹر اور تصنیفات رسو اور تصنیفات پالفری اور کتاب
ریس گریفتہ اور کتاب اسمتھ اور کتاب نیو من فیزس اوف فیتہ اور اور جو تفصیل انکی
موجب طوالت ہے اور اکثر کے نام کی فرد تفصیل آخر کتاب پارکر مین لگی
ہوی ہے اور اس قسم کی اکثر کتابین مطبع چاپ مین کے اندر لندن مین چھپین مین
اور چھپتے جاتے ہین اور الحادی پرلی درجہ کا جرمن مین اور کثرت سے فرانس
مین سراو ٹھار کہا ہے اور لندن مین ہی کثرت اس فرقہ کی روز بروز ہوتی
جاتی ہے جیسا انشا اللہ آخر مین کچھ حال اسکا مرقوم ہوگا اور اس رسالہ مین
ایک مقدمہ اور تین مقصد اور ایک خاتمہ ہے اور نام اسکا اعجاز عیسوی
رکھا کیا اللہ تعالی موافق نام اسکیکے اسکو کرے اور خاتمہ اسکے مولف کا
بخیر فرما کے اوسکو قرب جوار رحمت اپنے مین کہے اور شروع اور اختتام

بیان کتابون عہد عتیق کا

اس رسالہ کا سنہ ۱۲۷۱ ایکہزار دوسو ستر ہجری مین ظہور مین آیا مقدمہ
اور اسمین تین فصلین ہین پہلی فصل اس امر کے بیان مین کہ عہد عتیق کی
کتابون اور اونکے مصنفون کا کیا کیا نام ہے اور بیان کچھ حال بعض
اون کتب مین عہد عتیق کی دو قسم کی کتابین ہین ایک وہ جو یہود
مسیحی سلف کے انکی صداقت تسلیم کرتے تہے دوسری وہ جو اون مین
اختلاف تھا قسم اول کی اٹہیس کتابین ہین ۱ کتاب پیدایش
۲ کتاب خروج ۳ کتاب احبار ۴ کتاب گنتی ۵ کتاب استثنا ۶
کتاب یوشع ۷ کتاب القضات ۸ کتاب راعوث ۹ کتاب اول
سموئیل ۱۰ کتاب دوم سموئیل ۱۱ کتاب اول سلاطین ۱۲ کتاب دوم
سلاطین ۱۳ کتاب اول اخبار الایام ۱۴ کتاب دوم اخبار الایام
۱۵ کتاب اول عزرا ۱۶ کتاب دوم عزرا کہ اسکو کتاب نحمیا بہی کہتے ہین
۱۷ کتاب ایوب ۱۸ زبور داؤد ۱۹ امثال سلیمان ۲۰ کتاب جامعہ
۲۱ نشید الانشاد ۲۲ کتاب اشعیا ۲۳ کتاب یرمیا ۲۴ مراثی یرمیا
۲۵ کتاب حزقیئل ۲۶ کتاب دانیال ۲۷ کتاب ہوشع ۲۸ کتاب یوئیل
۲۹ کتاب عاموس ۳۰ کتاب عوبدیا ۳۱ کتاب یونان ۳۲ کتاب میخا
۳۳ کتاب ناحوم ۳۴ کتاب حبقوق ۳۵ کتاب صفونیا ۳۶ کتاب حجی
۳۷ کتاب ذکریا ۳۸ کتاب ملاخیا اور ان کتابون کو یہودی لوگ بہی لیتے ہین

اور کتاب پیدایش سے استثنا تک پانچون کتابون کو تصنیف موسیٰ
علیہ السلام کی کہتے ہین اسطرح پر کہ یوشع بن نون اور بعض اور محققین جو بعد اوسکے ہوئے کہتے ہین کہ کتاب پیدایش کو موسیٰ علیہ السلام نے اور وقت مین لکھا جب کہ مدین مین اپنے خسر کے گھر بکریان چراتے تھے اور تثنیہ کہتا ہے کہ بعد نکال لانے بنی اسرائیل کے مصر سے اور دربّ موسیٰ بن نون کہتا ہے کہ جب چالیس دن رات تک موسیٰ علیہ السلام پہاڑ پر رہے تھے اوسوقت خدا نے سب مضمون اس کتاب کا اونکو فرمادیا تھا اور بعد نزول پہاڑ کے اونہون نے اس کتاب کو لکھا اور یہہ قول مختار بعض علما یہود کا ہے اور قول دوسرا مختار جمہور متاخرین کا ہے اور اول کے موافق لازم آتا ہے کہ یہہ کتاب الہام کے موافق مرقوم نہو اور کتاب خروج کے حقین مظنون یون ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بعد لینے الواح اور تیار ہونے صندوق کے لکھی ہے اور کتاب گنتی کے حقین یہہ گمان ہے کہ یہہ میدان مواب مین لکھی گئی جیسا کہ درس تیرہوین باب چھتیسوین اوس کتاب سے سمجھا جاتا ہے اور کتاب استثنا کے حقین یہہ گمان ہے کہ یہہ بھی میدان مواب مین تھوڑے دنون پہلے موت موسیٰ علیہ السلام کے لکھی گئی جیسا ملاتے درس ۵ باب آ سے ساتھہ درس ۱ باب ۳۴ اس کتاب سے بوجھا جاتا ہے اور کتاب یوشع کی جز ہاڈ اور ڈیوڈ بیتی اور ھیوٹ

اور بشپ پاٹرا اور ٹا ملاٹن اور ڈاکٹر کرسچی کے نزدیک تصنیف یوشع
علیہ السلام کی ہے اور ڈاکٹر لائٹ فٹ کے نزدیک تصنیف فنحاس
کی اور گاٹون کے نزدیک لعازر کی اور ہنری کے نزدیک برصیا علیہ
السلام کے اور وانٹل کے نزدیک صموئیل علیہ السلام کی ہے اور تطبیق
دینے ورس ۲۳ باب ۱۵ اس کتاب سے ورس ۶ اور ۷ اور ۸ باب
کتاب دوسرے صموئیل کے ساتھہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ کتاب ساتوین برس
سلطنت داؤد علیہ السلام سے پہلے لکہی گئی ہے گو لکہنے والا اسکا
کوئی ہوا ور عہد یوشع علیہ السلام سے اوس عہد تک کبہی گذرا ہو
اور کتاب القضات مین بہی بڑا ہی اختلاف ہے بعضے اوسکو تصنیف
فنحاس کی اور بعضے حزقیا کی اور بعضے برمیا کی اور بعضے حزقیل کی اور بعضے
عزرا کی بتلاتے ہین پر بعضے انسے کہتے ہین کہ اسکے مصنف نے اسکو
ملفوظات سے اور بعضے کہتے ہین کہ کواغذ دفتر سے دیکہہ کر لکہا ہوگا اور
یہودی کہتے ہین کہ یہہ تصنیف صموئیل علیہ السلام کی ہے اور اس صورت مین کہ
مصنف اوسکا حزقیا ہو۔ کتاب الہامی ہی نہین اسلئے کہ وہ بادشاہ تہا
نہ نبی اور کتاب راعوث مین بہی اختلاف ہے بعضے حزقیا کی اور بعضے عزرا کی
اور یہودی اور جمہور عیسائی اسکلون صموئیل علیہ السلام کی تصنیف مانتے
ہین اور یہہ کتاب بہی صورت اول مین الہامی نہین ہوسکتی جیسا اوپر گذرا

پس اس کتاب
مین بابت نام
مصنف کی
صراحۃ اور دلالۃ
نہ نام تصنیف
کا ضمناً تین
طرح کا خلاف
کلا اور مقدمہ
بیل پر جو کہ ۱۸۱
ن الرشاد اور ک
ن جہی ہے مرقوم
بہ ہاتہ ب را عون
ایک ہم کا قصہ
ر کتاب یونان
ایک کہانی

ہے جیسا کہ
مالک الکاہ جلد
مراتون مطبوعہ ۱۸۴۲
صفحہ ۵۰۰ مین ہے سقدمہ سے نقل کیا ہے ۱۲

اور کتاب اول صموئل مین چوبیس ۲۴ باب تصنیف صموئل علیہ السلام کی
اور باقی باب اس کتاب کے اور ساری کتاب دوسری صموئل کی
تصنیف گاڈ اور نتھان کی کہتے ہین مگر یہہ معلوم نہین کہ گاڈ کی تصنیف کسقدر
اور نتھان کی کسقدر ہے اور کتاب اول اور دوم سلاطین مین بھی بڑا اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین کہ داؤد اور سلیمان اور حزقیا نے آپ ہی اپنی اپنی سلطنت کا
حال لکھا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ انکو گاڈ اور نتھان اور اشعیا اور
یرمیا اور اور پیغمبرون نے جو سلطنت اسرائیل اور یہود ا کے وقت مین
تھے لکھا ہے اور کتاب اول اور دوم اخبار الایام کو عبری لوگ تصنیف
عزرا کی بتلاتے ہین کہ اونہون نے بعد رہائی کے قید بابل سے بدد جی
اور ذکریا علیہما السلام کے لکھی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مصنف انکا
وہی ہے جو مصنف کتابون سلاطین کا ہے اور کتاب نحمیا کو
اتھانیسس اور یوسیفی نیس اور کریزاسٹم وغیرہم تصنیف عزرا کی اور بعضے
تصنیف نحمیا کی بتلاتے ہین اور قول دوسرا مختار ہے مگر وہ سب کتاب
اس مختار کی موافق ہی تصنیف نحمیا کی نہین ہو سکتی جیسا انشاء اللہ
فصل دوسری مقصود سیر مین ذکر اسکا آتا ہے اور کتاب ایوب کا حال تو
بہت ہی اسلئے کہ اولا اسی بات مین اختلاف ہے کہ ایوب کوئی شخص تھا
یا محض اسم فرضی ہے رابی مکانی ڈیز جو بڑا عالم مشہور یہود کا ہے

اور لیکلرک اور میکالس اور سملر اور ریشپ اسٹاک وغیرہم کہتے ہین
کہ ایوب محض ایک فرضی نام ہے اور کتاب اوسکی محض ایک افسانہ
اور جھوٹی کہانی ہے اور کاصٹ اور وانٹل وغیرہما کہتے ہین کہ ایوب کوئی
شخص تھا پہر ثانیا مقرین وجود مین اونکے زمانہ مین اختلاف ہے بعضے ہم عہد
موسی علیہ السلام اور بعضے بعد زمانہ یوشع علیہ السلام کے ہم عہد قضات کے
اور بعضے ہم عہد اخاہی دوس یا اردشیر بادشاہ ایران کے اور بعضے
ہم عہد سلیمان علیہ السلام کے اور بعضے ہم عہد بخت نصر کے اور بعضے
ہم عہد یعقوب علیہ السلام کے کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اوس زمانہ
مین تھی جو پیشتر تشریف لائے ابراہیم علیہ السلام کے سبب ملک کنعان مین
گذارا تھا رصاحب کہتے ہین کہ بلکا پن خیالونکا دلیل کافی انکی لم زوری کی ہے
پہر ثالثا اسمین نمونہ بستی اونکی جسکا ذکر درس اول باب اول مین ہے
کس ملک مین تھی اختلاف ہے بوچارٹ اور سپانہیم اور کامپٹ وغیرہم کہتے
ہین کہ زمین ریگستان علاقہ ملک عرب مین اور میکالس اور الجن درہ
مشق مین بتلاتے ہین اور ریشپ لوڈ اور ارچ ریشپ کاجی اور ڈاکٹر
ھدیلز اور ڈاکٹر گوڈ اور بعض متاخرین کہتے ہین کہ غوط نام ادومیہ کا تھا
پہر رابعا مصنف اوس کتاب مین اختلاف ہے بعضے الیہو کو اور بعضے ایوب
کو اور بعضے موسے علیہ السلام کو اور بعضے سلیمان علیہ السلام کو

اور بعضے اشعیا علیہ السلام کو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ کوئی شخص
منسا بادشاہ کی وقت مین تہا کہ نام اوسکا معلوم نہین اور بعضے حزقیل
اور بعضے عزرا کو کہتے ہین اور اِرجن کہتا ہے کہ مصنف اسکا کوئی شخص اولاد
الیہو سے ہے اور جو موسے علیہ السلام کو کہتے ہین پہر اونمین اختلاف ہے
بعض متقدمین کے نزدیک حضرت موسی نے ابتداءً اوسکو تصنیف کرکے
عبرین لکہا ہے اور اِرجن کے نزدیک حضرت موسی نے عبرین سریانی
سے ترجمہ کیا ہے پس اس کتاب مین باعتبار تفصیل کے بائیس وجہ سے
اختلاف ہے شاید انہین اختلاف کا لحاظ کرکے جناب لوتہر معلم دین عیسوی نے
جو پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہین فرمایا ہوگا کہ وہ تو ایک کہانی ہے
جیسا کہ واڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ مین لکہتا ہے اور زبور داؤد
حال ہی قریب کتاب ایوب کے ہے اور بڑا اختلاف اوسکے مصنف مین ہے
قدما سے اِرجن اور کریزاستم اور اگستائن اور انبروس اور یوتھیمس
اور اور قدما کہتے ہین کہ ساری کتاب زبور تصنیف داؤد علیہ السلام
کی ہے اور اونکے مقابلے مین ہیرونیمس اور تہیوڈورس جیرووم اور یوسیبی پیمس اور اور مشایخ
اوس امر کی منکر ہین اور ہارنصاحب کہتا ہے کہ قول اول محض غلط ہے اور بعض
مفسرین نے بعض زبورون کو کہا ہے کہ زمانہ مقابیس مین تصنیف ہوئی ہین
لیکن یہہ رای ضعیف ہے انتہی ملخصًا اور دوسرے فرقہ کے نزدیک زمانہ تیسرے

ایسے ہین کہ اونکا مصنف معلوم نہین اور باقی سے دس زبور نوی سے ناتوین تک
تصنیف موسیٰ علیہ السلام کی اور اکہتر زبور داؤد علیہ السلام کی اور
بارہ زبور اساف کی مگر چوہترون اور اناسیوین زبور کو جو بنی قورح کی
طرف منسوب ہین بعض نے انکا کیا ہے کہ وے تصنیف اساف کی ہین
اور گیارہ زبور قورح کے تین بیٹون کے اور اسجا بھی بعضون نے کہا ہے
کہ یہہ گیارہ زبور تصنیف کسی اور کی ہین کہ اوسنے انکے نام پر کر دیئے ہین
اور اٹھاسیوان زبور ہمان کی اور نواسیوان زبور ایتھان کی اور
بہتروان اور ایکسوستائیسوان سلیمان علیہ السلام کی اور تین زبور
جدوتھن کی تصنیف ہین اور بعض کسی اور کی پس زائد تئیس زبور کا
مصنف مجہول الحال اور بعض کا موسیٰ علیہ السلام اور بعض کا داؤد
اور بعض کا سلیمان علیہ السلام اور بعض کا اساف اور بعض کا ہمان اور
بعض کا ایتھان اور بعض کا جدوتھن اور بعض کا تین بیٹے قورح کے اور بعض
اور اور نکلا اور کامنٹ صاحب کہتے ہین کہ زبور مین داؤد کی
تصنیف سے کل پینتالیس زبور ہین اور بس باقی اور دن کی تصنیف ہین
اور علماء یہود کہتے ہین کہ پی زبور تصنیف ان شخصون کی ہین آدم
ابراہیم موسیٰ اساف ہمان جدوتھن تین بیٹے
قورح کے اور داؤد نے سب زبورونکو لیکر ایک جلد مین جمع کر دیا ہے

تو داؤد فقط ایک جلد مین جمع کرنے والے ہین نہ مصنف اور یہ قول ضعیف ہے
چار نصاحب کہتے ہین کہ مختار علماء متاخرین یہود اور تمام مفسرین
عیسائیونکا یہہ ہے کہ یہہ کتاب تصنیف ان شخصون کی ہے موسیٰ داؤد
سلیمان اساف ہمان اتھان جدوتھون اور تین بیٹے قودح کے
پہر تانیا اس مین اختلاف ہے کہ کس زمانہ مین ایک جلد مین جمع ہوئے
ہین بعضے زمانے داؤد علیہ السلام مین اور بعضے زمانہ حزقیا
مین کہ جامعین ملازمین اور دوست حزقیا کے تھے اور بعضے مختلف
زمانون مین کہتے ہین پہر تالثا اختلاف ہے کہ نام اون زبورون کے الہامی ہین
یا غیر الہامی کہ کسی غیر نبی نے نام اون زبورونکا اپنی طرف سے رکھدیا
اور کتاب امثال سلیمان کو بعضے تصنیف سلیمان علیہ السلام کی بتلاتے
ہین مگر یہہ تو غلط ہے اور اختلاف محاورہ اور تکرار فقرونکا اور رسن باب
تیسوین اور اکتیسوین اس کتاب کے اس احتمال کو رد کرتے ہین اور انشاء اللہ
آگے ذکر اسکا آویگا اور کوئی دلیل اسکی نہین کہ سلیمان علیہ السلام نے
اس کتاب کو جمع کیا ہو اسلیئے رائے جمہور یہہ ہے کہ بہت لوگون نے
مثل حزقیا اور اشعیا اور شائد عزرا نے بہی جمع کیا ہے اور اگر اور
لموئیل معلوم نہین کہ کون شخص ہین بعضون نے وہم کیا ہے کہ یہہ نام
سلیمان علیہ السلام کے تھے مگر مستر ہولڈن نے اس خیال باطل کو

خوب ہی طرح رد کیا ہے اور مضمون باب تیسوین اور اکتیسوین کا اس خیال
فاسد کو مٹاتا ہے اور کتاب جامعہ مین ہی بڑا اختلاف ہے بعضے تصنیف
سلیمان علیہ السلام کی اور مرتب قبچی کہ یہود کا عالم مشہور ہے تصنیف
اشعیا علیہ السلام کی اور تالمیوڈی کی علما تصنیف حزقیا کی بتلاتے
ہین اور گرڈ ویٹس کہتا ہے کہ بحکم زوربابل کے اوسکے بیٹی ایہود کی تعلیم
لیے کسی شخص نے تصنیف کی تہی اور جہان کہ عالم عیسائی ہے اور بعضے
علما جرمن کے خیال کرتے ہین کہ بعد قید بابل کے تصنیف ہوئی اور ریفل
کہتا ہے کہ انٹیوکس اپیفی فانس کے وقت مین لکہی گئی اور یہودی
جب قید سے چہوٹ کر آئے تہے اوسوقت اونہون نے اس کتاب کے مضمون
بدعتی اور اختلافی سمجہہ کر کتب الہامی سے الگ کر دیا تہا مگر پیچہے سے
پہر ملائے گئے اور تسید الاتبا بعضی تصنیف سلیمان علیہ السلام
یا کسی ہم عہد اونکی کہتے ہین اور ڈاکٹر کنی کاٹ اور بعضے متاخرین کہتے ہین
کہ تصنیف سلیمان علیہ السلام کی اوسکو کہنا غلط ہے بلکہ بہت عرصے
پیچہے سلیمان علیہ السلام سے تصنیف ہوی ہے تیوڈوڈ جو بشپ مائے
سوشیا کا تہا اور چوتہے اور پانچوین صدی مین گذرا ہے اس کتاب کو
اور کتاب ایوب کو بہت ہی برا کہتا ہے اور سیمن اور لیکلرک کو بہی
اوسکی صداقت پر کلام تہا اور دسٹن کہتا ہے کہ یہہ تو ایک راگ اور باشا

باوجود اوسکے
مضمون بدعتی
اور اختلافی نہیں
ہے

اسکو کتاب الہامی سے نکالنا چاہیے اور ایسی ہی رائے بعض متاخرین
کی تھی اور سملر کہتا ہے کہ ظاہر یہہ جعلی کتاب ہے اور کاسٹیلیو نے
حکم دیا کہ یہہ کتاب کتب عہد عتیق سے نکالی جاوے کہ ایک ناپاک
آگ ہے اور کتاب حزقیل مین علماء یہود کو تردد تھا کہ کتب مقدسہ
مین داخل کیجاوے یا نہین اور کتاب دانیال کا یہہ حال ہے کہ یہودی ہم
جناب مسیح کے اور اسیطرح یہودی متاخرین دانیال علیہ السلام کو
نبی نہین گنتے بلکہ کہتے ہین کہ وہ ایک نوکر بادشاہ بابل کا تھا پس انکے
نزدیک کتاب دانیال کتاب نبوت نہین اور یوہنی فیلن اونکو نبی
کہتا ہے اور کتاب یوئیل کا زمانہ تصنیف معلوم نہین اسلیئے نہین معلوم
کہ یوئیل علیہ السلام کب ہوئے اور کہان مرے ربی فیجی عالم مشہور
یہود کا اور اور لوگ سلطنت یورام مین اور مصنف تاریخ صدر اولام
اور صدر اوگام بزرگ کی جو تاریخین مشہور یہود کی ہین اور جارچی
اور اور علماء یہود کے اور دروسیس اور آبن یشب بنوکم اور اور
علماء مسیحی سلطنت منسسا مین اور ٹارنو ویس اور اکرمن اور کامنٹ
اور اور لوگ سلطنت یوشیا مین اور وٹ دلنکا اور مولڈن ہوور
اور رہوذن طر اور بہت متاخرین موافق قول اباربنل کی سلطنت
عزیاہ مین کہتے ہین اور کتاب عوبدیا بھی معلوم نہین کہ کس زمانہ مین

تصنیف ہوی جیروم اور علماء یہود کہتے ہین کہ یہہ عوبد یا وہی شخص ہے
جو گورنر بادشاہ اخاب کا تھا اور محققین کہتے ہین کہ وہ ہی جو اردغہ
بیت المقدس کا یوشیا کی طرف سے تھا اور اوسکا ذکر دسل ۱
باب ۳۴ کتاب دوم اخبار الایام مین آیا ہے اور ڈیوپن سلطنت آجارہین
اور گرویٹس اور ہیوٹ اور ڈاکٹر لائٹ فوٹ اور اور مفسرین ہم عہد
ہوشع اویوئیل اور عاموس کی بتلاتے ہین اور آرچ بشپ یوشر کم
ہم عہد یرمیا علیہ السلام کے گمان کرتا ہے اور کتاب ناحوم ہی
معلوم نہین کہ کس زمانہ مین لکھی گئی بعضے کہتے ہین کہ ناحوم علیہ السلام
سلطنت یوتام مین تھے اور بعضے سلطنت منسا مین اور بعضے سلطنت
یوشیا مین کہتے ہین اور بعضے قریب ۱۵ کے قبل ولادت مسیح علیہ السلام
بتلاتے ہین اور کتاب حقوق کا بھی ایسا ہی حال ہے بعضے اونکو سلطنت
منسا مین اور آرچ بشپ اشر سلطنت یہویاقیم مین ہم عہد یرمیا
علیہ السلام کی کہتے ہین اور یہہ بھی نہین معلوم کہ کس قوم کے تھے اور وطن انکا
کہان تھا اور کتاب ملاخیا کا بھی کچھ ایسا ہی حال ہے اور جن کہتا ہے
کہ ملاخیا آدمی نہ تھا بلکہ فرشتہ تھا جو مشکل بشکل آدمی ہو گیا تھا اور
کلارمنٹ اور جیروم اور اور متقدمین کہتے ہین کہ ملاخیا عزرا کا نام ہے

بیان کتابون قسم دوسرے کا

اور مروزن ملکر کہتا ہے کہ یہہ شخص عیر عزرا کا یہ آرچ بشپ نیوکم کہتا ہے
کہ چار سو چھتیس برس پہلے ولادت مسیح علیہ السلام کے اور ڈاکٹر
کنی کاٹ چار سو بتیس برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے بتلاتا
اور یہی مختار ڈاکٹر ہیلز کا ہے اور مختار ہارن صاحب کا یہہ ہے کہ غیر
عزرا کے تہی اور اوس زمانہ مین گذرے جس مین بعد موت عزرا کے
یہود کچھہ بگڑ گئے تہے جب بیان قسم اول سے فراغت ہوئی اب بیان قسم
دوسرے کا سنیے اور اس قسم کی تیے نو کتابین ہین ۱ کتاب استیر
۲ کتاب باروق ۳ ایک حصہ کتاب دانیال کا ۴ کتاب ٹوبیاس
۵ کتاب جوڈتھ ۶ کتاب وزدم ۷ کتاب ایکلیزیاسٹیکس
۸ اور ۹ دو کتاب مقابیس کی یہود انکا کچھہ بڑا اعتبار کرتے تہے اور
مسیحیون مین تسلیم اور عدم تسلیم انکی مین اختلاف ہے اور انشاء اللہ فصل
دوسرے مین بیان اوسکا تا ہے **فصل دوسرے** بیان عہد جدید مین عہد جدید مین
بہی دو قسم کی کتابین ہین قسم اول کی وے کتب کہ انکو جمہور قدما مانا اور
قسم دوسری کی وے کتب جو اون مین اختلاف تھا قسم اول کی تیے
کتابین ہین انجیل متی انجیل مرقس انجیل لوقا انجیل یوحنا
اور اعمال حواریین اور نامی پولوس کے سوای نامہ عبرانیون کے اور نامہ اول
پطرس کا اور نامہ اول یوحنا کا مگر اب ان کتب سلمہ کا بہی حال سنیے

کہ انجیل متی جو اول اناجیل ہے حال اوسکا محض خراب اسلیئے کہ متی
حواری نے اسکو عبری مین لکھا تھا گو اب متاخرین عیسائی اسکو اختیار
نہین کرتے مگر نسخہ عبری والا بالکل صفحہ جہان سے گم ہوگیا اور ترجمہ یونانی
کہ نام اوسکے مترجم کا بہی تحقیقاً معلوم نہین بجای اصل کے ٹہرگیا اپی فینیس
کہتا ہے کہ متی نے انجیل کو عبرانی مین لکھا نہ یونانی مین جیسے کہ بعض قائل ہین
کہ متی نے دونون زبانون مین انجیل کو لکھا ہے اور ریو صاحب اپنی تاریخ انجیل
مین لکھتا ہے کہ یہہ بات غلط ہے کہ جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے انجیل یونانی
مین لکھی تہی اسلیئے یوسیبیس اپنی تاریخ مین اور اسطرح بہت مرشدون
عیسائی نے لکھا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکھی ہے نہ یونانی مین
جیرم کہتا ہے کہ پینٹی نس نے اس انجیل کی ایک عبری جلد انڈیا مین
پائی تہی اور اوسنے اوسکو اسکندریہ مین لاکر سپرد ہیریاک کے کتب خانہ مین
رکہی تہی کہ وہانسے وہ جاتی رہی مگر ترجمہ یونانی اوسکا باقی رہا اور نام مترجم کا بہی تک
نہین معلوم یہان تک قول ریو کا اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے
کہ سبب مفقود ہوجانے نسخہ عبری کا یہہ ہوا کہ ای بی اونی ٹیز فرقہ نے جو منکر
الوہیت جناب مسیح کا تہا اوس نسخہ مین تحریف کی تہی اور بعد تباہی یروشلم
نسخہ انجیل عبری کا جاتا رہا اور بعضے کہتے ہین کہ ناصریون یا یہودی
مریدون نے انجیل عبری کو محرف کیا تہا اور ایبی اونی ٹیز نے بہت سے فقر

اوسکے نکال ڈالے تھے اور یوسیبس اپنی تاریخ مین لکھتا ہے ایپی
فینس کہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین لکھی تھی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی
جلد ۲ کے صفحہ ۱۹ مین لکھتا ہے کہ پی پیپس لکھتا ہے کہ متی نے انجیل عبری مین لکھی
اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کے موافق اوسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ۲۰ مین لکھتا ہے
کہ اریئینس لکھتا ہے کہ متی نے یہودیون کے لیئے اونکی زبان مین انجیل
لکھی جن دنون یوسس اور پطرس روم مین وعظ کرتے تھے اور صفحہ ۳۱ مین
لکھتا ہے کہ یوسیبیس کہتا ہے کہ پین ٹی نس جب انڈیا یعنے حبش مین
آیا اوسنے وہان ایک نسخہ عبری انجیل متی کا پایا جو وہانکے لوگونکو
برتولما حوادی سے پہنچا اور اوسوقت سے اونکے پاس محفوظ تھا اور
جیروم کہتا ہے کہ پین ٹی نس اوس نسخہ کو وہان سے اسکندریہ مین لایا
اور لارڈنر بعد نقل کے قول یوسیبیس کی تزئیف کرتا ہے اور صفحہ
۵۷ مین لکھتا ہے کہ اوریجن کے تین فقرے ہین ایک وہ کہ یوسیبیس نے
نقل کیا کہ متی نے انجیل یہودی ایمانداروں کو عبری مین دی دوسرا یہہ کہ
روایت ہے کہ متی نے پہلے لکھا اور انجیل دی عبریون کو تیسرا یہہ کہ
متی نے لکھا عبریون کے لیئے جو منتظر اوسکے تھے جو ہونے والا تھا ابراہیم
اور داؤد کی نسل سے یہہ جلد ۴ کے صفحہ ۹۵ مین لکھتا ہے کہ یوسیبیس
لکھتا ہے کہ متی نے عبریون مین وعظ کرکے جب ارادہ جانے کا اور قومونکی

طرف کیا تو اونکو اونکی زبان مین انجیل لکھکر دیے گیا اور صفحہ ۱۶۵ مین
قول اتھانی سیسٹس یون نقل کرتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبریمین
برّوشالم مین لکھی تہی اور یعقوب خداوند کے بہائی نے اوسکا ترجمہ کیا
(یعنے یونانی مین) اور صفحہ ۱۷۵ مین لکھتا ہے کہ سرل کہتا ہے کہ متی نے
انجیل عبریمین لکھی اور صفحہ ۱۸۷ مین لکھتا ہے کہ ایپی فانیس لکھتا ہے کہ
متی نے وعظ کیا اور لکھی انجیل عبریمین پر لکھتا ہے کہ متی نے انجیل کو
عبریمین لکھا اور وہی صرف لکھنے والا عہد جدید کا ہے جسنے اوس زبانکا
استعمال کیا اور صفحہ ۲۹۳ مین لکھتا ہے کہ جیرم کہتا ہے کہ متی نے
یہودیہ مین یہودیون ایمانداروں کے لیے انجیل عبرانی مین لکھی
اور سایہ اُمین کاسات سچ انجیل کے نہین ملایا اور صفحہ ۲۹۴ مین لکھتا ہے
کہ جیرم اپنی فہرست مورخین مین لکھتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل
یہودیہ مین یہودی ایماندار ونکے لیے عبری زبانمین اور عبری حرفون مین لکھی
یہ بات کہ اوسکا ترجمہ یونانی مین ہے اور یہ بات کہ کسنے اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا ہے تحقیق
نہین علاوہ اسکے کتب خانہ سیسریا مین جسکو یوسفلس شہید نے بڑی جانفشانی سے جمع کیا تہا وہ
عبری موجود ہے اور مینے باجازت ناصریون کے جو بیریا ضلع سریا مین
رہتے ہین اوس نسخہ عبری کا استعمال کرتے ہے ایک نقل لی اور صفحہ
۵۰۱ مین لکھتا ہے کہ اگستائن لکھتا ہے کہ ان چار دنین سے متی ہی صرف

لھا گیا ہے کہ اوسنے عبریین لکھی اور باقیون نے یونانی مین اور صفحہ
۵۳۸ مین لکھتا ہے کہ کریزاسٹم لکھتا ہے کہ کھا گیا ہے کہ متی نے بدخواہ
یہودیون ایمانداروں کے اپنی انجیل عبریین لکھی پہر جلد پانچوین کے
صفحہ ۳۱ مین لکھتا ہے کہ اِسی ڈوڈ لکھتا ہے کہ ان چارون سے
متی نے صرف عبرانی مین لکھی اور باقیون نے یونانی مین اور تفسیر والی
اور ہیجرڈ منیٹ مین ہے پہلے زمانہ مین بڑا اختلاف تھا کہ کس زبان مین
انجیل لکھی گئی اور بہت قدماء صراحتہً کہتے ہین کہ متی نے انجیل اپنی عبری
زبان مین جو اوسکے زمانہ مین ملک فلسطین مین بولی جاتی تہی لکھی ہے اور
اس قسم مین قول متفق علیہ قدماء کا (یعنی یہہ کہ یہہ انجیل عبری زبان مین تہی)
قول فیصل گنا جاوے اور ہارنصاحب جلد چوتہی اپنی تفسیر مین نام
ان شخصون کے جو عبری الاصل ہونے اس انجیل کے قائل ہین یون لکھتے ہین

بلرمن	کرو ٹیس	کسابن	بشپ والٹن	بشپ تاملاٹن	ڈاکٹر کیو	ہمنڈ	مل	ہارود	اودن	کین بل	ای کارک	
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
سائیمن	ٹلی منٹ	پری ٹیس	ڈوپن	کامٹ	میکالیس							
۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴							
اری ینس	اِرجن	سَرَل	اپی فانیس	کریزاسٹم								
۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰								

جیروم اور باور علماء متقدمین اور متاخرین کے نزدیک مختار قول

پی پیسس کا ہے کہ یہہ انجیل عبری مین لکہی گئی تہی انتہی پس اس سے معلوم
ہوا کہ موافق مختار جم غفیر علماء کبار مسیحیونکے یہہ انجیل متی نے فقط عبری
مین لکہی تہی اور وہ نسخہ سب کا سب صفحہ جہان سے گم ہوگیا اور یہی موافق
قیاس کے ہے اسلئے حضرت عیسےٰ عبری نژاد تہے اور اونکی اصل بولی
عبری تہی پس غالبا تعلیم اونکی بہی عبری مین ہوگی خصوصًا اون لوگونکے
لیئے جو اونکی بولی عبری ہوگی اور متی نے اس انجیل کو یروشالم اور
اوسکے نواح والونکے لیئے جو اونکی بولی مالوف عبری تہی لکہی تہی پس
کوئی سبب نہ تہا کہ یونانی مین لکہی جاتی اور ڈاسسس جو اخیر چوتہی صدی
مین تہا لکہتا ہے کہ انجیل جو متی کی طرف منسوب ہے اوسکی تصنیف بہی
نہین اور پروفسر ہائر جو متی اگرچہ مسیحی اب اوسکو ایسا نہین کہتے
کہتا ہے کہ یہہ تمام انجیل جہوٹی ہے اور شیبوز اور شلتش بہت ہی تہوڑا
اعتقاد انجیل متی سے رکہتے ہیتے اور ڈاکٹر ولیمس اور چہاپنے والون
انجیل فرقہ یونی ٹیرین نے باب اول اور دوم متی کو الحاقی بتلایا
اور فرقہ ایبونی ٹیرز کے نسخہ مین یہہ دونون باب نہ تہے اور بعض نسخہ
ترجمہ لاطینی مین کہ مسیحیونکے نزدیک بہت بڑا معتبر ہے بالخصوص
دومن گاتلک کے نزدیک نسب نامہ کو انجیل سے علحدہ کردیا ہے
اور انجیل مرقس کو کاڈلس برونیس اور طرہلائن کہتے ہین کہ

یہہ انجیل اصل مین لاطن زبا مین تہی بعد اوسکے یونانی مین ترجمہ ہوئی اور
کچھہ تہوڑی سی اوس اصل سے شہر وینس کے کتب خانہ مین موجود ہی ہے
اور ونانیکے لوگ مدعی اوسکی اصل ہونے کے ہین اور ایک پرانا نسخہ
سُریانی زبانکا تہا اوسپر بہی لکہا تہا کہ مرقس نے اپنی انجیل رومی
(یعنی لاطن) زبا مین لکہی تہی اور جمہور کہتے ہین کہ اصل مین یہہ انجیل یونانی
مین لکہی گئی اور جیروم اپنے نامہ مین لکہتا ہے کہ بعض علماء متقدمین کو
اس انجیل کے آخر باب پر شبہہ تہا اور انجیل لوقا تصنیف لوقا کی ہے
اور بعض متقدمین کو بعض بعض ابواب بالخصوص اس انجیل پر شبہہ تہا
اور بعض کو دو باب دل مین شبہہ تہا اور فرقہ مارسیونی کے
نسخہ مین یہہ دونون باب نہین ہین اور جناب لوتھر مصلح دین عیسوی پیشوا
فرقہ پروٹسٹنٹ کے تینون انجیلون مذکورہ بالا پر شبہہ کرتے تہے اور ناقص
سمجہتے تہے لکہتے ہین کہ یہہ جہوٹی رای واجب الرد ہے کہ انجیلین چار ہین
اسلیئے انجیل یوحنا کی درست ہے پہر لکہتے ہین کہ نامہ پال اور
پطرس کے بہت اچھے ہین ان تینون انجیلون سے پہر لکہتے ہین اونکے
کلام مین کوئی چیز ایسی نہین جو اور لوگون نے نہین لکہی اور جن لوگون نے اس مسئلہ کو (یعنے ایمان
الوہیت حضرت مسیح پر لانا دلیل نجات کی ہے) خوب بیان کیا ہے وہی
یوحنا کی انجیل نویس ہین اسلیئے ہم درستی سے کہتے ہین کہ نامی یوحنا کی

انجیل ہین نسبت اون چیزونکی کہ مارک اور متی اور لوقا نے لکہا ہے
پہر لکہتے ہین پیٹرس کا خط سب سے بہتر اور عمدہ رسائل عہد جدید کا ہے
اور یہی سچی اور پاک انجیل ہے ان قولونسے معلوم ہوا کہ جناب مصلحین
عیسای کے نزدیک تینون انجیلین مشکوک ہین اور انجیل یوحنا کا
حال یہہ ہے کہ اسٹادلن اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ انجیل یوحنا کی
بلا ریب اور یقینا کسی طالبعلم مدرسہ اسکندریہ نے لکہی ہے اور
ہارن صاحب اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ الوجین فرقہ نے جو دوسری
صدی مین تہا اس انجیل سے اور اسیطرح سب تصنیفات یوحنا
انکار کیا ہے اور یوسٹینیڈز کہ بہت بڑا عالم محقق گنا جاتا ہے کہتا ہے
کہ یہہ سب انجیل اور نامی یوحنا کے تصنیف اوسکی نہین بلکہ شروع
دوسری صدی مین کسی عیسائی نے اوسکے نام سے لکہدی ہین اور بعض
ورسون باب ساتوین اور اٹہوین اس انجیل کو جمہور علماء مسیحیون نے انکار
کیا ہے جیسا انشاء اللہ فصل دوسری مقصد تیسرے مین آتا ہے
اور گرونیس جو بڑا عالم محقق مشہور ہے کہتا ہے کہ انجیل یوحنا کی
بیس باب تہی اکیسوان باب کو یوحنا کی موت کے بعد کلیسیا نے
اپنی طرف سے ملا دیا ہے اور چارون انجیلون کے زمانہ تالیف مین
ایسا اختلاف ہے کہ قطعا دلالت کرتا ہے کہ کوئی سند متصل انکی نہین

هاردنصاً اپنی تفسیر کی چوتھی جلد کے دوم حصہ کے دوم باب مین لکھتے
ہین کہ احوال جو ہمکو قدماء مورخون کلیسیا سے درباب وقتون تالیف
انجیلون کے ملے ہین ایسی غیر معین اور ابتر ہین کہ کسی ایک امر معین کیطرف
نہین پہنچاتے اور پرلینے سے پرانے قدمانے اپنے وقت کی گپونکو سچ سمجھ کر لکھدیا
اور اون لوگون نے جو بعد اونکے ہوئے ادب کر کے اونکی لکھی ہوئی قبول
کرلیا اور یہ روایتین چھوٹی سچی ایک لکھنے والے سے دوسرے لکھنے والے
تک پہنچین اور بعد گذرنے مدت دراز کے تنقید اونکی متعذر ہوئے
پھر اوسی جلد مین لکھتے ہین پہلی انجیل ۳۷ سنہ یا ۳۸ سنہ یا ۴۱ سنہ یا ۴۳ سنہ
یا ۴۸ سنہ یا ۶۱ سنہ یا ۶۲ سنہ یا ۶۳ سنہ ۶۴ عیسویمین اور دوسری
انجیل ۵۶ سنہ سے ۶۵ سنہ تک اور غالباً ۶۰ سنہ یا ۶۳ سنہ مین اور تیسری انجیل
۵۳ سنہ یا ۶۳ سنہ یا ۶۴ سنہ مین اور چوتھی انجیل سنہ ۶۸ یا سنہ ۶۹ یا سنہ ۹۰
یا ۹۷ یا سنہ ۹۸ عیسویمین تالیف ہوی اور کتاب اعمال کا فقولن ای
اور مادسیوئی اور سویرینس اور بعض فرقہ منی کی نیس نے
انکار کیا ہے اور نامجات پولوس مین بابت سال تحریر اکثر کے
اختلاف فاحش ہے اور بعض کو بعضون نے قابل الرد کہا ہے مثلاً
اختلاف ہے کہ نامہ رومہ سنہ ۵۵ یا سنہ ۵۷ یا سنہ ۵۸ یا سنہ ۶۰ یا آخر سنہ ۵۸
اور اول سنہ ۵۹ مین اور نامہ اول تمتھی کا سنہ ۵۶ یا سنہ ۵۸ یا سنہ ۶۴ یا سنہ ۶۵ مین

اور نامہ دوم تمتھی کا اسوقت پولوس روم مین اول بار مقید ہوئے
یا اوسوقت مین جو دوم بار مقید ہوئی تھے اور نامہ تیتی کا سنہ ۵۲ یا ۵۶
یا سنہ ۵۷ یا سنہ ۶۴ یا سنہ ۶۵ مین لکھا گیا اور نامہ فلیمون کو بعضے عالم
عیسائی زمانہ جیرارڈم مین کہتے تھے کہ یہہ تو ایک خانگی چٹھی عہد جدید سے
نکالدینے کے قابل ہے اور اونہون نے ارادہ نکالدینیکا بھی کیا تہا اور صفحہ
۲۰۶ کا تالک ہرلڈ کی ساتوین جلد مین ہے کہ ووڈ صاحب اپنی کتاب کے
صفحہ ۶ ا مین لکھتا ہے کہ شلی میچر نے اول نامہ تمتھی برادر اکہا اور سن نے
دونون نامی تمتھی اور نامہ طیطوس پر حملہ کیا ہے (یعنے برا کہا اور واجب التسلیم
نہین مانا) اور قسم دوسری کے کتابین ہین نامہ عبرانیون کا دوسرا نامہ پطرس کا
دوسرا اور تیسرا نامہ یوحنا کا نامہ یعقوب نامہ یہوداہ ۱
بعضے وریس نامہ اول یوحنا کے مشاہدات یوحنا یوسی بیس
اپنی تاریخ کلیسیا کی تیسری کتاب کے تیسرے باب مین لکھتا ہے پطرس کا
پہلا نامہ سچا ہے مگر دوسرا نامہ کبھی پاک کتاب مین شامل نہین کیا گیا
لیکن پڑہا جاتا تہا اور پولوس کے نامی جو دہ ہین مگر نامہ عبرانیون کا بعض
لوگون نے الگ کردیا ہے اور باب پچیسوین اوسی کتاب مین لکھتا ہے
کہ نامہ یعقوب اور یہودا اور نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور
سیوم یوحنا پر گفتگو ہے کہ ایلیہ سب انجیل نویسون نے لکھے ہین یا اور

بیان کتابون قسم دوسری کا

اشخاص نے کہ جنکے نام یہی تھے اور اعمال پولوس اور پاسٹر اور مشابہات
پیٹرس اور نامہ برنباہ اور وہ کتاب جسکا النس ٹی تومش حوارینکا
نام ہے کتابین جعلی سمجھنی چاہئین اور اگر درست معلوم ہو تو مشابہات
یوحنا بھی اسی قسم کے گنے جاوینگے اور باب پچیسوین چھٹی کتاب اوسی تاریخ
مین نامہ عبرانیون کے حقین اوریجن کا قول یون نقل کیا ہے کہ جو احوال
زبان زدہماری قبل رہا ہے یہ ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ کلمنٹ نے
جو بشپ روم کا تہا اس نامہ کو لکہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ لوقا کا
ترجمہ کیا ہوا ہے اسی طرح ڈینیس بشپ کیرنتس نے جو تخمیناً سنہ ۱۷۸ مین تہا
اور پیٹر الیگزنڈرس نے جو سنہ ۲۰۰ مین تہا اور نوویٹس یا نوویٹی شین پیٹر روم
نے جو تخمیناً سنہ ۲۵۱ مین تہا بالکل اس نامہ سے انکار کیا ہے اور ڈیونیسیس
پرسبیٹر کا رہنیہ جو تخمیناً سنہ ۲۶۰ مین تھا اس نامہ کو نامہ برنباہ کا بتلاتا تہا
اور کیسس نے جو پرسبیٹر کلیسیا روم کا اور تخمیناً سنہ ۲۱۲ مین تہا لیے پولوس کے
تیرہ گنے ہین اور اس نامہ کو نہین گنا اور سائپرین بشپ کارتہیج کا
و تخمیناً سنہ ۲۴۸ مین تھا اس نامہ کا حوالہ نہین دیتا اور سیریل کا کلیسیا یک
نامہ دوم پیٹرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا کو نہین مانتا اور اوشیس الجز
ہتا ہے کہ جسنے نامہ دوم پیطرس کو لکہا ہے اوسنے ناحق اپنے وقت
رصت کو کہو دیا ہے اور بعض ورس باب ۵ نامہ اول یوحنا کو جمہور محققین نے

یعنی قاعدہ ۱۲

غلط بتلایا ہے اور تفسیر لارڈنر کی جلد چوتھی کے صفحہ ۵۷ امین ہے
کہ سرل کتاب مشاہدات کو واجب التسلیم نہین مانتا تہا اور نہ
کلیمنٹ روشالم کا اوسکے وقت مین اور نہ اوس فہرست قانونی مین
اوسکا ذکر ہے جسے اوسنے لکہی ہے انتہی ملخصا اور جاننا چاہیئے کہ
کہ اس فہرست مین کتاب پاسٹور اور نامہ پیٹر موجود تہی اور
یوسیبس اپنی تاریخ کی کتاب ساتوین کے باب پچیسوین مین
لکہتا ہے کہ ڈیونیشیس کہتا ہے کہ بعض نے ہمسے پہلے تمام کتاب شاہدات کو
علحدہ کردیا اور اوسکی رد مین کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ یہہ سب بے
معنی اور بے عقلی اور بڑا بہاری حجاب جہالت کا ہے اور نسبت اسکی
طرف یوحنا حواری کے جہوٹ ہے اور مصنف اسکا نہ کوئی حواری نہ کوئی
پاک آدمی نہ کوئی شخص مسیحی بلکہ سیرنتھس ملحد نے نام یوحنا کا
لگادیا ہے مگر مین اوسے علحدہ نہین کرسکتا اسلیئے کہ بہت بہائی ہین جو
اوسکی تقدیس قدیم سے قبول کرتا ہون کہ یہہ پاک اور الہامی آدمی کا ہے مگر مین
آسانی سے نہ قبول کرونگا کہ یہہ شخص حواری تہا بیٹا زبدی بہائی یعقوب کا
جو مصنف انجیل کا ہے بلکہ اندازہ محاورہ وغیرہ سے معلوم کرتا ہون
کہ وہ حواری نہین بلکہ ایک اور یوحنا ہے جسکا ذکر رسالہ اعمال مین ہے
مگر اوسکو بہی مصنف مشاہدات کا نہین کہہ سکتا اسلیئے اوسکا آنا ایشیا مین

معلوم نہین پس یہہ کوئی اور ہی ایشیا والونسے افسس مین دو قبرین ہین اور دونونپر یوحنا کا نام ہے اور عبارت اور مضمون سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا انجیلی اسکا مصنف نہین اسلیئے عبارت انجیل اور نامہ یوحنا کے موافق یونانی کے اچھی ہے اور الفاظ سخت نہین اور عبارت مشاہدات کی خلاف محاورہ یونانی کے ہے اور استعمال کیا ہے وحشی سیاق کو اور مین کچھ خوش طبعی سے نہین کہتا بلکہ میرا ارادہ یہہ ہے کہ دونو مشخصونکی عبارتونکا فرق ظاہر کردون انتہی ملخصا اور ووز صاحب اپنی کتاب کی صفحہ ۶۱ مین لکہتا ہے کہ بہت محققون پروٹسٹنٹ نے واجب التسلیم ہونے مشاہدات پر چہگڑا کیا ہے انتہی اور پروفسر ایوالڈ نے بہت ہی دہوم دہام کی گواہی سے ثابت کیا کہ انجیل اور نامی اور مشاہدات یوحنا کے ممکن نہین کہ ایک ہی مصنف کی تصنیف ہون جیسا کہ کاتلک ہرلڈ کی ساتوین جلد مطبوعہ ۱۸۴۴ء کے صفحہ ۲۰۶ مین دونون قولون کی نقل ہے اور یونیٹی آخر مین باب ۲۳ کتاب دوسری اپنی تاریخ کلیسیا کے نامہ یعقوب کے حقین لکہتا ہے یہہ لحاظ کیا جاوے کہ یہہ نامہ جعلی خیال کیا گیا ہے لیکن بہت لوگون نے متقدمین سے اسکا ذکر کیا ہے اور اسیطرح نامہ یہوداہ کا خیال کیا گیا ہے مگر اکثر کلیسونمین مستعمل ہے اور جناب لوتر پیشوائے فرقہ پروٹسٹنٹ کے

نامہ یعقوب کو کہتے ہیں کہ یہہ تو گھانس پھوس ہے (یعنے بہت ہی بے اعتبار اور بے قدر) اور سلف سے بہت عالم عیسائی نامہ یہوداہ کے منکر ہیں اور تاریخ بیبل منطبعہ ۱۸۵۰ء مین ہے کہ گروشیس کہتے ہین کہ یہہ نامہ اوس یہوداہ کا ہے جو ہندہوان اسقف یروشالم کا سلطنت آنڈرین مین تہا اور صاحب اپنی کتاب اعلاطنامہ کے صفحہ ۳۷ مین لکہتا ہے کہ پومرن کہ شاگرد رشید لوتھر اور علماء کبار فرقہ پروٹسٹنٹ سے ہے لکہتا ہے کہ یعقوب اپنے نامہ کو واہیات مین تمام کرتا ہے اور حوالہ کتابون کا ایسا مخالف دیتا ہے کہ جسمین روح القدس نہین رہ سکتا اس لیے وہ نامہ الہامی کتابون مین نہ گنا جاوے اور وی ٹس تھیوڈور بس پروٹسٹنٹ واعظ نرم برگ کا لکہتا ہے کہ شاہدات یوحنا اور نامہ یعقوب کو ہمنے قصداً چہوڑ دیا ہے اور نامہ یعقوب فقط بعض ہی جلدین جہان اوسنے کا مونگو ایمان پر بڑہایا ہے قابل ملامت کے نہین بلکہ اوسمین مسئلے اور مطالب ایک دوسرے کے ضد پائے جاتے ہین اور ہمنگی بی جن سنیوڈر شش کہتے ہین کہ نامہ یعقوب کا مسئلون حواریون سے الگ ہوتا ہے جس حالت مین نجات کو فقط ایمان پر موقوف نہین بتلاتا بلکہ اعمال پر بہی موقوف کہتا ہے اور جن جاورت کو ائسین آزادی کا کہتا ہے اور واجرس جو علماء کبار فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے بہت علماء عیسائیون پروٹسٹنٹ کا نام لکہتا ہے جنہون نے

ان کتابون کو جھوٹی سمجھکر نکالدیا ہے نامہ عبرانیونکا نامہ یعقوب
نامہ دوم و سیوم یوحنا نامہ یہودا مشاہدات یوحنا ڈاکٹر لسن پروٹسٹنٹ
لکھتا ہے کہ یوحنی بیس کے وقت تک سب کتابین واجب التسلیم
نہین ہوئی تہین اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور نامہ دوم پتّرس اور نامہ
دوم اور سیوم یوحنا مین ضد کی گئی ہے کیونکہ حواریونکی لکھی ہوئی نہین اور نامہ
عبرانیونکا ایک مت تک رد کیا گیا تہا اور سریانی کلیسون نے نامہ دوم پتّرس اور نامہ دوم و سیوم
یوحنا اور نامہ یہودا اور مشاہدات کو واجب التسلیم نہین مانا اور ایسا ہی
حال کلیسون عرب کا تہا لیکن ہم مانتے ہین یہان تک قول واکٹر لسن کا
اور ڈاجوس کہتا ہے کہ بعض متقدمین نے اگرچہ سب کتابون عہد جدید
کو نہین مانا تہا لکن آخر مین رضامندی عام سے مانا گیا انتہی بہرحال
سنہ ۳۲۵ تک حال کتب عہد عتیق اور جدید کا کچھ پریشان تہا اور اوس سال مین
جو قسطنطین کے حکم سے شہر نائس مین کونسل مقرر ہوئی تو اوس
کونسل مین کتاب جودتھ کو واجب التسلیم ٹہرایے اور یہہ امر اوسمعدیہ سے
کہ جیروم نے اوس کتاب پر لکھا ہے واضح ہوتا ہے پس اب بحکم
کونسل نائس کے ایک کتاب اور بہی مقدس ماننی پڑی پہر سنہ ۳۶۴ مین
کونسل لوڈیسیا جی اس کونسل نے سات کتابین اور عہد عتیق
اور عہد جدید مین واجب التسلیم کردین اس تفصیل سے اکتاب استیر

۲ نامہ یعقوب کا ۲ نامہ دوم پطرس کا ۴ اور ۵ نامہ دوم اور سیوم
یوحنا کی ۶ نامہ یہود اکا ۷ نامہ عبرانیین کا اور یہہ حکم چھٹی کونسل جنرل
(یعنی عام) سی مستحکم ہوا اور ان دونون کونسلون مین مشاہدات یوحنا
خارج رہے تھے پھر ۳۹۷ء مین تیسری کونسل کارتیج جسمین اگسٹاین
اور ایکسو چھبیس ۱۲۶ اور پادری تھی ہی اور اس کونسل نے سات کتابین واجب التسلیم
بنائین اور ایک کے واجب التسلیم ہونے کو موکد کیا اس تفصیل سے کتاب
جوڈتھ جو وجوب تسلیم اوسکیکا موکد ہوا ۲ کتاب وزڈم ۳ کتاب
ٹوبیاس ۴ کتاب باروق ۵ کتاب ایکلیزیاسٹیکس ۶ اور ۷
دو کتاب مقابیس کی ۸ مشاہدات یوحنا اور حکم اس کونسل کا چھٹی
کونسل ٹرلوسی مستحکم ہوا اور جو باروق پیغمبر سکتر یرمیا علیہ السلام
کی تھی تو اونکی کتاب تمر کتاب یرمیا علیہ السلام کا سمجھی گئی اسلئے
کونسل کارتیج نے نام اوس کتاب کا علحدہ فہرست مین نہ لکھا اور کونسل
کارتیج کے حکم کو کونسل ٹرلو نے اور کونسل فلورنس نے اور کونسل ٹرنٹ
بجا اور مسلم رکھا اور دونون کونسلون پچھلی نے کتاب باروق کا نام فہرست
درج کیا بعد اسکے یہ بچاری کتابین کہ اونہون نے خدا نخدا کر کے تین صدی
گذرنے کے بعد مختلف وقتونمین کونسلون کے تصدق سے لقب واجب التسلیم
اور قانونی ہونے کا پایا تھا قریب بارہ سو برس کے واجب التسلیم سب فرقون

مسیحیونمین سبنے رہین اور رومن کاتلک اج تگ اونکو واجب التسلیم
سمجھتے ہین مگر فرقہ پروٹسٹنٹ نے اون کتابون سے ایک حصہ کتاب
استیر اور تمام کتاب باروق اور کتاب توبیاس اور کتاب جوڈتھ
اور کتاب وزڈم اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونون کتابون
مقابیس کو نکالدالا اور ان آٹھونکو واجب التسلیم نانا اور منجملہ عذرونکے
یہہ عذر بھی پیش کیے کہ تمام کلسیا نے انہین نہین مانا اور انمین تحریف ہوئی
اور جھوٹ بنائی گئین اور انمین جھوٹی باتین موجود ہین اور ان عذرون سے
پچھلے عذرونکو ہمنے سر وچشم قبول کیا اور اس فرقہ کے اقرار کے موافق
ثابت ہوگیا کہ مسیحیون سلف کا جو چوتھی صدی اور بعد اوسکے
گذرے اعتبار نہین اور اونکا اجماع اور اتفاق قابل الاعتماد نہین بلکہ
دیانت سے بے نصیب ہے کہ سیکڑون ہزارون علماء اتفاق کرکے
جھوٹی اور محرف کتابون کو واجب التسلیم ٹھہرا کے سب مسیحیونکو
بے ایمانی پر جمع کرتے ہے اور چیزون واجب الرد کو واجب الاعتقاد
بتلاتے ہے اور انکے نزدیک رومن کاتلک جو گروہ اونکا چہہ گونہ
زائد اس فرقہ سے ہوگا اب تک اوسی للہی مین پڑے ہین اور انکے
اقرار کے موافق تحریف اسلاف سے یہی ثابت ہوئی مگر عذر اول
ہم غریبونکی سمجھ مین نہین آتا اسلیئے اس عذر کی موافق چاہیئے تھا کہ تمام

کتاب استیر اور مشاہدات اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ
دوم پطرس اور نامہ یہودا اور نامہ یعقوب اور نامہ عبرانیون کو بھی
خارج کرتے کہ تمام کلیسیا نے اول اون کو نسلیکے اونہین بھی نہین
مانا تھا بالخصوص مشاہدات اور کتاب استیر کو یہان تک کہ بعضے
مشاہدات کو کلام سرن تھس ملحد کی بتلاتے تہے اور کہتے تہے کہ
تو ایک بے عقلی اور بے معنی اور بڑا حجاب جہالت کا ہے اور محاورہ
عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً اوسکا مصنف یوحنا انجیلی نہین
اور کتاب استیر تو ظاہر ہی مین الہامی معلوم نہین ہوتی اسلیے کہ ساری
کتاب مین کہین ذکر خدا کے نام کا بھی نہین آیا ورنہ اوسکے مصنف کا
پتا لگتا ہے شارحین بیبل کے اٹھلون سے کچھ کچھ کہتے ہین بعضی طرف
علماء معبد خانہ کے جو عزرا کے زمانہ سے سیمن کے زمانے تک
گذرے نسبت کرتے نہین اور فلو یہودی تصنیف بہکین کی جو میثاوس
یسوع کا ہے جو قید بابل سے رہائی پاکر آیا تہا بتلاتا ہے اور اگستائن
تصنیف عزرا کی اور بعضی تصنیف مردکی کی اور بعضی تصنیف ہردی
اور استیر کی اور بہت قدماء عیسائیونکو اوسپر شبہ رہا ہے کتاب لڈ
کی جلد دوم کے صفحہ ۳۴۷ مین ہے سنت ملیٹو کی کتب واجب التسلیم
کی فہرست مین اسکا نام درج نہین کیا چنانچہ یوسی بس نے اپنی تاریخ

کلیسا کے باب ۲۶ کتاب چہارم مین لکھا ہے اور سنت گریگری
نازین ذن نے اپنے شعرون مین صحیح کتابونکے نام ضبط کئے ہین
اور ام اس کتاب کا نہین لکھا اور سنت ایم فی لوکیس نے
اپنے شعرون مین جو سلیوکس کو لکھین تہین (اسکے واجب التسلیم
ہونے پر) شبہ کیا ہے اور سنت اتھانی شیس نے اپنی
۳۹ چٹھی مین اس کتاب کو رد اور ناپسند کیا اور مصنف
سناپ سس نے اوسے رد کیا ہے انتہی یہان تک صاف
واضح ہوا کہ مقدس کتابونکی کوئی سند متصل اہل کتاب کے
پاس نہین

فصل تیسری

اون خرابیونکے بیان مین کہ

بنکے سبب تحریف کا ہو جانا مقدس کتابون مین بہت
ہی آسان تہا اول خرابی یہ کہ اگلے زمانہ مین طور لکھنیکا یہ جہانہ تھا ایک تاریخ
مین جو ۱۸۵۰ء مین بلدۂ لندن مین مطبع چارلس ڈالمین صاحب مین
چہپی ہے مذکور ہے کہ اگلے زمانہ مین لوہے یا پیتل یا ہڈی کی سلائی سے
سیسے یا لکڑی یا موم وغیرہا کے تختیون پر لفظون کے نقش کہودا کرتے
تہے اور پہر سب سے پہلے مصر والے درخت پیپرس کے پتے ان تختیونکے
بدلے استعمال مین لائے پہر شہر پرگمس مین خس کی وصلی ایجاد ہوئی
اور اٹھوین صدی مین روئی اور ریشم سے کاغذ تیار ہوا اور تیرہوین صدی مین

کپڑے سے بنایا گیا اور قلم کا ایجاد ساتوین صدی مین معلوم ہوتا ہے اور
اگلے زمانہ مین کتاب ایک ہی طرف لکھی جاتی تہی اور لپیٹ رکھتے
تہے اور کھولنے کے وقت بڑی جگہ درکار ہوتی تہی بعد اوسکے مربع وقوعہ
دو طرفہ لکھنا شروع ہوا پس اسباب سے واضح ہے کہ نسبت اس زمانہ
کی اگلے زمانہ مین لکھنا اور ترجمہ کرنا اور پڑہنا اور کتاب کو حفاظت
سے رکھنا بہت ہی مشکل تہا اور جعل اور تحریف کا ہوسکنا خواہ
ارادہ بد سے ہو یا اور سبب سے اوسوقت کی کتابون مین بہت ہی آسان تہا
اور خرابیون مذکورہ کے سبب سے سب سے زیادہ توریت اور انجیل مین اسکو
قابلیت بلحاظ ملحدون کی انتہی پس دیکھو کہ بلحاظ خرابیون مذکورہ کے خود
یہ مورخ عیسائی اقرار کرتا ہے کہ ملحدون کو بڑی گنجایش تحریف اور جعل کی توریت
اور انجیل مین تہے۔ اور کچھہ اس موضع پر موقوف نہین بسمون مذکورہ کا اور مورخ
انگریزی بہی اقرار کرتے ہین اور جو بانچون کتابین موسی علیہ السلام کی
چودہ سو باون ۱۴۵۲ برس پہلے ولادت مسیح علیہ السلام سے لکھی گئین تہین
اور ساتوین صدی تک کاغذ ایجاد نہوا تہا پس زائد دو ہزار برس سے نسخہ
توریت کے اور اسیطرح مدتون دراز تک نسخہ اور کتب عہد عتیق کے اور
سات سو برس تک نسخے انجیل کے کس قدر سے پائے جاتے ہین
اور کسقدر اون مین ملحدونکو گنجایش جعل اور تحریف کی ہوگی دوسری خرابی

دوسری خرابی

یہہ کہ بخت نصر کے وقت مین بہت بڑی تباہی یہود پر پڑی کہ ہیکل
ڈہائے گئے اور بہت لوگ مقتول اور اسیر ہوئے اور سب نسخے پورانی
کتابون عہد عتیق کے جو اوسوقت تک باقی تہے برباد ہوئے بجز یکہ
اگر عزرا پیدا نہوتے اور وے توریت کو پھر نہ لکہتے تو وہ کلام نبوت کا
اوسوقت مین ہی کسی کے پاس صحیح نہ نکلتا دوسرے وقتونکا تو کیا ذکر
تیسری خرابی یہہ کہ جب پھر بطفیل عزرا کے کتابین عہد عتیق کی لکہی گئین
اون پر بڑی آفت عہد انتیوکس مین ایکسو اٹہہتر برس قبل ولادت
مسیح علیہ السلام کے پڑی کہ اوسمین سب اصل نسخے عزرا کے اور جتنے اور نسخے
اور بادشاہ ظالم کے بڑی کوشش سے ہاتہہ آئے برباد ہوئے باب اول
کتاب اول مقابیس مین ہے کہ انتیوکس شہنشاہ فرنگستان نے اورشلیم کو
فتح کرکے عہد عتیق کی کتابون کے جتنے نسخے جہانسے اوسے ملے
بہاڑ کر جلا دیئے اور حکم دیا کہ جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلے
گی یا وہ شریعت کی رسم بجالاویگا مار ڈالا جاویگا اور ہر مہینے مین تحقیق
اسکی علمین آتی تہی اور جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلتی یا ثابت
ہوتا کہ وہ رسم شریعت کو بجالایا وہ مارا جاتا تہا اور کتاب تلف کیجاتی
تہی انتہی ملخصاً اور یہہ حادثہ تین برس اور چہہ مہینے برابر رہا تہا جیسا کتب
تواریخ سے ثابت ہے اور ملنر کا تلک اپنی کتاب مین جو ۱۸۴۳ء مین بلدہ

ڈرائی مین چھپی ہے صفحہ ۱۱ مین لکھتا ہے کہ علماء کا اسپر اتفاق ہے
کہ اصل نسخہ توریت اور اسیطرح اصل نسخے اور کتابون
عہد عتیق کی شہر اور شلم اور ہیکل کی ساتھ ہاتھون لشکر بخت نصر کے
غارت ہوی اور جب صحیح نقلین اونکی پھر بطفیل عزرا کے ہوین ویسے
نسخے نقلون کے بہی حادثہ انٹیوکس مین ضائع ہوئے اور جو گواہی
اون کتابون کی صداقت کی نہ تہی جبتک مسیح اور حواریون نے اونکی صداقت
کی گواہی نہ دی تہی انتہی دیکھو خود یہہ عالم یہی کیا اقرار کرتا ہے اور گواہی
مسیح اور حواریونکا ہم اخر مقصد دوسرے مین ذکر کرینگی چوتہی خرابی
یہہ کہ بعد ظہور دین مسیحی کے بہی سبب عداوت شہنشاہون فرنگستان کے
بڑی بڑی آفتین ہودیون پر پڑین کہ اونمین ضائع ہوئے بہت نسخون
عہد عتیق کا اون نسخون سے جو حادثہ انٹیوکس سے بچے ہون یا کسی بچے
ہوئے نسخے سے پیچھے یونسے حادثے کے منقول ہوئی ہون گمان کیا جاتا ہے
مثلاً حادثہ طیطوس رومی کا جو قریب ۳۷ برس کے عروج مسیح علیہ السلام
بعد وقوع مین ایا اور حال اوسکا یوسیفس مورخ نے اپنی تاریخ مین
تفصیل کے ساتھہ لکھا ہے اور اس حادثہ مین گیارہ لاکھہ یہودی مارے
پڑے اور نوے ہزار اسیری مین جاکر فروخت ہوئے پانچوین خرابی
یہہ کہ تیس ۳۰ برس بعد عروج مسیح علیہ السلام کے سبب عداوت کے نہین

پانچوین خرابی

چوتہی خرابی

شہنشاہون فرنگستان کے پہلے طبقون کے مبتدی بڑی آفتون مثل قتل عام
اور جلا وطنی وغیرہا مین پڑی کہ اونمین اون غریبونکو شب و روز اپنی
جان کا فکر رہتا تہا اور اوس سبب سے مقدس کتابونکا اونمین پایا جانا
یا بڑی کوشش اونسے اون کتابون کی تصحیح مین ہونی مشکل تہی اسلیے
کہ آدمی کو ایسی بلاؤن مین نقل کتاب یا تصحیح اوسکی کی فراغت
کم ہوا کرتی ہے اور اون بلاؤنسے دس تو قتل عام تہے اول سنہ ۶۴ عیسوی مین
جو نیرو شہنشاہ فرنگستان نے کیا تہا اور اس قتل عام
مین پطرس حواری اور اونکی جورو اور پولوس بہی مقتول ہوئے تہے
اور یہہ قتل دار السلطنت اوسکے ضلعونمین نیرو کی زندگی تک
جاری رہا اور اوسکے وقت مین مسیحیون کے حقین اقرارین مسیحی کا
سخت جرم قرار دیا گیا تہا دوسرا قتل جو دومشیان کی سلطنت
مین ہوا اور یہہ ظالم بہی مثل نیرو کی بدخواہ دین عیسوی کا بنا
اور ایک خونی فرمان جاری کیا اور قتل عام ایسا شروع کرایا کہ تمام
کلیسیا کی استیصال کا خوف ہوا اور یوحنا حواری جلا وطن کیے
گئے اور فلیویس کلمنس مقتول ہوا تیسرا قتل ترجان کی سلطنت
مین قریب سنہ ۱۰۱ عیسوی کے شروع ہوا اور اٹہارہ برس تک جاری
رہا اور اسمین اگناشس اسقف گوزنتہیہ اور کلمنٹ اسقف

روم اور شمعون اسقف یروشلم قتل ہوی چوتھا قتل مرقس
انتونینس کی سلطنت مین سنہ ۱۶۱ مین شروع ہوا اور شعلہ قتل کا
مشرق سے مغرب تک پہنچا اور دس برس سے زائد کلیسہ خون
الودہ رہا اور یہہ بادشاہ مشہور حکیم فلسفی اور اپنی بت پرستی مین بڑا متعصب تھا
پانچوان قتل بادشاہ سیوبرس کی سلطنت مین قریب سنہ ۲۰۲ کی جاری ہوا
اور ہزارون ادمی مصر مین اور اسیطرح ملک فرانس اور کارتیج
مین قتل ہوی اور یہہ قتل ایسا سخت تھا کہ عیسائی خیال کرتے تھے
کہ دجال کا وقت آگیا چھٹا قتل مکسیمن کے عہد سلطنت مین قریب
سنہ ۲۳۷ کے شروع ہوا اور ایک خونی فرمان جاری ہوا اور اسمین علماء
عیسائی اور پادری لوگ بہت قتل ہوئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب علماء
نہونگے تو عوام کا حاصل کرلینا بہت آسان ہے اور اس حادثہ مین
پوپ پونٹیانوس اور انتیروس ماری گئے ساتوان قتل عہد سلطنت
ڈیشئس مین قریب سنہ ۲۵۰ کے ہوا اور اس شہنشاہ نے چاہا کہ مذہب
عیسوی کو بالکل نابود کرے اور فرمان حاکمون اضلاع کے نام جاری
ہوئے اور اس حادثہ مین بعض مسیحی اپنے دین سے پھر گئے اور مصر
اور افریکا اور اٹالی اور مشرق تماشاگاہ اوسکے ظلمون کی بنی آنہون
قتل عہد سلطنت ولریان مین قریب سنہ ۲۵۷ کے ہوا اور ہزارون

ادمی قتل ہوئے پہر ایک نیا اشتہار نہایت سخت اسمضمون کا
جاری ہوا کہ اسقف اور خادمان دین فی الفور قتل کیئے جاوین اور باقی
عزت دار دنکا مال ضبط کرکے اونکو ذلیل کیا جاوے اسپر بہی اگر
مسیحی رہینگے قتل کیئے جاوینگے اور عزت دار عورتین بعد ضبطی مال کے
جلا وطن کیجاوینگی اور باقی نوکر سرکار اور جتنے مسیحی ہون غلام بنا کے
قید کیئے جاوینگے اور بلا بزیر ہو کر سرکاری مشقت کرینگے تو ان قتل
عہد سلطنت آدیلین کے قریب ۲۷۴ سنہ مین شروع ہوا اور ایک فرمان
خونی جاری ہوا لیکن قتل بہت نہین ہوا کیونکہ وہ خود مارا گیا دسوان
قتل ۳۰۲ سنہ مین بڑی شدت سے شروع ہوا اور اس قتل مین مشرق
مغرب تک ساری زمین خون سے بہری اور تمام شہر فرنجیا ایک دفعہ
جلا دیا گیا اور ایک عیسائی وہان نہ بچا پس دیکہو جہان تین سو برس تک
کیسے آفتین پہلی طبقون مسیحی پر پڑی ہون تو اون طبقون مین قلت کتب
مقدسہ کی بدرجہ غایت کیون نہ متصور ہو چہٹی خرابی یہہ کہ جو کچہہ قلت سے
مقدس کتابین پائی بہی جاتی تہین اونمین سے اکثر قریب ۳۰۳ سنہ کی بحکم شہنشاہ
فرنگستان کے جلائی گئین لارڈ نو ساتوین جلد اپنی تفسیر کے صفحہ ۵۱۵
مین لکہتا ہے کہ مارچ کے مہینے ۱۹ سنہ جلوسی دیوکلیشین مین فرمان
جاری ہوا کہ کلیسی کرائی جاوین اور کتب مقدسہ جلائی جاوین پہر

صفحہ ۲۳۵ مین لکھتا ہے کہ یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اوسنے
بچپنے خود دیکھا کہ کلیسی بنیاد سے گرائے گئے اور کتب مقدسہ بازار مین
جلائی گئین اور ولیم میور صاحب اپنی تاریخ کلیسیا کی جو ۱۸۴۸ء مین
چھپی ہے صفحہ ۱۲۹ مین لکھتے ہین کہ ۳۰۳ء مین ایک نہایت سخت اشتہار
کیا گیا جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ مسیحیونکا عبادت کیے واسطے جمع ہونا
ممنوع اور باعث قتل کا ہوگا عبادت خانے مسمار اور احاطے
جاوین عیسائیونکی کتابین تلاش کرکے جلائی جاوین الحرہر صفحہ ۱۳۰ مین
لکھتے ہین عیسائیونکی کتابین خصوص خدا کی پاک کتاب جسکو دے اپنی جانکی
برابر عزیز رکھتے تھے اونکی جتنی جلدین تلاش سے ملین جلائی گئین اور جسکے
یہان نہین پائی گئین یا جسنے چھپا رکھین اور دینے سے انکار کیا سخت
عذاب مین پہنسا انتہی ساتوین خرابی یہہ کہ حوادث مذکورہ بالا کا لحاظ ساتوین خرابی
کرکے حواریون کے ہی عہد سے ملحدون اور اور بد دیانتون نے کتابون
تحریف اور جعل کی پائی اور یہہ خیال کیا کہ سبب مبتلا ہونے اچھے لوگونکی
بلاؤنمین ہمارا یہہ جعل چل جاگا اور اس جعل سازی کا نوین صدی تک بازار گرم
تہا اور دسوین صدی مین وہ جعلسازی اپنی حد کمال اور بڑی رونق پر
پہونچی ہی جیسا انشاء اللہ مفصل ذکر اسکا فصل اول مقصد سیزدہم مین
آتا ہے آٹھوین خرابی یہہ کہ عہد حواریون سے پندرہ سو برس تک آٹھوین خرابی

کلیسون عیسائی مین ترجمہ یونانی مستعمل تہا اور عبری کی طرف انکے
جمہور سلف ملتفت نہوتی تہے تو نسخے عبری کے بلحاظ حوادث
مذکورہ بالا کے قلت کے ساتہہ جسقدر پائے جاتے تہے غالبًا
یہود ہی مین تہے اور عیسائی گرجون مین بہی شاذ بطور تبرک کے
کہین کہین ہون اور یہود تو شرارت مین ضرب المثل ہین پس انکو اپنی شرارت
سے بات ایک اور غنیمت تہی کہ جو چاہین بنا سکین باوجود اوسکے
اونہون نے ایک بنا کل کہلایا کہ ایک کونسل جائی اور مقدس کتابونکے
نسخونکو جو اونکے نسخہ سے مخالفت رکہتے تہے الزام غلطی اور اختلاف کا لگاکر
حکم بربادی کا دیا کہ موافق اوس حکم کے سب نسخے جو ساتوین اور اٹہوین
صدی کے پہلے کے لکہی ہوئے تہے تلف ہوئے اور اسی سبب سے اون
مسیحی علما کو جو اٹہارہوین صدی مین کتابون مقدس کی تصحیح اور مقابلہ
کرنے اون کتابونکے نسخونمین مشغول ہوئے تہے کوئی نسخہ پورا عبر کا
ایسا نہین ملا جو دسوین صدی سے پہلے کا لکہا ہوا ہو اکثر کنی کاٹ
کہتے ہین کہ جتنے پرانے نسخہ عبر کے ملے وے سب کے سب لکہے ہو
ہاین سنہ ایکہزار اور سنہ ۱۰۵۷ چودہ سو ستاون کے ہین اور سب سے پرانا نسخہ
جو معتبر اور پورا ملا وہ ہے جسکا نام کوڈکس لادیانوس ہے اور اسکو
ڈاکٹر کنی کاٹ دسوین صدی کا اور موشی ڈروسی گیارہوین

صدی کا لکھا ہوا بتلاتے ہین اور حال اس
نسخہ کا یہہ ہے کہ وانڈر ہوٹ نے جو ۱۷۸۵ع مین
بڑی ادعائی صحت سے عبری بیبل کو چھاپا
چودہ ہزار جا اس نسخہ معتبر سے مخالفت کی منجملہ ان
چودہ ہزار کے دو ہزار سے زائد توریت موسی علیہ السلام مین واقع ہین

اور موشی ڈراوسی کو کئی ورق ایک نسخہ پورانے کے ورس ۱۹ باب ۲۱
قوانین سے ورس ۵ باب اول کتاب شمار تک ملے تھے کہ اونکی
جبلی ورقون کے پورانے پن کو لحاظ کرکے موشی ڈراوسی اسکو ان
آٹھوین صدی کی لکھی ہوئی بتلاتا تھا اور اسیطرح اوسکو کئی جزو
ایک اور پرانے نسخہ کے ورس ۱۴ باب ۴۲ پیدایش سے ورس ۱۲ باب ۵
استثناء تک ملے تھے اور یہ جزو مختلف وقتون کے لکھے ہوئے تھے
اور اوسکے نزدیک پورانے سے پورا نیے ورق ان جزو دنین نوین
یا دسوین صدی کے لکھے ہوئے تھے اور اسکو کوئی پورا نسخہ عہد عتیق کا
دسوین صدی کے پہلے کا لکھا ہوا نہین ملا جیسا کہ ہاد نصاحب ان سب
امور کی جلد دوسری اپنی تفسیر مین تصریح کرتے ہین اب یہان کئی بات
قابل غور ہین اول یہہ کہ سب نسخے عبری کے سوائی نسخہ سمریہ کے جو پہلے

ہوین صدی کے لکھے ہوئے تہے حوادث مختلفہ مین برباد ہوئے
ر اونکا نشان مٹ گیا ثانیاً یہہ کہ غالباً بلک یقیناً یہہ حکم پہود کا
ض شرارت سے معلوم ہوتا ہے اور یہی غرض ہوگی کہ جب اونکے
نسخے کے سوا سب نسخے تلف ہوجائینگے تو اونکو امکان تبدیل کا رہیگا
س نقلین اوس نسخے کی جو اٹھوین صدی کے بعد پہلین پوری قابل
عتماد کے نہین ثالثاً یہہ کہ ڈاکٹر کنی کاٹ اور موشی دروسی کو
سبت نسخون پورانے مذکورہ بالا کے سند نہین ملی کہ کس صدی کے
لکھے ہوئے ہین قراین سے لحاظ کاغذ اور رسم خط کا کرکے اٹکلون
کیتے ہین نوین خرابی یہہ کہ ۵۳۳ سے اکثر فرقون پر
سلمانی پوپون کی شروع ہوئی اور ۵۸۳ مین
تسلط اونکا بڑے زور شور سے ہوگیا اور بد
دیانتی اونکی فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک
محتاج بیان کی نہین چنانچہ جناب لوتھر
پیشوائے فرقہ پروٹسٹنٹ کے پوپ اور
اوسکے متعلقین کے حقین اپنی کتاب کی ساتوین جلد کے
صفحہ ۴۷۴ مین لکھتے ہین کہ اگر مین حاکم ہوتا تو خرابانی
دغاباز پوپ اور اوسکے متعلقین اور اونکے کنہونکی

مشکین بند ہوا کر سمندر مین ڈبوا دیتا اور اوسی جلد کے صفحہ ۴۵۱
مین لکھتے ہین کہ پوپ اور اوسکے متعلقین عہدہ دار ایک گروہ خرابیون
اور بے باک شریرون اور مردکون اور فریبیون اور جھوٹون کا ہے
اور ایک سنڈاس بڑے شریر سے نکلا ہے اور بہت بڑے
شیطانون جہنمی سے ایسا پر ہے کہ اوسکے تہوک اور سنک مین بھی
شیطان نکلتے ہین اور صفحہ ۱۰۹ جلد دوسری اپنی کتاب مین پوپ کو
دجال لکھتے ہین جیسا کہ اونکے تیے سب قول کا تلک ہرلڈ کی نوین جلد کے
صفحہ ۲۷۷ مین منقول ہین اور صدہا سال تک کتب مقدسہ نہین فریبیون
اور جھوٹون اور شیطانون کے قبضہ مین رہین ہارنصاحب ترجمہ
لاطینی کے حقین جو مدار ایمان فرقہ دومن کا تلک کا ہے جو تہی جلد کے
صفحہ ۴۶۳ مین لکھتے ہین کہ پانچوین صدی سے پندرہوین صدی تک بہت سی
خرابیان اور الحاق اوسمین ہوئے ہین پھر صفحہ ۴۶۷ مین لکھتے ہین کہ یہہ
بات ضرور یاد رکھی جاوے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کی خراب نہین
کیا گیا اوس کی نقل کرنے والون نے بہت ہی ناجایز بے قیدی سے
عہد جدید کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کیئے اور عبارت
حاشیہ کی متن مین درج کر لی دیکھو جب ایک ہزار برس کے اس ترجمہ مین الحاق اور خرابیان
ہوین تو اونکے عہد مین اصلون مین ہی کیون نہوئے ہونگے بس نظر سب وجوہ

مذکورہ بالا سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بعض مواضع اون کتب مین وقوع
تحریف یا الحاق کا ہرگز ہرگز عقل کے نزدیک مستحیل نہین بلکہ
ممکن اور سہل الوقوع تہا اور اسکے وقوع بالفعل کا دعوے مقصد وتین ثابت کیا جاویگا
اور اب جو مقدمہ سے فراغت ہوی مقصدون کے بیان مین
شروع کرتا ہون اللہ اپنی روح القدس سے مدد فرماوے

مقصد اول

مقصد اول حضرت موسی علیہ السلام کی پانچ کتابون کے بیان مین اور اس
مقصد مین چار فصلین ہین پہلی فصل اس امر کے بیان مین کہ سوائے
ان پانچ کتابون کے اور کتابین بہی حضرت موسی علیہ السلام کی طرف
منسوب تہین اور سلف نے اونکی سند بہی پکڑی ہے مگر اب اکثر
اونکی غیر معتبر بلکہ مفقود ہین اور وے کتابین یہ ہین اول گیارہ زبور
۹۰ سے ۱۰۰ تک دوسری کتاب ایوب اور بعض متقدمین کا یہہ
مذہب تہا کہ حضرت موسی نے اس کتاب کو عبری مین تصنیف کیا ہے
اور ادجن اس کتاب کی شرح مین لکہتا ہے کہ اصل مین یہہ کتاب
سریانی مین تہی موسی علیہ السلام نے اوسکا ترجمہ عبری مین کیا ہے
اور ہارنصاحب کہتے ہین کہ یہہ رای یہود اور عیسائیون کے نزدیک
مردود ہے تیسری کتاب مشاہدات چوتہی چہوٹی کتاب پیدایش کی
اور اصل اسکی عبری مین جو تہی صدی تک پائی جاتی تہی اور جیرام نے اپنی کتابین

فصل اول مقصد اول کی

اوسکا حوالہ بھی دیتا ہے اور سیڈرینس اپنی تاریخ مین اکثر جا
اوس سے نقلکرتا ہے اور اوجن کہتا ہے کہ درس ۶ باب ۵ اور درس
۵ باب ۶ نامہ گلاتیون کو پولوس نے اسی کتاب سے نقل کیا ہے اور
ترجمہ اوسکا سولہوین صدی تک موجود تہا مگر اوس صدی مین کونسل
ٹرنٹ نے اوسکو جہوٹا ٹہرایا اور وہ کتاب جہوٹی پڑ گئی دیکہو قدما نے
اوس کتاب کو صحیح جانا تہا یہان تک کہ پولوس مقدس نے بہی
اوس سے سند پکڑی ہے مگر سولہوین صدی مین تصدق کونسل
ٹرنٹ کے جہوٹی اور غیر واجب التسلیم ٹہر گئی پانچوین کتاب معراج
اوجن کہتا ہے کہ درس ۹ نامہ یہوداکا اسی سے منقول ہے اور لارڈنر
اپنی تفسیر کی جلد دوسرے کے صفحہ ۵۱۲ مین اس قول اوجن کو نقل کرتا ہے
چہٹی کتاب الاسرار سانوین شیمنٹ اٹہوین کتاب الاقرار
اور اب مسیحی ان کتابون کو جو شاہدات سے اخر تک ہین جہوٹی بتلاتے
ہین ہارنصاحب کہتے ہین کہ مضمون یون ہے کہ تیے جعلی کتابین
شروع ملت مسیحی مین ایجاد ہوئین ہون انتہی کہتا ہون مین اس
فن کے موافق معلوم ہوا کہ طبقہ اولی ملت مسیحی مین بڑے جعل بنانے
والے تہے اور موافق اقرار اوجن کے پولوس اور یہود انے انہین
جہوٹی کتابون سے اپنے خطون مین نقل کیا ہے اور اب عیسائی انہین

جلونکو جو انہین جہوٹی کتابون سے منقول ہین کلام روح القدس مانتے
ہین سبحان اللہ پولوس اور یہودا کو جو انکے زعم مین صاحب الہام تہے
خبر نہو اور سولہوین صدی والونکو سولہ سو برسکے بعد اطلاع ہو جائے

فصل دوسری اس امر کے بیان مین کہ یہہ پانچ کتابین
موسی علیہ السلام کی جو اب اہل کتاب کے نزدیک واجب التسلیم ہین سب مصنف
موسی علیہ السلام کی نہین اور بہت درس اور عبارتین اس امر کی دلیل
ہین درس ۱ باب ۶ کتاب پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع **اول سند**
اور بادشاہ جو زمین ادوم پر مسلط ہوئی پیشتر اس سے کہ بنی اسرائیل کا
کوئی بادشاہ ہو یہی ہین انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لکہنے والا کتاب
پیدایش کا کوئی شخص اوس زمانہ کے بعد ہے جسمین بنی اسرائیل مین سے
بعضے بادشاہ ہو چکے ہون درس ۳ باب ۱۴ کتاب شمار کا یون ہے **دوسری سند**
ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ چنانچہ یہواہ نے بنی اسرائیل کی اور بسنی اور کنعانیون کو
گرفتار کر دیا اور اونہون نے اونہین اور اونکی بستیون کو حرم کر دیا اور
اوسنے اس مکان نام حرم رکھا انتہی اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور اوسنے اوسمقام کا نام حرمہ رکھا فارسیہ
سنہ ۱۸۳۹ اور ان موضع را حارمہ نام نہاد فارسنہ ۱۸۴۵ وان مکان را حرمہ
نام نہاد ندیہہ درس دلالت کرتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا کوئی شخص

سوائے موسیٰ علیہ السلام کے ہے کہ اوسکے وقت مین قتل کنعانیونکا
اور حرم کرنا اونکی بستیونکا اور یہہ نام رکھنا (یعنی حرمہ) واقع ہوا لیا ہو اور
یہہ تو بعد زمانے یوشع علیہ السلام کے ہوا ہے درسل سترہوان باب
اول کتاب القضات کا یعنی ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور یہوداہ اپنی بھائی
سمعون کے ساتہہ گیا اور اونہون نے اون کنعانیون کو جو صفات
مین رہتے تہے جا مارا اور قریہ کو حرم کردیا اور اوسکا نام حرمہ کہا
انتہی اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۸ء اور اس شہر
بہ حارمہ مسمی گشت فارسیہ ۱۸۴۵ء اور اسم شہر حرماہ نامیدہ شد اور موسیٰ
علیہ السلام تو کنعان تک پہنچے بہی نہ تہی قتل اور حرم بستیون کنعانیونکا
اور حرمہ نام رکھنے کا تو کیا ذکر ورس ۱۴ اوسی باب ۱ کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء تیسری سند
اسی لیئے یہواہ کی جنگ نامی مین لکہا ہے کہ یہہ دریائی قلزم اور وادی
ارنون کے پاس ہے انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا
کوئی شخص اور معاصر موسیٰ علیہ السلام کے ہے کہ اوسنے بعض حالات کو
جنگ نامی یہواہ سے نقل کیا ہے اور نہ معلوم نہین کہ وہ جنگ نامہ کسکی
تصنیف ہے اور کس زمانے مین تصنیف ہوا تہا اور اب وہ کتاب سبکی سب
گم ہے اوسکا پتا بہی نہین لگتا ورس ۳۳ باب ۱۲ اوسی کتاب کا یون ہے اور چوتہی سند
موسیٰ سارے لوگونسے جو روی زمین پر ہیں زیادہ بردبار تہا انتہی اس سے بہی نتیجہ

پانچوین فصل

کہتا ہے کہ اس فقرہ سے معلوم ہوا کہ مولف اس کتاب کا موسیٰ علیہ السلام نہین اسلیئے کہ کوئی متکبر بہی ایسی اپنی تعریف بڑہ کر نہین کرتا پس مولف اسکا کوئی شخص معتقدون حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے نہ موسیٰ علیہ السلام ورس ۱۸ باب ۳۲ کتاب گنتی کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور منسا کا بیٹا یایر نکلا اور اسنی اس نواحی کے گانوون کو لے لیا اور اونکا نام یایر کے گانو رکہا اور ورس ۴۱ باب تثنیہ استثنا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ منسا کے بیٹے یایر نے ارغوب کی ساری مملکت جشوریون اور ماعخانیون کی نواحی تک لے لی اور اوسنے جالوت یایر باسان اسکا نام رکہا جو اسکا نام تھا وہی نام آج تک ہے انتہی ان درسون سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا کوئی اور ہی شخص ہے کیونکہ یقینا یایر بعد زمانہ موسیٰ علیہ السلام کے ہوا ہے اور تسخیر کرنا اوسکا اون اضلاع کو بلاشبہ بعد اونکے ہے اور یہہ لفظ وہی نام آج تک ہے اسپر دلالت کرتا ہے کہ یہہ شخص یایر کے بعد بہی مدت پیچے ہوا ہے حضرت موسیٰ کا تو کیا ذکر علاوہ اسکے یہہ بہی صحیح نہین کہ یایر منسا کا بیٹا ہو اسلیئے کہ یایر بیٹا شخوب کا اور اولاد یہودا مین ہے جیسا ورس ۲۲ باب کتاب اول اخبار الایام مین مصرح ہے اور منسا اولاد یوسف علیہ السلام مین ہے تفسیر حنری اور اسکاٹ مین ذیل ورس ۴۱ باب

کتاب استثنا کے یون ہے کہ جملہ اخیرہ الحاقی ہے کسینے بعد موسیٰ علیہ
السلام کے بڑہایا ہے اگر اوسکو چہوڑا جاوے تو کچہہ مطلب نہین بگڑتا
انتہی کہتا ہون مین کہ اگر الحاقی کہو تو سب اوس ورس کو الحاقی مانو جملہ اخیرہ
کی تخصیص لغو ہے ورس ۱ باب ۱ کتاب استثنا کا یون ہے یہ وے
باتین ہین جو موسیٰ نے اردن کے اوس پار بیابان کے میدان مین
سوف کے مقابل فاران اور توفل اور لابان اور حصیروت اور ذی ذہب کے
درمیان بنی اسرائیل کو کہین انتہی پس یہ لفظ اوس پار الخ دلالت کرتا ہے
کہ لکہنے والا اس کتاب کا دوسری طرف اردن کے تہا اور اسی لئے
اسپائی نوزا اور کئی اور شخصون نے کہا ہے کہ کتاب استثنا کی تصنیف
موسیٰ علیہ السلام کی نہین اور وہ لفظ جسکا ترجمہ اوس پار کیا گیا اور
ترجمہ اسیطرح مترجمون یونانی توریت نے جو بہتر بڑے بڑے عالم ہو
تہے اور مترجم ترجمہ لاطینی نے کہ بہت بڑا معتبر مسیحیون مین ہے اور
ڈاکٹر جڈس نے اپنے ترجمہ مین اور اسیطرح بے شمار مترجمون نے
بلکہ سب ملکون والون نے جو غیر انگلنڈ کے رہنے والے ہین (شاید سو
مترجم ترجمہ سیریانی کے) کیا ہے اور رومن کاتلک کے ترجمہ انگریزی سب
انہین کے موافق ہین اور عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس اعتراض کو دفع
کرنے کے لئے اون سب ترجمون مذکورہ بالا کو غلط ٹہراتے ہین مگر جمہور

ساتوین سند

ہمارے مینے قول انکا کب معتبر ہے اور جمہور سے لاکھون بلک کروڑون فاضل عیسائی
اونکی صحت کے قائل تھے اور اگر انکے قول کو مان بھی لین تو بھی ہمارا اعتراض
ذقہ رومن کاتلک اور قرقون پر جو اونکی صحت کے قائل ہین بلاشبہ تمام
وراس فرقہ کے اقرار کے موافق سب ترجمے خراب اور غلط اور
مہور سلف بڑے محرف یا بے فہم ٹہرتے ہین اسلئے یا اون سب نے
صداً ترجمہ غلط کرکے اوسکو مطلب کلام الہامی کا بتلا کر واجب
لاعتقاد کیا ہوگا تو محرف ٹہرے یا اون سب کو کچھہ علم نہ تہا اور بے علمی
دس غلطی مین پڑے تھے باب ۱۶ کتاب خروج مین ہے ہندسہ ۱۸۲۲
۳۵ اور بنی اسرائیل چالیس برس جب تک کہ وے بستی مین ائے
من کہاتے رہے جب تک کہ وے زمین کنعان کی نواحی مین ائے من
ہاتے رہے ۳۶ اور ایک عمر الیفا کا دسوان حصہ ہے انتہی ظاہر ائے
درس دلالت کرتے ہین کہ مصنف اس کتاب کا وہ ہے کہ جبکے
ہد مین یا پہلے اوسکے عہد کے کنعان مین پہنچنا اور من کا موقوف
ہونا عمل مین ایا ہوا اور وزن الیفا کا رائج ہوا اور حضرت موسی کی زندگی
ایسے دونون امر نہین واقع ہوئے بلک کنعان مین یوشع علیہ السلام کے
ساتہہ ہی اور من اوسوقت موقوف ہوا ہے جب بنی اسرائیل نے
عید فصح کے دن سرزمین اریحا مین وہانکے حاصل سے فطیر کی شیان

اور بہنین بالین کہائی تہین جیسا باب پانچوین کتاب یوشع سے معلوم
ہوتا ہے اور وزن ایفا کا حضرت موسی کے عہد سے پیچھی نکلا

اٹھوین سند باب ۳۴ کتاب استثنا کا سب کا سب دلالت کرتا ہے کہ یہہ
کتاب تصنیف موسی علیہ السلام کی نہین خصوصًا اوسمین یہہ
الفاظ کہ آج کے دن تگ کسیسے اوسکی (یعنے موسی علیہ السلام کی)
قبر کو نہ پہچانا اور اب تک بنی اسرائیل مین موسی کی مانند کوئی قایم نہین ہوا
صاف دلالت کرتے ہین کہ مصنف اسکا بہت ہی بعد موسی علیہ السلام کے
ہوا ہے تفسیر هنری اور اِنگاٹ مین ہے کہ کلام موسی علیہ السلام کا
باب گذشتہ پر تام ہوا اور یہہ باب کسی کا الحاق کیا ہوا ہے
وہ شخص یوشع ہو یا صموئل یا عزرا یا اونکے بعد کوئی اور پیغمبر
ٹہیک دریافت نہین ہوتا شاید پچہلے دو بعد رہائی بابل کے
عزرا کے عہد مین لکہے گئے ہونگے انتہی اور تفسیر ڈوالی اور مجرد
مین بہی اسیکے موافق ہے دیکہو لنکے معرونکو کوئی سند نہین ملی
کہ باوجود اقرار کرنے الحاق کے کسی الحاق کرنیوالیکو متعین نہین کرسکتے
بلکہ اکثر یہودا ہی تباہی کہتے ہین کہ شاید فلانا ہو یا فلانا سچ ہے
کہ جب سند نہو تو بیچارہ کیا کرین مگر تحکیم یہہ ہے کہ قیاسًا دعوی
کرتے ہین کہ کوئی پیغمبر ہوگا حالانکہ یہہ تو فقط ایک گمان ہے کوئی اسکی دلیل

نوین سنہ ۹ ہین سنسکرت بہکا نے عوام کے لیئے ایسا کہتے ہونگے ورس ۶ باب ۱۲
پیدایش کا یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ابرام نے اس سرزمین مین
نابلس کے مقام اور ممری کی بلوط تک سیر کیے اور اوسوقت کنعانی
اس زمین مین تھے انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے
کہ یہ ملا وسوقت ملک مین کنعانی تھے اور اسیطرح اور جیسے چند جا
کتب مقدسہ مین ربط کے لیئے عزرا یا کسی اور الہامی شخص نے
جس زمانہ مین کہ کتابین جمع کی گئین تھین بعد مدت کے تصنیف ان
کتابون سے بڑھا دیئے ہین انتہی دیکھو ان مواضع مین بھی مفصل اپنا
دسوین سنہ ۱۰ عذر کیا پیش کرکے اخلون کہتے ہین کہ فلانا یا فلانا ہوگا ورس ۱۴ باب ۱۴
پیدایش کا یون ہے سنہ ۱۸۴۲ جب ابیرام نے سنا کہ اوسکا بھائی گرفتار
ہوا تو اوسنے اپنے سیکھے ہوئے تین سو اٹھارہ خانہ زادون کو
لیکے دان تک اوسکا تعاقب کیا انتہی اور یہہ جملہ دان تک الخ
اور ترجمون مین یون ہے۔ فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ تا دان ایشاز اتعاقب نمود فارسیہ
سنہ ۱۸۴۵ ایشاز اتا دان تعاقب نمود عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وانطلق فی اثرہم
حتی الی دان اور اسجا مترجم ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ والا کچھ حالا کی کرکیا ہے
اور دان کی جای بانیاس لکھہ گیا اور دان نام ایک شہر کا ہے کہ
بنی اسرائیل نے بعد زمانہ موسی اور یوشع علیہما السلام کے جب شہر لیش

فتح کرکے اوسکے لوگون کو قتل اور اوسکے شہر کو جلادیا تھا تو یہہ نیا شہر
اباد کرکے نام اوسکا یہہ رکھا تھا جیسا کہ کتاب القضات کے باب
اٹھارویں سے یہہ بات بخوبی کہلتی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ
مصنف اس کتاب کا کوئی شخص بعد ابادی اس شہر کے گذرا ہے
دگر نہ اگر موسیٰ علیہ السلام ہوتے تو ضرور وان کی جگہ لیت لکھتے
اور حالانکہ عبری نسخون مین لفظ وان کا ہی مرقوم ہے علاوہ اسکے
لوط بھتیجے ابراہیم علیہ السلام کے تھے نہ بھائی ورس ۱۲ باب ۱۱
مین ہے تارح نے اپنے بیٹے ابیرام اور اپنے پوتے لوط یعنے اپنے
گیارہوین سند بیٹے ہاران کے بیٹے کو الخ ورس ۱۹ باب ۱۳ کتاب پیدایش کا یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور ابرام نے اپنا ڈیرا اوٹھایا اور ممری کی ملوطونیر
جو حبرون مین ہے جارہا الخ اور اسیطرح ورس ستائیسوین باب تیئیسین
اور ورس ۱۴ باب ۳۷ کتاب پیدایش مین لفظ حبرون کا واقع ہے
اور حبرون نام ایک قریہ کا ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد فتح فلسطین
یہہ نام اوسکا رکھا تھا اور پہلے اوسکا نام قریہ اربع تھا جیسا
ورس ۱۵ باب ۱۴ کتاب یوشع سے معلوم ہوتا ہے پس اس سے بھی یہہ
ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا بعد فتح فلسطین کے گذرا ہے
بارہوین سند ورس ۲۱ باب ۲۵ کتاب پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۹۲۲ پھر بنی اسرائیل

کوچ کیا اور اپنا خیمہ عیذر کے ٹیلے پر کیا اوس پار استادہ کیا انتہی اور
عیذر نام اوس منارہ کا ہے جو دروازہ یروشالم پر تھا پس مصنف
اسکا کوئی ساول یا داؤد علیہ السلام کے عہد مین ہوگا اور ملاحظہ
زبور اور کتاب نحمیا اور یومیا اور حزقیل علیہم السلام سے یہ
بات معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ سلف مین بھی طریقہ تالیف و تصنیف کا
ایسا ہی تھا جیسا اب ہے اور ناظر کو دیکھتے ہی معلوم ہوجاتا تھا
کہ مصنف اپنا حال لکھتا ہے اور تمام توریت مین کوئی ورس ایسا نہین
کہ اوس سے معلوم ہو کہ موسے علیہ السلام خود ہی اپنا حال لکھتے ہین
بلکہ جہان ذکر موسی علیہ السلام کا ہے اور جان غایب کے صیغہ سے اونکو
بولا گیا ہے اور ایک جا بھی صیغہ متکلم سے نہین تعجب اور کچھ مثالین اوسکی
بطور نمونہ کے لکھی جاتی ہین ۱ باب ۲ خروج کا ہندیہ ۲۲ سنہ ۱۸ء ۱۱ اور ورس نہین
یون ہوا کہ جب موسی بڑا ہوا الخ ۵ اجب فرعون نے یہ سنا تو
چاہا کہ موسی کو قتل کرے پر موسی فرعون کے حضور سے بھاگا الخ
۲۱ تب موسی اس شخص کے گھر مین رہنے پر راضی ہوا الخ اور تمام اس باب مین
ضمیر غایب کی موسی علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے اور ایسا ہی
اور بابون مین سمجھنا چاہیئے ۲ باب ۳ خروج ۱ اور موسی اپنے سسر
یترو کے جو مدین کا کاہن تھا الخ ۳ تب موسی نے کہا کہ مین اب

تیسرا بند

ایکطرف سے جاؤں الخ ۱۱ موسی نے خدا کو کہا مین کون ہون جو فرعون
پاس جاؤن الخ ۱۲ تب موسی نے خدا سے کہا الخ ۱۵ پھر خدا نے
موسی سے کہا الخ ۳ باب ۴ خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۱ تب موسی نے
جواب دیا الخ ۲ تب یہواہ نے موسی سے کہا الخ ۱۰ تب موسی نے
یہواہ سے کہا الخ ۱۳ تب یہواہ کا غصہ موسی پر بھڑکا الخ ۱۸ تب
موسی روانہ ہوا الخ ۱۹ تب یہواہ نے مدین مین موسی کو کہا الخ ۲۰
تب موسی نے اپنی جورو اور اپنے بیٹونکو لیا الخ ۲۱ اور یہواہ نے
موسی کو کہا الخ ۲۸ اور موسی نے خدا کی جسنے اوسے بھیجا الخ
۲۹ تب موسی اور ہارون گئے الخ ۴ باب ۵ خروج ۲۲ بعد اسکے موسی
یہواہ کنی پھر گیا الخ ۵ باب ۶ خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۱ تب یہواہ نے
موسی سے کہا الخ ۲ پھر خدا نے موسی کو فرمایا الخ ۹ موسی نے
بنی اسرائیل کو یونہی کہا الخ ۱۰ پھر یہواہ نے موسی کو فرمایا الخ
۱۲ تب موسی نے یہواہ کے آگے یون کہا الخ ۱۳ تب یہواہ نے
موسی اور ہارون کو کہا الخ ۲۶ یہ وہ ہارون اور موسی ہین جنہین
یہواہ نے فرمایا الخ ۲۸ اور جسدن یہواہ نے ملک مصر مین موسی سے
باتین کین یون ہوا ۲۹ کہ یہواہ نے موسی کو کہا الخ ۶ باب ۷ خروج ہندیہ
سنہ ۱۸۲۲ ۱ پھر یہواہ نے موسی سے کہا الخ ۶ موسی اور ہارون نے

بیسا یہواہ نے اونہین کہا اونہون نے ویسا ہی کیا ۲۹ اور جسوقت لون دونون نے
فرعون سے گفتگو کی موسی اسّی برس کا اور ہارون تراسی برس کا تہا
۳۰ اور یہواہ نے موسی اور ہارون کو کہا ۳۱ تب موسی اور ہارون
فرعون کے اگے گئے الخ اور آخر کتاب استثنا تک یہی حال ہے
اور نقل اون فقرون کی گویا نصف توریت کی نقل ہے پس ناظرین پر
یہہ بات صاف کہلتی ہے کہ لکہنے والا اس کا کوئی سوائی موسی
علیہ السلام کے ہے اور اسیطرح اور باتین متتبع کو مل سکتی ہین
اور بعض مفسر بابت درس ۱۴ باب ۱۲ اور درس ۸ باب ۱۳ کتاب
پیدایش کے یون عذر کرتے ہین کہ ممکن ہے کہ موسی نے لیت اور قریہ
اربع ہی لکہا ہوگا مگر کسی نقل نویس نے توضیح کے لیئے اون لفظونکو
لفظ دان اور حبرون کے ساتہہ بدل ڈالا کہتا ہونگا کہ موافق
انکے اقرار کے بہت عرصہ کے بعد یہہ تحریف کاتب کی ایسی چل
گئی کہ سب نسخونمین پہیل پڑی تو تحریف اوسمین زمانہ سلف مین بہی
ہوا کرتی تہی اور بہت عرصہ کے بعد چل جاتی تہی پس ایسا ہی ممکن ہے
کہ اور جا بہی ملحدون یا کاتبون نے شرارت کی ہو اور اوسکی نفی کی
کوئی دلیل نہین جیسا کہ مورخون نے اقرار کیا ہے کہ ملحدون کو بہت
بڑی گنجایش تحریف کی توریت اور انجیل مین تہی اور ذکر اسکا فصل تیسری

مقدمہ مین گذرا اور ڈکسندری بیبل مین جو ۱۸۳۷ء مین امریکا مین چھپی
موافق شرحون بیبل کے یون مرقوم ہے کہ کتاب موسی کی بعضے حصے
صاف اسبات پر دلالت کرتے ہین کہ موسی علیہ السلام کا کلام
نہین مثل ورس ۱۲ باب ۳۲ کتاب کنتی اور ورس ۱۴ باب ۳ کتاب استثنا
اور بعضی عبارت اوسکی موسی کی عبارت سے میل نہین کہاتی
اور ان فقرات کو یقیناہم نہین کہہ سکتے کہ کسکی لکھی ہوئی ہین مگر
بظن غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ عزرا نے ان فقرون کو ملایا ہے
جیسا کہ نوین اور دسوین باب کتاب عزرا اور اٹھوین باب کتاب
نحمیا سے معلوم ہوتا ہے انتہی دیکھو تیے لوگ صاف اقرار کرتے ہین
کہ کتاب موسی مین الحاق ہے اور بعضی عبارتین موسی کی عبارت سے
میل نہین کہاتی اور الحاق کرنیوالا یقیناً آج تک عیسائیون کے
نزدیک متعین نہین اٹکلون سے عزرا علیہ السلام کو کہتے ہین اور باب
نوین اور دسوین کتاب عزرا اور آٹھوین باب کتاب نحمیا کو دلیل
اپنے گمان کی بتلاتے ہین اور یہہ اٹکل قابل پذیرائی کے نہین اور اسکو
ظن غالب کہنا خطا ہے اسلیئے اون بابون کتاب عزرا سے اسی قدر
سمجھا جاتا ہے کہ عزرا نے اظہار افسوس کا حرکات ناشائستہ بنی اسرائیل کے
اور اقرار کرنا ہونکا کیا اور باب آٹھوین کتاب نحمیا سے اسی قدر مفہوم ہوتا

کہ عزیز اپنے توریت سبکو پڑھ کر سنائی اور کچھ ہی اونمین ذکر الحاق اور عدم الحاق

کا نہین **فصل** تیسری نسخہ عبری اور سامری اور یونانی کے اختلافو

بیان مین جانا چاہیے کہ ان تینونمین ایسا اختلاف ہے کہ دلالت کرتا ہے

کہ بلاشبہ تحریف واقع ہوئی ہے اور جو ان سب اختلافونکے ذکر

کرنے سے کتاب بہت بڑہ جاتی ہے اسلیے اون سب کے ذکر سے

اغماض کرکے کچھ تھوڑے سے اختلاف نقل کرتے ہین **اول** یہ کہ

بیان زمانکا ولادت آدم علیہ السلام سے طوفان تک ایسا مختلف ہے

کہ کوئی تاویل سوائی تسلیم تحریف کے نہین ہوسکتی اسلیے کہ موافق عبری کے

وہ زمانہ ایک ہزار چھ سو چھپن ۱۶۵۶ برس ہے اور موافق اکثر نسخون یونانی کے دو ہزار دو سو بیاسٹھ ۲۲۶۲

اور موافق ایک نسخہ کے دو ہزار دو سو بیالیس ۲۲۴۲ اور موافق سامری کے ایک ہزار تین سو ۱۳۰۷

سات تو دیکھو تینونمین سیکڑون برسکا فرق ہے نہ ایک دو برس کا اور موافق توریت

سامری کے ایک اور تماشا ہے کہ جو طوفان کے وقت عمر نوح علیہ السلام کی چھ سو ۶۰۰

برسکی تھی اور عمر آدم کی نو سو تیس ۹۳۰ برسکی ہوئی ہے تو لازم آتا ہے کہ وقت وفات

آدم کے عمر حضرت نوح کی دو سو تیئس ۲۲۳ برس کو پہنچی ہو حالانکہ یہہ تو باتفاق موحدین کے

غلط ہے اور نسخے عبری اور یونانی کے معاً اسکی تکذیب کرتے ہین کیونکہ موافق عبری

ایک سو چھبیس ۱۲۶ برس بعد وفات آدم کی ولادت نوح کی ہوئی ہے اور موافق اکثر نسخون

یونانی کے سات سو بتیس ۷۳۲ برس بعد اور یوسیفس یہودی نے جو مسیحی اور سکوٹر امورخ

فصل اختلاف پہلا

گنتے ہین بسبب اس اختلاف فاحش کے تینونکو غیر معتبر سمجھکر زمانہ دو ہزار دو سو چھپن ۲۲۵۶
برس کا لکھا ہے اور موافق تفسیر ہنری اور اسکاٹ کے تفصیل اختلاف تینون نسخونکی حسب ذیل
مین لکھی جاتی ہے

نام بزرگونکا جنکی عمرمین وقت پیدا ہونے اولاد کے اختلاف ہے	بیان عمر بزرگون کا موافق تینون نسخون کے		
	عبری	سامری	یونانی
آدم علیہ السلام	۱۳۰	۱۳۰	۲۳۰
شیث ع	۱۰۵	۱۰۵	۲۰۵
انوش	۹۰	۹۰	۱۹۰
قینان	۷۰	۷۰	۱۷۰
مہلائیل	۶۵	۶۵	۱۶۵
یارد	۱۶۲	۶۲	۱۶۲
حنوک علیہ السلام	۶۵	۶۵	۱۶۵
متوسالح	۱۸۷	۶۷	۱۸۷
لامک	۱۸۲	۵۳	۱۸۸
نوح ع وقت طوفان کے	۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
	۱۶۵۶	۱۳۰۷	۲۲۶۲

دوسرا اختلاف

دوسرا یہہ کہ موافق عبری کی زمانہ طوفان سے ولادت ابراہیم علیہ السلام تک دو سو بانوے برس اور موافق اکثر نسخون یونانی کے ایکہزار بہتر اور موافق ایک نسخہ یونانی کے گیارہ سو بہتر اور موافق سامری کے نو سو بیالیس برس ہے اور عبری کے موافق یہہ طرفہ تماشا اور ہے کہ بعد طوفان کے نوح علیہ السلام تین سو پچاس برس جیئے جیسا کہ برس ۲۸ باب ۹ کتاب پیدائش مین مصرح ہے اور ولادت ابراہیم علیہ السلام کی دو سو بانوے برس بعد طوفان کے ہوی تو لازم آتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اٹھاون برس کی عمر تک دیکھا ہوا اور یہہ تو باتفاق تواریخ کے غلط ہے اور موافق اکثر نسخون یونانی کے سات سو بائیس برس اور موافق ایک نسخہ یونانی کے آٹھ سو بائیس برس بعد وفات نوح علیہ السلام کے ولادت ابراہیم علیہ السلام کے ہوئی ہے اور موافق سامری کی پانسو بانوے برس بعد پس دیکھنے کا کیا امکان اور نسخون یونانی مین اور ایک خبط ہے کہ ارفخشد اور شالح کے بیچ مین قینان کو اپنی طرف سے بڑہا دیا ہے کہ عبری اور سامری مین اوسکا پتا نہین اور یوسیفس نے بہی اوسکو غلط جانکر نہین لکہا اور مورخون انگریزی نے بیان مدت مذکور مین تینون نسخون کو غیر معتبر سمجہا اور اوسکو تین سو بارہ

برس لکھا اور اسکو تفسیر ڈ والی اور اچرڈ مینٹ بین موافق قول
بشپ کلڈر کے مختار کرکے یون لکھا ہے کہ کل زمانہ طوفان سے ولادت
ابراہیم تک تین سو باون برس ہے انتہی اور تعجب ہے کہ اس تفسیر والون نے
سالونکو جو نسخہ عبریمین مصرح ہین کیون نہین جمع کرلیا تاکہ غلطی کلڈر کی اونپر
ظاہر ہوجاتی اور یوسیفس سب کے مخالف اوس مدت کو نو سو تراسی
برس لکھتا ہے اور تفصل اختلاف تینون نسخونکی موافق تفسیر ہنری اور راسکاٹ کے

نام بزرگونکا جن کی عمرین ولادت پسر ہونے اولاد کے اختلاف ہے	بیان عمر بزرگونکا موافق تینون نسخون کے		
	عبری	سامری	یونانی
سام سے ارفخشد کی ولادت	۲ برس بعد طوفان کے	۲	۲
ارفخشد	۳۵	۱۳۵	۱۳۵
قینان	بالکل ندارد	بالکل ندارد	۱۳۰
شالح	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
عابر	۳۴	۱۳۴	۱۳۴
فالغ	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
رعو	۳۲	۱۳۲	۱۳۲
سروغ	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
ناحور	۲۹	۷۹	۷۹
تارح	۷۰	۷۰	۷۰
	۲۹۲	۹۴۲	۱۰۷۲

تیسرا اختلاف

تیسرا یہ کہ دفتر دوسرے لب التواریخ کی شروع جدول مین صفحہ ۳۴۱ مین تشریح سنون قبل ولادت مسیح مین لکھا ہے نسخہ منطبعہ سنہ ۱۸۲۹ء دار الحکومت کلکتہ کا جہان کا خلق عبری کتاب مقدس کے مطابق ۴۰۰۴ نقل سپٹواجنٹ کی (یعنے ترجمہ یونانی کی) مطابق ۵۸۷۲ نقل سمارٹن کی مطابق ۴۷۰۰ انتہی بلفظہ دیکھو اس کے موافق زمانہ مابین ولادت آدم اور عیسی علیہما السلام مین کیسا اختلاف ہے ان اختلافات مین قدماء مسیحی یہودیونکو الزام تحریف کا دیتے تھے اور کہتے تھے کہ قریب سنہ ایکسو تیس ۱۳۰ عیسوی کے یہودیون نے یہہ تحریف کی ہے اور آگسٹائن بھی جو بہت بڑا عالم عیسائی گذرا ہے عبری کو محرف بتلاتا ہے جلد اول تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ فاضلون نے جو حساب نسبت تاریخون واردات مندرجہ عہد عتیق کے کیے ہین اون حسابون مین بڑے بڑے فرق واقع ہین خصوصًا اون واردات کی تاریخون مین جو قبل از طلب ابراہیم کے ہوئی تہین لیکن ان اختلافات سے اکثر مطالعین کو کچھہ بڑی غرض نہین آگسٹائن یہودیونکو الزام تبدیلی تاریخ کا نسبت اون بزرگونکی جو قبل اور بعد زمانہ طوفان کے زمانہ حضرت موسی تک ہوئے دیتا تہا اور وجہ الزام کی یہہ کہتا تہا کہ اونہون نے ایسے غیر معتبر کرسبنے ترجمہ یونانی اور دشمنی دین مسیحی کے یہہ امر کیا تہا اور یہی

معلوم ہوتی ہے کہ قدما مسیحیونمین عام تہی اور وے کہتے تہے کہ قریب سنہ ۱۳۰
ایکسو تیس برس عیسوی کے یہود نے یہہ تحریف کی ہے پہر اوسکی تفسیر مین
کہ ہیلز صاحب نے یوسیفس اور ترجمہ یونانی سے کچہہ اونکی غلطیان صحیح
کرکے تاریخ لی ہے کہ اوسکی موافق ولادت مسیح علیہ السلام تک پیدایش عالم سے
۵۱۱۰ ۳۱۰۰
مدت پانچ ہزار اجہ سو گیارہ برس کی اور طوفان سے مدت تین ہزار ایکسو پچین برس کی تہی
اور باعث فرق کا یہہ ہوا کہ بزرگونکی ولادت کی تاریخ یونانی ترجمہ مین سو
برس اونکے باپونکی عمر مین بہ نسبت عبرانی عہد عتیق کے زائد ہے گو کل مجموعہ
ایک سا رہا مثلاً اگر عبرانی مین لکہا ہے کہ فلانا بزرگ جب اوسکے بیٹا
ہوا سو برس کا تہا تو یونانی مین ہے کہ دو سو برس کا تہا انتہی دیکہو اس تفسیر مین
صاف مصرح ہے کہ قدما کے نزدیک نسخہ عبری محرف اور یونانی صحیح تہا اور
تحریف یہود کی سنہ ۱۳۰ عیسوی مین بتلاتے تہے اور آگسٹائن بہی الزام تحریف کا
یہود کو دیتا تہا اور سچ ہے کہ یہودیونکی بددیانتی سے یہہ بات کچہہ بعید نہین

چوتہا اختلاف

چوتہا یہہ کہ ورس ۴ باب ۲۷ کتاب استثنا کا نسخون عبری مین ملون ہے
ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ سو جب تم اردن کی پار اتر جاؤ تو تم اون پتہرونکو جنکی
بابت مین تمہین آج کے دن حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو
اور اون پر چونا پہیریو انتہی اور ترجمہ ہند سنہ ۱۸۴۲ مین بلا تفاوت یہی عبارت ہے
اور ترجمہ فارسی سنہ ۱۸۳۹ اور سنہ ۱۸۴۹ اسکی موافق ہین اور توریت سامری مین

عیبال کے جا گذرم واقع ہے اور عیبال اور گرزیم دو پہاڑ آمنے سامنے تھے جیسا
ورس ۱۲ و ۱۳ اوسی باب ۲۷ سے اور ورس ۲۹ باب ۱۱ استثنا
اور ورس ۳۳ باب ۸ یوشع سے سمجھا جاتا ہے اور تفسیر مہری اور
اسکاٹ مین ہے متن سامری مین یون ہے کہ ان پتھروں کو پہاڑ گرزیم پر
رکھیو انتہی اور یہود اور سامریون قدیم سے نزاع ہے کہ مذبح نوحہ کل
کونسے پہاڑ پر موافق حکم توریت کے بنانا چاہیئے اور جمہور عیسائی موافق
یہود کے اس جا یقینا توریت سامری کو محرف کہتے ہین واقع البتہ
پہلے فصل مین ہے اونہون نے (یعنے سامریون نے) حسد کے دوسرے
پہاڑ پر دوسری ہیکل بنائی اور اپنی کمک کے لیئے توریت مین ایک
بات بدلی کہ جس سے معلوم ہووے کہ یہہ وہی جگہہ ہے جہان خدا نے
فرمایا تہا کہ میری عبادت کرنی چاہیئے پس یہود کی توریت اور سامریونکی
توریت کا فقط یہی فرق ہے اور اون دونون کے مقابلہ کرنے سے یہ امر
بہرحال ہو سکتی ہے کہ خلقی ہیکل کو کہان بنانا چاہیئے اور سب ماتو نین
سامری توریت ہماری کتاب کے موافق ہے اور یہہ تبدیل موسی کے مرنے کے
بعد کچھہ زیادہ پانچ سو برس کے واقع ہوی مگر ہماری توریت اصلی حضرت
موسی کے وقت سے اس دم تک محفوظ و محروس ہے پر عیسائی
اوس بدلی ہوی توریت کو نہین مانتے انتہی پس بقرار صاحب واقع البیان

عیسائیون کے نزدیک توریت سامری مین یہہ تحریف یقینی ہے
اور وہ توریت انکے نزدیک محرف اور مردود ہے اور یہہ بھی معلوم
ہوا کہ تحریف پانسو برس سے زائد کے پیچھے ایسا کار کر گئی کہ اونکے سیارے
فرقہ اور قوم مین اوسی محرف کے سب نشیبی پہیل پڑے اور اعلی ادنی
اوس قوم کے اوس فعل پر متفق ہو گئے تو دیکھو حدیث بعد مدت
دراز کے بھی ایسا امر بے ایمانی کا جاری ہو جاتا ہے اور یہہ قول اوسکا
کہ یہود کی توریت اور سامریون کی توریت کا فقط یہی فرق ہے بالکل
غلط اور لغو ہے جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اور کچھہ اور آتا ہے
بہرحال سنئے چاہئے دن اختلاف بہت بڑے ہین اور انمین عیسائیون نے
سلفاً اور خلفاً کلمات مضطربانہ کہے ہین جمہور قدماء عیسائی یونانی کو
صحیح اور عبری اور سامری کو محرف کہتے تھے اور ہارن صاحب
جلد دوسری اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ ڈاکٹر ہیلز حامی توریت
سامری کا ہے اور اوسنے صحت تاریخ اوسکی کو دلیلون سے
خاطر خواہ ثابت کیا ہے اور اون دلیلون کی تلخیص یہان نہین
ہو سکتی جسکو منظور ہو اوسکی کتاب مین جلد اول کے صفحہ ۸۰ سے
آخر تک دیکھے اور ڈاکٹر کنی کاٹ کہتے ہین کہ ادب سامریونکا بسبب
توریت کے اور لحاظ اونکی عادتونکا اور خاموش رہنا جناب مسیح کا

(یعنے الزام نہ دینا اونکو بابت تحریف کے) وقت گفتگوی مشہود کے جو عورت
سامریہ سے ہوئی تہی اور اور باتین اسکو تقاضا کرتی ہین کہ جو محققین
بیبل نے سامریونکو الزام تبدیل قصدی کا دیا ہے بے اصل ہے
اور الزام تبدیل کا یہودیون کو دیا جاوے اور یوسی بیس اور سرل
اور پیروکوپیس اور ڈیوڈورس اور جیروم اور سن سلس
اور اور قدما مشایخ عیسائیون نے اس نسخہ سامری کی سند پکڑی ہے اور اقتباس
کیا ہے مگر بعد اوسکے وہ نسخہ متروک ہوا انتہی اسکے موافق ہیلنز
اور کنی کاٹ وغیرہما سامری کو صحیح اور عبری کو محرف کہتے ہین اور یونانی
بہی انکے نزدیک محرف ہوگا اور اسکے عیسائی حامی عبری کے ہین
پس ان لوگون نے سلفاً اور خلفاً یقیناً ایک کو صحیح اور باقیونکو محرف
مانا ہے پانچوان یہہ کہ در سن ۴ باب ۱۲ خروج کا عبرین یون سے ترجمہ ہندیہ
سنہ ۱۸۲۲ اور بنی اسرائیل کے جو مصر کے باشندے تہے بود و باش
چار سو تیس برس تک ہتی انتہی عربیہ سنہ ۱۸۳۱ فکان جمیع ما سکن بنو
اسرائیل فی ارض مصر اربعمائۃ وثلاثون سنۃ یعنے ہتی مدت رہنے
بنی اسرائیل کی زمین مصر مین چار سو تیس برس فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ اما بودن
بنی اسرائیل کہ در مصر ساکن بودند مدت چہار صد و سی سال بود حالانکہ
یہہ غلط ہے اسلیئے کہ مدت رہنے بنی اسرائیل کی مصر مین دو سو پندرہ

پانچوان اختلاف

برس ہے نہ چار سو تیس برس اور توریت سامری اور ترجمہ یونانی مین
اسطرح واقع ہے اور بنی اسرائیل اور اونکے اباء و اجداد کا رہنا
زمین کنعان اور زمین مصر مین چار سو تیس برس تہا انتہی اور تفسیر ہنری
اور اسکاٹ مین بعد نقل اس عبارت کے سامری سے یون ہے
یہہ بلاشبہ صحیح عبارت ہے اور متن کی ہر مشکل کو دور کر دیتی ہے انتہی
پس نسخہ عبری سے قصداً یا سہواً لفظ اباء و اجداد اور لفظ زمین کنعان کا
گرایا گیا یا سامری اور یونانی مین بطور اصلاح کے بڑہایا گیا ہے
اور باوجود اسکے اس ورس کو ورس ۱۳ باب ۱۵ پیدایش سے مخالفت
ہے اور وہ یون ہے ترجمہ ہندی سنہ ۱۸۲۴ تب اوسنے ابرام کو کہا یقین
جان کہ تیری اولاد پردیس مین آوارہ ہوگی اور وہانکے لوگون کے
بندے ہونگے وے اونہین چار سو برس تک دکہہ دینگے انتہی
دیکہو اسمین فقط چار سو برس ہین علاوہ اسکے بندے ہونا اور دکہہ پانا
اونکا جبہی تہا جب مصر مین آئی اور وہ کل دو سو پندرہ برس ہا نہ چار سو
تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل ورس ۱۳ باب ۱۲ خروج کے واسطے
دفع کرنے تخالف کے یون مرقوم ہے کہ یہہ دونون ورس آپسمین مخالف
نہین اسلیئے کہ پیدایش مین نہانہ ولادت اسحاق سے اور خروج
مین زمانے جانے ابراہیم کے اور ہے گنا گیا ہے اور ابراہیم اور اسکی

اولاد زمین کنعان مین دوسو پندرہ برس بیگانی رہی اور بنی اسرائیل
زمین مصر مین دوسو پندرہ برس انتہی کہتا ہون مین کہ اول یہہ توجیہ واہی ہے
کہ رجما بالغیب بدون کسی قرینہ کے مبدء مدت مذکور کا ایکجا ولادت اسحاق
علیہ السلام کو اور دوسری جا زمانہ خروج ابراہیم کو اور کیسی ٹہراتے ہین اور
کوئی قرینہ اسکا نہین علاوہ اسکے یہہ توجیہ مخالف اوسکے ہے جو اوپر
تفسیر مین ذیل ورس ۱۳ باب ۱۵ پیدایش کے مذکور ہے کہ ابراہیم کے کنعان
پہنچنے سے ولادت اسحاق تک ۲۵ برس ہین اور اسحاق کی عمر وقت ولادت
یعقوب کے ۶۰ برس کی اور عمر یعقوب کی وقت جانے مصر کے ایکسو تیس ۱۳۰
برس کی تہی اور تینون کے جمع کرنے سے دوسو پندرہ برس ہوتے ہین انتہی
اس لیئے کہ مفسر نے دونو حالت رہنے مصر کی دوسو پندرہ برس مانے
جیسا کہ اور مورخ بہی اسیطرح لکہتے ہین اور دوسری جا عمر اسحاق
علیہ السلام کی وقت ولادت یعقوب علیہ السلام کی ۶۰ برس کی اور عمر یعقوب
علیہ السلام کی وقت جانے مصر کے ۱۳۰ برس کی بتلائی اور یہی حق ہے جیسا
ورس ۲۶ باب ۲۵ پیدایش اور ورس ۹ باب ۴۷ پیدایش مین مصرح ہے
پس جب تینون مدتون یعنی مدت عمر اسحاق کی وقت ولادت یعقوب
کے اور مدت عمر یعقوب کی وقت جانے مصر کے اور مدت رہنے
مصر کی مسلم ہون تو اب دو قباحتین لازم آتی ہین ایک یہہ کہ ولادت

۲۵
۶۰
۱۳۰
۲۱۵

اسحاق سے زمانہ خروج مصر تک چار سو پانچ برس ہوتے ہین اسطرح پر
۱۳۰ ۶۰ ۱۰ چار سو فقط جیسا خروج مین ہے دوم یہہ کہ موافق اوسکے
توجیہ ۴۰۵ ۲۱۵ کی روانگی ابراہیم سے ولادت اسحاق علیہ السلام تک
تیس ۳۰ برس لینے چاہین تاکہ مدت ۴۳۰ برس کی جیسے کتاب پیدایش
مین مصرح ہے پوری ہو حالانکہ اگر ہم اس مدت قبل ولادت کو
اور مدت بعد ولادت کے برابر لین تو ۴۳۰ ۲۱۵ ہوتے ہین نہ چار سو تیس برس پس توجیہ اوسکی
مردود ہے اور موافق تفسیر مذکور کے تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ
مین بھی موافق قول پشب باٹرک اور بشپ کڈ کے واقع ہے
بس یہہ بھی مردود ہے چھٹا یہہ کہ ورس اٹھوان باب ۴ پیدایش کا
عبری مین یون ہے ترجمہ اسکا یہہ ۱۸۴۲ اتب قین اپنے بھائی ہابل سے
بولا اور جب وے دونون کھیت مین تھے یون ہوا الخ تفسیر ھزری
اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ ورس موافق توریت سامری اور ترجمہ یونانی
اور اور ترجمون پرانکی یون ہے اور قین اپنے بھائی ہابل سے بولا کہ آؤ
میدان کو چلین اور جب وے دونون الخ پس یہہ جملہ کہ آؤ میدان کو چلین
عبری مین مفقود ہے مارپنصاحب دوسری جلد کے صفحہ ۱۹۳ مین حاشیہ کے
اندر لکھتے ہین کہ سامری اور یونانی اور ارامی اور اسیطرح لاطینی مین
جو پشب والٹن کے پالی گلاٹ مین چھپی ہے موجود ہے اور ڈاکٹر کینی کاٹ نے

اس جملہ کے عبریین داخل کرنے کو حکم کیا تہا اور بلاشبہ یہہ اچہی عبارت ہے
اور اوسی جلد کے صفحہ ۳۳۸ مین لکہتے ہین عبارت جو ترجمہ یونانی مین
ہوتی ہے بعض دفعہ صحیح ہوتی ہے گو کہ وہ حال نسخون عبرانی مین نہو
مثلاً کہ جیسا ورس مذکور کہ اسمین عبرانی نسخے خطی ہون یا مطبوعہ صحیح
نقصانی ہین اور مترجم ترجمہ انگریزی مہری کا جو یہان اچہا دریافت نہ کرسکا
ترجمہ یون کیا قابیل نے اپنے بہائی ہابیل سے باتین کین اور اس نقصان
عبرانی کو ترجمہ سپٹواجنٹ پورا کرتا ہے اور متن سامری اور ترجمہ لاطینی
اور ارامی اور ترجمہ یونانی انکو ملا اور دو تفسیرین چالدی زبان کی
اور وہ فقرہ جسکو فلو یہودی نے نقل کیا ہے سپٹواجنٹ کے موافق
ہین اور سب مین یہہ جملہ او سیدان کو چلین موجود ہے انتہی اور ترجمہ عربی
مین بہی یہہ عبارت داخل ہے عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وقال قائن لهابيل اخيه
لنخرج الى الحقل ولما صارا فى الحقل الخ دیکہو یہہ جملہ عبری سے اوڑ گیا ہے

ساتوان اختلاف

کیطرح مانوسا تواں یہہ ورس اب سا تواں پیدایش کا عبریین یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور طوفان کا پانی زمین پر چالیس دن تک اللہ رہا الخ اور ترجمہ
یونانی اور بہت نسخون لاطینی مین چالیس دن رات کا لفظ واقع ہے
جیسا ورس ۱۲ اوس باب مین عبریین بہی اب تک موجود ہے پیش ورس
سترہوین مین عبری کے اندر لفظ رات کا اوڑ گیا ہے مارنصاحب

اٹھوان جلد اول مین لکھتے ہین لفظ رات کا عبر مین داخل کرنا چاہیئے **اٹھوان**
فی اختلاف یہکہ ورس ۲۴ باب ۳۵ پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور جب
اسرائیل اوس سرزمین مین جا رہا تو یون ہوا کہ راوبین گیا اور اپنے
باپ کی حرم بلہا سے ہم بستر ہوا اور اسرائیل نے سنا انتہی
تفسیر مہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہودی مانتے ہین کہ اس ورس
مین کچھہ ترک ہوگیا ہے اور یونانی ترجمہ اوسکو اسطرح پورا کردیتا ہے
کہ وہ برا ٹھہرا اوسکی نگاہ مین انتہی دیکھو موافق اقرار اہل کتاب کے
سارا جملہ عبری سے اوڑا ہوا ہے اور یونانی مین اتک موجود ہے پس
ف جملے کا اوڑ جانا بھی عبری سے دشوار نہین چہ جای ایک دو حرف کے
نوان اختلاف **نوان** یہہ کہ ورس ۲۵ باب ۵ پیدایش کا عبر مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲
اور یوسف نے بنی اسرائیل سے یہہ قسم لیکے کہا خدا مقرر تمکو یاد کریگا
اور تم میری ہڈیونکو یہان سے لیجاؤ انتہی اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ بلا تفاوت
موافق اس کے ہی اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹
وازینجا استخوان ہای مرا ببرید فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ وشما استخوان ہای مرا ازینجا
برآرید اور سامری اور یونانی اور ترجمہ سریانی اور عربی اور لاطینی مین
جملہ اخیرہ یون ہے اور تم میری ہڈیونکو یہان سے ساتھہ اپنے لیجاؤگے
پس عبر مین بعضی لفظ جملہ اخیرہ سے گر گئے ہین مارش صاحب کہتے ہین کہ

مسٹر ہٹ رائڈ نے اپنے نئے ترجمہ بیبل مین ان لفظون سترو کہ کو
داخل کر لیا ہے اور خوب کیا انتہی عربیہ سنہ ۱۸۳۱ فارفعوا عظامی من ہنا
وخذوہا معکم **دسوان** یہہ کہ باب دسوین کتاب استثنا مین ہے
ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ کتب بنی اسرائیل نے بایروث بنی یاعقان سے
موسیرا کو کوچ کیا وہان ہارون کا انتقال ہوا اور وہین مدفون ہوا
اور اوسکا بیٹا العازار کہانت کے منصب پر اس کا قایم مقام ہوا
وہان سے اونہون نے جدجد کو کوچ کیا اور جدجد سے یطبثا کو جو ایک
سرسبز زمین ہے اوس وقت یہواہ نے بنی لیوی کو اس لیئے
جدا کیا کہ یہواہ کے صندوق کو اوٹھاوین اور یہواہ کے حضور کہڑے
ہوکے خدمت گذاری کرین اور اوسکا نام لیکے برکت مانگے چنانچہ آجکے
دن تک یونہی ہے انتہی اور باب ۳۳ کتاب شمارین تفصیل منازل کی اسکے
مخالف ہے اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ انتقال ہارون کا کوہ ہور مین ہوا ہے
اور سامری مین اسجاہی موافق کتاب شمار کے مرقوم ہے اور عبارت
اوسکی یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۳۱ اور موسیروث سے بنی یاعقان مین آئے
۳۲ اور بنی یاعقان سے چل کے حورالجدجاد کو خیمہ گاہ کیا ۳۳ اور حورالجدجاد
روانہ ہوکے یطبات مین آرہے ۳۴ اور یطبات سے عبرونا مین آئے
۳۵ اور عبرونا سے چلکے عصیون جابر مین پہنچے ۳۶ اور عصیون جابر سے

ف
دسوان اختلا

دشت سین مین جو قادس ہے پڑے ۳۷ اور قادس سے چلکے کوہ
ہور مین جو زمین ادوم کی سرحد ہے آئے ۳۸ یہان ہارون کاہن
یہواہ کی ارشاد سے کوہ ہور پر گیا اور اوسنے بنی اسرائیل کی
مصری ہجرت کے چالیسوین برس کے پانچوین مہینے کے پہلی تاریخ
وفات پائی ۳۹ اور ہارون ایکسو بیس برس کا تہا جو اوسنے
کوہ ہور مین وفات پائی ۴۰ اور کوہ ہور سے کوچ کرکے صلمونا مین آئے
۴۱ اور صلمونا سے کوچ کرکے فونون مین آئے ۴۲ اور جملہ اخیرہ ورس ۹
باب ۱ کتاب استثنا کا دلالت کرتا ہے کہ وہ الحاقی ہے ؛ اور غالبًا یہ

گیارہوان اختلاف ورس غلط عبریین پیچہے سے ملائے گئے ہونگے **گیارہوان** یہہ کہ ورس ۲
باب ۲ پیدایش کا عبریین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور ابراہم اپنی جورو سارہ
کی بابت بولا کہ میری بہن ہے سو فلسطین کے بادشاہ ابی ملک نے لوگ
بہیجکر سارہ کو لیلیا انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ ورس
ترجمہ یونانی مین یون ہے اور ابراہم اپنی جورو سارہ کی بابت بولا کہ
میری بہن ہے اسلیئے وہ جورو کہنے سے خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے
اوسکو اوسکے سبب سے مارین سو فلسطین الخ پس دیکہو یہہ عبارت اسلیئے وہ جورو

بارہوان اختلاف کہنے سے خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے اوسکو اوسکے سبب سے
مارین عبری سے مفقود ہے **بارہوان** یہہ کہ باب تیسوین کتاب پیدایش مین

بعد درس ۳۶ کے یہہ عبارت توریت سامریین زائد پائی گئی ہے اور خدا کے
فرشتے نے یعقوب کو کہا کہ ای یعقوب وہ بولا مین حاضر ہون تب
اوسنے کہا کہ اب اپنی انکہہ اوٹھا اور دیکھہ کہ سارے بیمند جو ہیڑ بکر
چڑھے ہین طوقدار اور داغی اور چتکبری ہین اسلیئے کہ جو کچھہ لابان نے
تجھہ سے کیا مین نے دیکھا بیت ایل کا خدا جہان تو نے ستون پر
تیل ڈالا اور جہان تو نے مجھہ سے نظر کا عہد کیا مین ہون اب اوٹھہ اس
زمین سے نکل چل اور اپنے کنبے کی زمین پر پہر جا انتہی دیکھو اتنی عبارت
یا سامری مین بڑہائی گئی یا عبری سے گرائی گئی ہے ظاہرا احتمال
دوسرا قوی ہے تیرہوان باب کتاب دسوین کتاب شمار مین بعد
درس گیارہوین کے یہہ عبارت سامری مین زائد ہے اور یہواہ نے
موسی کو خطاب کر کے فرمایا کہ تم اس پہار پر بہت رہے اب پہرو اور سفر
کرو اور اموریون کے پہاڑ اور اونکے سب باشندون مین میدانون مین
پہارون مین نشیب مین جنوب کو اور دریا کے بنادر کو کنعانیونکی سرزمین
اور لبنان مین بڑی نہر تک جو نہر فرات ہے جاؤ دیکھو مین نے یہہ زمین
تمہین عنایت کے داخل ہو اور اس زمین پر جسکی بابت یہواہ نے تمہارے
باپ دادون ابراہم اور اسحاق اور یعقوب سے قسم کی کہ تمکو اور
تمہارے بعد تمہاری نسل کو دونگا میراث مین لو انتہی اسجا بھی ظاہرا

تیرہوان اختلاف

چودھوان اختلاف

عبری سے یہہ عبارت گرائی گئی ہے **چودھوان** یہہ کہ ورس اباب
چھبیسوین کتاب شمار کا عبر مین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور زمین نے
اپنا منہہ کھولا اور انہین قورح سمیت نگل لیا جس وقت کہ جماعت
مری جب کہ اس اگ نے اڑہائی سو آدمیون کو کہالیا سو وہ ایک عبرت
ہوی انتہی اور سامری مین یون ہے اور زمین نگل گئی اونکو جب کہ
گڑہ مر اور اگ نے کہالیا قورح کو اڑہائی سو آدمی سمیت جو ایک عبرت
ہوی انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ عبارت سیاق اور فقرہ
۱۷ زبور ایکسو چھ کے مناسب ہے

پندرھوان اختلاف

پندرھوان یہہ کہ ورس ۵ باب
کتاب استثنا کا عبر مین یون ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ اونہون نے آپ
خراب کیا اونکا داغ وہ داغ نہین ہے جو اوسکے لڑکون پر ہوتا ہے
وہ ایک کج رو اور ٹیڑہے قرن ہین فارسی ۱۸۴۵ خویشتن را مفسد کردند
عیبے کہ دارند بعیب فرزندان او نمی ماند طبقہ کج و معوج میباشند
اور سامری اور یونانی اور ترجمہ ارامی مین یہہ ورس یون ہے وے
خراب کیے گیے ہین وے اوسکے نہین ہین وے بیٹے غلطی ہلواع کے
ہین انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ عبارت قریب تراصہ
کے ہے اور مترجم عربی ۱۸۳۱ اوالا کچھ اور ہی بکاتا ہے اور کہتا ہے اخطوا
وہو برئ من ابناء القبائح ایہا الجیل الاعوج المتلوی غضب خدا کا

باہتا ہے اپنی طرف سے ایک مضمون کہڑے کے اوسکو کلام اللہ قرار
یتا ہے **سولہوان** یہہ کہ ورس ۲ باب ۲ خروج کا عبرمین یون ہے
ہدہ سنہ ۱۸۲۲ وہ بیٹا جنی اوسنے اوسکا نام جیرشوم رکہا کیونکہ اوسنے
ہاکہ مین اجنبی ملک مین مسافر ہون انتہی اور ترجمہ یونانی اور لاطینی
ر یعنے اور ترجمون پر اپنے مین بعد اسکے یہہ عبارت زائد ہے اور
وسنے ایک دوسرا جنا جسکا نام الیعازار رکہا کیونکہ اوسنے
ہاکہ میری باپ کا خدا میرا مددگار ہے اور اوسنے مجہے فرعون کی تلوار سے
چایا ہے انتہی اور ترجمے عربی بہی اسکی موافق ہین عربیہ سنہ ۱۸۳۱
ولدت له ابنا ودعا اسمه جرسون قائلا انما انا كنت ملتجئا في ارض
ريبة وولدت ايضا غلاما ثانيا ودعا اسمه العازر فقال من اجل
ن الاه ابي اعانني وخلصني من يد فرعون پس یہہ جملہ عبری سے
ساقط ہوگیا ہے اور اسکو ورس ۱۵ باب ۱۸ خروج کا جو عبر مین بہی
وجود ہے تائید کرتا ہے **سترہوان** یہہ کہ بعد جملہ اول کے ورس
باب ۱۱ خروج مین توریت سامری مین یہہ عبارت ہے اور موسی نے
رعون کو کہا کہ خداوند یون کہتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا ہے بلکہ میرا
ہلوٹا ہے سو مین تجہے کہتا ہون کہ میرے بیٹے کو جانے دی تاکہ وہ
یری عبادت کرے لیکن تو اوسے جانے نہین دیتا تو دیکہہ مین تیرے

سولہوان اختلاف

سترہوان اختلاف

اختلاف اٹھارواں پہلوٹے بیٹے کو مار ڈالونگا انتہی اغلب کہ عبری سے یہہ سب عبارت اوڑ گئی ہے **اٹھارواں** یہہ کہ درس ۶ باب ۱ کتاب شمار کا عبرین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ جب تم دوبارہ چھوٹی بڑی اواز سے پھونکو تو جھنڈ خیمونکا کوچ ہووے سو دے انکے کوچ کے لیئے ہر پھونکنے مین چھوٹی بڑی اواز سے پھونکین انتہی اور ترجمہ یونانی مین اتنی عبارت زائد ہے اور جب تم تیسری اواز پھونکو تو مغربی خیمونکا کوچ ہووے اور جب تم چوتھی اواز پھونکو تو خیمون شمالی کا کوچ ہووے انتہی اغلب کہ عبری سے

انیسوان اختلاف یہہ عبارت بھی اوڑ گئی ہے **انیسوان** یہہ کہ درس ساتوان باب ۲۴ شمار کا عبرین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور وہ اپنے موٹے سے پانی بہاویگا اور اسکا تخم بہت پانیو مین ہوگا اوسکا بادشاہ اغاغ سے فائق ہوگا اور اوسکی بادشاہی بلند ہوگی انتہی اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اسکی موافق ہے اور ترجمہ فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ مین یون ہے آب ازدلو ہای او جاری بیشتر دو تخم او در آب فراوان خواہد بود و بادشاہ وے از اجاج رفیع الشان خواہد بود و سلطنتش متعالی اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور اسکے درمیان سے ایک آدمی پیدا ہوگا اور وہ حکم کریگا بہت قومون پر اور ایک سلطنت بہت بڑی سلطنت اغاغ سے قائم ہوگی اور اوسکی سلطنت بڑھیگی انتہی اسمجایا مترجم سے حضرت مسیح پر جانے کے لیئے دنیا

اختلاف بیسوان

درسامریون سے بسبب عناد مذہب مسیحی کے تحریف واقع ہوی ہے
بیسوان یہہ کہ ورس ۲ باب ۶ خروج کے عبرین یون سے ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ اور ہندیہ
سنہ ۱۸۲۲ اور سنہ ۱۸۴۲ عمرام نے اپنے باپ کی بہن یوخابد سے بیاہ کیا
وہ اوس سے دو بیٹے جنی ایک ہارون اور دوسرا موسیٰ عمرام نے
یلیسو سنتس ۱۳۷ برسکی عمر پائی انتہی اور یہہ جملہ وہ اوس سے دو بیٹے
نی ایک ہارون اور دوسرا موسیٰ توریت سامری اور یونانی مین
ون سے وہ اوس سے ہارون اور موسیٰ اور مریم اونکی بہن کو جنی
دیکھو یا عبرین مین کمی کے ساتھہ یا سامری اور یونانی مین زیادت کے ساتھہ
تحریف ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ وعمران یوکبد عمہ خود را بنکاح در اورد الخر فارسیہ سنہ ۱۸۴۹
وعمرام یوکبد عمہ خود را بجہت خود بزنی گرفت الخر عربیہ سنہ ۱۸۱۱ فاتخذ عمرام
یوخابد عمتہ زوجہ لہ الخر اور ترجمے انگریزی انکے موافق ہین پس باتفاق
ترجمون ہندیہ اور فارسیہ اور عربیہ اور انگریزیہ مذکورہ کے یوخابد پہوپہی
عمران کی ہے اور ترجمون عربی سنہ ۱۶۲۵ اور سنہ ۱۶۷۱ اور سنہ ۱۸۳۱ مین یون ہے
فتزوج عمران یوخابد ابنۃ عمہ الخر یعنے عمران نے یوخابد اپنے چچا کے
بیٹے سے نکاح کیا دیکھو کہان پہوپہی کہا ان چچا کی بیٹی خدا جانے کون ان

اختلاف اکیسوان

مترجمون نین جہوٹا ہے اکیسوان یہہ کہ باب ۲۹ کتاب پیدایش مین عبرین
ون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۳ اور جب گلی رمان جمع ہوی تب وے اوس

پتہر کو کوئی کے منہہ پر سے ڈہلکاتے تہے اور بہیڑونکو پانی پلاکے پتہر کو اوسکی
جگہہ پر پہر رکہدیتے تہے ۸ وہ بولے ہم یون نہین کرسکتے جب تک سارے گلے
جمع نہوون تب وے پتہر کو کوئی کے منہہ پر سے ڈہلکاتے ہین اور بہیڑونکو
پانی پلاتے ہین انتہی اور یونانی اور سامری اور ترجمہ عربیہ پالی گلات ۲ شپ واللڈن
مین بجای لفظ گلے کے لفظ گدریہ کا دونون وہسون مین مرقوم ہے اور سیاق
عبارت بہی اسیکو چاہتا ہے اسلیے ڈہلکانا پتہر کا کوئی کے منہہ سے اور پانی
پلانا بہیڑونکا فعل گدریونکا ہے نہ گلونکا ۳ نصاحب جلد اول اپنی تفسیر مین
موافق ڈاکٹر کنی کاٹ اور ہیوبی گینٹ کی اقرار کرتے ہین کہ عبر یمین غلطی
کاتب سے لفظ گلے کا بجائے لفظ گدریہ کے لکہا گیا ہے **بائبسوان اختلاف** ۴ بامسوان ہمکہ
ورس ۲۱ باب ۹ احبار کا یون ہے عربیہ ۱۸۳۱ افرد ہارون قصیہا وتیفیہا
الیمنیین فرفعہا قدام الرب کا امر موسی یعنے الگ کیا ہارون نے وسینے
اور دہنے شانے اون دونونکے پس اوٹہایا اونکو آگے خداوند کے جیسا موسی نے
حکم کیا فارسیہ ۱۸۴۵ وہارون سنہا ودوش راست را برای قربانی جنبانی
درحضور خداوند جنبانید چنانکہ موسی امر فرموده بود اور اسیطرح اکثر ترجمون
انگریزیہ اور اکثر نسخون عبریمین اور لاطینی مین ہے اور یونانی اور سامری
مین بجای اسجملہ کے جیسا موسی نے حکم کیا یون واقع ہوا ہے جیسا
خداوند نے موسی کو حکم کیا تہا اور اسی کو ترجمون ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ اور ۱۸۴۲ نے

اختیار کرکے یون ترجمہ کیا ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور سینہ اور دہنا شانہ جیسے
یہواہ نے موسی کو امر کیا تہا ہارون نے روبرو یہواہ کے ہلانیکی قربانی کے
لیئے ہلایا انتہی اور ترجمہ فارسی ۱۸۳۹ء والے نے لطف کیا کہ سرے سے اختلاف کو
اڑاکر ترجمہ یون کیا اما ہارون سینہا و دوش راست را برائے
قربانی جنبانیدنی بحضور خداوند جنبانید تیئیسون ایہہ لیکلر نے جو بہت بڑا فاضل
مشہور ہے اون ۹۵ موضع مخالفت کے توریت عبری اور سامری مین
نکالکر اونکو چہہ قسم کیا ہے پہلی قسم وہ کہ سامری اون مواضع مین عبری کے
صحیح زائد ہے اور وے گیارہ موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدایش
مین نو موضع ورس ۱ باب ۴ ورس ۲ باب ۲ ورس ۳ باب ۱۹ ورس ۴ باب ۲
ورس ۵ باب ۱۶ ورس ۶ باب ۱۴ ورس ۷ و ۸ باب ۲۴ ورس ۹ باب ۱۱ ورس ۱۰ باب ۴۹ ورس ۱۱ باب ۲۶
اور کتاب خروج مین ۲ موضع ۲ باب ۱ ورس ۲ باب ۲ دوسری قسم وہ کہ قرینہ
اور سیاق اوسیکو چاہتا ہے جو سامری مین ہے اور وہ سات موضع
ہین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین چہہ موضع ۹ باب ۴ ورس ۳۱ باب ۲۶ ورس ۳۵
باب ۱۷ ورس ۳ باب ۴ ورس ۳ و ۴ باب ۳۱ ورس ۳۴ اور کتاب استثناء مین ایک موضع
باب ۳۲ ورس ۵ تیسری قسم وہ کہ توریت سامری مین زیادتی ہے اور وہ تیرہ
موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین ۳ موضع ۱۵ باب ۲۹ ورس ۳۶
باب ۳۱ ورس ۱۶ باب ۴۱ اور کتاب خروج مین سات موضع ۸ باب ۱ ورس ۲۳ باب ۵

پہلی قسم کے گیارہ موضع

دوسری قسم کے سات موضع

تیسری قسم کے تیرہ موضع

۵ باب ۹ ۲ باب ۲۱ ۵ باب ۲۲ ۱۰ باب ۲۳ ۹ باب ۳۲ اور کتاب قوانین مین ۳ موضع
۱۰ باب ۱ ۴ باب ۱۷ اور کتاب استثناء مین ایکموضع ۲۱ باب ۵ چوتھی قسم

چوتھی قسم کے سترہ موضع

وہ کہ سامری مین اون مواضع مین تبدیل ہوئی ہے اور تبدیل کرنوالا
کوی محقق سُرتا ہے اور ویسے سترہ موضع ہین اس تفصیل سے کتاب
پیدایش مین تیرہ ۱۳ موضع ۲ باب ۲ ۱۰ باب ۴ ۵ باب ۹ ۱۹ باب ۲۱ باب ۱۱
۳ باب ۱۸ ۱۲ باب ۱۹ ۱۶ باب ۲۰ ۸ ۳۸ و ۹۹ ۱۰۰ ۵ باب ۲۴ ۷ باب ۳۵ ۶ باب ۳۶ ۵۰ باب ۴۹
اور کتاب خروج مین ۳ موضع ۵ باب ۶ باب ۱۳ ۵ باب ۱۵ اور کتاب شمارین

پانچوین قسم کے دس موضع

ایک موضع ۳۲ باب ۲۲ پانچوین قسم وہ کہ سامری مین ویسے مواضع
پر مضمون اور پر مغز ہین اور ویسے دس موضع ہین اس تفصیل سے کتاب
پیدایش مین ۶ موضع ۸ باب ۵ ۳۱ باب ۱۱ ۹ باب ۱۹ ۳۴ باب ۲۷ ۴ باب ۳۹ ۲۵
باب ۴۳ اور کتاب خروج مین ۲ موضع ۴۰ باب ۱۲ ۷ باب ۴۰ اور کتاب شمارین ایک

چھٹی قسم کے دو موضع

موضع ۱۴ باب ۴ اور کتاب استثناء مین ایکموضع ۱۶ باب ۳۰ چھٹی قسم وہ کہ
اون مواضع مین سامری مین نقصان اور کمی ہے اور ویسے دو موضع
کتاب پیدایش مین ہین ۶ باب ۲ ۱۴ باب ۲۵ ہاورنصاحب دہ جلد شرح
انجیل مین کہتے ہین کہ محقق مشہور لیکلرک نے بڑی محنت اور دقت سے
مقابلہ سامری کا دربرعبریکا کرکے ان مواضع کو نکالا ہے اور ان مواضع مین
کم وبیش سامری نسبت عبری کے صحیح ہے انتہی اور اسیطرح اور جانتینو

نسخونمین اختلاف ہے مثلاً ورس ۳۲ باب ۳۲ خروج اور ورس ۱ باب ۳۱ خروج
من جیونانی اور عبری مین خلاف ہے چوتھی فصل اس امر کے بیانمین
بعض روایتین اس توریت کی ظاہر مین غلط ہین اور بعضے اُنمین
ایسے مختلف ہین جیسے ہمارے مذہب کی بعض احادیث احاد اور
اسجابطور نمونہ کے کچھ روایتین ذکر کرتے ہین اول ورس ۲ باب ۴۶
کتاب پیدایش مین وعدہ خدا کا حضرت یعقوب سے یون ہے ترجمہ ہندیہ
سنہ ۱۸۲۲ مین تیرے ساتھہ مصر کو جاونگا مین تجھے مقرر پہر لے آونگا اور یوسف
اپنا ہاتھہ تیری آنکھون پر رکھیگا ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ مین تیرے ساتھہ مصر کو جاونگا
اور تجھے مقرر پہر لے آونگا الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ من باتو روانہ مصر خواہم شد
و من نیز ترا باز خواہم اورد الخ ترجمہ انگریزیہ سنہ ۱۸۱۹ اور سنہ ۱۸۳۴ اور سنہ ۱۸۳۵
اور سنہ ۱۸۳۶ جو پروٹسٹنٹون کے علماء نے کیے ہین اور ترجمہ سنہ ۱۸۴۰ کا
جو رومن کاتلک کا ہے سب اسکے موافق ہین اور موافق اُنکے یہہ وعدہ
تہا کہ مین تجھے مقرر پہر لے آؤنگا حالانکہ یہہ وعدہ ظاہر مین غلط ہوا
اسلئے کہ یعقوب علیہ السلام کو زندہ پہر مصر سے نصیب نہوا بلکہ یقیناً
مصر مین مرے جیسا باب ۴۹ پیدایش مین مصرح ہے دوسری روایت باب ۳۱ کتاب
شمار مین ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ع ۱۷ اونہون نے بدیانتون سے لڑائی کی
جیسا یہوا نے موسی کو فرمایا تہا اور سارے مردونکو قتل کیا اور

چوتھی فصل

پہلی روایت

روایت دوسری

اونہون نے اون مقتولونکے سوا آدمی اور رقم اور صور اور حوراور راہ
کو جو مدیان کی پانچ بادشاہ تہے جانسے مارا اور بعور کے بیٹے بلعام
بہی تلوار سے قتل کیا ۹ اور بنی اسرائیل نے مدیان کی رنڈیون اور بچونکو
اسیر کیا اور اونکی مواشی اور چارپائے اور مال اور اسباب سب کچہہ
لوٹ لیا ۱۰ اور اونکی ساری بستیون اور گہرون اور محلونکو پہونک دیا
۱۱ اور اونہون نے ساری غنیمت اور ساری اسیر انسان اور حیوان
لیے انتہی پہر موسی علیہ السلام کا قول اسیرونکے حقمین یون ہے ۱۷ اون
بچونکو جتنے لڑکے ہین سب کو قتل کرو اور ہر ایک رنڈی کو جو مرد کے
ساتہہ سونا جانتی ہے جانسے مارو ۱۸ لیکن وہ لڑکیان جو مرد کے ساتہہ
سونا نہین جانتی ہین اونکو اپنے لیے رہنے دو انتہی دیکہو اسجا دو باتین ہین
اول لایہہ کہ موافق طعن پادریصا جونکے جو بعضے مسئلہ مذہب اسلامی پر
کرتے ہین یہہ صریح ظلم ہے کہ سب مردونکو قتل اور عورتون اور بچونکو
اسیر کیا گیا اور اسیرونمین سے بہی پہر بحکم موسی علیہ السلام کے
سب لڑکونکو جو محض بیخطا تہے اون عورتون سمیت جو مردون سے
ہمبستر ہوین تہین مارا اور کواری لڑکیون کو اپنے تصرف کیلیے رکہا
ثانیاً یہہ کہ اس عبارت کے موافق معلوم ہوتا ہے کہ سب بدیانی نیست
نابود ہو چکے تہے اور درس ۱ و ۲ باب ۶ کتاب القضات سے معلوم ہوتا ہے

یکہ تخمیناً پہر دو سو برس بعد اس حادثہ کے مدیانی ایسی قوت والے ہوئے کہ سات
برس تک سب بنی اسرائیل کو مغلوب اور لاچار کر دیا تہا اور جب عہد موسیٰ مین
سب مدیانی یہان تک کہ اونکے لڑکے بہی مقتول ہوئے تہے تو اونکو یہہ قوت
کہانسے آئی باب ۲۵ پیدایش مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اوسی دن یہوواہ نے
ابرام کے ساتہہ عہد کر کے کہا کہ مینے مصر کی نہر سے لیکے فرات کی بڑی نہر تک
۱۱ یہہ سرزمین قینی اور قنزی اور قدمونی ۲۰ اور حتی اور فرزی اور رفائیان
۲۱ اور اموری اور کنعانی اور جرجیسی اور یبوسی لوگون سمیت تیری
اولاد کو دی انہی اور ظاہرا یہہ غلط ہے اسلیئے کہ بنی اسرائیل کے کبہی
یہہ سب ملک قبضہ مین نہین آیا اور سنہ ۱۷ باب ۲ پیدایش مین قول خدا تعالیٰ کا
خطاب آدم علیہ السلام مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ پر نیک بد کی شناخت کی
درخت سے مت کہانا کیونکہ جسدن تو اوسے کہائیگا تو مر جائیگا انتہی اور جملہ
اخیرہ اور ترجمہ مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ کیونکہ جسدن تو اوسے کہائیگا
تو مریگا فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ کہ در روزے کہ ازان بخوری مقرر ست کہ بمیری
اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ اسمین صاف مصرح ہے کہ جسدن تو اوس درخت
سے کہائیگا بلاشبہ مریگا حالانکہ آدم علیہ السلام نے اوس درخت سے ۹۳۰ برس
کہایا اور اوسدن نہ سے بلک نوسو تیس برس بعد لوسکے جیتے رہے
باب ۱۷ پیدایش مین وعدہ خدا تعالیٰ کا ابراہیم علیہ السلام سے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۳

تیسری روایت

چوتہی روایت

پانچوین روایت

اور مین تجھیے اور تیرے بعد تیری اولاد کو یہہ زمین جسمین تو پردیسی ہے یعنے
کنعان کی ساری زمین دونگا کہ وہ ابد تک تیری مملوک ہو دے اور مین انکا
خدا ہونگا انتہی اور یہہ بھی ظاہر مین غلط ہے کیونکہ وہ سارا ملک بنی اسرائیل کی
ابد تک ملک مین نہین رہا بلکہ ایسا انقلاب کسی ملک مین نہین رہا
جیسا ملک کنعان مین اور ہزارون برس ہوئے کہ حکومت اسرائیلیکا
وہانسے نام و نشان مٹ گیا باب ۶ پیدایش مین ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور
۱۹ ع ۱۸۲۵ اور سب حیوانون مین سے ہر ایک جنس کے دو دو جو ایک نر اور
ایک مادہ ہو کشتی مین اپنے ساتھہ لانا تاکہ وے تیرے ساتھہ بچ رہین ۲۰ اور پرندون مین سے
ہر ایک جنس کے اور چارپایون مین سے ہر ایک جنس کے اور زمین کے سب رینگنے والون مین سے
ہر ایک جنس کے دو دو ان سب سے تیرے پاس آوین تاکہ جیتے بچین اور باب ۷ تو مین کتاب پیدایش مین ہے

تب یہوہ نے نوح سے کہا تو اور سارے بہیمون مین سے جو پاک ہین سات سات نر اور اونکی مادہ لیے اور
اور اون بہیمون سے جو پاک نہین دو دو نر اور اونکی مادہ اپنے ساتھہ لیے
۳ اور اسمانی پرندون سے سات سات نر اور مادہ تاکہ نام رہے زمین پر
نسل اونکی باقی رہے ۸ اور اون بہیمون سے جو پاک ہین اور انمین سے جو ناپاک
ہین اور پرندون مین سے اور زمین کے سب کیڑے مکوڑون مین سے ۹ دو دو
نر و مادہ نوح کے ساتھہ کشتی مین جیسا خدا نے نوح کو فرمایا تھا داخل ہوے
انتہی باب چھٹے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر چوپائی اور پرندسے سے پاک ہون

چھٹی روایت

ناپاک ایک ایک جوڑے کے لینے کا حکم ہوا تھا اور موافق ورس ۸ و ۹
ب کے بھی یہی حکم معلوم ہوتا ہے مگر ورس ۲ و ۳ باب سے اسکے
الف اسطور پر معلوم ہوتا ہے پاک بہیمون اور پرندون سے سات سات
ڑے لینے کا اور ناپاک بہیمون سے دو دو جوڑے لینے کا حکم تھا باب ۸ پیدایش
ین ہے ۴ اور ساتوین مہینے کی سترہوین دن کشتی قروا کے پہاڑون پر بھی
ر پانی دسوین مہینے تک کھٹے چلے جاتے تھے اور دسوین مہینے کے پہلے
دن پہاڑون کی چوٹیان دکھائی دین انتہی یہہ دونون ورس آپسمین
مخالف ہین اسلیے کہ جب دسوین مہینے مین پہاڑون کی چوٹیان دکھائی
دین تہین تو ساتوین مہینے مین کشتی پہاڑون قروا پر کیسے ٹہری ہو گی
باب ۱۱ پیدایش مین ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء ۲۶ تارح سے ستر برس کی عمر مین
ابرام اور ناحوم اور حاران پیدا ہوئے ۳۲ اور تارح دوسو پانچ برس کا
ہو کے حران مین مرا اور ورس ۴ باب ۱۲ کا یون ہے سو ابرام جیسا
اوسے خدا نے فرمایا تھا چلا لوط بہی اوسکے ساتھ گیا اور ابرام
جب حران سے نکلا تب پچہتر برس کا تھا انتہی پس جب تارح کی ستر برس کی عمر مین
ابراہم علیہ السلام پیدا ہوئے اور تارح دوسو پانچ برس کا ہو کے حران مین
مرا تو وقت ہجرت کے عمر ابراہم علیہ السلام کی ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس کی ہوگی
نہ پچہتر برس کی باب ۱۲ خروج مین ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ء ۶ اور یہواہ نے

ساتوین روایت

اٹہوین روایت

نوین روایت

دوسرے دن ایسا ہی کیا اور مصریون کی سب مواشی مرگئی لیکن بنی اسرائیل
کی مواشی سے ایک بھی نمرا ۲۰ فرعون کے نوکرونمین ہر ایک نے جو یہواہ
کلام سے ڈرتا تہا اپنے نوکرون اور اپنی مواشی کو کہردنمین بہگایا انتہی
اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۲ اسیطرح ہے لیکن اوسمین لفظ یہواہ کی جا لفظ
خداوند کا واقع ہے اور یہہ جملہ اور مصریون کی سب مواشی الخ اور ترجمہ یونانی
یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ و ہمہ مواشی اہل مصر ہلاک شدند عربیہ ۱۸۳۱ وماتت
کل بہائم المصریین پس جب سب مصریونکی مواشی مرگئی تہی تو نوکرون
فرعونکی مواشی بہر کہانسے نکلی ورس ۲۱ باب ۴ شمار کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲
تیس ۳۰ برس والے سے لیکے اوس تک جو پچاس ۵۰ برس کا ہے اور خادمونمین
داخل ہوا ہو تاکہ وہ جماعت کے خیمہ مین خدمت کرے اور ورس ۲۴ باب ۸
شمار کا یون ہے ترجمہ مذکورہ لیوانیونکا یہہ معمول رہے کہ وہ پچیس ۲۵ برس والے
سے اوپر تک جماعت کے خیمے مین داخل ہون تاکہ خدمت گذاری کرین
انتہی اول سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمت کرنیوالا تیس ۳۰ برس کی عمر سے کم اور
پچاس سے زائد نہو اور دوسرے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچیس ۲۵ برس سے کم نہو زائد جتنی عمر کا ہو
کچھہ ڈر نہین ورس چالیسوین باب ۱۲ خروج کو ورس ۱۳ باب ۱۵ پیدایش سے ملا کر
اور بیان مخالفت کا فصل تیسری اس مقصد مین گذرا اور ورس چہٹا باب
ساتوین اعمال کا موافق پیدایش اور مخالف خروج کے اور ورس سترہوان باب ۳۱

دسوین روایت

یارہوین روایت

بارہویں روایت

نامہ گلاتیونکا مخالف پیدائش اور موافق خروج کے ہے پس ان دونونمین بھی
مخالفت ہے ورس ۲۷ باب ۴۶ کتاب پیدائش مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲
وے سب جو یعقوب کے کہرانے کے تھے اور مصر مین آئی ستر جنہی
اور ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اسکے موافق ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ عرہگی اہل بیت یعقوب کے
بمصر امدند ہفتاد کس بودند فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ پس تمامی نفوس خاندان یعقوب
کہ بمصر امده بودند ہفتاد نفر بودند عربیہ سنہ ۱۸۳۱ فجمیع نفوس آل یعقوب التی
دخلت الی مصر فکانت سبعین نفسًا اور ترجمے انگریزی بھی اسکے موافق
ہین اور تفسیر ڈوائی اور چرڈمینٹ مین ذیل اس ورس کے بیان تفصیل
ستر کا یون ہے اولاد لیاہ سے ۳۲ اولاد زلفا سے ۱۶ اولاد راحیل سے ۱۱
اولاد بلہا سے سات اور تمے کل ۶۶ ہوی اور یعقوب اور یوسف کے
دو بیٹون کے ساتھہ ملکر ستر بنین جیسا کہ اسٹاک ہوس نے تصریح کی ہے
حالانکہ ترجمہ یونانی اور اسیطرح ورس ۱۴ باب ۷ اعمال مین بجہتر شخص لکھے

تیرہویں روایت

ہین پس یا تو عبری اسجا غلط اور محرف ہے یا ترجمہ یونانی اور انجیل ورس ۹
باب ۲ شمار کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور سنہ ۱۸۴۲ وے جو اس وبا مین مرے
چوبیس ہزار تھے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ اما کسانیکہ ازین قہر الہی مردند بست و چہار
ہزار نفر بودند عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وکان من مات اربعة وعشرین الفًا من البشر اور ترجمہ
انگریزی بھی اسکے موافق ہین اور ورس ۸ باب ۱۰ نامہ اول کرنتھیونکا اس حادثہ کے

بیان مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ اور ایک دن مین تیئیس ۲۳ ہزار مارے گئے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور دن بھر مین تیئیس ۲۳ ہزار مر گیئے فارسنہ ۱۸۴۲ وساقط گشتہ
دریکرور بست وسہ ہزار نفر عربیہ سنہ ۱۸۳۱ افبلک منہم فی یوم واحد ثلاثہ و

چودھوین سوال

عشرون الفا پس دونون مین ایکہزار نفر کا فرق ہے ۱۴ درس ۴۳ باب ۳۲ استثنا
کو درس ۱۱ باب ۱۵ رومنہ سے مخالفت ہے اور اوسمین ہارنصاحب نے

تیسرا سوال

اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین عبارت عبری کو مشکوک
کہا ہے مقصد دوسرا عہد عتیق کی کتابونکے بیان مین جو سوای توریت
مین اور اسمین بھی چار فصلین ہین **فصل اول** اس امر کے بیان مین کہ سولہ
ان کتابونکے اور کتابین بھی الہامی اور سچی نہین جنکو اہل کتاب نے کہدیا ہے
اور اسیطرح بہت اور کتابین بھی منسوب طرف انہین انبیاء کے نہین
کہ وے اب گم ہین اور جمہور سیحی اونکو واجب التسلیم اور الہامی نہین کہتے
اور وے سچی کتابین الہامی تبے ہین ۱ جنگ نامہ جسکا حوالہ درس ۱۴
باب ۲۱ شمارین ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل اس درس کی ہے
کہ غالبًا یہہ کتاب وہ نہی جو موسی نے تعلیم یوشع کے لیئے لکہی تہی اور اوسمین
بیان سترون زمین موآب کا تہا ۲ کتاب الیسر جسکا حوالا درس ۱۳
باب ۱ کتاب یشوع اور درس ۳ باب ۱ کتاب ۲ سموئل مین ہے ۳ کتاب یاشر
پیغمبرون خانی کی جسکا حوالہ درس ۴ باب ۲ اخبار الایام مین ہے یہہ کتاب شیعیا

کتاب عید وغیب بین کی اور ادن دونونکا حوالہ ورس ۵ باب ۱۲
تاب ۲ اخبار الایام مین ہے ۶ کتاب ناتہن نبی ۷ کتاب اخیاہ نبی
شاہدات عید وغیب بین اور ان تینونکا حوالہ ورس ۲۹ باب ۹ کتاب ۲
خبار الایام مین ہے ۸ اعمال سلیمان علیہ السلام جسکا حوالہ ورس ۱۴ باب ۱۱
تاب ۱ سلاطین مین ہے ۱۰ کتاب اشعیا جسمین حال عزیاہ بادشاہ
ہودا کا اول سے آخر تک لکھا تہا اور حوالہ اوسکا ورس ۲۲ باب ۲۶ کتاب ۲
اخبار الایام مین ہے ۱۱ کتاب شاہدات اشعیا جسمین حزقیا بادشاہ کا
حال مفصل مرقوم تہا اور حوالہ اوسکا ورس ۳۲ باب ۳۲ کتاب ۲ اخبار الایام
مین ہے ۱۲ کتاب تاریخ تصنیف سموئیل علیہ السلام کی جسکا حوالہ ورس ۳۰
باب ۲۹ کتاب ۱ اخبار الایام مین ہے ۱۳ ایک ہزار پانچ گیت تصنیف سلیمان علیہ
السلام کی ۱۴ کتاب بیان خواص نباتات اور حیوانات مین تصنیف سلیمان
علیہ السلام کی ۱۵ تین ہزار امثال سلیمان جنمین کی کچہہ اب بہی باقی ہین
اور حوالہ ان تینونکا باب ۴ کتاب ۱ سلاطین کی ورس ۳۲ و ۳۳ مین ہے
۱۶ مرثیہ یرمیاہ کہ سوای اس نوحہ یرمیاہ کے تہا اور حوالہ اوسکا ورس ۲۵ باب
کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے تفسیر ڈوالی اور رچرڈمینٹ مین ہے کہ یہہ
مرثیہ اب گم ہے اور یہہ یقیناً وہ نہین ہو سکتا جو اب نوحہ یرمیاہ کہلاتا ہے
مشہور ہے اسلیئے یہہ نوحہ غارت ہونے اور شلم اور ہلاک ہوتے صدقیاہ

اور وہ مرثیہ موت یوشیاہ پر تھا ۲ ابہت اور کتابین کہ موافق اقرار علماء
رومن کاتلک کے یہودیونے بہارڈ الین اور جلادین تہین اور موافق اقرار
کریز اسٹم کے بعضے ایسی ہی کتابون کی طرف ورس ۲۳ باب ۲ متی
مین اشارہ ہے ممفرڈ اپنی کتاب سوالات السوال مین جو سنہ ۱۸۴۳ مین
لندن مین چھپی ہے ذیل سوال دوم کے لکھتا ہے تیسے کتابین جنمین یہہ ذکر تہا
(یعنے جسکو متی نے ورس ۲۳ باب ۲ مین لکھا ہے) نیست نابود ہوگئین مین
اسلیئے جو کتابین نبیونکی اب موجود ہین کسی مین عیسی ناصری نہین کہلاتے
کریز اسٹم اپنی ہوملی یعنی تفسیر نوین متی مین لکھتے ہین بہت سے پیغمبرونکی
کتابین نیست نابود ہوگئین اسلیئے کہ یہودیونے غفلت بلکہ بے دینی سے بعض
کتابونکو کہو دیا ہے اور اونہون نے بعض کتابین بہارڈ الین اور بعض
جلادین یہان تک قول کریز اسٹم کا تہا اور یہہ بات کہ اونہون نے دیسے
کتابین بہارڈ الین اور جلادین نہایت غالب معلوم ہوتی ہے کیونکہ
اونہون نے یہہ دیکہکر کہ حواری مسئلون دین عیسوی کے لیئے اون
کتابونسے سند پکڑتے ہین لیکے یہہ فعل کیا ہوگا اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودیونے
اون کتابونسے جنکا حوالہ متی نے دیا ہے دیکہو جسٹن کو طریفون کے خلاف
مین کہتا ہے کہ یہودیونے بہت کتابین عہد عتیق سے نکال ڈالین تاکہ
معلوم ہوجاوے کہ عہد جدید پوری موافقت اوس سے نہین رکہتا اس سے

یہ بات صریح معلوم ہوتی ہے کہ بہت ہی کتابین عہد عتیق کی نیست
نابود ہوگئین انتہی تفسیر ڈوائی اور رچرڈسینٹ مین کتاب امثال کے
دیباچہ مین یون مرقوم ہے کہ اس بادشاہ روشن ضمیر (یعنی سلیمان علیہ السلام)
نے موافق اوس عقل کے جو اوسکو خدا نے بخشی تہی واسطے تعلیم
اور منفعت خلق اللہ کے بہت کتابین بنائین اور انمین سے فقط تین
ہی کو عزرا نے کتب قانونی مین داخل کیا اور باقی کو یا اس لحاظ سے
کہ اونکی تالیف سے تعلیم مذہبی مقصود نہ تہی یا اس لحاظ سے کہ اتفاق سے
خراب ہوگئین نہین ناقص خیال کیا اور اب اوس بادشاہ کی تصنیف سے
جسکی تصنیف تین ہزار مثالین اور ایکہزار پانچ گیت اور کتاب بیان
خواص نباتات اور حیوانات مین تہین فقط کتاب امثال اور جامعہ اور
نشید الانشاد باقی ہین اور بس انتہی اور اوسی تفسیر مین ذیل شرح ورس ۲۵
باب ۲۵ کتاب ۲ سلاطین کے مرقوم ہے کہ اس یونس پیغمبر کا فقط اسی
درس مین اور اوس مشہور پیام مین جو نینوی کو لیے گئے تہے ذکر ہے
اور بس اور وے پیشین گویان جنسے اونہون نے بادشاہون اور لوگون کو
لڑائی بادشاہ سریا پر دلیر اور تیز کیا تہا کہین مرقوم نہین مگر اوسکا
سبب صرف یہی نہین کہ بہت سے پیغمبرونکے مکتوبات ہمارے
پاس نہین رہے بلکہ یہہ بہی ہے کہ پیغمبرون نے اپنی بہت سی پیشین

گویون کو لکھا ہی نہین ہے انتہی دیکھوتے سب کتابین جنکا ذکر اوپر گذر
اب عنقا صفت معدوم ہین اور سوای نام کے اب کچھہ باقی نہین
اور جب محافظت اہل کتاب کی ایسی ہو کہ غفلت مین اتنی سچی کتابین
گم کردین تو بہلا پھر کیا خاک گم ہوسنے بعضے جلون یا بعض حرفون سے
ہم شکایت کرین اور وے کتابین جنکو جمہور مسیحی نہین مانتے ہے ہین
۱ کتاب تیسری عزرا کی اور اوسکو رومن کاتلک اور پروٹسٹنٹ
واجب التسلیم نہین سمجھتے اور کہتے ہین کہ اسمین الحاق ہوگیا ہے اور
کلیسیا یونانی یک اب تک اوسکو مانتا ہے ۲ چوتھی کتاب عزرا کی اور بعض
مرشدون کلیسیائے نے اوسکا حوالہ بھی دیا ہے مگر اب مسیحی اوسکو نہین
مانتے اور جعلی بتلاتے ہین ۳ معراج اشعیا کہ اشعیا علیہ السلام کی طرف
منسوب ہے۔ اور جمہور اوسکو جعلی کہتے ہین اور ہیرکس نے جو چوتھی صدی
تہا اوسکو مانا تہا ۴ مشاہدات اشعیا کہ یہہ بھی اشعیا علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے اور اوسکو جعلی کہتے ہین ۵ چند ملفوظات جو
حبقوق علیہ السلام کی طرف منسوب ہین ۶ زبور جو سلیمان علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے اور قدماء نے اوسکو مانا اور اور سچی کتابون کے ساتھہ
ملاکر لکھتے تہے جیسا کہ اب تک نسخہ پرانے کودکس اسکندریانوس مین
اور کتابونکے ساتھہ ملی ہوئی ہے اور مارنصاحب جلد دوسری مین

س امر کی مقربین جیسا کہ انشاء اللہ نقل اونکے قول کی آخر اس مقصد مین آتی
ہے اور اب عیسائی اوسکو جھوٹی جانتے ہین پس دیکھو لازم نہین کہ فقط
نسبت سے کوئی کتاب تصنیف منسوب الیہ کے حقیقۃ ہوجاوے فصل

فصل دوسرے

دوسری مقصد دوسرے کے اس امر کے بیان مین کہ جمہور علماء مسیحی
ان کتابون سے جس کتاب کو جس مصنف کی طرف نسبت کرتے ہین اغلب
یون ہے کہ اکثر اونہین کتابون مین ایسے فقرے اور عبارتین ملا دی جاتے
ہین جو اونکے قول کے مخالف ہین کہ وے ہی لاجارہ ہوکر اونکو الحاقی کہتے
ہین مثلاً کتاب یوشع جو تصنیف یوشع علیہ السلام کے موافق مذہب جمہور کے
ہے اوسمین بعض فقرات ایسے ہین ورس ۱ باب ۱۵ اور یسوع نے اہر دن کے

پہلا فقرہ

پیچھون بیچ اوسجگہہ پر جہان اونکا ہنونکے قدم ثابت ہوئی جو عہد نامے
کے صندوق کے حامل تھے بارہ پتھر نصب کیے چنانچہ وے آج کے دن تک

دوسرا فقرہ

وہان ہین ورس ۹ باب ۵ مین ہے آج کے دن تک اوسجگہہ کا نام جلجال ہے

تیسرا فقرہ

ورس ۲۶ باب ۱۰ پھر اونہون نے اون پتھرونکا بڑا تودہ کیا جو آج تک ہے

چوتھا فقرہ

جب خداوند نے اپنے قہر کی بھڑک کو اون پر سے پھیرا اس لیے اوسجگہہ کا
نام آج تک عمق العکور ہے باب ۷ ورس ۲۶ اور یسوع نے عی کو جلا کے ہمیشہ

پانچوان فقرہ

کے لیے راکھہ کا تودہ کردیا سو وہ آجکے دن تک ویران ہے ۲۹ اور اوسنے
عی کے بادشاہ کو پھانسی دے کے شام تک درخت پر لٹکا رکھا

اور جو نہین افتاب غروب ہوا یسوع نے حکم کیا کہ اوسکی لاش کو درخت سے
اوتارین اور شہر کے دروازے پر پھینک دین اور اوس پر پتھرو نکا بڑا
چھٹا فقرہ تودہ کرین سو وہ آجکے دن تک ہے باب ۸ ورس ۲۹ تب افتاب نے ڈوبنے
کیا اور ماہتاب کہڑا رہا یہان تک کہ اون لوگون نے اپنے دشمنون سے
ساتوان فقرہ انتقام لیا کیا یہہ کتاب الیسیر مین نہین لکھا ہے الخ ۲۷ غار کے منہتہ
آٹھوان فقرہ بڑے بڑے پتھر رکھے چنانچہ وے آجکے دن تک ہین ورس ۲۹ باب ۱۳
لیکن بنی اسرائیل نے جسوری اور معکاتیون کے مارنیکا ارادہ نکیا اور وے
نوان فقرہ آج تک بنی اسرائیل کے درمیان بستے ہین ورس ۱۴ باب ۱۴ سو جب یون
اوسوقت سے آج تک قنزی یفنہ کے بیٹے کالب کی میراث ہوا الخ
دسوان فقرہ ورس ۶۳ باب ۱۵ مین ہے یبوسی بنی یہودا کے ساتھہ آجکے دن تک یروشلم
مین بستے ہین ورس ۱۰ باب ۱۶ مین ہے وے آجکے دن تک بنی
افرایم کے ساتھہ بستے ہین الخ باب ۲۴ ورس ۲۹ اور ایسا ہوا کہ بعد ان
باتونکے نون کا بیٹا یسوع خداوند کا بندہ جو ایک سو دس برس کا
بورہا تہا رحلت کر گیا ۳۰ اونہون نے اپنی میراث کی اطراف مین
تمنت السرح مین جو کوہستان افرایم مین کوہ جعس کی سمت شمال
کو ہے اوسے دفن کیا ۳۱ اور بنی اسرائیل یسوع کی زندگی تک الے اخر
الباب اور تیے عبارتین دلالت کرتی ہین کہ اس کتاب کا مصنف یوشع علیہ السلام

نہین اور ورس ۱۳ باب ۱ کا دلالت کرتا ہے کہ لکھنے والا اس کتاب کا
بعضے حالات کو کتاب الیسیر سے دیکھہ کر لکھتا ہے اور جو مصنف الیسیر کا
ہم عہد یا بعد زمانہ داؤد علیہ السلام کے ہوا ہے جیسا ورس ۲۰ باب ۱
کتاب سموئیل سے معلوم ہوتا ہے پس اسکی موافق لکھنے والا کتاب
یوشع کا سیکڑون برس بعد یوشع علیہ السلام کے ہوگا اور جمہور کی طرف سے
بھی مفسر لاچار رہو کر عذر الحاق کا کرتے ہین اور جزئی کوئی الحاق کرنیوالا
اون سے متعین نہین ہوسکتا تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل تفسیر
ورس ۹ باب ۴ کی ہے کہ یہہ جملہ چنانچہ وے آجکے دن تک وہان ہین
اور مانند اسکی اکثر کتابون عہد عتیق مین پائے جاتے ہین اغلب کہ
الحاقی ہون انتہی دیکھو بنا چاری انگلون اور بہ ظن غالب الحاقی کہتے ہین اور یہہ
معلوم ہوا کہ تمام عہد عتیق کی کتابون مین ایسے جملے جہان ہون اونکے گمان غالب کے
موافق وے سب الحاقی ہین اور ایسا ہی ذیل تفسیر ورس ۱ باب ۱۶ کی
اوسی تفسیر مین الحاق کا اقرار ہے اور ذیل تفسیر ورس ۶۳ باب ۵ کی ہے
اس فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب یوشع علیہ السلام کے قبل ساتوین
سال جلوسی داؤد علیہ السلام کی لکھی گئی ہے اور ذیل تفسیر ورسون
باب چوبیسون کے اوسی تفسیر مین مرقوم ہے کہ پانچ ورس اخیر اس باب کے
بلاشبہ تصنیف یوشع علیہ السلام کی نہین فینحاس یا سموئیل نے الحاق

کئے ہونیکے اور ایسا الحاق قدما مین بہت رایج تہا انتہی ملخصًا دیکہو اسجا
الحاق تو بنا جاری یقینی مانا لیکن سبب نہوے سند قطعی کے الحاق ریو
متعین نہو سکا صرف اٹکلون کہا گیا اور جملہ اخیرہ سے معلوم ہوا کہ یہہ الحاق
قدما مین بہت رایج تہا پس اونکے رواج نے کتب عہد عتیق کو خوب
ہی سنوارا ہوگا اور سیکڑون برسیکے عرصہ مین بہت ہی کچہہ الحاق اونمین
ہوا ہوگا گو سبب نہوے قرینہ جلی کے ہر جا ہیچا نا خادے اور باب ہا رہین
نحمیا مین ورس اول سے ورس چھبیسوین تک دلالت کرتا ہے کہ وہ
کلام نحمیا کا نہین اور یہان بنا جاری اونکے مفسر اقرار الحاق کا کرتے ہین
اور الحاق کرنیوالا انکے نزدیک متعین نہین ہو سکتا ہار نصاحب جلد چہوتھی
اپنی تفسیر مین الحاقی ہونے ان ورسون کو ترجیح دیتے ہین اور سچ ہے
کہ کلام نحمیا سے وے ورس نہین معلوم ہوتی اور نہ اسجا کے قصہ سے
اونکو علاقہ ہے اور سات باب اخیر امثال سلیمان علیہ السلام کے
باب پچیسوین سے باب اکتیسوین تک تصنیف سلیمان علیہ
السلام کی نہین بلکہ سیکڑون برس بعد وفات اونکی کے ملائے
گئے ہین ورس ۳۵ امثال کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳
اور تیے ہی سلیمان کی تمثیلین ہین جنہین شاہ
یہودا حزقیا کے رفیقون نے قلم بند کیا فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ این نیز

امثال سلیمان ہست کہ مردمان حزقیا بادشاہ یہود انتقل کردند فارسیہ ۱۸۴۵
اینہا نیز امثال سلیمان اند کہ انہار امردمان حزقیاہ ملک یہود اجمع نمودند
عربیہ ۱۸۳۱ فہذہ ایضاً امثال سلیمان التی استکتبہا اصحد قا، حزقیا
ملک یہوذا اور اور ترجمے انیکے موافق ہین پس دیکھو کہ اس باب سے باب
۲۹ اوتیسوین تک پانچ باب کو حزقیا بادشاہ کے ملازمون نے جمع کیا ہے
اور جو حزقیا قریب دو سو اٹھائیس ۲۲۸ برس بعد وفات سلیمان علیہ السلام
کے ہوا ہے تو یہہ الحاق بہی بعد اسقدر مدت کے ظہور مین آیا ہے
۴
اور ورس اباب تیسوین ۳۰ کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ آحور بن وقی کی باتین
اور اس مرد کا منشا کا کلام آتی ایل سے ہان اتی ایل اور اوکال سے فارسیہ
۱۸۴۵ کلمات آگور پسر یاقہ یعنی وحی کہ ان مردبہ ایتیل بہ ایتیل و اقال
بیان کردہ انیست اور فارسیہ ۱۸۳۹ قریب ایسے ہے مگر مترجمون عربیہ نے
اسجا تماشا کیا ہے کہ سنہ ۱۸۱۱ والا اس درس کو صاف ہضم کر گیا اور
سنہ ۱۸۳۱ و امیے نے یون ترجمہ کیا ہذہ اقوال الجامع بن القای الرویالتی
تکلم بہا الرجل الذی اللہ معہ واذا کان اللہ معہ ایدہ فقال دیکھو یہہ کہان
اور اگلے ترجمے کہان اور درس اباب ۳۱ امثال کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳
لموئیل بادشاہ ہے کے منشا کی باتین جو اوسکی ماں نے اوسے سکہلائین
فارسیہ ۱۸۳۹ انیست کلمات بادشاہ لموئیل مقالاتیے کہ مادرش در تعلیم او

فارسیہ ۸۴۵ اکلمات لموئیل ملک یعنی وحی ئیکہ مادرش باو تعلیم نمود عربیہ
سنہ ۸۴۱ اکلمات لموئیل الملک الرویا التی ادبتہ فیہا امہ پس باب ۳۱ و ۳۲
بہی یقیناً الحاقی ہے اور تصنیف سلیمان علیہ السلام کی نہین اور معلوم
نہین کہ آجور اور لموئیل کون اور کس زمانہ مین تہے اور مفسر اہل کتاب کے
کچہہ اٹکلون کہتے ہین گو اونکو اب تک یہہ معلوم نہین کہ کون تہے اور کس زمانہ
مین ہوئی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ ہولڈن نے اس خیال کو
کہ لموئیل نام سلیمان کا ہے رد کرکے تحقیق کیا ہے کہ یہہ کوئی اور شخص ہے
اور کوئی دلیل کافی اسبات کی ملی ہوگی کہ کتاب لموئیل اور کتاب
آجور کی الہامی ہین ورنہ کتب قانونی مین داخل نہوتین انتہی دیکہو اٹکلون
کہتے ہین کہ قدماء کو کوئی دلیل کافی ملی ہوگی کہ کتاب یرمیا مین باب
۵۲ و ۵۳ کو الحاقی کہتے ہین تفسیر مذکور مین ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس باب کو
عزرا یا کسی اور شخص نے واسطے توضیح پیشین گوئون یرمیا کے
جو باب گذشتہ پر تمام ہوین اور نوحہ یرمیا کے الحاق کیا ہے اور بارنصاب
صفحہ ۱۹۵ جلد چوتہی مین لکہتا ہے کہ یہہ باب بعد یرمیا کی بعد رہائی یہود کے
بابل سے جبکا ہوڑا بیان اوس باب مین پایا جاتا ہے ملا یا گیا ہے
پس ان مفسرون کی تحریر سے معلوم ہوا کہ یہہ باب قطعاً الحاقی ہے
... الحاق کرنیوالا متعدد نہین۔ اٹکلون عزرا یا کسی اور شخص کو کہتے ہین

اور ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جو تھی جلد مین لکھتا ہے اس پیغمبر کے
ملفوظات عبرانی مین ہین مگر ورس ۱۱ باب ۱ کا کہ وہ زبان کسدیون مین ہے
انتہی کہتا ہون مین کہ یہہ ورس الحاقی ہے ورنہ سب کتاب عبری زبان مین
ایک فقرہ کسدیون کی زبان کا کہان سے آیا کسی اوس زبان والیکا
یہہ الحاق ہے اور فاضل وِنّا بھی کہتا ہے کہ وہ الحاقی ہے جیسا اور
توریت وغیرہ مین بھی مثل اس الحاق کی پایا جاتا ہے اور کارن
کا ملک صفحہ ۱۶۱ اپنے تیسرے رسالہ مباحثہ مین جو ۱۸۵۲ مین اگرہ مین چھپا
اور وہ مباحثہ ہلدری وارن صاحب سے ہوا تھا لکھتا ہے کہ مشہور
سٹاہلن جرمنی نے کہا ہے کہ کتاب اشعیا مین باب چالیسوین
سے چھیاسٹوین باب تک ممکن نہین کہ تصنیف اشعیا کی ہو انتہی دیکھو

فصل تیسری

ستائیس باب کتاب اشعیا کے الحاقی
ہین اور اسیطرح حال اور کتب کا سمجھنا چاہیے فصل
میسری مقصد دسیکے اس امر کے بیان مین کہ ان کتابون کے نسخون
عبری اور یونانی اور لاطینی اور بعض اور قدیم ترجمون مین بھی ایسا
خلاف ہے کہ تحریف کو بعض جا یقینی اور بعض جا مظنون کرتا ہے اور
یہان بھی کچھہ تھوڑے سے شواہد لکھنے مین آتے ہین اظہار صاحب اول شاہد
جلد چوتھی شرح انجیل مین لکھتے ہین کہ ہمارے یہان کتاب استیر

ورس ۳ باب ۱ پر ختم ہوتی ہے اور یونانی اور لاطینی مین دس ورس اس
باب مین اور چھ باب اور زائد ہین اور ان سب کو کلیمنٹ یونانی اور رومی وغیرہ
مانتے ہین ۲ ورس اخیر باب بیالیسوین کتاب ایوب کا عربی مین یون ہے ہذہ السفر
اور ایوب عمر دراز اور پر سالہ مرگیا فارسیہ ۱۸۳۸ و ایوب پیر و سالخوردہ شدہ وفات
یافت عربیہ ۱۸۳۱ و شاخ ایوب و شبع من ایامہ و مات اور ترجمہ یونانی مین اس
ورس کے آخر مین یہہ عبارت زائد ہے لیکن لکھا ہے کہ وہ اون لوگونکے ساتھہ جنہین خدا
اوٹھانا ہے پھر اوٹھیگا اور بعد اس جملہ کے ایک نسب نامہ ایوب کا اور کچھہ حال اونکا بھی
اختصار کے مرقوم ہے اور اس تتمہ کو گامٹ اور ھرڈر نے جز کتاب الہامی کا
واجب التسلیم مانا ہے اور فلو اور پولی ھسٹر نے بھی اویسے مانا ہے اور ارجن کے وقت
بھی اوسکو مانتے تھے اور تھیوڈوشن نے بھی اپنے ترجمہ یونانی مین اس تتمہ کو لکھا
مگر اب متاخرین اوسمین شک کرتے ہین تفرھنری اور اسکاٹ مین سے کہ ظاہر اتہ تتمہ
گو بیشتر مسیح علیہ السلام سے لکھا گیا مگر ترجمہ یونانی تھیوڈوشن اور ترجمہ لاطینی مین
مابین ورس ۲۳ و ۲۴ باب ۳ دانیال کے راگ تین لڑکونکا اور آخر اوس کتاب
تاریخ سسانہ اور کھانی بل اور ڈریگن کی باب تیرھوان اور چودھوان کرکے مرقوم
اور سب ترجمون انگریزی و رومن کاتلک مین ابتک موجود اور واجب التسلیم ہے مگر لاطینی
اور ترجمہ یونانی کو ڈکس واٹیکانوس مین بعد ورس ۳ کے زبور چودھوین کی
عبارت زائد ہے اونکی یگلے کھلی ہوئی قبرین ہین وے اپنی زبانون سے

دوسرا شاہد

ہوت سکہتے ہین اونکی لبون کے اندر کالے سانپو کا زہر ہے اونکے منہ
مت اور کروا ہٹ سے بہری ہین اونکے پانون خون کرنے کے
لیئے تیز رو ہین ہلاکی اور اذیت اونکی راہون مین ہے اور وے ارام کی
راہ نہین پہچانتے ہین اونکی انکہونکے سامنے خدا کا خوف نہین ہے
انتہی اور عبر مین یہہ سب عبارت مبہم ہے لیکن جو پولوس مقدس نے
اوس عبارت کو باب ۳ نامہ رومیہ مین ورس ۱۳ سے ۱۸ تک موافق
لاطینی اور ترجمہ یونانی کے نقل کی ہے تو ظاہر ہوا اونکے نزدیک یہہ عبار
واجب التسلیم تہی کہ عبری سے ساقط ہو گئی ہے یا شاید پولوس
مقدس نے ترجمہ یونانی مذکور سے غلطی کہا کر غیر کلام الہی کو کلام الہی سمجھکر اپنے خط
مین نقل کیا ہوگا ورس ۷ ازبور اکیسوین کا جواب ترجمون ہفتادیہ اور
فارسیہ مین اوسکو ورس ۱۶ ازبور ۲۲ کا کرکے لکہا ہے لاطینی مین یون ہے
کیونکہ کتون نے مجہہ کو گہیرا ہے شریرونکے گروہ نے میرا احاطہ کیا ہے اونہون
نے میرے ہاتہہ اور میرے پانو چھید ہے انتہی اور عبر مین جملہ اخیرہ یون ہے
اور دونون ہاتہہ میرے مانند شیر کی ہین اور بحمد اللہ کہ اسمجا تب پروٹسٹنٹ
ہی لاچار ہو کر عبارت عبر یکے خراب ہونے کا اقرار کرتے ہین اور سب
اپنے ترجمین موافق لاطینی کے کرتے ہین یہہ بہی حکمت ہے کہ اسکے موافق
اونکے زعم مین مسیح علیہ السلام پر یہہ خبر خوب جمتی ہے ورنہ اور جگون غلط ہین

پانچوان شاہد

جو مشہور ہو چکے ہین اب تک برا تصرف ظاہر مین نہین کرتے اور روم کا ملک
تو اول ہی سے سب حالا طینی کو عبری سے افضل اور معتبر زائد سمجھتے
ہین اور بعض علماء مسیحی نے کہا ہے کہ کاتبون یہود نے یہہ فرق اسلیئے
کیا ہے تاکہ یہہ عبارت مسیح علیہ السلام کی تکلیف پر صادق نہ آوے

چھٹا شاہد ۶ ورس ۶ زبور چالیسوین کا موافق عبری کے یون ہے ہدیہ سنہ ۱۸۴۳
ذبیح اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو نے میرے کان کھوئے جڑھاوے خطیت کا تو
طالب نہین فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ ہ ذبیحہ و قربانی را راضی نیستی اما گوشہائے
مرا کشادہ الخ اور ترجمہ یونانی مین اس جملہ کی جگہہ تو نے میرے کان کھوئے
یون واقع ہوا ہے تو نے میرے لیئے ایک بدن طیار کیا اور موافق
یونانی کے ترجمہ عربیہ مین بھی واقع ہے مگر اوسمین زبور ۳۹ مین ورس ۶
اریکے اوساد لکھا ہے عربیہ سنہ ۱۸۳۱ ذبیحہ و قربانا لم تشا بل جسدا اھیات
لی اور ورس ۵ باب ۱۰ نامہ عبرانیون مین پولوس مقدس ہی اسکو یون
نقلکرتے ہین ہدیہ سنہ ۱۸۴۲ قربانی اور نذر کو تو نے نچاہا پر میرے لیئے ایک
بدن تیار کیا اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ فرق غلطی کاتب کی
ہوا ہے جونسا مطلب صحیح ہو انتہی اسسبا مفسر ایک کو صحیح اور دوسرے کو
غلطی کاتب کے سبب غلط بتلاتا ہے مگر اوسکے نزدیک تعیین نہو سکی اور
تفسیر ڈوالی اور رچرڈ سینٹ مین ہے کہ عجیب ہے جو ترجمہ یونانی مین ورس ۵

شاہد ساتوان

باب نامہ عبرانیونکے اندر عیوض اس فقرہ کے یون واقع ہوا تو نے میرے لیئے
ایک بدن طیار کیا انتہی پس اس تفسیر کے موافق ظاہرا غلطی منسوب
طرف ترجمہ یونانی اور نامہ عبرانیون کے ہے ۷ ورس ۶ زبور ایکسو
پانچوین مین موافق عبری کے یہہ جملہ ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ء اونہون نے
اوسکے سخن سے سرکشی نہ کی فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ء از فرمان او تمرد نکردند
فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ء و بکلام او مخالفت نکردند اور یونانی مین یہہ جملہ یون ہے
اونہون نے اوسکے سخن سے سرکشی کی دیکھو اول مین نفی اور دوسرے مین
اثبات تفسیر ھنری اور اسکاٹ مین ہے اس فرق کے سبب سے
مباحثہ نے بہت طول پکڑا ہے اور ظاہرا یہہ فرق داخل کرنے حرف
نفی یا چھوڑنے اوسکے سے پیدا ہوا ہے انتہی یعنے یا تو عبر مین غلطی سے
حرف نفی کا لکھا گیا یا وہ حرف یونانی مین چھوٹ گیا دیکھو خود انکے
مفسرون نے اسجاہات پانون اپنے گم کرکے لاچار ہوکر اقرار غلطی
کیا اون دونون سے کیا ۸ ورس پانچوان زبور اکاسیوین کا موافق
عبری کے یون ہے اوسنے یوسف کے لیئے جب وہ زمین مصر کے برابر
آنجا جہان مینے وہ بولی سنی جسے مین نہین سمجھتا تو یہہ دستور ٹھہرایا
اور ترجمہ یونانی مین یہہ کلام جہان مینے وہ بولی سنی جسے مین نہین سمجھتا
وہان سے جہان اوسنے وہ بولی سنی جسے وہ نہ سمجھا اور پروٹسٹنٹ

شاہد اٹھوان

جو ظاہر مین بڑا دم عبری کا بھرتے ہین اسمجا اکثر اپنے ترجمون مین موافق
یونانی کے لکھتے ہین نہ عبری کے یہان بہی اونہون نے لاچار ہوکر
عبری کو چہوڑا ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ اوسنے یوسف کے لیئے جب وہ زمین
مصر کے برابر پہنچا جہان اوسنے وہ بولی سنی جسے وہ نہ سمجہا الخ
عربیہ سنہ ۱۸۳۱ شہادۃ وضعہا فی یوسف عند خروجہ من ارض مصر مع
لسانا لم یکن یعرفہ مگر ترجمون فارسیہ مین ابتک موافق عبری ہے
فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ در انجا زبان مجہول را می شنید م فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ من در انجا

نوان شاہد زبانی را کہ نفہمید م شنید م ۹ ورس ۱۶ زبور ایکسو اونیسوین ۱۱۹ مین موافق
عبری کے یون ہے گروہ شریرون نے مجہے بہوت ایا الخ اور موافق یونانی
کے یون ہے شریرون کی جالون نے مجہے کہیرا الخ اور رومن کاتلک سلفا
خلفا اپنے ترجمون مین موافق یونانی کے لکہتے آئے ہین مگر اسجا پروٹسٹنٹ
بہی عبری کو چہوڑکر موافق یونانی کے اپنے ترجمون مین لکہتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۳
شریرون کی جالون نے مجہے کہیرا الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ دامہای عاصیان
مرا گرفتہ بہت الخ فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ دستہای شریران مرا احاطہ نمودند الخ عربیہ
سنہ ۱۸۳۱ حبال الخطاۃ التفت علیّ الخ اغلب کہ اسجا سب مسیحی بالاتفاق

دسوان شاہد عبارت عبری کو ناپسند کرتے ہین ۱۱ ورس ۱۸ باب ۱ امثال کا عبری مین ایسے
معنی واقع ہوا ہے کہ کچہہ مطلب اوسکا سمجہا نہین جاتا یونانی والون نے اسکا یون ترجمہ کیا ہے

وہ جو دوست سے جدا ہوا چاہتا ہے عذر ڈھونڈتا ہے لیکن وہ ہمیشہ
قابل ملامت ہوگا انتہی اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ کا بھی اسکے موافق یون ہی ہے
من یرید الابتعاد عن صدیقه یلتمس حجةً وفی کل وقت
یکون معیّرًا اور بعض نے عبری کے حاشیہ پر ایک عبارت لکھی ہے
کہ اوسکے موافق اب پروٹسٹنٹ اکثر ترجمہ کرتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ مفرد خواہش
کی مطابق ڈھونڈتا ہے اور ہر منصوبہ مین چپیرتا ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ اکیلا
خود را ممتاز میگرداند بمقتضاے رغبت خود می جوید و خود را در ہر نکتہ داخل میکند
فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ مرد متفرد کہ جویای ہوس (خویشتن) ست بر ہر فن مجادلہ مینماید
دیکھو اپنی رائے کی موافق اٹکلون تفسیر کرنا اور اوسکو کلام الہی بتلانا ایک
بڑی جرات ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ اسمجا اصل عبری
بہت ہی پوشیدہ ہے ۱۱ اور س ۴۳ باب ۲ یرمیا مین جملہ اخیرہ موافق گیارہوان شاہد
عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ مین یہ اوسے جستجو سے نہین پایا بلک
اون سبھون پر اور یہہ جملہ یونانی اور سریانی مین یون ہے میںنے اوسے
کہدیے ہوئے سوراخ مین نہین پایا بلک اوپر ہر بلوط کے اور ترجمہ فارسیہ
سنہ ۱۸۳۸ مین موافق اسکے یون ہے جان مسکینان بیگناہ را در حفرہ نیافتم
بلکہ بر درخت بلوط ۱۲ اور س ۱۵ باب ۱۱ یرمیا کا موافق عبری کی یون ہے بارہوان شاہد
ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ میرے کہر مین ہر سیارے کو کیا کام کہ بہت خرابی کرتے ہین

اور مقدس گوشت تجھہ سے گذر جاتا جب تو بدکاری کرتے الخ اور یہہ جملہ
مقدس کو شت تجھہ سے گذر جاتا ترجمہ یونانی مین یون ہے کیا نازین اور پاک
گوشت تجھہ سے تیری خرارتین ہٹا دینگے ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء موافق یونانی کے
ہے ھل ان اللحوم المقدسة تدفع عنك سيئاتك اور ترجمہ
لاطینی اور ترجمہ انگریزی رومن کاتلک کے بہی موافق یونانی کے ہین مگر جو
پروٹسٹنٹون کو کچھہ اسسے بڑا مطلب نہین حاصل ہوتا اکثر اپنے ترجمون مین
موافق عبری کے لکھتے ہین فارسی ۱۸۳۸ء گوشت مقدس از تو موقوف شد
تیرہوان مد ۱۳ اور س ۳۲ باب ۳۱ یرمیا مین موافق عبریکے ایک جملہ یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء
اور اونہون نے میرے اوس عہد کو توڑا باوجودیکہ مین اونکا شوہر تہا اور یونانی
مین بجاے اسکی باوجودیکہ مین الخ یون ہے اور مین نے اونکا لحاظ نکیا دیکھو
کہان اور یہہ عبارت کہان اور پولوس مقدس ورس ۹ باب ۸ نامہ عبرانیون مین
موافق یونانی کے اس درس کو نقل کرتے ہین ہندیہ ۱۸۴۲ء اور مینے اونکا لحاظ
چودہوان مد نکیا انتہی ۱۴ ورس ۱۵ باب ۴۶ یرمیا کا موافق عبری کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء
کیا سبب ہے کہ تیرے بہادر گرائے گئے وے کہڑے نرہے کیونکہ خداوند نے
اونکو اوندہا کیا فارسی ۱۸۳۸ء سبب چیست کہ پہلوان تو محو شد قایم نداشت زیرا کہ
خداوند اورا از گون گردانید عربیہ ۱۸۳۱ء لماذا انسد شجیعك لم یقف
لان الرب اقلبه اور ترجمہ یونانی مین یہہ درس یون ہے

پندرھوان شاہد

کیون ایسی تیرا پسندیدہ ساندہ تجھہ سے بہاگا کیون وہ کہڑا نہین ہما اسلیے
خداوند نے اوسے کمزور کیا اور تیرا گروہ تہا کمزور اور بے مروت انتہی
دیکھو وہ عبارت کہان اور یہہ عبارت کہان ۱۵ اور س ۱۹ زبور ۸۹ کا
موافق ترجمون عبری مروجہ حال کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ تو نے زور مین اپنی
مقدس کو فرمایا الخ فارسی ۱۸۳۸ پس در عالم رویا ماعز بخود تکلم نمودی
عربیہ ۱۸۳۱ حینئذ کلمت بنیک بالوحی اور تفسیر ہنری
اور اسکاٹ مین ہے کہ سب ترجمون اور بہت نسخون عبری مین یون ہے
تو نے اپنی مقدسون کو فرمایا الخ انتہی معلوم نہین کہ حضرت پر ٹسٹنٹون نے
کس لیے مخالفت سب ترجمون اور بہت نسخون عبری کے کی ہے کہ جمع کو مفرد

سولہوان شاہد

لکہتے ہین اور رہو من کا تلک اتک اپنے ترجمون انگریزی مین جمع لکہیے ہین
۱۶ اور س ۱۴ باب ۳۸ کتاب ایوب کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ جیسے
مہر کی مٹی کی مانند مبدل ہوتی ہے اور سب اسکا استہ اوہٹہ کہڑا ہوتا ہے
فارسی ۱۸۳۸ چون گل از مہر مبدل میشود و ایشان چون در لباس فاخرہ
ظاہر ستند اور ترجمہ یونانی مین یون ہے مٹی بیے کے کیا تو نے بنایا آدم
زندہ پیدا ایش اور اوسکو قوت بولنے کی دیکر زمین پر رکہا انتہی دیکھو
کہان اور یہہ کہان ایک ان دونون مین مبدل ہوا تفسیر ہنری اور اسکاٹ
مین ہے کہ اس درس نے مفسرون کو بہت خیال مین ڈالا ہے انتہی

۱۷ سترھوان شاہد ۱۷ اورس ۷ زبور ۹۷ کا عبرانین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ شرمندہ ہوویں سب
سب جو کھودی ہوئے بت پوجتے ہین اور بتون پر بہولتے ہین سارے
معبودو تم اوسے سجدہ کرو انتہی اور جملہ اخیرہ یونانی مین ہین خدا کے
سارے فرشتے اوسکی عبادت کرین اور موافق یونانی کے پولوس مقدس
ورس ۶ باب ۱ نامہ عبرانیین مین نقلکرتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ خدا کے سارے
فرشتے اوسکے پرستش کرین شائد پولوس مقدس نے یونانی کو اسطرح
۱۸ اٹھارھوان شاہد صحیح سمجھا ہوگا ۱۸ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ ترجمہ عربیہ مین زبور
اٹھیسوین مین بیسوین ورس کے بعد یہہ جملہ زائد ہے اونہون نے مجکو جیتا
بیارا ہون مگر وہ لاش کرکے خارج کردیا اور اونہون نے میرے بدنکو مجروح
چھید لیا ہے انتہی سبحان اللہ اس ترجمہ والے نے حضرت مسیح پر جمانے
کے لیئے کیا ہے اچھا یہہ جملہ اپنی طرف سے گھڑکے بڑہادیا شائد اسی جہت سے
مترجم عربی سنہ ۱۸۳۱ والے نے زبور ۲۲ کو جو ۳۸ کرکے لکھا ہے اس جملے کو گرادیا ہے
۱۹ اونیسوان شاہد ۱۹ اورس ۱۳ زبور ۷۳ کا عبرانین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ یقینا مین نے اپنے دل کو
عبث صاف کیا ہوگا الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ اس ورس کے اول مین
۲۰ بیسوان شاہد یونانی اور ترجمون مین اتنی عبارت تب میرے کہا زائد پائی جاتی ہے ۲۰ اورس
۸ زبور ۷۵ کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ خداوند کے ہاتھہ مین پیالہ ہے
جسمین مدخ شراب ہے اور مرکب ہے بہرا ہے جیسے وہ بتاتا ہے اور اوسکی تلچھٹ ہے

زمین کے سارے شریر و پنھور پینگے اور پینگے انتہی اور یونانی مین یون ہے
ایک پیالہ تیز شراب کا جو مرکب سے بھرا ہے ڈالتا ہے اوسے دوسرے مین لیکن
پھر بھی تلچھٹ اوسکی خالی نہین ہوتی اور تمام شریر زمین کے اوسکو پینگے

۲۱ اکیسوان شامد

۲ ورس ۲۷ زبور ۱۱۸ کا عبر مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ خداوند وہ خدا ہے
جسنے ہمکو نور دکہلایا قربانی کو مذبح کے قرنون تک رشتون سے باندہو
انتہی اور یہہ جملہ قربانی کو مذبح کی الخ یونانی مین یون ہے ایک عید ساتھہ موٹی
شاخونکے قایم کرو قربانون قربانی تک انتہی دیکھو وہ عبارت کہان اور یہہ کہان

۲۲ بائیسوان شامد

۲ ورس ۸۹ زبور ۱۱۹ کا عبر مین یون ہے ای خداوند تیرا سخن آسمانونپر
قدیم ثابت ہے انتہی اور ترجمہ ارامی مین یون ہے توہی ہمیشہ کے لئے ای
خداوند تیرا کلام آسمانونمین ثابت ہے ۲۳ خیالات فیلیسن مین ہے

۲۳ تیئیسوان شامد

۲ ورس چھٹے باب ۹ اشعیا مین موافق عبری کی صیغہ معروف کا اور موافق
لاطینی کے مجہول کا ہے اور اسیطرح باب ۲۳ یرمیا مین ایکجا عبر مین مفرد اور
لاطینی مین جمع ہے ۲۴ ورس ۵ باب ۴۰ اشعیا کا موافق عبری کی یون ہے

۲۴ چوبیسوان شامد

ہندیہ ۱۸۴۳ اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایک ساتھہ دیکھینگے
خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب
آدمی ایکہی ساتھہ دیکھینگے نجات ہمارے خدا کی کیونکہ خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے پس دیکھو
عبرانی مین لفظ نجات ہمارے خدا کی غلب ہین ہا رنصاحب جلد دوسرا اپنی رقعہ کے حصہ اول اہوین ہا ہین

۱۷ سترھوان شاہد ۱۷ اورس ۷ زبور ۹۷ کا عبرین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ ستر مندہ ہوویں سب جو کھودی ہوئے بت پوجتے ہین اور بتون پر پھولتے ہین سارے معبودو تم اوسے سجدہ کرو انتہی اور جملہ اخیرہ یونانی مین ہین خدا سارے فرشتے اوسکی عبادت کرین اور موافق یونانی کے پولوس مقدس ورس ۶ باب ۱ نامہ عبرانیین مین نقلکرتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ خدا کے سا فرشتے اوسکے پرستش کرین شائد پولوس مقدس نے یونانی کو اسجا

۱۸ اٹھارھوان شاہد ۱۸ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ ترجمہ عربیہ مین زبو صحیح سمجھا ہوگا اٹھیسوئین مین بیسوین ورس کے بعد یہہ جملہ زائد ہے اونہون نے مجکو جی بیمار اہون مکر وہ لاش کرکے خارج کردیا اور اونہون نے میرے بدنکو سیخو چھید لیے انتہی سبحان اللہ اس ترجمہ والے نے حضرت مسیح پر جمانے کے لیئے کیا ہے اچھا یہہ جملہ اپنی طرف سے گھڑکے بڑھایا شائد اسی حیثیت مترجم عربی سنہ ۱۸۳۱ والے نے زبور ۳۷ کو جو ۳۸ کرکے لکھا ہے اس جملے کو گرادیا

۱۹ اونیسوان شاہد ۱۹ اورس ۱۳ زبور ۷۳ کا عبرین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ یقینا مین نے اپنے دل کو عبث صاف کیا ہوگا الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ اس ورس کے اول مین

۲۰ بیسوان شاہد یونانی اور ترجمون مین اتنی عبارت تب میسے کہا زائد پائی جاتی ہے ۲۰ اورس ۸ زبور ۷۵ کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ خداوند کے ہاتھہ مین پیالہ ہے جسمین مرخ شراب ہے اور مرکب سے بھرا ہے جسمیں وہ بڑھاتا ہے اور اوسکی تلچھٹ کو

زمین کے سارے شریر و بخہور پئینگے اور پئینگے انتہی اور یونانی مین یون ہے
ایک پیالہ تیز شراب کا جو مرکب سے بہرا ہے ڈالتا ہے اوسے دوسرے لیکن
پھر بھی تلچھٹ اوسکی خالی نہین ہوتی اور تمام شریر زمین کے اوسکو پئینگے
۲۱ اکیسوان شاہد ۲ ورس ۲۷ زبور ۱۱۸ کا عبرین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ خداوند وہ ہے
جسنے ہمکو نور دکہلایا قربانی کو مذبح کے قرنون تک رشتون سے باندہو
انتہی اور یہہ جملہ قربانی کو مذبح کی الخ یونانی مین یون ہے ایک عید ساتھہ موٹی
شاخونکے قایم کرو قرنون قربانی تک انتہی دیکھو وہ عبارت کہان اور یہہ کہان
۲۲ بائیسوان شاہد ۲ ورس ۸۹ زبور ۱۱۹ کا عبرین یون ہے ای خداوند تیرا سخن آسمانونپر
قدیم ثابت ہے انتہی اور ترجمہ ارامی مین یون ہے تو ہی ہمیشہ کے لئے ای
خداوند تیرا کلام آسمانونمین ثابت ہے ۲۳ تیئیسوان شاہد ۲۳ خیالات فیلبس مین ہے
ورس چھٹے باب ۹ اشعیا مین موافق عبری کی صیغہ معروف کا اور موافق
لاطینی کے مجہول کا ہے اور اسیطرح باب ۲۳ یرمیا مین ایکجا عبرین مین مفرد اور
لاطینی مین جمع ہے ۲۴ چوبیسوان شاہد ۲۴ ورس ۵ باب ۴۰ اشعیا کا موافق عبری کی یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۳ اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایکساتھہ دیکھینگے
خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب
بشر ایکساتھہ دیکھینگے نجات ہمارے خدا کی کیونکہ خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے پس دیکھو
یہہ لفظ نجات ہمارے خدا کی غلب مین ہے رالصاحب جلد دوسری اپنی نسخہ کے حصہ اول کے اہیوین تا ہین

لکھتے ہین کہ لوقا نے درس ۶ باب ۳ مین موافق یونانی کے لکھا ہے اور شب
نوتہ نے اسکو صحیح عبارت جانکر اپنے ترجمہ مین کتاب اشعیا مین داخل
کیا اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ بعد لفظ دیکھینگے کے یہ لفظ نجات ہمارے
۲۵ پچیسوان شاہد خدا کی بڑھا چاہئین دیکھو درس ۱ باب ۵۲ کو اور ترجمہ یونانی کو ۲۵ درس
۱۸ باب ۱ کتاب القضات کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور
یہود نے غزہ اور اوسکی نواحی اور عسقلان اور اوسکی نواحی اور عقرون
اور اوسکی نواحی کو لیا فارسیہ ۱۸۳۸ء ویہود نے غزا معہ احوالی اور اسقلون معہ احوالی اور عقرون
معہ حوالی انز اگرفت عربیہ ۱۸۳۱ء واقتتح یھوذا غزۃ وتخومھا وعسقلان
وعقرون وحدودھما اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۴۵ء اور اور ترجمے انگریزی اسکے
موافق ہین اور ترجمہ یونانی مین یون ہے کہ اگرچہ یہود نے غزہ اور اوسکی
نواحی پر قبضہ نہین کیا اور نہ عسقلان پر الجزیس دیکھو یونانی صریح ضد عبری کے ہے
۲۶ چھبیسوان شاہد ۲۶ درس ۱۵ باب ۱۳ کتاب اول سموئیل مین موافق عبری کی یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۲ء اور سموئیل اوٹھا اور جلجال سے بنیامین کے شہر جبعہ کو چڑھ گیا تب
ساول نے اون لوگون کو جو اوس پاس حاضر تھے گنا اور وے چھ سو جوان
تھے انتہی اور ترجمہ یونانی مین ہے اور سموئیل اوٹھا اور جلجال سے چلا گیا
اور باقی لوگ بعد ساول کے معہ اوسکے لڑائی کی گئی اور جب وے جلجال
جبعہ مین آئے تب ساول نے اون لوگونکو الجزیس دیکھو دونون مین کتنا فرق ہے

۲۷ ستائیسوان شاہد

۲۷ ورس ۱۸ باب ۱۴ کتاب اول سموئل کا موافق عبری کی یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۲ سنہ اوسوقت ساول نے اخی یاہ کو کہا الاہ کا صندوق یہان لا
کیونکہ الاہ اوس روز بنی اسرائیل کے درمیان تہا فارسیہ ۱۸۳۸ سنہ وساول اجیرا
فرمود کہ صندوق خدارا دریخا بیارچہ صندوق خدا در ان ایام با بنی اسرائیل
می بود ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ سنہ موافق فارسیہ ہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے
اوسوقت ساول نے اخی یاہ کو کہا افود لا کیونکہ اوسوقت افود کودہ

۲۸ اٹھائیسوان شاہد

بنی اسرائیل کے آگے پیہنے ہوئے تہا انتہی یہان بہی دیکہو دونون مین کس قدر
فرق ہے ۲۸ ورس ۲۳ باب ۴ کا موافق عبر کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ سنہ
باگہہ حاجت مند اور بہوکے ہین الخ فارسیہ ۱۸۳۸ سنہ شیر بکان محتاج میشوند وفاقہ
می کشند الخ اور یونانی مین یون ہے امیر آدمی فقیر اور بہوکے ہین الخ تعسر ہی
اور اسکات مین ہے کہ یونانی کے موافق اور ترجمے بہی ہین اور اوس لفظ مین

۲۹ اونتیسوان شاہد

جسکے معنی شیر ہین اور اوس لفظ مین جسکے معنی قوی ہین صرف ایک حرف کا فرق ہے ۲۹ ورس ۶ باب ۱۴ کتاب
۲ سموئل کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ سنہ اوہنون نے گہر کے اندر چکے بے گیے کہ یون
لینے کے بہانے سے اوسکی پانچوین پسلی مین مارا اور ریکاب اپنے بہائی بعنہ
سمیت بہاگ گیا فارسیہ ۱۸۳۹ سنہ ودر انجا در صحن خانہ داخل شدند بقصد ہر دن گندم
وا دو ایزیرہ مذبوح زدند و ریکاب با بعنہ برادر خود فرار کرد اور ترجمہ یونانی مین یون ہے
اور اب دیکہو دربان گہر کا گیہون صاف کرتا تہا اور تہک کر سو یا پس ریکاب اور بعنہ

یسوعاں شاہ

دونون بہائی چپکے سے گہر مین گئے الحریہان بہی ویسا ہی تفاوت ہے تفسیر ی
اور اسکاٹ مین ہے کہ بیان یوسیفس کا بہی موافق یونانی کے ہے ۳۰ ورس
۶ اباب ۳۳ کتاب ۲ سلاطین کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور جب
یوسیاہ نے نظر پہیری اور اوسنے پہار پر قبرین دیکہین تو اوسنے لوگ بہیجکے
اونکی ہڈیان نکلوائین اور مذبح پر جلائین اور اون پر نجاست ڈالی جیساکہ
خداوند نے اوس مرد خدا کی معرفت جسنے اون باتون کی خبر دی ارشاد کیا
تہا انتہی اور ترجمہ یونانی مین اخیر اس درس مین اتنا زائد ہے جب یوربعام مذبح
کے پاس گہڑا تہا اور اوسنے نظر پہیری اور مرد خدا کے جسنے بہ لفظ ارشاد
کیے تہے قبر کو دیکہا انتہی شائد عبرین یہہ سب اوڑ گیا ہے ۳۰ باب ۳۳ کتاب
دوم اخبار الایام مین موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ ۳ اور ابیاہ نے

یربعام

چار لاکہہ جنگی مردون کے لشکر سے جو منتخب جوانمرد تہے جنگ کے لیئے صف باندہی
اور یوربعام نے بہی اوسکے مقابلہ مین آٹہہ لاکہہ چنے ہوئے بہادر لوگون سے
جنگ کیلیئے صف باندہی ۱۷ اور ابیاہ اور اوسکے لوگون نے بڑے قتال مین
اونہین کاٹ ڈالا سو اسرائیل مین پانچ لاکہہ چنے ہوئے مرد مارے پڑے
انتہی خارج ۱۸۳۹ و ابیہ فوج دلاوران برگزیدہ بعدد چہار صد ہزار بہ صف
اراست یراب عام نیز ہشت صد ہزار کس فنوی الاقتدار را بمقابل بہ
صف ۱۷ و ابیہ با ہمراہان خود ایشانرا بقتل عظیم کشت بحدیکہ پانصد ہزار

برگزیدگان اسرائیل کشتہ گشتند اور ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء اور ترجمہ انگریزی اینکے
موافق ہین ۔ اور صاحب اپنی تفسیر کی جلد اولمین فرماتے ہین کہ بہت نسخون
لاطینی پرانے مین بجائے چار لاکھ کے چالیس ہزار اور بجائے آٹھ لاکھ کے
سی ہزار اور بجائے پانچ لاکھ کے پچاس ہزار پائے جاتے ہین اور اغلب یہ ہے
عدد مندرج انہین نسخون کا سچا ہو دیکھو موافق گمان قوی اس مفسر کے
سجا عبری محرف ہے اور اسیطرح اور بہت جا بھی اختلاف ہے مثلاً
رس ۵ باب ۱ کتاب اول سلاطین اور درس ۴ باب ۱ اسی کتاب کا
ور درس ۱ باب ۱ کتاب ۲ سلاطین اور درس ۲۳ باب ۲۱ کتاب ۲ اخبار الایام
ور درس ۹ باب ۳۴ کتاب ۲ اخبار الایام اور درس ۲۱ باب ۲۹ امثال اور درس ۱۱
ب نحمیا اور درس ۶ باب ۲ اشعیا کا جو ان سب من ترجمہ یونانی عہد یکے
الف ہے اور درس ۹ باب ۵ کتاب دوم سموئل کا جو اوسمین ترجمہ کنسی کاٹ کا
الف ہے اور درس ۲ زبور ۱۶ جو اوسمین ترجمہ چالدیک زبانکا مخالف ہے
رور درس ۵۶ زبور ۱۱۹ کا جو اوسمین ترجمہ ارامی کا اور درس ۲۳ باب ۴ نحمیا کا جو
سمین ترجمہ ارامی اور ترجمہ کلارک کا مخالف ہے ۔

چوتھی فصل

فصل چوتھی دوسرے
قصد کی اس امر کے بیان ہین کہ بعضی روایتین ان کتابون کے طور بعضی
یکے مفسرون یا اور علما دیکے اقرار کے موافق غلط ہین اور بعضی روایتین
سا خلاف ہے کہ ظاہر مین ایک دوسرے غلط پڑی ہے اور ایک تاویل

بعید سے یہ کچھ توافق پیدا کرتے ہے اور یہان کچھ یہ کچھ ان دونو قسمونکے فساد دیسے

پہلا فساد بیان کیا جاتا ہے اور س ۲ باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام کا موافق عبرکے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ احذیاہ بیالیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا الخ فارسیہ ۱۸۴۵ واحزیاہ ہنگامی کہ اغاز سلطنت نمود چہل و دو سالہ بود الخ اور یہہ صریح غلط ہے اسلیئے کہ اسکے باپ یہورام کی جسکے مرنے کے بعد یہہ تخت سلطنت پر بیٹھا کل جانیس برس کی عمر ہوئی ہے پس یہہ بیٹا دو برس بڑا اپنے باپ سے کسطرح ہوا باب ۲۱ اوسی کتاب مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ع ۵ یہورام بتیس ۳۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور آٹھ برس تک یروشالم مین مسلط رہا ۲۰ وہ بتیس ۳۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور آٹھ برس تک سلطنت کرتا رہا الخ اور ۲ ر س ۱۷ باب ۵ کتاب ۲ سلاطین کا یون ہے اور جب کہ وہ سلطنت کرنے لگا تب اوسکی عمر بتیس ۳۲ برس کی تہی اور یروشالم مین آٹھ برس بادشاہت کی انتہی اور ۲ ر س ۲۶ باب ۵ کتاب ۲ سلاطین مین یون ہے وہ بائیس ۲۲ برس کا تہا جب کہ سلطنت پر بیٹھا الخ اور یہہ صحیح معلوم ہوتا ہے مارنصاحب اپنی تفسیر جلد اول مین لکہتے ہین کہ یہہ غلطی اسلیئے ہوئی کہ عبری لوگ حرفون کو ہندسون جگہہ لکہا کرتے تہے پس اسمیم جسکے عدد چالیس مین ہجائی کاف کے جسکے عدد بیس ۲۰ مین غلطی سے لکہا گیا انتہی پس بقرار اس مفسر کے عبر مین اسمیم مین غلطی ہے کسیطرح مانو اور تفسیر تہری ماہ ماسکاٹ مین بعد اقرار غلطی کا

یون ہے کہ ترجمہ یونانی اور سریانی اور عربی مین بیالیس کی جا بائیس واقع ہین
اور تفسیر ڈوالی اور رجیمینٹ مین ذیل ورس ۲۶ باب ۸ کتاب ۲ سلاطین
کی ہے کہ کتاب ۲ اخبار الایام مین بیالیس ورس لکھے ہین لیکن بہت سے
پرمینے ترجمونمین اوسجا ہی بائیس ہین جیسے اسجا ہتی اور اراب اور مترجم
بہی اصلاح دیکر بائیس لکھتے لیکن ہین فارسیہ ۱۸۳۸ احزیا بوقت جلوس
بست ودو سالہ بود الخ دیکھو تحریف اسیکو کہتے ہین ۲ ورس ۴ باب ۱۹
کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور داؤد نے اوس سے
ایکہزار تہہ اور سات ہزار سارتہی اور بیس ہزار پیادے اسیر کرلیے الخ
فارسیہ ۱۸۳۸ وداؤد یکہزار ارابہ و ہفت ہزار سوار و بست ہزار پیادہ
ازویے دستگیر کرد الخ اور ورس ۴ باب ۸ کتاب دوم سموئیل کا یون ہے
فارسیہ ۱۸۳۸ وداؤد یکہزار ارابہ و ہفتصد سوار و بست ہزار پیادہ ازویے
دستگیر کرد الخ دیکھو کہان سات سو اور کہان سات ہزار اور ترجمہ
۱۸۲۵ ہندیہ مین اسجیا عبارت سموئیل مین لفظ ارابہ کا غلطی سے گر گیا ہے

دوسرا فساد

۳ ورس ۱۸ باب ۱۹ کتاب اول اخبار الایام مین سات ہزار اور ورس

تیسرا فساد ۳

۱۸ باب ۱۰ کتاب ۲ سموئیل مین سات سو لکھے ہین مارنصب اپنی
تفسیر کی جلد اول مین لکھتے ہین کہ سات ہزار جو ورس ۴ باب ۱۹ اور
ورس ۱۸ باب ۱۹ کتاب ۱ اخبار الایام مین واقع ہین ٹھیک عدد ہے اور تفسیر

اور اسکاٹ مین ہے کہ غالبًا یہہ غرق اس جہت سے واقع ہوا کہ شمارمین
ایک حرف شمار کی جگہہ دوسرا حرف لکھا گیا انتہی بہرحال غلطی مفسرونکے
نزدیک مسلم ہے گویا باعتبار گمان غالب کے یہہ خطا غریب کا تبونکے
سر پر تھوپنے کے لیے ہے اور پچھلے اختلاف کے دفع کیلئے ترجمون ہندیہ اور فارسیہ مذکورہ بالا مین
تحریف ہوئی ہے مگر موافق اقرار مفسرونکے ابتک ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۶ مین
ویسا ہی اختلاف ہے درس ۸ باب ۱۹ کتاب اول اخبار الایام کافہرب ارام
من قدام اسرائیل وقتل داؤد من ارام سبعة الاف مرکب واربعین الف
رجل الخ درس ۱۸ باب ۱ کتاب ۲ سموئیل کا وقتل داؤد من السریانین سبعمائة
مرکب واربعین الف فارس الخ اور ان دونون درسونمین ایک اختلاف اور
بھی ہے کہ ایک مین چالیس ہزار پیادے اور دوسرے مین چالیس ہزار سوار ہین

چوتھا نمونہ

۴ باب ۲۱ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء ۵ عہ باب ۲۱ درس ۱
لوگون کی حاضری داؤد کو دی اور سارے اسرائیل گیارہ لاکھہ شمشیر زن
اور یہوداہ چار لاکھہ ستر ہزار شمشیر زن تھے ۲ اور ۳ برس کا کال ہوا یا تین مہینے
اپنی سیرونکے آگے بھاگے ہلاک ہوے اور تیرے دشمنونکے تلوار آپڑی یا تین دن خداوند
کی تلوار اور ملک مین مرے ہوا الخ درس ۱۴ اور ترجمہ مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۱
یا سہ سال قحط یا مدت سہ ماہ پیش دشمنان خود کشتہ کردی الخ فارسیہ ۱۸۴۵
یا سہ سال قحطے الخ عربیہ ۱۸۳۱ ا ماثلاثة سنین جوعًا الخ اور ترجمہ انگریزی مہری

اسکے موافق ہے اور باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور
یوآب نے لوگون کے شمار کی فرد بادشاہ کو دی سو بنی اسرائیل آٹھ
لاکھ شمشیر زن بہادر تھے اور بنی یہودا پانچ لاکھ جنگی تھے ۱۲ سو جاد دود
پاس آیا اور اوس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے تیرے ملک مین سات برس کا
کال پڑے یا تو تین مہینے تک اپنے دشمنون سے بھاگتا پھرے الخ
اور یہہ جملہ درس ۱۳ کا تو کیا چاہتا ہے اور ترجمہ مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۸
آیا ہفت سال قحط درین زمین بر تو نازل گردد الخ فارسیہ ۱۸۴۵ اور ولایات
قحطے ہفت سالہ واقع شود عربیہ سنہ ۱۸۳۱ اما ان یکون سبعة سنین جوعا لک الخ
یہان دو طرح کا بڑا اختلاف ہے اول یہہ کہ موافق اول کے سات برس کا
کال اور موافق دوسرے کے تین برس کال پس کہان سات اور کہان تین
ایک ان دو سے صریح غلط ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے
کہ کاتب سے غلطی ہوئی ہوگی انتہی یہان ہی غریب کاتب پہ ملامت بڑی مگر
غلطی مانی دوسرا یہہ کہ ایک مین گیارہ لاکھ بنی اسرائیل اور چار لاکھ ستر ہزار

فساد پانچوان

بنی یہودا اور دوسرے مین آٹھ لاکھ بنی اسرائیل اور پانچ لاکھ بنی یہودا
ہین تو دو نو مین لاکھون کا فرق ہے ۵ ورس ۱۹ باب ۶ کتاب اول سموئیل کا موافق
عربی کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور خداوند نے بیت شمس کے لوگون کو مارا اسلئے کہ اونہون نے
صندوق خدا کو کھول کے دیکھا سو اوسنے پچاس ہزار اور ستر آدمی اون کے مارڈالے جملہ

فارسیہ ۱۸۳۸ء مین یون ہے پنجاہ ہزار و ہفتاد کس را از القوم رزالخ اور ہارنصاب
اپنی تفسیر کی جلد اول مین لکھتے ہین کہ ترجمہ عربی اور سریانی مین پانچ ہزار ستر
واقع ہین اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ موافق اصل کے یون ہے
ستر آدمی دو بچاس ایکہزار آدمی اور موافق گنتی عرب کے معنی اوسکے
ایکہزار دو بچاس اور ستر یعنے گیارہ سو ستر ہین ہر اوسی تفسیر مین ہے
کہ تعداد مارے ہوونکا اصل مین ایک اوسلٹے طور پر لکھا ہے اور قطع نظر اسکے
کہ ایک چھوٹی سی بستی مین اتنے بہت آدمی کا خطا کرنا اور مارے جانا بعید
سے ہوئے اس معاملے مین ہی شک ہے اور یوسیفس کل تعداد اون مارے
ہوونکی ستر لکھتا ہے اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ بشپ پاٹرک
کہتا ہے کہ یہہ ترجمہ صریح غلط ہے اور لفظونکی تبدیل سے واقع ہوا ہے کیونکہ
بیت الشمس ایک چھوٹا سا گانو تہا پس عقل سے بعید ہے کہ اوسمین اتنے
باشندے ہون جتنے مارے گئے اور ترجمہ بوچاٹ کا معقول ہے
کہ اوسنے بحساب فی ہزار بچاس آدمی کے ستر آدمی مارے یعنی
بیسوان حصہ اور ڈاکٹر واٹرلین اور لیکلرک یون ترجمہ کرتے ہین کہ اوسنے
پچاس ہزار سے ستر آدمی مارے اور کہتے ہین کہ یہہ لوگ فقط بیت شمس
ہی کے نہتے ملک گردنواحکے لوگ ہی صندوق کے دیکھنے کو آگئے تہے
اور ڈاکٹر وال کہتا ہے کہ یوسیفس نے کل تعداد مارے ہوون کی ستر لکھی ہے

اور ڈاکٹر ہیلیز کہتا ہے کہ ترجمہ سریانی اور عربی مین پانچ ہزار ستیر آدمی ہین
انتہی دیکھو مفسر عیسائی کیا کیا عجیب توجیہین اس غلطی فاحش کے لیے گھڑتے
ہین مگر بحمد اللہ کہ موافق اپنی تقریر اور تحریر یوسیفس کی عبارت نسخہ عبریہ کے نقصان
اور غلطی سے خالی نہین ۶ ورس ۲ باب ۱۶ کتاب دوم سلاطین کا عبریہ مین
یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور سوقت وہ بیس برس کا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء احاز بوقت
جلوس بست سالہ بود الخ عربیہ ۱۸۳۱ء وکان احازیوم ملک ابن عشرین سنۃ
الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ غالبًا یہان لفظ بیس کا لفظ تیس کی جا۔

چھٹا فساد

جا لکھا گیا دیکھو ورس ۲ باب ۱۸ اس کتاب کا انتہی یہان بھی موافق گمان
غالب کے مفسرون کے نزدیک عبری محرف ہے کسیطرح ہوے ورس
۶ باب ۲۲ کتاب ۱ القضات مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور سوقت بیالیس ہزار افرا
قتل کیے گئے فارسیہ ۱۸۳۸ء و دران ہنگام چہل و دو ہزار کس از بنی افرائم
کشتہ شدند عربیہ ۱۸۳۱ء وانقتل في ذلک الوقت من افرایم اثنین واربعین
الف اور اسیطرح اور ترجمونمین ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے

ساتوان فساد

جالیس اور دو ہزار یعنے دو ہزار چالیس انتہی اسکے موافق بجائی دو ہزار چالیس کے
غلطی سے بیالیس ہزار لکھے گئے ۸ ورس ۸ باب ۲۴ کتاب ۲ سلاطین مین ہے

آٹھوان فساد

ہندیہ ۱۸۴۲ء اور یہویکین جب تخت پر بیٹھا تھا اٹھارہ برس کا تھا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء
یہویاقین بوقت جلوس ہیجدہ سالہ بود الخ عربیہ ۱۸۳۱ء وکان یواخین یوم

ملک ابن ثمانیہ عشر سنۃً الخ اور ورس ۹ باب ۳۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ترجمہ ہندیہ یہوئیکین اٹھہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ ایہو یاقین بوقت جلوس ہشت سالہ بود عبریہ ۱۸۳۱ ابن ثمانیہ سنین کان لما ضین حین ملک الخ یکہو کہان اٹھہ اور کہان اٹھارہ ایک مائی کا فرق ہے

نوان فساد

۹ ورس ۲۶ باب کتاب اول سلاطین کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور ذرا اوسکا چار انگشت کا اور کنارا اوسکا بیالیکے کنارے کی طرح گل اور سو سن دار تہا اور بحر مین دو ہزار بت کی گنجایش تہی اور جملہ اخیرہ اور ترجمہ مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۸ دو ہزار بت دران گنجید فارسیہ ۱۸۴۵ و دو ہزار خم (اب) میگرفت اور ورس ۵ باب ۴ کتاب دوم اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور بحر مین تین ہزار بت کی گنجایش تہی فارسیہ ۱۸۳۸ و سہ ہزار بت دران گنجید

دسوان فساد

فارسیہ ۱۸۴۵ و سہ ہزار خم آب گرفتہ نگاہ میدا شت دیکہو کہان دو ہزار بت اور کہان تین ہزار اور ورس ۱ باب ۱۸ کتاب اول سلاطین مین ہے ایسا ہوا کہ بہت دنونکے بعد خداوند کا کلام تیسرے سال مین الیاہ پر نازل ہوا کہ جا اور اپنے تئین اخی آب کو دکہا کہ مین زمین پر مینہہ برساونگا اور ورس ۲۵ باب ۴ لوقا مین قول جناب مسیح کا یون منقول ہے لیکن مین تمسے سچ کہتا ہون کہ ایلیاہ کے دنونمین جب ساڑہے تین برس آسمان بند رہا یہان تک کہ ساری زمین مین بڑا کال پڑا الخ اور ورس ۷ باب ۵ نامہ یعقوب مین ہے الیاہ ہمارا ہمجنس انسان تہا اوسنے دعا پر دعا کی کہ بانی نہ برسے سو ساڑہے تین برس تک

فساد گیارہوان ۱۱

زمین پر بانی نہ برسا دیکھو یہان انجیل غلط یا محرف ہے یا کتاب سلاطین
اورس ۷ باب ۵ کتاب ۲ سموئیل مین عبرمین لون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور بعد
چالیس برس کے ایسا ہوا کہ ابی سلوم نے بادشاہ کو کہا مجھے پروانگی ہو کہ مین
جاؤن اور اپنی نذر کو جو مینے خداوند کے لیئے کی ہے حبرون مین جاکے ادا کرون
فارسیہ ۱۸۴۵ء و بعد از انقضائے چہل سال واقع شد کہ ابی شالوم ملک
گفت الخ حالانکہ یہہ غلط ہے اسلیئے کہ داؤد علیہ السلام نے کل چالیس برس
سلطنت کی ہے جیسا باب پانچوین اسی کتاب مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور
داؤد جسوقت کہ سلطنت کرنے لگا اوس وقت تیس برس کا تھا اور
اوسنے چالیس برس سلطنت کی ۱۵ اوسنے حبرون مین سات برس چھ مہینے
بنی یہوداہ پر سلطنت کی اور یروشالم مین ساڑے بنی اسرائیل اور بنی
یہوداہ پر تینتیس برس اور اسیطرح ورس ۱۱ باب ۲ کتاب اول سلاطین
اور ورس ۲۷ باب ۲۹ کتاب اول اخبار الایام مین ہے اور یہہ بغاوت ابی شالوم
کی کئی سال جلوسی کے بعد شروع ہوئی تھی تو لازم آتا ہے کہ یہہ بغاوت
بعد وفات داؤد علیہ السلام کے شروع ہوا اور یہہ تو صریح البطلان ہے
اسی لیئے ترجمہ عربیہ ۱۶۷۱ء اور ۱۸۳۱ء نے اسمین اصلاح دیکر یون ترجمہ
کیا و بعد اربعہ سنتہ قال ابیشالوم لداؤد الملک انی اذھب فاکمل نذری
امام الرب الذی نذرت للرب بحرون یعنی بعد چار برس کے ابی سلوم نے

داؤد بادشاہ کو کہا الخ اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ والی نی اسجا ماتہہ اور یانون
گم کرکے چالیس اور چار مین کچھہ ترجیح نہ دیکھی اور ترجمہ یون کہا و بعد از چہل
سال چنانچہ در عربی و سریانی نوشتہ شدہ ست السلام بادشاہ را
گفت کہ التماس آنکہ روانہ سوم و نذر ہے کہ در حبرون بنام خداوند حبرون
نمودہ ام اذا نمام اس غریب نے لاچار ہو کر اول لاچالیس اور چار ہین تردید کی
اور پہر چار کی سیدہ کے لیئے اتنا جملہ چنانچہ در عربی و سریانی نوشتہ شدہ ست
اپنی طرف سے کلام ربانی مین بڑہا دیا مارضا صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے
حصہ اول کے باب اٹہوین مین لکہتے ہین ظاہرا یہہ غلط ہے گو موافق اکثر نسخون
مطبوعہ لاطینی اور سیپٹواجنٹ اور جالہ مک کی ہے کیونکہ داؤد نے صرف
چالیس برس سلطنت کی ہے پس اس کے موافق سرکشی السلام کی بعد
موت داؤد کے ہوئی ہے اور بعض مفسرون نے اس شبہہ کے دفع کرنے
کے لیئے یہہ تاویل کی کہ تاریخ اوسوقت سے لینی چاہیے کہ جسوقت سموئیل نے
داؤد کو تیل ملا تہا لکن ترجمہ سریانی اور ترجمہ عربی اور اوس ترجمہ لاطینی مین
جسکو پیسکٹس نے درست کرکے چہپوایا تہا اور تاریخ یوسیفس اور
تہیوڈورد اور بہت نسخون لاطینی مین بجائی چالیس کے چار ہین اور بہت
علماء کی رای یہہ ہے کہ لفظ اربعیم کا جای اربع کا لکہا گیا اور مستند یہہ
موافق ترجمہ سریانی کے اپنے ترجمہ مین لکہا ہے انتہی اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین

اقریب قریب ہارن کے ہے پس موافق رای ان مفسرون کے ماسوای
بہت علما کی اسجا عبرمین غلطی ہے گو غریب کاتب کے سر پر تہوپی جاتی ہے
اور سترپوتہ رائڈ نے چالیس کو غلط جانکر چار بنایا ہے اور یوسیفس نے اسحال کو
کتاب ساتوین اپنی تاریخ کے نوین باب مین لکھا ہے ۱۲ باب ۱۲ بارہوان فاد
پچیسوین ۲۵ کتاب دوم سلاطین مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲
اور شاہ بابل بنوخذنذر کی سلطنت کے اونیسوین ۱۹ برس کے پانچوین
مہینے کے ساتوین دن شاہ بابل کا ایک خادم بنوسرادان جو امیر الامرا تہا
یروشالم مین ایا ۲۷ اور یہویکین مفاہ یہوداکی اسیری کے سینتیسوین
برسکے بارہوین مہینے کے ستائیسوین دن ایسا ہوا کہ بادشاہ بابل نے
اپنی سلطنت کے پہلے ہی سال شاہ یہویکین کو جو قید مین تہا سرفراز کیا انتہی
اور سب ترجمے اسکے موافق ہین اور باب ۱۲ دونوین یرمیا مین ہے ۱۲ پانچوین مہینے
کے دسوین دن جو بابل کے بادشاہ بنوخودنذر کا اونیسوان ۱۹ برس تہا جلو
داردن کا سردار بنوسرادان جو بابل کے بادشاہ کی بندگی کرتا تہا یروشالم مین ایا
۱۳ یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم کی اسیری کی سینتیسوین برسکے بارہوین
مہینے کے پچیسوین دن یون ہوا کہ شاہ بابل اویل مرودک نے اپنی جلوس کے پہلے
برس یہوداکے بادشاہ یہویقیم کو سرفراز کیا انتہی دیکھو کہان ساتوان اور ستائیسوان
دن اور کہان دسوان اور پچیسوین ۲۵ باب ۱۲ دوم عزرا اور باب ساتوان نحمیاہ کے

درسون مین ایسا خلاف ہے کہ ایک دوسرے کی تکذیب کرتا ہے حالانکہ
دونون ایک ہی حال شمار مردون بنی اسرائیل کا جو اور شلیم اور ملک یہودہ
مین قید بابل سے چھوٹ کر آئے تھے لکھتے ہین اور اسجا دونو بابون کے درس
متخالف سامنے ایک دوسرے کے بدون لحاظ ترتیب کے لکھے جاتے ہین ہندیہ ۱۸۴۲ء

درس	باب دوم عزرا		باب ہفتم نحمیا
۵	بنی ارح سات سو پچہتر ۷۷۵	۱۰	بنی ارح چھ سو باون ۶۵۲
۶	بنی پحت موآب بنی یسوع اور یوآب ۲۸۱۲	۱۱	بنی پحت موآب بنی یسوع اور یوآب ۲۸۱۸
	سمیت دو ہزار اٹھ سو بارہ ۲۸۱۲		دو ہزار اٹھ سو اٹھارہ ۲۸۱۸
۸	بنی زتو نو سو پینتالیس ۹۴۵	۱۳	بنی زتو آٹھ سو پینتالیس ۸۴۵
۱۲	بنی عزجاد ایک ہزار دو سو بائیس	۱۷	بنی عزجاد دو ہزار تین سو بائیس ۲۳۲۲
۱۳	بنی ادونقام چھ سو چھیاسٹھ ۶۶۶	۱۸	بنی ادونقام چھ سو ستسٹھ ۶۶۷
۱۴	بنی باغوی دو ہزار چھپن ۲۰۵۶	۱۹	بنی بغوی دو ہزار ستسٹھ ۲۰۶۷
۱۵	بنی عدین چار سو چون ۴۵۴	۲۰	بنی عدین چھ سو پچپن ۶۵۵
۱۷	بنی باضی تین سو تیئیس ۳۲۳	۲۳	بنی بیضی تین سو چوبیس ۳۲۴
۱۹	بنی حشوم دو سو تیئیس ۲۳۳	۲۲	بنی حشوم تین سو اٹھائیس ۳۲۸
۲۱	بنی بیت اللحم ایکسو تیئیس ۱۲۳	۲۶	بیت لحم اور نطوفہ کی لوگ ایکسو اٹھاسی
۲۲	اہل نطوفہ چھپن ۵۶		

۳۲ بیت ایل اور عی کے لوگ ۱۲۳ ایکسو تیئیس
۳۳ لود اور حدید اور اونو کے بیٹے ۷۲۵ سات سو پچیس
۳۴ بنی صنا تین ہزار چھ سو تیئیس ۳۶۳۰
۳۵ دیے کاہنو لیے بنی آصف ایکسو اٹھہتر ۱۷۸
۳۶ دربان لوک بنی سلوم بنی اطیر بنی طلمان بنی
عقوب بنی حطیطا بنی تبا ۱۳۹ سب ملکی ایکسو انتالیس
۳۷ بنی دلایاہ بنی طوبیاہ بنی نقودا چھ سو باون ۶۵۲
۳۸ وہ ساری جماعت سبکے سب ملکی بیالیس ہزار تین سو ۴۲۳۶۰
ساٹھ تھے سوا اونکے غلامون اور لوندیونکی جو
سات ہزار تین سو سینتیس تھے ۷۳۳۷ اونمین
۳۹ گانیوالیے اور گانیوالیان تھین
۴۰ اور ا لویے رئیسون مین سے
بہتیرون نے جب یروشالم مین خداوند کے
گھر کو آئیے خوشی سے خدا کے مسکن کے
۴۱ کچھہ دیا تاکہ وہ اپنے مکان پر پھر
اوٹھایا جاوے
۴۲ اونہون نے اپنے مقدور بھر کام کے
لیئے پونجی مین کچھہ ڈالا

۳۲ بیت ایل اور عی کے لوگ ۱۲۳ ایکسو تیئیس
۳۳ لود اور حدید اور اونو کے بیٹے ۷۲۵ سات سو پچیس
۳۴ بنی صنا تین ہزار چھ سو تیئیس ۳۶۳۰
۳۵ دیے کاہنو لیے بنی آصف ایکسو اٹھہتر ۱۷۸
۳۶ دربان لوک بنی سلوم بنی اطیر بنی طلمان بنی
عقوب بنی حطیطا بنی تبا ۱۳۹ سب ملکی ایکسو انتالیس
۳۷ بنی دلایاہ بنی طوبیاہ بنی نقودا چھ سو باون ۶۵۲
۳۸ وہ ساری جماعت سبکے سب ملکی بیالیس ہزار تین سو ۴۲۳۶۰
ساٹھ تھے سوا اونکے غلامون اور لوندیونکی جو
سات ہزار تین سو سینتیس تھے ۷۳۳۷ اونمین
۳۹ گانیوالیے اور گانیوالیان تھین
۴۰ اور ا لویے رئیسون مین سے
بعضون نے اوسکام کی پونجی کے لیئے
دیا حاکم نے پونجی کے لیئے ایکہزار
۴۱ درہم سونا پچاس پیالی کاہنونکے
۴۲ پانچ سو تیس ۵۳۰ پیرا بن بخشیے

	باب دوم عزرا		باب ہفتم نحمیا
	ستر ہزار درہم اور روپی کی	۷۱	اور ابوی رئیسون مین سے بہتیرون نے کام کی
	پانچ ہزار منہ اور کاہنونکے سپیرائین		بونجی کے لیئے بیس ہزار درہم سونا اور دو ہزار دو سو منہ
			رو یا دیا

یہان اول یہہ قباحت ہے کہ جمع کل آدمیون کی جو درس ۴۲ کتاب عزرا اور درس ۶۶ کتاب نحمیا مین جتنی مرقوم ہے جمع کرنے سے دستی سی پوری نہین آتی بلکہ کم رہتی ہے اور باوجود کمی کے پھر دونون مین مختلف اسلیئے کہ عزرا مین جمع کرنے سے ۲۹۸۱۸ ہوتے ہین اور نحمیا مین ۳۱۰۸۹ ہوتے ہین اور علاوہ اس قباحت کے ایک اور قباحت ہے کہ سوائی اتفاق جمع کے جو وہ بھی غلط اور درسین بھی پینتالیس نفر کا اختلاف ہے سب جاے سون دونون باب مین اختلاف ہے اور کتاب عزرا والے نے جو درم سونے کے زائد لکھے ہین اونکو کتاب نحمیا والے نے شاید پیرائہون مین مجرا کیا ہو اور یوسیفس ان دونونکے مخالف اپنی تاریخ کی کتاب گیارہون کے باب اول مین لکھتا ہے جو قید خانہ بابل سے چھوٹ کر یروشالم کو آئے اسلیئے نزار چار سو باسٹھ تھے اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ من ذیل تفسیر باب ۲ عزرا کے ہی بہت ہے۔ فرق اس باب اور باب ساتوین نحمیا مین غلطی کاتبون سے واقع ہوئے ہین اور وقت تیار کرنے ترجمہ انگریزی کے نسخون کا مقابلہ کرکے بہت سے فرق نکالے گئے ہین اور اور جا مین ترجمہ یونانی شرح عبریہ مین مدد کرتا ہے انہی

فصل چودھوان

۱۴ ورس اباب ۱۶ کتاب ۲ اخبار الایام کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اسا کی سلطنت کے
چھتیسوین برس مین اسرائیل کا بادشاہ الخفار ۳۸ یہ ۱۸۴۵ اسکے
موافق ہین تفسیر ڈوالی اور رچرڈ سینٹ مین سے کہ بڑی مشکل
مقابلہ کرنے اس ورس سے ورس ۳۳ باب ۱۵ کتاب اول سلاطین کے سیاہ واقع
ہوتی ہے کیونکہ اوس مین مذکور ہے کہ تیسرے سال سلطنت اسا کے بعسا کا
سلطنت پر بیٹھا اور چوبیس ۲۴ برس سلطنت کی پس سال اخیر سلطنت بعسا
موافق چھبیسوین ۲۶ سال جلوسی اسا کے نکلتا ہے اور چھتیسوین ۳۶ سال سلطنت
اسا کے نو دس برس پہلے بعسا مرچکا تھا اور اس مشکل کی علمائے ذوالجہتین
کی ہین اول یہ کہ یوسیفس سے سند لیکر کہا ہے کہ کاتبون سے عدد مین غلطی
ہوئی کہ ۳۶ کو بجای ۲۶ کے اس ورس مین اور ۳۵ کو بجای ۲۵ کے
ورس ۱۹ باب ۱۵ اسی کتاب اخبار الایام مین لکھہ گئے دوسرے یہہ کہ یہہ سال
چھتیسوان منقسم ہوجانی سلطنت بنی اسرائیل کا ہے جو عہد یوربعام مین
وقوع اوسکا ہوا تھا نہ سلطنت اسا کا اور تفسیر سنرمی اور راسکاٹ مین ہے
کہ ظاہر یہہ تاریخ غلط ہے اور اشر جو علماء کبار سیحون سے ہے کہتا ہے
کہ وہ سال چھتیسوان ۳۶ منقسم ہوجانے سلطنت کا ہے نہ سلطنت اسا کا لیکن
اوسکو جب ہی لینا چاہیے جب ہی کہ ایک سلطنت قوم بنی اسرائیل کی بعد مرنے
سلیمان علیہ السلام کے دو سلطنتین بن گئین کہتا ہون مین کہ موافق دونو

فساد ۱۵ پندرھوان تفسیرون کے یقینا یہان غلطی ہے کسیطرح کہو اور س ۲۶ باب ۱ کتاب ۱
سلاطین مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور سلیمان کے چالیس ہزار اصطبل تھے
جہان اوسکی گاڑیونکے گھوڑے بند ہے تھے اور بارہ ہزار سوار تھے
فارسنہ ۱۸۳۸ و سلیمان چہل ہزار اخور اسپ برای ارابہا و دوازدہ ہزار سوار
داشت عربیہ سنہ ۱۸۳۱ و کان لسلیمان اربعین الف مذود و دیر بلی علیہا خیل للرکب
والفی عشر الف فارس اور ورس ۲۹ باب ۹ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور سلیمان کے چار ہزار تہان گھوڑون اور رتہونکے تھے
اور بارہ ہزار سوار الخ فارسنہ ۱۸۳۸ و سلیمان برای اسپ ہا و ارابہ ہا چہار
ہزار اخور و دوازدہ ہزار سوار داشت الخ دیکھو کہان چالیس ہزار اور کہان
چار ہزار ایک غلط ہے اور اسجا ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ والے نے کام کیا کو تطبیق
دینے کے لئے یہان تحریف کے گیا اور ترجمہ یون کیا کان لسلیمان اربعین الف
فساد ۱۶ سولہوان من الخیل فی الاسطبلات الخ اور س ۲۸ باب ۹ کتاب اول سلاطین مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور اوفیر کو گئی اور وہان سے چار سے بیس قنطار سونا لیکے
بادشاہ پاس آئے اور یہہ جملہ وہان سے الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسنہ ۱۸۳۸
طلا از انجا بہ مقدار چہار صد و بست قنطار گرفتہ پیش بادشاہ سلیمان رسانید
عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وجلبوا من هناك ذهبا اربعمائه وعشرين قنطارا
واتوا به لسليمان الملك اور ورس ۸ باب ۹ کتاب دوم اخبار الایام مین ہے

ہندیہ ۱۸۴۲ء اور وسیے سلیمان کے چاکرون کے ساتھہ اوفیر کو گیے اور وہان
سیے سارطہے چار سو قنطار سونا سلیمان بادشاہ کے پاس لائیے اور یہ جملہ
اور وہان سیے اور ترجمو نمین یون ہے فار ۱۳۸ وچہار صد و پنجاہ قنطار
از انجا اوردہ بہ نزد بادشاہ سلیمان رسانید ذعربیہ ۱۳۱ واخذوا من
ثم اربعمائۃ وخمسین قنطارا من ذھب وجلبوا الی الملک سلیمان دیکھو اول سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہان سیے چار سو بیس قنطار سونا سلیمان علیہ السلام کے
پاس لائیے اور دوسری سیے معلوم ہوتا ہے کہ چار سو پچاس پس دونو نمین
تیس ۳۰ قنطار کا فرق ہے **باب ۵** کتاب اول سلاطین مین ہے ہندیہ ۱۸۲۵ء
اور ۱۸۴۲ء ۱۵ اور سلیمان کے ستر ہزار بار بردار اور اسی ہزار درخت
کاٹنے والے کوہستان مین تھے ۱۶ اور انکے سوا سلیمان کے تین ہزار
تین سو اہلکار تھے جو اوسکام کے مختار تھے اور اون لوگون پر جو یہ کام
کرتے تھے سردار تھے اور ورس ۲ باب ۲ کتاب ۲ اخبار الایام کا یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۲ء اور سلیمان نے ستر ہزار بار بردارون اور اسی ہزار پتھر
توڑنے والونکو پہاڑ مین بھیجا اور تین ہزار چھہ سو سردارونکو اون پر مقرر
کیا دیکھو کہ دونو نمین تین سو اہلکار کا فرق ہے **باب ۱۸** تو تین کتاب اول
سلاطین مین ہے ہندیہ ۱۸۲۵ء اور ۱۸۴۲ء ۱۵ اور اوسنے پیتل ڈھال کے
دو ستون بنائے طول ہر ایک کا اٹھارہ ہاتھہ الخ ۲ ہیکل کی دہلیز کے لیئے ستون

فاد ستر ۱۷ یون

فاد اٹھارہوان ۱۸

کہڑیے گیئے الخ اور درس ۱۵ باب ۳ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء
اور اوسیے کہکے اگے پینتیس ۳۵ ہاتہہ لمبی دوستون بناسیے دیکہو دونونین
۱۸ فاد اونیسون طول ستونونین فرق ہے ۱۹ ورس ۲۳ باب ۹ کتاب ۱ سلاطین کایون ہے
ہندیہ ۱۸۲۵ء اور ۱۸۴۲ء اور اوسیکے پان سو اور پچاس عامل تہے جو اوسکے
ساتہہ کارگذارونیکے سردار تہے انتہی اور درس ۱ باب ۸ کتاب ۲ اخبار الایام
کایون ہے اور سلیمان بادشاہ کے دو سو پچاس ۲۵۰ عامل تہے جو لوگون سے
کام لیتے تہے ان دونونین بہی تین سو ۳۰۰ کا فرق ہے اور اسیطرح اعداد مین
اور جا بہی فرق پایا جاتا ہے اور اسیطرح غلطی نامونین عبری نسخے کے اندر
۱۹ فاد نیسون کثرت سے پائی جاتی ہے ۲۰ ورس ۱۶ و ۱۹ باب ۱ کتاب دوم سموئیل مین تین جا
اور ورس ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ باب ۱۲ کتاب اول اخبار الایام مین سات جا
ہدد عزر غلطی سے واقع ہوا ہے حالانکہ ہدد عزر چاہیے جیسا کہ ورس ۳ و ۵
۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۴ باب ۸ کتاب ۲ سموئیل مین اٹہہ جا واقع ہے تفسیر ڈوالی اور
رجرد مینٹ مین ذیل شرح درس ۶ باب دوم سموئیل کے مرقوم ہے کہ درس
۳ باب ۹ مین ہدد عزر واقع ہے لیکن جو عبری مین دال اور راء شکل مین بہت
۲۱ فاد اکیسون ہی قریب ہین تو کاتبون سے غلطی ہو جانی بہت آسان ہے ۲۱ ورس ۱۸
باب ۷ یوشع مین عکن نون کے ساتہہ واقع ہے اور عکر را مہملہ کے ساتہہ چاہیے
۲۲ فاد بائیسون جیسا کہ درس ۲۶ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ۲۲ ورس ۸ باب ۳ کتاب

۲۳ فساد تیئسوان

سموئیل مین واتب بسبت واقع ہے اور لیبعام چاہیے جیسا ورس ۱۱ باب ۱۰ کتاب اول اخبار الایام اور ورس ۲ باب ۲۷ اوسی کتاب مین ہے ۲۳ اور ورس ۵ باب ۱۳ کتاب اول اخبار الایام مین عمی ایل کی بیٹی بت سوع غلطی سے واقع ہے اور صحیح الیعام کی بیٹی بت سبع ہے جیسا ورس ۳ باب ۱۱ کتاب دوم سموئیل مین ہے ۲۴ ورس ۲۱ باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین مین غلطی سے عزریاہ ہے اور عزریاہ چاہیے جیسا ورس ۱ باب ۲۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین واقع ہے ۲۵ ورس ۷ باب ۲۱ کتاب دوم اخبار الایام مین یہوا خذ غلطی سے واقع ہے اور اخذیاہ چاہیے جیسا ورس ۲۴ باب ۲۵ کتاب ۲ سلاطین مین ہے ۲۶ ہاریصا صاحب اپنی تفسیر کی جلد اول مین اون فسادون مین جو فساد میسوین سے فساد چوبیسوین تک نقل ہوئے اقرار غلطی کا کرکے کہتے ہین اسیطرح اور جا بہی نامونمین غلطی ہے جسکو زائد منظور ہو کتاب ڈاکٹر کنی کاٹ مین صفحہ ۲۳ سے ۲۰ تک دیکھی اور ایک قاعدہ اس غلطی کے صحیح کرنے کے لیئے یون لکھتے ہین کہ تصحیح ان ناموں غلط کی مقدس کتابون کی اور جگہون سے جہان وہ نام واقع ہوئے ہین اور توریت سامری اور ترجمون پر لیئے اور تاریخ یوسیفس سے کیجاوے انتہی اور اس قاعدہ کے موافق مترجمون نے کسی جا تصحیح کی ہے اور کسی جا ویسی ہی غلطی باقی ہے بہرحال غلطی کا عبری کے اندر شک نہین لیکن ہم کہان تک لکھین اب نمونہ ہیر ختم کردیتے ہین کہ باب ۱ کتاب اول اخبار الایام اور باب ۳۳ کتاب دوم

۲۴ فساد چوبیسوان

۲۵ پچیسوان فساد

سیپل کیے ملانے سے بہت غلطیان نامومنین پائی جاتی ہین اور تفسیر دوالی
اور رجرومینٹ مین ذیل تفسیر بات کتاب اخبار الایام کیے ہے کہ یہ غلطیان

۲۶ چھبیسوان فساد — کاتبون سے ہوئی ہین ۲۶ ورس ۴ باب ۶۴ اشعیا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳
کیونکہ قدیم سے انسان نے نسنا نہ کسیکے کانون تک پہنچا کسیکی انکھون نے
نہیں سوا کوئی خدا نہ دیکھا جو اپنی انتظار کرنیوالیکے ساتھہ ایسا کرے
انتہی اور پولوس مقدس نے اس عبارت کو ورس ۹ باب ۲ نامہ اول
گرنتھیون مین یون نقل کیا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ لیکن جیسا لکھا ہے کہ خدا
اپنے چاہنیوالونکیے لیئے وے چیزین تیار کین جنہین نہ آنکھون نے دیکھا
نہ کانون نے سنا اور نہ آدمی کے دل مین آئین انتہی دیکھو وہ کہان اور یہ کہان

۲۷ ستائیسوان فساد — تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ خیال معقول ہے کہ اسے اعبری
مین تبدیل ہوی انتہی ۲۷ ورس ۲ باب ۹ اشعیا مین موافق بعض نسخون
عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ تو امت کو زیادہ کرتا اور اونکی خوشی کو
افزود کرتا اور موافق بعض نسخون کے یون ہے تو امت کو زیادہ کرتا ہے
اور نہین زیادہ کرتا اونکی خوشی کو الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ اکثرت الشعب لم تعظم
الفرح الخ دیکھو بعض مین یقینا سہو یا قصداً غلطی ہے اور تفسیر ہنری

۲۸ اٹھائیسوان فساد — اور اسکاٹ مین نسخہ اول کو قوی کہا ہے ۲۸ ورس ۱ باب ۳۶ کتاب
اخبار الایام مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور اوسکی (یعنی یہویکین کیے) بہائی

صدقیاہ کو یہودا اور یروشالم پر مسلط کیا فارسی ۱۸۳۸ء صدقیا برادر یہوا
بادشاہ یہوداہ اور شلیم گرد انید حالانکہ یہہ غلط ہے کیونکہ صدقیا چچا
یہویکین کا تہا نہ بہائی اسی لیئے ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء والے نے چچا لکہا اور ترجمہ
یون کیا وملک صدقیا عمہ علی یہودا واورشلیم اور موافق عربی کے
ترجمہ انگریزی رومن کاتلک مین بہی چچا کرکے لکہا ہے وارڈ صاحب
اپنی کتاب اغلاط نامہ کی جو ۱۸۴۱ء امین ڈبلن مین چہپی ہے صفحہ ۷ امین لکہتا ہے
کہ درس ۱۷ باب ۲۴ کتاب دوم سلاطین مین نسخہ عبریمین صدقیاہ کو بہائی
یہویکین کا لکہا ہے اور جو یہہ غلط تہا تو ترجمہ یونانی اور اور ترجمون مین اوسکو
بدلکر چچا لکہا گیا انتہی ملخصاً ۲۹ ورس ۱۹ باب ۲۸ کتاب ۲ اخبار الایام کا
عبریمین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء کیونکہ خداوند نے شاہ اسرائیل احز کے
سبب یہودا کو گٹہایا الخ فارسی ۱۸۳۸ء ازیراکہ خداوند بسبب احاز بادشاہ اسرائیل
یہودا را پست گردانید الخ حالانکہ یہہ غلط ہے اسلیئے کہ وہ بادشاہ یہودا
تہا نہ بادشاہ بنی اسرائیل کا اسلیئے ترجمہ یونانی ورلاطینی مین اوسکو
اصلاح دیکر بادشاہ یہودا لکہا گیا ہے اور انکی موافق ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء
والے نے بہی اپنی ترجمے مین یون لکہا کان الرب قد اذل یہوذا
بسبب آحاز ملک یہودا الخ وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ
کے صفحہ ۱ امین لکہتا ہے اور یہہ جہوٹ ہے اور پروٹسٹنٹون نے بہی اپنے بعضے

۲۹ فاد اونیسوان

ترجمون پہلے مین موافق یونانی اور لاطینی کے شاہ ہود الکہا ہے جیسا
سچ ہے مگر پہر اونہون نے اسی بیبل مطبعہ ۱۹۷۹ء اور ترجمہ اخیرہ مین جان
بوجہہ کر پہر اوسی جہوٹ کی پیروی کی اور اوس امر کو خفیف جانکر رجوع
کرنا طرف لاطینی کی مناسب نے سمجہا انتہی اور درس ۹ باب ۲۷ اور درس ۱۱
باب ۲۸ کتاب دوم اخبار الایام کی اس غلطی کے شاہد ہین اور درس ۱ باب ۳ ملاکیا کا عبرتمین یون ہے

تیسون فاو ۳۰

ہندیہ ۱۸۴۲ء دیکہو مین اپنے رسول کو بہیجونگا اور وہ میرے آگے رستا بنائیگا
الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء اینک رسول خود را میفرستم تا راہ را پیش روی من
راست کند الخ فارسیہ ۱۸۴۵ء اینک رسول خود را خواہم فرستاد و او در برابر
راہ را اماده خواہد ساخت الخ اور درس ۱ باب ۱۱ متی مین اسکو یون نقل
کیا ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء دیکہو مین اپنا رسول تیرے آگے بہیجتا ہون جو تیرے
آگے راہ درست کریگا فارسیہ ۱۸۴۲ء اینک من رسول خود را پیش روی تو
تو میفرستم کہ راہ ترا در پیش روی تو درست نماید اور درس ۲ باب ۱
مرقس مین یون منقول ہوا ہے دیکہہ مین اپنے رسول کو تیرے آگے بہیجتا ہون
وہ راہ کو تیرے سامنے درست کریگا اور درس ۳ باب لوقا مین ہے
دیکہہ مین اپنے رسول کو تیرے آگے بہیجتا ہون جو تیری راہ کو تیرے آگے
درست کریگا پادری صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر مین حاشیہ منہیہ کے اندر لکہتے ہین
کہ ڈاکٹر ریڈلف کہتا ہے کہ یہہ حوالہ عبری اور تمام پرانے ترجمون سے

دو طور پر مخالفت رکھتا ہے ایک یہہ کہ یہہ لفظ تیرے آگے
اس جملہ مین ابنا رسول الخ زائد ہے دوسرے یہہ کہ بجای اس لفظ کے
وہ میرے اگے رستا الخ یہہ لفظ وہ تیرے آگے الخ واقع ہوا ہے
اور سبب اس فرق کا آسان بیان نہین ہو سکتا سوای اسکے کہ پرانے نسخون
مین کچھ خرابی واقع ہوئی ہے انتہی دیکھو اسمجا انجیل کے بچانے کے
لیے مسیحیون نے سبب فرق کا یہہ کہا کہ سب نسخون پرانے مین
کیا عبری اور کیا ترجمے تحریف ہوئی اور نقل نسخون انجیلون مین بہی کچھ کچھ خلا ہے
اور لوقا من جملہ اخیرہ کے اندر مخالف دونون انجیلون کی زیادت ہے
تو انمین بہی وہی سبب ہوگا ۳۱ ورس ۲ باب ۵ میکا کا عبرین یون ہے
ہندیہ سنہ ۸۴۳ ابرای بیت لحم افراتہ باوجودیکہ تو ہودا کے ہزارون مین
چہوٹا ہے تو بہی تجہہ مین سے میرے لیئے وہ شخص نکلیگا جو اسرائیل مین حکومت کریگا
اور اوسکا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے فارسنہ ۸۳۸ اما تو ای بیت لحم
افراتہ باوجودانکہ درمیان ہزاران یہودا کو چکی لیکن از تو انکسی برای من
خواہد برامد کہ در اسرائیل حکومت درند کہ برامدن او از قدیم الایام بلکہ از
ازل می بود اور یہہ عبارت درس ۶ باب ۲ متی مین یون منقول ہوئی ہے
ہندیہ سنہ ۸۴۲ ای یہودا کی بیت لحم تو یہودا کے سردارون مین چہوٹا نہین کیونکہ
تجہہ سے ایک سردار نکلیگا جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا انتہی

۳۱ افاد اکیسوان

۳۲ بتیسوان فاد دیکھو وہ کہان اور یہہ کہان ۳۲ زبور ۱۶ مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء میری نگاہ ہمیشہ خداوند پر ہے کیونکہ وہ میری دہنی ہاتہہ ہے مجہہ کو کبہی لغزش نہوگی ۹ سو میرا دل خوش ہے اور میری شوکت شاد ہے میرا جسم بہی توکل مین چین کریگا ۱۰ کہ تو میری جان کو پاتال مین رہنے نیدیگا اور تو اپنی مقدس کو سڑنے نیدیگا ۱۱ تو مجہکو زندگانی کی راہ دکہلا دیگا تیری حضور مین خوشیون ہے میری ہے تیرے دہنے ہاتہہ ابد تک عشرتین ہین انتہی اور اس عبارت کو باب ۲ اعمال مین یون نقل کیا ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء ۲۵ اسلیئے کہ داؤد اوسکے حقین کہتا ہے کہ مینے خداوند پر جو سدا میرے سامنے ہی نظر کیے کہ وہ میری دہنی طرف ہے تاکہ مین نہٹون ۲۶ اوسی سبب میرا دل خوش ہے اور میری زبان نہال ہے بلکہ میرا بدن بہی امید مین چین کریگا ۲۷ کہ تو میری جانکو عالم غیب مین نہ چہوڑیگا نہ اپنے قدوس کو سڑنے دیگا تو نے مجہے زندگی کی راہ بتائین ۲۸ تو مجہے اپنے دیدار سے خوشی سے بہر دیگا انتہی دیکھو کہان وہ عبارت اور کہان یہہ

۳۳ تینتیسوان فساد ۳۳ زبور چالیسوین مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء ۶ ذبیح اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو میرے کان کہودیے چڑہاوے اور خطیت کا تو طالب نہین ۷ تب مین نے کہا دیکھو مین آتا ہون کتاب کے درقون مین میرے حقین یہہ لکہا ہے ۸ اے میرے خدا مین تیری رضامندی بجالانے پر خوش ہون تیری شریعت تو میرے دل کے بیچ ہے انتہی اور اس عبارت کو پولوس مقدس باب دسوین نامہ

فساد ۳۴ چونتیسوان

عبرانیونمین یون نقلکرتے ہین ۱۸۴۵ء سنہ ۵ قربانی اور نذر کو تو نے نچاہا پر میرے لیے
ایک بدن طیار کیا ۶ سوختنے قربانی اور گناہ کے لیے
تو راضی نہوا ۷ تب مینے کہا کہ دیکھہ مین آتا ہون میری بابت کتاب کے دفتر
مین لکھا ہے تاکہ ای خدا تیری مرضی بجالاؤن انتہی دیکھو وہ عبارت
کہان اور یہہ عبارت کہان ۳۴ باب ۹ عاموس مین ہے ۱۱ اوس دن مین
مین داؤد کی گرے ہوئے مسکن کو کھڑا کرونگا اور اوسکی دراڑون کو بند
کرونگا اور مین اوسکی شکست ریز کو پھر بناؤنگا اور اسکے زمانے کی مانند تعمیر
کرونگا ۱۲ تاکہ وے ادوم کے باقی لوگونکو اور سارے قومونکو جن پر میرا نام کہا
جاتا ہے اپنی میراث مین لے لیوین خداوند جو اس کام کا کرنے ہارا ہے
فرماتا ہے انتہی اور اس عبارت کو باب ۱۵ اعمال مین یون نقل کیا ہے ۱۶ خداوند
جو یہہ سب کرتا ہے یون فرماتا ہے کہ بعد اسکے مین پھر آؤنگا اور داؤد کے گرے
ہوئے ڈیرے کو بناؤنگا ۱۷ اور اوسکے ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کرکے
اوسے پھر کھڑا کرونگا کہ باقی آدمی اور سب غیر قومین جو میرے نام کی کہلاتی
ہین خداوند کو ڈھونڈین انتہی دیکھو ان دونونمین کتنا فرق ہے اور علماء محققین
عیسائی ان فسادونمین جو ۳۰ سے فساد ۳۴ تک منقول ہوئے عبری
عبارت کو کہتے ہین کہ بدل گئی ہے اور صاحب اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین لکھتے
ہین کہ ان فقرات مفصلہ ذیل مین عبری معلوم ہوتی ہے کہ خراب کی گئی ورس ۱

باب ۳ ملاکیا درس ۲ باب ۵ میکا درس ۸ سی ۱ ناک زبور ۱۶ کا درس ۱۱ و ۱۲
باب ۹ عاموص ۶ تا ۸ زبور ۴۰ درس ۴ زبور ۱۱۰ انتہی دیکھو ان چھ موضعون
موافق اقرار اس بڑے مفسر کے عبری محرف ہے اور محرف ہونا زبور ۱۱ کا
بھی اس مفسر کے کلام سے معلوم ہوا گو ہمکو ترجمون ہندیہ اور فارسیہ اور عربیہ
اور انگریزیہ سے کچھ بڑا فرق معلوم نہین ہوتا مگر اقرار اس مفسر کا کافی ہے
غالبًا مترجمون نے اصلاح دی ہوگی پس یہہ ایک موضع

پینتیسوان فساد

فساد کا اور ہے وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ کے صفحہ ۷ امین لکھتا ہے
کہ عبریمین یون ہے کہ اوسنے جناغروبہ اوسکی بی بی اور وریعت اور اس کلام کو
جدیے معنی ہے کوئی مترجم ہیبل یون ترجمہ کرتا ہے کہ اوسنے جناغروبہ کو اپنی
بی بی وریعت سے اور کوئی یون کہ اوسنے جنا وریعت کو اپنی بی بی غروبہ
انتہی کہتا ہون یہہ عبارت درس ۱۸ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین واقع
ہے اور غریب مترجم کیا کرین کہ اسجا اصل عبری کسی طور مانو ایسی خراب ہے
کہ ترجمہ اٹکلون کرنا پڑتا ہے پس کوئی کچھہ اور کوئی کچھہ کہتا ہے اور ایسا ہی
ابتک مترجمون مین وہ حیرانی باقی ہے کہ ہر کوئی اپنی ہی کہتا ہے ہندیہ ۱۸۸۴ء
اور حصرون کے بیٹے کالب نے اپنی جورد عزوبہ سے اور وریعت سے اولاد پائی
اور عزوبہ کے بیٹے یہ ہین یسر اور سوباب اور اردون فارسیہ ۱۸۳۸ء اور کالیب
بن حصرون عزوبہ زنش دیر یعوت بارور گردیدند و یسر ان وے ایشند

لیسر و سوباب ۱ اردون ان دونون مین اگرچہ مخالفت ہے مگر دونون سے معلوم
ہوتا ہے کہ عزوبہ اور ریعت یا ریعوث دونو جوروان کالیب کی ہین اور ترجمہ
انگریزیہ مہری موافق فارسیہ ۱۲۲۵ کا ہے فارسیہ ۱۲۲۶ و کالیب پسر حصرون از روجہ
اش عزوباہ پسران تولید نمود کہ اینہا باشند یریعوث و یلیشر و شوباب
اردون اسکی موافق یریعوث بیٹا ہے نہ جوروعزبیہ ۱۳۱ و کالیب بن
حصرون اخذ امراۃ اسمہا عزوباہ و اولد منہا یاریعوث و اولادہا ماشر
و شوباب و اردون اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عزوبا جورو ہے مگر ظاہر عبارت
اس بات کو چاہتی ہے کہ یریعوث بیٹی کالیب کی ہو اور ضمیر مونث کی راجع طرف
یریعوث کی ہو اور یاشر اور شوباب اور اردون نواسے کالیب کے ٹھہرتے
ہین نہ بیٹے اور ترجمہ انگریزی مرومن کا ملک کے عربی کی موافق ہین باب ۳۶ پانچون ۳۶ چھتیسوان
اور چھٹے کتاب دوم سموئیل سے معلوم ہوتا ہے کہ داؤد علیہ السلام صندوق
خدا کو بعد لڑائی فلسطیون کے لائے تھے اور باب ۱۳ اور ۱۴ کتاب اول اخبار
الایام سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اوس لڑائی کے پیش ایک ان سے ۳۷ سینتیسوان
غیوں صحیح ہے ۳۷ ورس ۶ باب کتاب اول اخبار الایام مین ہے فارسیہ ۱۸۳۱
اولاد بنیامین بلع و بکر و یدیعا ئیل ۳ کس اور باب ۸ مین ہے ۱ اما بنیامین
بکر بلع نخست زادہ دوم اسبیل سیوم احرح چہارم نوحہ پنجم رافا
اور باب ۴۶ پیدایش مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور بنی بنیامین بلع اور بکر اور اسبیل

اور جیرہ اور عمان اور اخیہ اور راس اور پنیم اور چیم اور اردد
بنی راحیل ہین دیکھو اوّلاً ناموں مین اختلاف پھر عدد مین بہت
اختلاف ہے پہلے سے تین دوم سے پانچ سیوم سے دس سمجھے جاتے
پس ایک صحیح اور دو غلط ہونگے غالباً اخبار الایام غلط ہو جو خود اور
دو کلاموں مین خلاف ہے

باب ۳۶ فاو ۳۸ اٹھتیسون

کتاب ۳۷ اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۴۲

۵ یہویقیم پچیس ۲۵ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور گیارہ ۱۱ برس یروشلم مین مسلط
رہا الخ ۶ اور سپر شاہ بابل نبوخذنضر چڑھ آیا اور اوسی بیڑ بوندسے باندھ کر
بابل مین لیگیا انتہی اور یہہ بھی کچھہ نہین اسلیئے کہ مورخون کے نزدیک یہویاقیم
قید کرکے بابل مین لیجانا ثابت نہین یوسیفس جو مسیحیون کے نزدیک
بڑا مورخ معتبر ہے اپنی تاریخ کی دسویں کتاب کے چھٹے باب مین لکھتا ہے
کہ چوتھے برس سلطنت یہویاقیم کے بخت نصر بادشاہ بابل کا ہوا یہہ لکھتا ہے
سلطنت یہویاقیم کے آٹھوین برس بخت نصر بڑے لشکر جرار سے یہودہ
چڑھ آیا اور یہویاقیم کو دھمکایا یہویاقیم نے خراج اپنے ذمہ مقرر کرلیا مگر
تیسرے سال مین مصریون کی امید پر خراج دینے سے انکار کیا مگر وہ
اوسکی امید نہ برائی اور بادشاہ بابل لشکر جرار سے چڑھ آیا اور شہر کو
بدون لڑائی کیے لیا اور اندر شہر کے داخل ہوکے جوانون کو قتل
مارا اور یہویاقیم کو قتل کرکے لاش اوسکی کو باہر دیوار شہر پناہ کے پھنکوادیا

ر دفن کرنے نہ دیا اور یہویکین اوسکے بیٹے کو بادشاہ کیا اور تین ہزار
یہودیوں کو پکڑ کے لیگیا اور انہین یرمیاہ نبی حزقیل پیغمبر بھی تھے انتہی ملخصاً
اسمین صاف مرقوم ہے کہ یہویاقیم اور شلیم مین مقتول ہوا اور لاش
سکی باہر شہر پناہ کے پھینکی گئی ۲۹ ورس ۳۶ باب ۲۴ کتاب یوشع
عبرین یہہ کلام پایا جاتا ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور بنی یہودا کی سرحد مین بحر سے
شرق کی سمت جا ملی انتہی اور ظاہر ایہہ غلط ہے اسلیئے کہ بنی یہودا کی
ن بہت دور جانب جنوب کے تھی اور ترجمہ یونانی مین یہہ کلام نہین پایا جا
ورس ۱۴ باب ۱۸ یوشع مین حد غربی کا بیان یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲
حد وہان سے گذر کے اوس پہاڑ پاس جو بیت حورون کی جنوب کو
جا کے بحر کے ساحل تک پہنچی ہے اور یہہ بھی صحیح نہین اسلیئے کہ اوس
ن سمندر کا ساحل نہ تھا تفسیر ڈوالی اور چرچ ڈکشنری مین ہے یقیناً
ثر بنی بنیامین مین سمندر کا ساحل یا قریب اوسکا نہ تھا اسلیئے یہہ
ا کیا جاوے کہ جس عبری لفظ کا ترجمہ سمندر کیا ہے اوس کے
مغرب کے ہین انتہی کہتا ہون کہ کسی ترجمہ مین یہہ معنے دیکھنے مین نہین
پس سب مترجم اس تفسیر کے موافق لایق الزام ہین ۴۳ باب ۲۴ کتاب یوشع
برین یون ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۲ء بعد اسکے یسوع نے سارے بنی
ئیل کی اسباط کو سکم مین جمع کیا الخ ۲۵ سو یسوع نے اوس روز

۳۹ فاد
اوناليسوان

۴۰ فاد
چاليسوان

۴۱ فاد
اکتاليسوان

لوگون سے عہد کیا اور اونکے لیئے سکّم مین ایک رسم اور دستور
مقرر کیا انتہی لفظ سکّم اسجا صحیح نہین شیلو چاہیئے اسی لیئے ترجمہ
یونانی مین شیلو لکھا ہے ۴۲ ورس ۵ باب ۱۳ کتاب ۲ سموئیل مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳
اور فلستی بھی بنی اسرائیل سے لڑنے کو جمع ہوئے تیس ہزار تو اونکی
رتھین تھین الخ بعض علماء نے لفظ تیس ہزار کو اسجا غلطی اور سہو کاتب پر
حمل کیا ہے اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈسن مین ہے کہ بشپ پاٹرک اور
ڈاکٹر ولز لکھتے ہین کہ یہہ عدد عجیب معلوم ہوتا ہے اور ترجمہ عربی اور سریانی

۴۳ تینتالیسوان

مین تین ہزار بجای تیس ہزار کی ہین اور یہہ بھی یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ اسقدر
رتھون مین ہر قسم کی گاڈیان داخل ہین ایضاً ۲۰ باب ۴ کتاب ۲ اخبار الایام
مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ ۳۶ اور گرداگرد اوسکے کنارے کے نیچے بیلون کی
مورتین بنائین جو اوسکے دس ہاتھ کے دور مین گرداگرد تھین اور اوس بحر کو چارون
طرف سے گھیرے تھی تھین الخ ۴ اور بحر بارہ بیلون پر رکھا گیا الخ اور باب
کتاب ۱ سلاطین مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ ۲۴ اور گرداگرد اوسکے کنارے کے
نیچے گانٹھین بنائین گھیرے اوسکا دس ہاتھ کا گرداگرد بحر سے لگے ہوا گانٹھونکی
دو قطارین خوب ڈھالی ہوئین ۲۵ اور بحر بارہ بیلون پر رکھا گیا انتہی بس لفظ
گانٹھون کا دو جا ورس ۴ باب ۷ سلاطین مین غلطی سے بجائے بیلون کے
لکھا گیا ہے اور ورس ۲۵ اوس باب کا اور عبارت اخبار الایام کی اس غلطی کی

فاد ۴۴ چوالیسوان

شاید ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین کہ فرق اسمیا بدل جانے حرفون سے
ہوا ہے انتہی ۴۴ ورس ۳ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ سنہ
اور اوسنے اون لوگون کو جو اوسمین تھے باہر نکالکے آرون سے اور لوہے
کے ہلون سے اور کلہارون سے کاٹ ڈالا اور ورس ۳ باب ۱۲ کتاب ۲ سموئیل
کا یون ہے اور اوسنے اون لوگون کو جو شہر مین تھے باہر نکالکے آرون
اور لوہے کے ہلون اور کلہاڑون سے محنت کروائی اور اونہین اینٹونکی
جلتے پزاوے مین ڈال دیا انتہی دیکھو کہان کاٹ ڈالا اور کہان محنت
کروائی ایک ان دو سے غلط ہے ہار نصاحب اپنی تفسیر کی جلد اول
مین عبارت کتاب سموئیل کو صحیح ٹہراکے کہتے ہین کہ عبارت کتاب

فاد ۴۵ پنتالیسوان

اخبار الایام کو موافق اوسکی بنانا چاہیے ۴۵ ورس ۲ باب ۳ کتاب ۲
اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ سنہ اوسنے (یعنی ابیاہ نے) یروشالم
مین تین برس بادشاہت کی اوسکی ماکا نام میکایا تہا جو اوریل جبعاتی کی
بیٹی تہی الخ اور جملہ اخیرہ ترجمہ فارسی ۱۸۳۸ مین یون ہے ونام مادر وے
میکایہ دختر اوریئل از جبعہ بود الخ فارسی ۱۸۴۵ واسم مادرش میکایاہ دختر
اوریئل از گبعاہ بود اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آبیا کی ماں میکایا اوریئل
کی بیٹی تہی حالانکہ ورس ۲۰ باب ۱۱ اوس کتاب کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اوسکے
پیچھے اوسنے ۱ بی سلوم کی بیٹی معکہ کو بیاہ کیا جو اوسکے لئے ابیاہ اور

عدتی اور زیزا اور سلومیت کو جنی فار سنہ ۱۵۳۸ بعد ازان معکہ دختر ابسلام کو
گرفت کر اوابیہ و عتای و زیزا و سلومیت را برای وے زائیدہ آمنے
معلوم ہوتا ہے کہ ابیا کی مان معکہ بیٹی ابسلام کی تہی مگر طرفہ یہ ہے کہ
درس ۲ باب ۱۴ کتاب ۲ سموئیل سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیٹی ابسلام کی معکہ
نہ تہی اور عبارت اوس درس کی یون ہے سو ابی سلوم کے وہان بیٹے پیدا
ہوئی اور ایک بیٹی جسکا نام تمر تہا وہ بہت خوبصورت تہی انتہی پس
تینون جا مین اختلاف ہے ۲ درس ۱۴ باب ۲۷ کتاب ۲ اخبار الایام کا
یون ہے ہیذیر سنہ ۱۸۴۲ اور اوسنے اخذیاہ کو ڈہونڈہا اور اونہون نے
اوسے پکڑا جبکہ وہ سمرون مین چہپا تہا اور اوسے یاہو پاس لائے اور
اونہون نے اوسے قتل کیے کے گاڑا الخ اور باب نوین کتاب ۲ سلاطین مین ہے
۲۷ اور جب یاہو نے یہود احزیاہ نے یہہ دیکہا تو وہ باغ بیت کی راہ سے نکل
بہاگا اور یاہو نے اوسکا پیچہا کیا اور کہا کہ اوسے بہی گاڑی ہی مین مارلو
چنانچہ اونہون نے اوسے جور کے رستے مین جو جبلعام کے متصل ہے
مارا اور وہ بہاگ کے مجدو مین ایا اور وہان مرگیا ۲ اور اوسکے خادم اوسکو
گاڑی مین ڈال کے یروشالم مین لیگئے اور اوسے اوسکی قبر مین داؤد کے
شہر مین اوسکے باپ دادون کے ساتہ گاڑا انتہی اول سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ سمرون مین چہپا تہا اور وہانسے اوسکو گرفتار کرکے یاہو کے

بالیرون

پاس لاکے قتل کر کے گاڑ دیا تہا اور دوسری سے واضح ہے کہ وہ
مین زخمی ہو کر بہاگا اور مجدو مین اگر مرا اور دہاں سے اوسکے نوکرون نے
اوسکو پردشالم مین لاکر گاڑا پس دونون مین خلاف ہے ۴۷ ف
سیفالیہ ورس
۳۹ باب ۹ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور نیر سے قیس پیدا
ہوا اور قیس سے ساول پیدا ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیس کے باپ کا نام نیر ہے اور ورس
باب ۹ کتاب سموئیل مین ہے فارسیہ ۱۸۵۳ امردی بود از بنیامینان کہ اسمش قیس
پسر ابی ایئیل پسر صرور پسر بکورث پسر افیح مرد یامینی کہ صاحب دولت بود
ہندیہ ۱۸۴۲ اب بنی بنیمین کا ایک شخص تہا جسکا نام قیس جو افیح کے
بیٹے بکورث کے بیٹے صرور کے بیٹے ابی ایل کا بیٹا تہا الخ اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ قیس کے باپ کا نام ابی ایل تہا اور باب ۱۴ اس کتاب سموئیل مین
۵۰ اور اوسکی فوج کے رئیس کا نام ابنیر تہا جو ساول کے چچا نیر کا
بیٹا تہا ۵۱ اور ساول کے باپ کا نام قیس تہا اور ابنیر کا باپ نیر ابی ایل کا
بیٹا تہا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابی ایل قیس کا دادا ہے پس دونون ۴۸ ف
اٹہتالیہ
مین مخالفت ہے ۴۸ ورس ۱۳ باب ۲۴ کتاب ۲ سلاطین مین ہے اور خداوند
کے گہر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو شاہ کے قصر مین تہا اور یون سارے
طلائی برتنون کو جو شاہ اسرائیل سلیمان نے خداوند کے گہر کے لیے بنایا
تہا ٹکڑے ٹکڑے کیا انتہی اور ورس ۱۵ باب ۲۵ کتاب مذکور مین ہے اور اگمتہیان اور

پیایے اور سب کچہہ جو سونے روپے کا تہا سو میرا لا مراد یے گیا فارسیہ ۱۸۶
و بخورد ان ہا و لنگر یہا اپچہ ارطلا بود طلایش راو انچہ کہ از نقرہ بود نقرہ اش را
سردار لشکر خاص برد اشت پس جس صورتمین کہ بخت نصر سب برتن طلائی
ہیکل کے لیے گیا تہا بہر اوسکا سپہ سالار کہان سیے برتن طلائی اور نقرہ لیے گیا

۴۹ فاد اونچاسون

۴۹ باب ۹ کتاب القضات مین ہیے ۵ آورد ہ عفرہ مین اپنے باپ کے
گہر گیا اور اوسنے یروب بعل کی ستر بیٹون کو جو اوس کے بہائی تہے
ایک پتہر پر قتل کیا مگر یروب بعل کا چہوٹا بیٹا یوتام بچ رہا اسلیئے کہ وہ
چہپ گیا ۱۸ اور تمنی آج میرے باپ کے کہرانے پر خروج کیا اور اوسکے
ستر بیٹے ایک پتہر پر قتل کیے اور اوسکے بیٹے ابیملک کے جو لونڈی بچہ ہے
سارے سکم کا بادشاہ کیا اتنے لیئے کہ وہ تمہارا بہائی ہے ۵۶ اور
خدا نے اسطرح سیے ابی ملک کی اوس شرارت کو جو اوسنے اپنے
ستر بہائیونکو مار کے اپنے باپ سیے کی تہی اور سیکہیرا انتہی ورس ۵ سیے
معلوم ہوتا ہیے کہ ستر سیے یوتام بچ رہا تہا اور دونون ورسون اخیر سیے
معلوم ہوتا ہے کہ سب ستر کے ستر مارے گیے تہے اور جانا چاہیئے کہ یروب

۵۰ فاد پنچاسون

بعل کی بی بی سے کل ستر ہی بیٹے تہے اور لونڈی سیے ایک جسکا نام
ابی ملک تہا جو قاتل اوسکا ہے جیسا ورس ۳ و ۳۱ باب ۹ سیے ظاہر ہے ۵۰ ورس ۵
باب ۱۸ کتاب ۲ سلاطین کا یون سیے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور اوسنے (یعنی حدقیاہ)

خداوند اسرائیل کے خدا پر توکل کیا ایسا کہ بعد اوسکے یہوداہ کے سب
بادشاہونمین ویسا ایک نہوا اور نہ اس سے آگے کوئی ہوا تہا انتہی
اور ورس ۲۵ باب ۲۳ کتاب ۲ سلاطین مین ہے سو اوسکی (یعنی یوسیاہ کی)
مانند نہ اگلے زمانے مین کوئی ایسا بادشاہ ہوا جو اپنے سارے دل اور اپنے
ساری جان اور اپنے سارے زور سے موسیٰ کی ساری شریعت کے
مطابق خداوند کی طرف پہرا اور نہ بعد اوسکے کوئی اوسکی مانند ہوا
انتہی سو دونونمین مخالفت ہے ۱۵ باب ۱۵ کتاب ۲ سلاطین مین ہے ۱۵ فاد اکاونوان
۳۰ اوسوقت ہوسیع بن ایلہ نے فقح بن رملیاہ کے برخلاف منصوبہ
کیا اور اوسے مارا اور قتل کیا اور عزیاہ کے بیٹے یوتام کی بادشاہت
کے بیسویں برس اوسکی جاگہہ بادشاہ ہوا ۳۳ اور جب وہ (یعنی یوتام)
تخت پر بیٹہا تو پچیس برس کا تہا اور سولہ برس یروشالم مین
سلطنت کی الخ اور یہہ جملہ اور عزیاہ کی الخ ترجمہ فارسی ۱۵ باب ۵ مین ہے
درسال بستم یوتام پسر عزیاہ در جایش ملک شد انتہی اور ورس ۱
باب ۲۷ کتاب ۲ دوم اخبار الایام مین ہے یوتام پچیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا
اور سولہ برس تک یروشالم مین سلطنت کرتا الخ پس جب کہ یوتام نے کل سولہ
ہی برس سلطنت کی ہو تو بیسوان سال اوسکی سلطنت کا کہان سے آیا
باب ۱۳ کتاب ۲ سلاطین مین ہے ۵۲ اور شاہ یہوداہ احذیاہ کے بیٹے ۵۲ فاد باونوان

یواس کی سلطنت کے تیئیسوین برس یاہو کا بیٹا یاہواخذ سمرون کے بیچ
بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور اوسنے سترہ برس سلطنت کی ۱۰ اور
یہواخذ نے اپنے باپ دادے ونکے درمیان ارام کیا اور اونہون نے اوسے سمرون
مین گاڑا تب اوسکا بیٹا یہواس اوسکی جاگہہ بادشاہ ہوا ۱۱ اور یہواس
یہودا یواس کی سلطنت کے سینتیسوین برس یاہواخذ کا بیٹا یہواس
سمرون مین اسرائیلیون کا بادشاہ ہوا اخذ تیسوین برس سلطنت
کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور اوسنے سترہ برس سلطنت کی ۱۲ پھر بیٹا اوسکا
سینتیسوین برس سلطنت بادشاہ یہودا کی کسطرح بیٹھا ملک اونتالیس
یا چالیس مین بیٹھا ہوگا ۱۳ باب ۱۳ کتاب القضات مین ہے ۳۵ اور بنی اسرائیل
اوسدن پچیس ہزار اکیسو بنی بنیمین قتل کیے ۴۶ سو سب بنی بنیمین جو
اوسدن گرگیے پچیس ہزار شمشیرزن تھے انتہی دیکھو ان دونون مرسوئل
مخالفت ہے ۱۴ باب ۱ دسوین یوشع مین ہے ۵ تب اموریون کی پانچ
بادشاہون یعنی یروشالم کے بادشاہ اور حبرون کے بادشاہ اور یرموت
کے بادشاہ اور لکیس کے بادشاہ اور عجلون کے بادشاہ نے ایکا کیا
اور اپنے لشکرون کو لیکے جبعون پر چڑہ گیے اور خیمے نصب کیے اور اوس سے
جنگ شروع کی ۲۳ اونہون نے ایسے ہی کیا اور اون پانچ بادشاہونکو
یعنی شاہ یروشالم اور شاہ یرموت اور شاہ حبرون اور شاہ لکیس

۱۳ فاد ترینوان

۱۴ فاد چونوان

رشاہ عجلون کو مغار سے سیے اوس باس نکال لائیے ۲ ۴ اور یسوع
اون سب بادشاہون پر اور اونکی زمین پر ایک دفعہ فتح پائی الخ
ورس ۶۳ باب ۱۵ یوشع مین ہے یبوسی جو تھے یروشالم مین رہتے تھے
انکو بنی یہوداہ خارج نکر سکے چنانچہ یوسی بنی یہوداہ کے ساتھ اجکے
ن تک یروشالم مین بستے ہین انتہی دیکھو اول سے ثابت ہوتا ہے
بنی اسرائیل نے بادشاہ یروشالم اور اوسکی زمین پر غلبہ پایا تھا
ر دوسری جا سے عکس اوسکا ۵ ورس ۱ باب ۲ کتاب ۲ سلاطین
ن ہے تب آخذ بادشاہ شاہ آسور دجلت پلاسر کی ملاقات کے
ے دمشق کو چلا اور اوسنے ایک مذبح کو دیکھا جو دمشق مین تھا اور آخذ بادشاہ
ے اوس مذبح کا ٹھیک ٹھیک نقشہ کھچوا کے اوریاہ کاہن کے پاس بھیجا
ہی اور ورس ۲ باب ۲۸ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے اور شاہ
ور دجلت پلاسر اوسپر چڑھ آیا اور اوسکو تنگ کیا اور اوسے اصلا
یا انتہی دیکھو اول سے دونون بادشاہون مین اتحاد اور آخذ کا دمشق کو ملاقات
ے لیے جانا اور دوسرے سے دونون مین عناد اور شاہ آسور کا چڑھ آنا معلوم
ا ہے ۵ ورس ۱ باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل مین ہے ہندیہ ۱۰۴۳ بعد اسکے
اوند کا غصہ بنی اسرائیل پر پھر بھڑکا کہ اوسنے داؤد کے دل مین ڈالا جو بنی
سرائیل اور بنی یہوداہ کو گنیے عربیہ ۱۰۳۱ ثم ان اشتد غضب الرب علی اسرائیل

فساد پچپنوان ۵۵

فساد چھپنوان ۵۶

والقی فی قلب داؤد الحرفا رسنہ ۱۸۴۵ء خداوند بار دیگر بر اسرائیلیان غضبناک
شدہ داؤد را بر ایشان انگیزانید تا آنکہ بگوید برو و اسرائیل و یہودا را بشمار
اور درس ۱ باب ۲۱ کتاب اول اخبار الایام مین یون ہے ہندیہ رسنہ ۱۸۴۲ء
اور شیطان اسرائیل کے مقابلہ مین اوٹھا اور داؤد کے دل مین ڈالا کہ
اسرائیل کی اسم نویسی کرے فارسیہ رسنہ ۱۸۴۵ء و شیطان بخلاف اسرائیل
ایستاد و داؤد را وسوسہ نمود تا آنکہ اسرائیل را شمارد فارسیہ رسنہ ۱۸۳۸ء
و شیطان بمخالفت بنی اسرائیل برخاست و داؤد را وسوسہ کرد الخ
پس دل مین دینے والے کو اول مین خداوند اور رب اور دوسرے مین شیطان کے
ساتھہ تعبیر کیا ہے دیکھو کہان خدای رحیم اور کہان شیطان رجیم شاذ
اول جا بھی خداوند اور رب سے شیطان مراد ہوگا اسلیئے کہ ایسا اطلاق ہم
اور جا بھی دیکھتے ہین ورس ۴ باب ۴ نامہ دوم گرنہتون مین ہے ہندیہ رسنہ ۱۸۴۲ء
اس جہان کے خدا نے اونکی عقلون کو جو بے ایمان ہین تاریک کر دیا ہے فارسیہ
رسنہ ۱۸۱۶ء اور رسنہ ۱۸۴۱ء و رسنہ ۱۸۴۲ء خدای اینجہان فہم ہای بے ایمان ایشانرا
کور کردہ ست عربیہ رسنہ ۱۸۲۱ء اور رسنہ ۱۸۳۱ء الذین فیہم الہ العالم ہذا قد اعمی
قلوب الکافرین عربیہ رسنہ ۱۸۱۶ء طمس الہ العالم علی افئدتہم بعینہ اور مسیحی
لوگ اس جہان کے خدا یا خدای اینجہان یا الہ العالم سے شیطان مراد
رکھتے ہین مگر حسب اطلاق خدا اور خداوند و مانند انکیکہ شیطان رصحیح ہے

تو عہد عتیق اور جدید کی کتابون کے ناظر کو اکثر جا جہان یہے الفاظ ہونگے
شیطان اور خدا مین تمیز کرنی مشکل پڑیگی اور شبہ پڑیگا اور اگر اس
عقیدہ سے مسیحیونکو کہ خدا شر کا خالق نہین بلکہ شیطان ہے ایک قاعدہ
کلیہ ٹہرا یکے کہین کہ جہان نسبت برائے اور خلق شر کی ہوگی وہان ایسے
الفاظ سے مراد شیطان ہوگا نہین تو خدا تو اسکی موافق لازم آتا ہے
کہ جہان یقیناً تے یے لوگ ایسے الفاظ سے خدای تعالی مراد رکہتے ہین وہان
بہی شیطان مراد ہو مثلاً ورس ۷ باب ۴۵ اشعیا مین جو یون ہے ہندیہ ۱۸۲۵ء
مین یہواہ ہون میرے سوای کوئی نہین مین روشنی بناتا ہون اور تاریکی
پیدا کرتا ہون اور سلامتی بناتا ہون اور شر پیدا کرتا ہون فارسیہ ۱۸۳۸ء
سازندہ نور و آفرینندہ تاریکی منم صلح دہندہ و ظاہر کنندہ شر منکہ خداوندم
این ہمہ اشیا بوجود می آرم عربیہ ۱۸۳۱ء المصور النور و الخالق الظلمة الصانع
السلام و الخالق الشر انا الرب الصانع ہذہ جمیعہا ۵۷ باب ۲۶ حزقیل مین ہے
ہندیہ ۱۸۴۳ء اور گیارہوین برس کے پہلے دن یون ہوا کہ خداوند کا کلام مجہے
آیا اور بولا ۳ اسلیئے خداوند خدا فرماتا ہے دیکہہ ای صور مین تجہہ پر چڑہ آونگا الخ
۷ کیونکہ خداوند خدا یون فرماتا ہے دیکہہ مین شاہ بابل شمال سے شاہنشاہ
بنوخذنضر کو گہوڑون اور رتہون اور سوارون اور بہوم اور بہت عوام سمیت
لاتا ہون ۸ وہ خشکی پر تیرے دیہات کو تلوار سے قتل کریگا الخ ۹ وہ اپنی منجنیق

۵۷ باب
ستاونوان

تیری شہر پناہ پر لگا دیگا اور اپنے حربون سے تیرے برجون کو ڈھا دیگا
۱۲ اور دے تیرا مال لوٹ لینگے اور تیری سوداگری کو غارت کرینگے اور
دے تیری دیوارین توڑ ڈالینگے اور تیرے خوشنما مکانون کو ڈھا دینگے
اور تیرے پتھر اور لکڑی اور تیری مٹی سمندر کے درمیان ڈال دینگے ۱۳
اور مین تجھے بیچان کرونگا تو جال پھیلانیکی جگہہ ہوگی تو پھر بنی نہ جائیگی کیونکہ مین
خداوند بولا ہون خداوند خدا فرماتا ہے ۱۴ کیونکہ خداوند خدا یون فرماتا ہے جب
مین تجھے ویران شہر بناؤنگا اون شہرونکی مانند جو آباد نہین الجرم مین تجھے
عبرت بناؤنگا اور تو نابود ہوگی دے تجھے ڈھونڈینگے پر ابد تک نہ پاوینگے
انتہی دیکھو یسعیاہ کی تاکید سے خدا کی طرف سے کہا گیا تھا کہ بخت نصر
برجون اور دیوارون صور کو ڈھا کر شہر کو بالکل ویران اور ایسا نیست نابود
کردیگا کہ پھر ابد تک آباد نہوگا اور وہانکا مال لوٹ لیگا حالانکہ یہہ پیشین گوئی
بالکل غلط نکلی اسلیئے کہ بخت نصر نے باوجود محاصرہ تیرہ برس کے صور پر فتح
نہ پائی اور نہ لوٹ وہانکی اوسکے ہاتھہ آئی بلکہ خایف اور خاسر وہان سے
پھر گیا اور جب یہہ خبر صادق ہوئی تو عیاذاً باللہ اس جھوٹ کا خود حزقیل علیہ السلام
کو سولہ برس کے بعد عذر کرنا پڑا اور بطور عذر کے اپنی کتاب کے باب ۲۹ مین یون لکھا
ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ء ۱۷ ستائیسویں برس کے پہلے مہینے کی پہلی تاریخ خداوند کا کلام
مجھے آیا اور بولا ۱۸ اے آدم زاد شاہ بابل بنوخذنضر نے اپنے لشکر کو صور کی

مخالفت مین سخت خدمت کروائی ہے ہر سر گنجا ہوا اور ہر شانہ چھل
گیا پر نہ اوسنے اور نہ اوسکے لشکر نے صور کے لیئے اوس خدمت کے نیئے
جو اوسنے اونکی مخالفت مین کی تھی کچھہ اجر پایا ۱۹ اسلیئے خداوند خدا یون
فرماتا ہے کہ دیکھہ مین مصر کی زمین کو شاہ بابل بنوخذنضر کے ہاتھہ مین کرونگا
وہ اوسکے گروہ کو پکڑ لیگا اور اوسکی لوٹ کو لوٹ لیگا اور اوسکی غنیمت کو
غنیمت جانیگا اور وہ اوسکے لشکر کی اجرت ہوگی ۲۰ مین نے اوسے
زمین مصر کی دیدی ڈالی اوس خدمت کے لیئے جسے اوسنے اوسکی
مخالفت مین خدمت کیا کیونکہ اونہون نے میرے لیئے خدمت کی تھی
خداوند خدا کہتا ہے ۲۱ انتہی پس اسمین صاف مصرح ہے کہ بخت نصر نے
معہ اپنے لشکر کی فتح صور کے لیئے بڑے ہی کوشش کی بحدیکہ ہر سر گنجا ہوا
اور ہر شانہ چھل گیا مگر کسبکو اونسے اوس خدمت کی کہ جسے خدا اپنی خدمت
فرماتا ہے کچھہ بھی اجرت نہ ملی اوسپر خدا نے عیاذاً باللہ بنا چاری مصر کو
اوسکے بدلے مین دیا کہ وہان کی زمین اور لوٹ صور کی زمین اور لوٹ کا عوض
ہوکر اجرت خدمت خدا کی ٹھہرجاوے ۲۲ باب ۲۵ کتاب یرمیاہ مین ہے ۱۸۴۳ء

۵۸ فساد اٹھاونوان

۱ وہ کلام جو یہوداہ کے سارے لوگون کی بابت یرمیاہ پاس آیا یہودا کے
بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کے چوتھے برس مین جو بابل کے بادشاہ
بنوخذنضر کا پہلا برس تھا ۲ اور یہ ساری زمین ویرانہ اور حیرانی کے لیئے ہوگی

اور یہ قومین ستر برس تک بابل کے بادشاہ کی بندگی کرینگی ۱۲ اور ایسا
ہوگا خداوند کہتا ہے کہ جب ستر برس پورے ہونگے مین بابل کے بادشاہ
اور اوسکی قوم سے اونکی برائی کا انتقام لونگا اور کسدیونکی سرزمین سے اور مین اوسے
ہمیشہ کا ویرانہ ٹھہراؤنگا انتہی اور باب ۲۹ یرمیا مین ہے ۱ اور یہ اوس خط کی
باتین ہین جسے یرمیاہ نبی نے یروشالم سے بزرگون کے بچے ہوون کو جو اسیر مین
گئے تھے اور کاہنون کو اور نبیون کو اور اون سارے لوگونکو جنہین نبوخذنضر یروشالم
سے بابل مین اسیر لیگیا تھا ۲ اسکے بعد کہ یکنیاہ بادشاہ اور ملکہ اور خوجی
اور یہوداہ اور یروشالم کے سردار اور برطہی اور لوہار یروشالم سے روانہ
ہوئے ۳ الیعسہ بن صافن اور جمریاہ بن حلقیاہ کے ہاتہ یہہ کہتے ہوئے
بہیجا الخ ۴ کہ رب الافواج اسرائیل کا خدا اون سب اسیرون کو یون فرماتا ہے
جنہین مینے یروشالم سے بابل کو اسیری مین روانہ کیا ۵ گہرونکو بناؤ اور بسو
اور باغون کو لگاؤ اور اونکا پہل کہاؤ ۶ کیونکہ خداوند یون کہتا ہے کہ بابل مین
ستر برس پورے ہونے کے بعد مین تم سے مطالبہ کرونگا اور تمکو اوس مقام
مین پہر لانے سے مین اپنی اچہی بات کو قایم کرونگا انتہی ان دونون باتونکی
عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ جو تیسرے سال سلطنت یہویاقیم کے بخت نصر
تخت سلطنت پر بیٹہا تہا اور یہی بات یوسیفس کی تصریح سے بہی ثابت ہے
اور خلاف اسکا جو کہیے وہ غلط ہے اور بر تقدیر صحت کے عبارت یرمیا علیہ السلام سے

ہمارے اعتراض کو نہ اوٹھاویگا اور اور سی سال مین یرمیاہ علیہ السلام کو
وحی ہوئی تھی کہ آگے کو یہودی لوگ بادشاہ بابل کے ہاتھہ مین اسیر ہونگے
اور ستر برس اسیری مین بابل کے اندر کاٹینگی اور جب یہوکین اور اور
یہودی قید ہوکر بابل کو روانہ ہوے یرمیاہ علیہ السلام نے سب
اسیرون بابل کو موافق وحی مذکور کے خط لکہہ کر بہیجا کہ تم ستر برس
تک بابل مین رہوگے اور بعد پورے ہونے ستر برس کے تمہاری
رہائی کی صورت ہوگی پس اسکے موافق چاہیئے کہ خط لکہنے کے سال سے
کہ وہی سال اسیری یہوکین کا ہے اسیر لوگ ستر برس بابل مین رہین
حالانکہ یہہ غلط ہے اسلیئے کہ موافق تصریح مورخون کی اسیری یہوکین کے
یا سنہ ۵۹۹ نوے برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے اور رہائی اوسکی
بحکم کورش بادشاہ ایران کے جسکو بعض مترجم خسرو لکہتے ہین سنہ
یا سنہ ۵۳۶ چھتیس برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوئی ہے
تو اس حساب کے موافق بابل مین رہنا اسیرونکا کل ترسٹہ برس ہوا
نہ ستر برس اور اگر باب ۲۹ سے قطع نظر کرین اور باب ۵۲ کتاب یرمیاہ کو دیکہین
تو اوسکے موافق معلوم ہوتا ہے کہ تین دفعہ اسیری ہوی اول سات سالوین سال
جلوسی نبوت نصر مین اور دوسرے اٹہارہوین سال جلوسی اوسکے مین اور
تیسرے تیئسوین سال جلوسی اوسکے مین اور موافق تصریح مورخون کے

اول اسیری پانسو ننانوے برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
ہوئی ہے اور حال اوسکا گذرا اور دوسرے اسیری پانسو نوے برس
اور تیسرے پانسو تراسی برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوئی ہے تو دونو
موافق کل چوتن برس اور تیسرے کے موافق کل ستیالیس برس ہوتے
ہین اور انکے موافق تو بہت بڑا فرق رہتا ہے اور عبارت باب ۵۲ یرمیا
کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء ۲۸ تیے دیے لوگ ہین جنہن بنوخودنذر اسیر کیا
ساتوین برس مین تین ہزار تیئیس یہودی ۲۹ بنوخودنذر کے اٹھارویں برس
من اٹھہ سو بتیس آدمی وہ اسیر لیگیا ۳۰ بنوخودنذر کی تیئیسوین برس مین
جلوداروں کا سردار بنوسرادان سات سو پینتالیس آدمی یہودیون مین سے
اسیر لیگیا سب آدمی چار ہزار چھہ سو ہتے انتہی بہرحال عبارت باب ۲۵
یرمیا کو باب ۲۹ کے ساتھہ ملاکر پڑہین یا باب ۵۲ کے ساتھہ پیشین گوئی
یرمیا علیہ السلام کی غلط ہوتی ہے اور باب ۵۲ کی عبارت مین ایک اور
خدشہ ہے کہ یہان موافق برس ۳۰ کی تین دفعہ مین شمار اسیرون
بابل کا چار ہزار چھہ سو ہے حالانکہ برس ۱۴ باب ۲۴ کتاب دوم سلاطین سے
معلوم ہوتا ہے کہ ایک بیا اسیری مین دس ہزار امیر اور بہادر جنگی یروشالم
بابل کو گئے ہتے اور پیٹھے والے علاوہ اونکے ہتے جو اونکے ساتھہ اسیر ہوکر
گئے ہتے ۵۹ برس ۸ باب اشعیا مین ہے فارسی ۱۸۳۹ء بعد مستحصل

افرائم شکستہ خواہد شد بحدیکہ قومش نا بود گردد عربیہ سنہ ۱۶۷۱ اور سنہ ۱۸۳۱ء
وبعد خمسۃ وستین سنۃ وتفنی ارام ان یکون شعبا یعنے پینسٹھ برس کے
بعد فنا ہوگا افرائم قوم ہونے سے اور موافق ان ترجموں کے اگر صحیح ہوویں
یہہ پیشین گوئی محض غلط ہے اسلیے کہ افرائم کو ساتوین سال جلوسی حزقیا بادشاہ
یہود ا مین بادشاہ آسور نے بالکل فتح کرلیا اور بنی اسرائیل کو اسیر کرکے
اپنے ملک کو لے گیا جیسا باب ۱۷ و ۱۸ کتاب ۲ سلاطین سے ظاہر ہے پس اب
اگر اخذ بادشاہ یہود ا کے جسکے عہد سلطنت مین اشعیا علیہ السلام نے
یہہ پیشین گوئی کی ہے اول سال جلوسی سے حزقیا کے چھٹے سال
جلوسی تک حساب کرین تو یہی کل اکیس ۲۱ سال ہوتے ہین اور اگر کسی اور سال
جلوسی اخذ مین یہہ پیشین گوئی کی ہو گی تو اکیس ۲۱ برس کو بھی مدت نہین پہنچتی
اور وٹرنگا جو بڑے علماء مسیحی سے ہے کہتا ہے کہ عبری اسنجا خراب
ہوگئی ہے کہ ساٹھ اور پانچ غلطی سے سولہ اور پانچ کی جا ی لکھی گئی شاید
یہہ عالم اسی غلطی کے بچانے کو یہہ توجیہ کرتا ہوگا تفسیر ہنری اور اسکاٹ
مین قول اوسکا یون منقول ہے کہ وٹرنگا ہٹ کرتا ہے اور پڑھتا ہے
سولہ اور پانچ اور سمجھتا ہے کہ نقل مین غلطی حرف کی ہوئی اور تقسیم کرتا ہے
اوس زمانہ کو اسطرح سولہ برس سلطنت احاز کے اور پانچ برس سلطنت
حزقیا کے انتہی **باب ۶۰** دانیال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ء ۱۳ اور مہینے

ساٹھواں فاد

ایک قدسی کو لیتے سنا اور دوسری قدسی نے اوس بولنے والے قدسی سے
پوچھا کہ دائمی قربانی اور خرابی کی اوس خطاکاری کی رویت کہ مقدس اور لشکر
دونون لتاڑے جائین کب تک ہوگی ۱۴ اور مجھے کہا کہ دو ہزار تین سو
شبانہ روز تک ہے کہ مقدس پاک کیا جائیگا فارسیہ ۱۳۴۵ ۱۴ اور مقدس
متکلم سے سنا دم و ہم مقدس دیگر سے کہ از ان متکلم می پرسید کہ رویا
قربانی دائمی و عصیان خراب کنندہ تا بکے میرسد و مقام مقدس و لشکر
بہ پایمالی تسلیم کردہ خواہند ۱۴ اور مجھ سے کہا کہ تا بدو ہزار و سیصد شبانہ روز
آنگاہ مقام مقدس مصفی خواہد گردید اور درس ۱۷ کے آخر مین یون ہے
یہہ رویت آخر مین ہوگی اور درس ۱۹ کے آخر مین یون ہے آخر کے وقت
معین مین یہہ ہوگا پس اس پیشین گوئی کے موافق چاہیئے تہا کہ اس خواب
دیکھنے کے وقت سے چھہ برس اور چار مہینے اور بیس ۲۰ دن کے بعد دورہ
اخیرہ پہنچتا اور اسوقت مین خروج مسیح موہوم یہودیونکا یا خروج اول یا
مسیح علیہ السلام کا یا نزول اونکا اسمانسے ظہور مین آتا حالانکہ ان امرونسے
ایک بہی نہوا تاکہ دور اخیر کا ہونا اور مقدس کا پاک اور مصفی ہونا اہل کتاب کے
زعم کے موافق صادق آتا اور علماء اہل کتاب نے کیا یہودی اور کیا عیسائی
سلفاً اور خلفاً اس پیشین گوئی مین غلط کہا ہے اور باتین وہمی کہتے ہین
اول حکایت ایک پادریصاحب کی جو کمال علم اور الہام کا دعوی کرتے تہے

سینے کہ رمضان کے مہینے سنہ ۱۲۴۸ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۳ مسیحی کے پادری
یوسف ولف صاحب لکھنؤ مین آئے اور مدعی ہوئے کہ عیسی علیہ السلام
کے نزول مین کل چودہ برس مدت باقی رہی اور دلیل اسکی وہ مین ایک
الہام جو خدا نے مجھے کیا ہے اور دوسرے عبارت باب ۸ کتاب دانیال کی
اور وجہ تمسک کی اس عبارت سے اونکے دوسرے خط سے جو ساتوین
رمضان سنہ الیہ مین منکل کے روز مجتہد صاحب شیعی لکھنوی کی خدمت
بھیجا تھا اور اونکی تقریر زبانی سے جو آٹھوین رمضان سنہ الیہ مذکور کے
دن مین وقت ملاقات مجتہد صاحب کے فرمائی تھی اسطرح پر ہے
کہ اوس عبارت سے سمجھا جاتا ہے کہ عیسی علیہ السلام دو ہزار تین سو
برس دانیال کے عہد سے پیچھے نزول کرینگے اور دانیال علیہ السلام
چار سو تریپن برس پہلے تھی اور بعد تفریق اس مدت کی پہلی مدت سے
اٹھارہ سو تیرہ برس باقی رہتے ہین اور اب اٹھارہ سو تینتیس مین
پس ان کو اگر اٹھارہ سو سینتالیس سے تفریق کرین تو چودہ برس باقی
رہتے ہین اور یہی میرا دعوی ہے اور اوس عبارت مین دنون سے مراد سال
ہین اور خلاصہ قدح مجتہد صاحب کا بوساطت تحریر اور تقریر کے یہ ہے
کہ اولا اس عبارت مین حضرت عیسی کا نام ہی نہین اونکے نزول کا تو اثبات
کیا ذکر ثانیا مدت فاصلہ دانیال اور عہد عیسی علیہ السلام کو اعتبار کرنا لغو ہے

بلکہ مطلوب وہ مدت ہے جو مبدا اوسکا وقت دیکھنے خواب کا ہو اور جہاں سے
کی بعض کتابون سے دریافت ہوتا ہے کہ اوسوقت سے ولادت حضرت
عیسیٰ تک مدت پانسو پینتیس ۵۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷ برس کی ہے اور
اس صورت مین اس عبارت سے دلیل پکڑنی بالکل بیجا ہے اسلیئے
کہ جب ادنی مدت (یعنی پانسو پینتیس) کو سنہ عیسوی پر بڑہا دین
تو دو ہزار تین سو اڑسٹھ ۲۳۶۸ برس ہوتے ہین اور تمہاری تقریر کے
موافق عبارت دانیال مین کل ۲۳۰۰ دو ہزار تین سو برس ہتی تو اس صورت
مین اس مدت پر اڑسٹھ برس زائد گذر گئے اور اگر یہہ خبر نزول جناب
مسیح کی تہی تو چاہیئے تہا کہ اسوقت سے پہلے نزول حضرت مسیح کا
ہو لیتا پہر اب چودہ سو برس انتظاری کے کیا معنے ثالثا عبارت دانیال
مین دو ہزار تین سو دن سے سال مراد کہنا ممنوع ہے اسلیئے معنے
حقیقی دن کے وہی ہین جو مشہور ہین اور اگر تسلیم کرین کہ بمعنے سال کے ہین
مستعمل ہوا ہے تو وہ معنی مجازی ہونگے اور بدون قرینہ کے معنی
مجازی پر حمل کرنا درست نہین رابعا یہہ تعیین تمہاری منافی اوس قول
جناب مسیح کی ہے جو درس چھتیسوین باب چوبیسوین متے مین قیامت کے
حال مین یون منقول ہے اوس دن اور اوس گہڑی کو فقط میرے باپ کے
سوا آسمان کے فرشتون تک کوئی نہین بتا سکتا ہے انتہی اسلیئے

اسعبارت سے صاف واضح ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی قیامت کے
دن سے واقف نہین پادریصاحب نے وقت ملاقات کے جواب
دیا کہ سچ دن اور گھڑی معلوم نہین مگر سال معلوم ہے مجتہد صاحب نے
کہا کہ یہہ تو محاورہ بہت سے شائع ہے کہ جس چیز کی مدت معین معلوم
نہین ہوتی کہتے ہین کہ اوسکا دن اور وقت معلوم نہین اور مراد اوس سے
نفی تعیین مطلق مدت کی ہوتی ہے اسطور پر کہ نہ برس معلوم ہے اور نہ
مہینا اور نہ دن علاوہ اسکے جو دن سے تمہارے نزدیک کتب سماوی
مین سال مراد ہوا کرتا ہے تو تم یہان بھی وہی مراد لو اور یہہ تمہارے دعوے کو
بالکل مناقض ہے اور اگر سب جا دن سے سال مراد نہین ہوتا تو عبارت
دانیال مین اس مراد پر کوئی قرینہ بتلائیے فقط کہتا ہون مین کہ اس گفتگو مین
حق بجانب مجتہد صاحب ہے اور بحمد اللہ کہ پادریصاحب کا الہام بالکل غلط
اور تمسک انکا عبارت دانیال علیہ السلام سے محض بے بنیاد نکلا
اسلیئے قطع نظر ایرادات مجتہد صاحب کے حسب نزول جناب مسیح کا سنہ ۱۸۴۱
عیسوی مطابق سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین نہوا بلکہ ابتک جو سنہ ۱۸۵۴ ع ہین عرصہ
اٹھہ برس کا اور زائد گذر گیا تو اوس الہام اور اوس تمسک کے بطلان
مین پھر کیا شک رہا غریب پادریصاحب کیا کرین اسمین بیچین گوئی مین انکے
سلف نے بھی ایسے ہی دعوے کیئے ہین اور اون دعووان سے اکثر کا

جہوت تقریباً ثابت ہو گیا ہے اور باقی کا انشاء اللہ عنقریب ثابت ہو جاگا رسل جاہنسن
اپنی کتاب شرح پیشین گوئیون جو ۱۸۳۸ء مین لندن مین چھپی ہے اور آخر
اوس کتاب مین مرقوم ہے کہ مضمون اس کتاب کو ۸۵ کتابون سے لیا
گیا ہے ذیل شرح اس پیشن گوئی دانیال کی لکھتا ہے کہ ہمیشہ سے
یہہ امر بڑا مشکل ہے کہ مبدء اس مدت کا کونسا زمانہ ٹھہرایا جاوے اور بہت
خیال اور فکر اس مطلب مین ہوئے ہین اور موافق مختار اکثر کے وہ ایک ان چار
زمانون سے ہے جنمین چار فرمان بادشاہون ایران کے جاری ہوئے
ہین پہلا زمانہ ۵۳۶ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کا جسمین فرمان کورش کا
جاری ہوا دوسرا زمانہ ۵۱۸ برس قبل ولادت کا جسمین فرمان دارا کا جاری ہوا
تیسرا زمانہ ۴۵۷ قبل ولادت کا جو ساتوان سال جلوس اردشیر کا تہا اور
اوسمین فرمان اوسکا عزرا کو ملا تہا چوتہا زمانہ ۴۴۴ قبل ولادت کا جو بیسوان
سال جلوسی اردشیر کا تہا اور اوسمین فرمان اوسکا نحمیا کو ملا تہا اور دونون
مراد برس ہین اور باعتبار ان مبدؤون کے منتہی اس پیشین گوئی کا موافق مفصلہ ذیل کی ٹھہرے ہے

باعتبار اول کے	باعتبار دوم کے	باعتبار سیوم کے	باعتبار چہارم کے
سنہ ۱۷۶۴ء	سنہ ۱۷۸۲ء	سنہ ۱۸۴۳ء	سنہ ۱۸۵۶ء

اور مدت اول اور دویم تو انمین سے گذر گئی پس سیوم اور چہارم قابل اعتبار
رہین ہین اور سیوم قوی ہے اور یقینا میرے نزدیک یہی ہے اور بعضون نے

مبدا اس پیشین گوئیکا زمانہ خروج سکندر رومی کا ملک ایشیا پر ہٹرایا ہے
اور موافق اسکی منتہی اسکا ۱۹۶۶ء نکلتے ہین انتہی حاصلہ بحمد اللہ کہ موافق
اقرار اس شارح کے اور باعتبار ظاہر کے یہی قول اونکا جو اول اور دوم کو
مبدا قرار دیتے ہیے کاذب ہے اور قول اونکا جو تیسرے کو مبدا بتلاتے ہیے
اور یہی مختار شارح کا تہا اور اسپر یقین کرتا تہا یقیناً کاذب نکل گیا
اور دس برس اور گذر گیے اور جو زندہ رہیگا تین ہی برس مین جیتے
قول کا بہی صدق اور کذب اوسکو معلوم ہوجاگا البتہ پانچوین قول کے
صدق اور کذب ظاہر ہونے کے لیئے ایک عرصہ درکار ہے اور جمہور مفسر
بیبل کے کیا یہودی اور کیا مسیحی سلفاً اور خلفاً اور یوسیفس یہودی مورخ
مصداق اسکا انٹیوکس بادشاہ روم کو کہ جسنے ایکسو اڑتہتر برس
قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے اور شلیم کو فتح کیا تہا ہٹر لیتے ہین
اور دونون سے یہی دن متعارف مراد رکہتے ہین مگر جو دونون کے حساب
سے چھ برس اور چار مہینے اور بیس دن ہوتے ہین اور انٹیوکس کا حادثہ
جسمین مقدس اور لشکر لتاڑ مین رہے کل تین برس چھ مہینے تہا جیسا یوسیفس
اپنی تاریخ کی کتاب پانچوین کے باب نوین مین لکھا ہے اسلیئے حکیم مشہور
اسحاق نیوٹن نے صاف انکار کیا اور کہا کہ مصداق اسکا انٹیوکس کا حادثہ
نہین اور ٹامس ہیوٹن اپنی شرح پیشین گوئیون کی جلد اول مین

جو سنہ ۱۸۴۳ء مین لندن مین چھپی ہے مذہب جمہور اور قول یوسیفس کو نقل
کرکے موافق اسحاق نیوٹن کے کہتا ہے کہ تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ
مصداق اسکا انٹیوکس نہین ہے آپ اس خبر کو روم کے بادشاہون
اور پوپون پر جاتا ہے سبحان اللہ کیا اچھی پیشین گوئیان عہد عتیق کی پاتے ہین
کہ جہان جا ہو وہان جا لو اور تفسیر ڈوالی اور چیرہ دستیان ہے کہ یہہ مشکل ہے
کہ مبدء اور منتہی اس پیشین گوئی کا مقرر کیا جاوے جب تک کہ یہہ پوری
نہ ہوے اور جب پوری ہوے گی تو واقعہ خود انکو ظاہر کردیگا انتہی اور
یہہ توجیہ عجیب ہے اسکے موافق ہر کوئی پیشین گوئی بدون ذکر مبدء اور منتہی
کے کرسکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ جب پوری ہوجاویگی تو واقعہ خود
مبدء اور منتہی کی تعیین کردیگا ۶۱ باب بارہوین دانیال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ء

فاد ۶۱ اکسٹھون

۱۱ جسوقت سے دایمی قربانی اوٹھائی جائیگی اور غارت گر کے مکروہات
کی جائیگی ایکہزار دوسو نوے دن ہونگے ۱۲ مبارک جو منتظر ہے اور ایکہزار
تین سو پینتیس روز تک پہنچتا ہے فارسیہ ۱۸۴۵ء ۱۱ اور زمان رفع شدن قربانی
دایمی ونصب شدن مکروہات مخربی یکہزار دوسو نوے روز خواہد بود ۱۲
خوشحال کسیکہ انتظار کشیدہ بروزہای یکہزار وسیصد وسی وپنج رسد
فاد ۶۲ باسٹھون
اس کا حال مثال اول کی ابتر ہے ۶۲ ورس ۲۴ باب ۹ دانیال کا یہ ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ء ستاد ہفتے تیری قوم پر اور تیرے مقدس شہر پر مقرر ہے

بند کرنیکو اور خطاؤن پر ختم کرنیکو اور گناہ کا کفارہ کرنیکو اور صداقت ابدی
پہچانیکو اور رویات اور انبیا کا ختم کرنیکو اور قدوس القدوسین کا
مسح کرنیکو معین کیئے گیئے ہین فارسہ ۴۵۸ ابرامی قومت دسشہر مصدست
ہفتاد ہفتہ تعیین شدہ ست جہت انجامیدن عصیان و اتمام رسانیدن
گناہ و کفارہ نمودن خطا و آوردن عدالت دایمی و تکمیل نمودن رویا و نبو
و مسیح نمودن قدوس قدوسین اور یہہ جملہ تکمیل نمودن الخ فارسہ ۱۸۳۹ ابن
یوان ہیے و برای اختتام رویا و نبوت و برای مسیح قدوس المقدسین
تکمیل سیے مراد اختتام ہے اور اسکا حال بہی ابتر ہے اور موافق
اسکے ہرگز خروج مسیح علیہ السلام کا نہین ہوا بلکہ موافق تاریخ
یوسیفس کے سال اول جلوسی کورش سیے جسنے حکم رہائی یہود اور بنانے
ہیکل کا اپنی سال اول جلوسی مین دیا تہا خروج مسیح تک عرصہ چھ سو برس
تخمیناً کا معلوم ہوتا ہے اور نہ مسیح موہوم یہودیونکا اس میعاد پر نکلا بلکہ
اس مسیح کی تو ابتک بہی باوجودیکہ وقت اپیشین گوئی سیے دو ہزار
برس سیے زائد عرصہ گذرا ہے کسیکے کانون پہنک نہین پڑی اور اسکے
موافق حواریون کو بہی نبوت سیے جواب ہوے تلہے اسلیئے اوسمین ختم نبوت
ذکر ہے حالانکہ مسیحی لوگ اونکو موسی علیہ السلام سیے بڑہ کر نبی مانتے
ہین اور دنون سیے مراد سال رکہنا بہی ایک زبردستی ہے اسلیئے

تعداد مدت کے بیان مین کتب مقدسہ کے اندر دن اپنے متعارف مین مستعمل
ہوتا ہے شائد مجازاً کہین اور معنی مین آیا ہو مثلاً خود اوس صحیفہ دانیال
مین ہے باب اول ہندیہ سنہ ۱۸۸۳ع ۱۲ تو دس روز تک اپنے بندون کی
آزمایش لے الخ ۱۵ اور بعد دس روز کے چہرے اونکے الخ باب ۷ جو
کوئی تیس دن تک الخ ۱۲ جو کوئی تیس دن تک الخ دیکھو ان عبارتون مین
مراد دس اور تیس دن سے وہی معنی متعارف مراد ہین نہ دس برس اور
تیس برس باب بید ایش مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۳۲ع مین سات دن کے
بعد زمین پر چالیس دن رات مینہہ برسا ونگا الخ ۱۲ اور زمین پر چالیس دن
رات کی جھڑی لگی الخ ۱۷ طوفان کا پانی زمین پر چالیس دن تک اور بارہا
الخ ۲۴ اور پانی ایک سو پچاس دن تک زمین پر بڑھتے رہے الخ باب ۸ کتاب
پید ایش ۳ اور پانی زمین پر سے دمبدم گھٹتے چلے جاتے تھے سو ایک سو
پچاس دن گذر ے الخ ۱۰ اور چالیس دن کے بعد یون ہوا الخ ۱۰ پھر اور سنے
اور سات روز تک صبر کیا الخ ۱۲ اور وہ اور بھی سات روز ٹھہرا الخ باب ۵۰
کتاب پید ایش کا ۳ اور اوسپر چالیس دن گذر ے الخ ۱۰ اور اوسنے اپنے
باپ کے لیئے سات دن غم کیا الخ باب ۱۳ کتاب خروج کا ۶ سات دن
تک تو فطری روٹی کھایئو الخ ۷ فطیر ے روٹی سات دن کھائی جاوے الخ
باب ۲۴ خروج کا ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع ۱۶ اور بدلی اوسی چھ دن تک ڈھانپے رہے الخ

۱۸ اور موسیٰ پہاڑ پر چالیس دن رات رہا باب ۱۲ قوانین کا ۲ جو عورت کے حاملہ ہو
پہر لڑکا جنے تو وہ سات دن جیسے حیض کے دنو نمین وہ رہتی ہے ناپاک ہوگی
۴ اور وہ نفاس کے لہو کے سبب تینتیس ۳۳ دن ٹہری رہی الخ ۵ اور لڑکی
جنے تو وہ دو ہفتے جیسے حیض کا حکم ہے ناپاک رہیگی اور چھیاسٹھ ۶۶ روز
نفاس کے خون کے لیئے ٹہریے رہیگی اور درس ۴ و ۲۱ و ۲۶ و ۳۱ و ۳۳
و ۵۰ و ۵۴ و ۵۵ باب ۱۳ قوانین اور درس ۱۳ و ۱۹ و ۲۴ باب ۱۵ قوانین
اور درس ۷ و ۳۸ و ۳۴ و ۳۶ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ باب ۲۳ قوانین مین بھی
لفظ سات دن کا آیا ہے باب ۲۳ کتاب قوانین کا ہفتہ ۱۸۲۳ چھ دن کام
و بار کیا جاویے پر ساتوین دن جو سبت راحت کا ہے الخ ۳ سات ہفتے
کامل گنو الخ ۱۶ ساتوین سبت کے دوسرے دن دن تک پچاس دن
گن الخ درس ۲۵ باب ۱۳ خمار کا سو دے چالیس دن کے بعد الخ درس ۲۵ باب ۹ استثنا کا اور

سابق زمانہ کے مانند چالیس دن رات پہاڑ پر کہڑا رہا درس ۸ باب ۳۴
استثنا کا سو بنی اسرائیل موسیٰ کے لیئے مواب کے جنگل کے میدانون
مین تیس ۳۰ دن تک رویا کیئے الخ تو دیکہو ان سب مواضع مین پانچون
کتاب موسیٰ کے اندر لفظ دن اور ہفتے کا اپنے معنی حقیقی مین مستعمل ہے
اور کہین بمعنی برس کے نہین اسیطرح اور کتب عہد عتیق مین ہے اور

درس ۱۴ باب ۱ مرقس کا یون ہے اور اوس بیابان مین چالیس دن تک
شیطان نے اوسے آزمایا الخ درس ۳ باب ۱ اعمال کا وہ چالیس دن تک
اونہین دکھائی دیا الخ اور درس ۳ باب ۱۳ میتے اور درس ۱۹ و ۲۰ باب ۲
یوحنا مین لفظ تین دنکا اور درس ۱۷ باب ۱۱ یوحنا مین لفظ چار دنکا اور درس
باب ۱۲ یوحنا مین لفظ چھہ دن کا اور درس ۲۶ باب ۲۰ یوحنا مین لفظ آٹھہ
دنکا واقع ہوا اور اسیطرح اور بہت جا ہے اور سب جا اپنی معنی
متعارف من مستعمل ہے پس بدون قرینہ قویہ مجاز کے دن کو بمعنی سال کے
ترجمہ ۱۳ فساد ۱۳ لینا محض ایک توہم ہے ۶۳ درس ۱۶ باب ۱۹ کتاب اول سلاطین کا
یون ہے ہندہ سنہ ۱۸۴۲ ع اور آسا اور بعشا اسرائیل کے بادشاہ
جھٹک سے جیتے تھے لڑائی رہا کی اور درس ۱۹ باب ۱۵ کتاب دوم اخبار الایام
کا یون ہے اور آسا کی سلطنت کے پینتیسوین ۳۵ برس تک جنگ نہوئی
اور درس ۱ باب ۱۴ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے آسا کی سلطنت کے
فساد ۶۴ چھتیسوین ۳۶ برس اسرائیل کا بادشاہ بعشا یہوداہ پر چڑھ آیا الخ پس
چونسٹھان ظاہر ایچھلا تکذیب اگلے کی کرتا ہے ۶۴ درس ۸ باب ۳۱ کتاب ۲
سموئیل کا یون ہے اور داؤد کے بہادرون کے نام یے ہین پہلا
تحکموئی واشبعبت جو سرداریون کا سردار تھا اوسنے آٹھسو پر
بھالا چلایا اور اونہین یکبار قتل کیا اور درس گیارھوان باب ۱۱ کتاب

اول اخبار الایام کا یون ہے اور داؤد کے بہادرون کا شمار یہہ ہے
۳۳
یسبعام بن حکمانی جو سارتیون کا سردار تہا اوسنے تین سو پر اپنا
بہالا چلایا اور اونہین یکبار قتل کیا دیکھو اوّل کہہ نام مین خلاف ہے
اور ثانیاً ایک مین آٹہہ سو اور دوسرے مین تین سو بس ایک مین
غلطی ہوئی اور ایسے ہی مخالفتین اور غلطیین اور جا بہی کثرت سے
ہین مگر اسجا قدر مذکور بالا پر اکتفا کیا جاتا ہے اور اگر ایسے مخالفتین
عہد عتیق کی روایتون کے لکہنے چاہین جیسے پادری لوگ فرڈیرک ٹشنڈ
کے خصوصاً صاحب تحقیق ین حق لکہتے ہین تو شاید کوئی درس کتابون
عہد عتیق کا مخالفت سے سلامت نہ نکلے اور اسجا بطور نمونہ کے
محض بطور حکایت کے کچہہ تہوڑی سی کتاب کرٹیکل ریویو سی جو تصنیف
جان کلارک کی اور لندن مین ۱۸۳۹ء مین چہپی ہے اور کتاب کمیہو سے
جو ۱۸۱۳ء مین بلدہ لندن مین چہپی ہے اور اور ملحدون کی کتابون سے نقل
کرتا ہون تاکہ معلوم ہو جاوے کہ ان پادریونکی یہہ بات نئی نہین بلکہ
دیسے اپنے اون ہم ملکیونکی تقلید کرکے بیہودہ شور مچاتے ہین گو ابتک تمامی
نزدیک ان کی تقلید پوری نہین اسلیئے اون ملحدون کو اون اعتراضون سے
کچہہ فائدہ دنیوی نہین ہوا بلکہ سب عیسائیون مین نفرتی ٹھہریے ہین اور ان
لوگونکو ایسے اعتراض کرنے اور مسلمانونکے بہکانے کے لیئے بڑی بڑی

تمخواہین ملتی ہین اور عیسائیونمین عزت ہوتی ہے **اورس** زبور
اکیسو پینتالیسوین مین ہے ہندیہ ۱۳ احذاوند مہربان اور سراسر
لطف ہے غصہ کرنیمین دہیما اور شدت سے رحیم ہے **اورورس** ۱۹
باب ۶ کتاب اول سموئیل کا یون ہے اور خداوند نے بیت شمس کے
لوگون کو مارا اسلیئے کہ اونہون نے خداوند کے صندوق کو کھول کے
دیکھا سو اوسنے پچاس ہزار ستر آدمی اونمین کے مارڈالے الروکیہو
ایسا شدت سے رحیم اور مہر کرنیوالا اور غصہ مین دہیما ہے کہ ایک ذراسی
خطا پر پچاس ہزار ستر آدمی کو اپنے خاص قوم سے مارڈالا ۲ **ورس** ۱ باب ۳۲
استثناء کا یون ہے اوسنے (یعنی اللہ تعالی نے) اوسے ویران زمین
اور ہولناک اور اوجاڑ جنگل مین پایا وہ اوسکے گرد ہوا اور اوسنے
اوسے تربیت کیا اوسنے اوسکی محافظت اپنی انکھہ کی پتلی کیطرح کی اور
باب ۲۵ کتاب شمار مین ہے ۴ اور خداوند نے موسی کو فرمایا قوم کے سارے
سردارون کو پکڑ اور اونکو خداوند کے لیئے آفتاب کے مقابل سولی پر
کھینچ تاکہ خداوند کے غضب کا بھڑکنا اسرائیل پر سے ٹلجاوے ۵ سو
موسی نے بنی اسرائیل کے حاکمونکو کہا کہ تم مین سے ہر ایک اپنے لوگونکو جو
بعل فعور سے مل گیئے ہین قتل کرے ۹ وے جو اس وبا مین مرے
چوبیس ہزار تھے دیکھو ایسا پتلی کی طرح رکھتا تھا کہ اوسی جنگل مین سب سے

تیسری مخالفت

افتاب کے مقابل سوی پر کہنچنیکا حکم کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اوسکے
موافق حکم قتل کا لگایا اور جو بتیس ہزار کو وبا سے مارا ۲۵ ورس ۲۵ باب
استثناء کا یون ہے تو اپنے دلمین سوچ کہ جسطرح سے آدمی اپنے
بیٹی کو تربیت کرتا ہے خداوند تیرا خدا تجھکو تربیت کرتا ہے اور ورس ۳۳ باب ۱۱
شمارکا یون ہے ہنوز اونکے دانتون تلے گوشت تہا پہلے اوس سے
کہ وے اوسے چابین خداوند کا غصہ اون لوگون پر بہڑکا اور خداوند نے
اون لوگون کو نہایت سخت مار سے مارا دیکہو ایسی باپ کی طرح پرورش

چوتھی مخالفت

کی کہ جب اون مصیبت زدون کو گوشت ملا اور وے کہانی پیٹے ہنوز
دانتون مین تہا کہ اونکو سخت مار سے مارا ۴ ورس ۸ اباب
میکا مین خدای تعالے کے حقین یون ہے وہ رحم کرنے سے بہت خوش ہے
اور باب استثناء مین ہے ۲ اور جب کہ خداوند تیرا خدا اونہین تیرے
ہاتہہ مین گرفتار کروائی تو تو اونہین ماریو اور رحم کیجیو نہ تو اونسے کوئی
عہد کریو اور نہ اون پر رحم کریو ۱۶ اور تو اون سب گروہونکو جو خداوند
تیرے خدا کے کرم سے تیرے ہاتہہ مین گرفتار ہونگین نگل جائیگا
اون پر تجھے کرم کی نظر نہو گی الخ دیکہو ایسا رحم کرنے سے خوش ہے

پانچویں مخالفت

کہ بنی اسرائیل کو اپنے مخالفون پر رحم نکرنی اور کرم کی نظر نہ کہنے
کے لیئے حکم کرتا ہے ۵ ورس ۱۱ اباب ۵ نامہ یعقوب مین ہے ہندیہ ۱۲

خداوند کے مطلب کو جانتے ہو کہ وہ بڑا دردمند اور مہربان ہے ہندیہ
سنہ ۱۸۳۹ اور اللہ کا مطلب دریافت کیا ہے کہ اللہ بڑا دردمند اور
رحیم ہے اور ورس ۱۶ باب ۱۳ ہوسیع مین ہے سمرون ویران ہوگا
کیونکہ وہ اپنے خدا سے باغی ہوا وے تلوار سے گرجائینگے اونکے
لڑکے پٹکے جائینگے اور اونکی پیٹ والی عورتین چیری جائینگے دیکھو یہ
کیسی دردمندی اور رحم ہے کہ لڑکے پٹکے جاوین اور عورتون حاملہ کا
پیٹ چیرا جاوے ۲ ورس ۳ ۳ باب ۳ نوحہ یرمیاہ مین ہے کیونکہ
وہ اپنے دل سے بنی آدم کو نہ ستاتا نہ کہڑاتا ہے حالانکہ ایسا اوسکا
نہ ستانا ہے کہ اشدودیون کو بواسیر سے مارا جیسا ورس ۶ باب ۵
کتاب اول سموئل مین ہے اور ہزارون کو آسمان سے پتھر برسا کے
مار ڈالا جیسا ورس ۱۱ باب ۱۰ یوشع مین ہے اور سانپ بھیج کر بہت
بنی اسرائیل کو مارا جیسا ورس ۶ باب ۲۱ شمار مین ہے ۷ ورس ۱۴
باب ۱۶ کتاب اول اخبار الایام مین ہے خداوند کا شکر کرین کہ اوسکا
فضل ابدی ہے اور ورس ۹ زبور ایکسو پینتالیسوین ۱۴۵ مین ہے خداوند سب کے
لیئے بھلا ہی اور اوسکا لطف لطیف ساری خلقت پر ہے حالانکہ
ایسا رحم ابدی اور سب خلقت پر ہے کہ نوح علیہ السلام کے وقت مین سب
خاندانون کو کیا آدمی اور کیا اور سوای کشتی والون کے طوفان سے غارت کیا

اعتراض نمبر ۱۷

جیسا باب پیدایش مین ہے اور اسیطرح سب جانداروں کو جو شہر
عمورا اور سدوم اور نوح اونکی مین رہتے تھے آگ برسا کے غارت کیا
جیسا باب ۱۹ پیدایش مین ہے ۸ ورس ۷ باب ۳۴ خروج مین ہے باپوں کے
گناہ اونکے فرزندوں سے اور فرزندوں کے فرزندوں سے تیسری
اور چوتھی پشت تک مطالبہ کرونگا حالانکہ ورس ۲۰ باب ۱۸ حزقیل مین ہے
وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی بیٹا باپ کے گناہ نہ سہیگا اور نہ باپ
بیٹے کے گناہ سہیگا صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی اور شریر کی
شرارت اوسی پر پڑیگی انتہی اسکی موافق اولاد کو ایک پشت تک
بھی اپنے باپونکا گناہ اوٹھانا نہین پڑتا چہ جائیکہ تیسری اور چوتھی پشت کی
مگر فقط چوتھی پشت تک بھی اگر رہتا تو غنیمت تھا لیکن بعضے مقامون
کتب مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چالیسوین پچاسوین پشت تک بھی
غریب اولاد سے اونکے باپون کے گناہونکا مطالبہ ہوا کرتا ہے باب ۱۵ کتاب
اول سموئیل مین خدا تعالے کا حکم ساول بادشاہ بنی اسرائیل کو بتعرفت
سموئیل علیہ السلام کی یون ہے ۲ لشکر ونکا خداوند یون کہتا ہے مجکو یاد ہے
جو کچھہ کہ بنی اسرائیل سے عمالیق نے کیا جب کہ وے مصر سے چڑھ آئے کیونکر
اونکی گھات مین بیٹھے ۳ سو اب تو جا اور عمالیق کو مار اور سب کچھہ
لے اونکا ہے یک لخت حرم کر اور اون پر رحم مت کر ملک مرد سے لیکے عورت

اور لڑکے شیر خوار اور بیل بھیڑ اور اونٹ اور گدھے تک سب کو قتل کر
انتہی دیکھو یہاں چار سو برس کے بعد اون عمالیقون کی اولاد سے جنہون نے
مقابلہ موسی علیہ السلام کا کیا تھا حکم انتقام کا ہوا اور بڑی شدت سے حکم
نکلا کہ رحم مت کر اور شیر خوارون تک بھی جو کسیطرح کے گناہ و بیوقوفی
ملوث نتھی اور اسیطرح چار پایون تک قتل اور حرم کر ۹ ورس ۱۶
باب ۲۴ استثنا مین ہے اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نجاوین
اور نہ باپ دادون کے بدلے اولاد قتل کیجاوے ہر ایک اپنے ہی گناہ
کے سبب مارا جائیگا حالانکہ باب ۲۱ کتاب دوم سموئل مین ہے ۸ اور
بادشاہ نے ساول کے دو بیٹے جو آیہ کی بیٹی رصفہ کے بطن سے تھے یعنی عرمونی
اور مفی بست اور ساول کے بیٹی میکل کے پانچ بیٹے جو برزلی کی بیٹی عدریئیل
کے صلب سے تھے پکڑ کے جبعونیون کے حوالے کئے ۹ اور اونہون نے اونہین
پہاڑ کے برابر خداوند کی حضور پھانسی دی الخ یہان سات آدمیون نے اولاد ساول کے
عیوض خطا ساول کے پھانسی پائی اور داؤد علیہ السلام نے موافق
طلب جبعونیون پھانسی دینے والونکے اونکی رضامندی اور حکم خدا سے
حوالے کر دیا حالانکہ داؤد علیہ السلام نے ساول سے قسم کھا کے عہد
کیا تھا کہ مین تیرے بعد تیری اولاد کو قتل نکرونگا تو کیا خوب اوس وعدے
وفا کی باب ۲۴ کتاب اول سموئل مین ہے ۱۷ اور جب داؤد یہہ باتین ساول کو

لہہ چکا تو ساول بولا الخ ۲۱ اور اب دیکھہ مین جانتا ہون کہ تو بادشاہ ہوگا
الخ ۲۲ سو تو مجھسے خداوند کی قسم کہاکے یون کہہ کہ مین بعد تیرے تیری
نسل کو ہلاک نکرونگا اور تیرے باپ کے گھرانے مین سے تیرے نام کو
نہ مٹادونگا ۲۳ سو داود ساول سے قسم کی الخ دیکھو ان نونمونون کے
قطع نظر اختلاف کے کیسا رحم خدا کا ثابت ہوتا ہے اور س ۹ رنبوز ۳
مین ہے اوسکا غصہ ایک دم کا ہے الخ اور ورس ۱۳ باب ۲ شمارمین ہے
تب یہواہ کا قہر اسرائیل پر بھڑکا اور اوسنے اونہین بیدانمین چالیس
برس تک آوارہ رکھا جب تک کہ وہ ساری جماعت جو یہواہ کے روبرو
گنہگار ہوی تھی نابود ہوی انتہی دیکھو کیسا غصہ ایک دم کا تھا کہ چالیس
برس تک سب بنی اسرائیل کو کہ اونمین پیغمبر لوگ اور ہزارون لڑکے
بیگناہ اور معصوم بھی تھے جنگلو نمین آوارہ رکھا ۱۱ ورس ۱ باب ۱
پیدایش مین قول خدا تعالے کا اپنے حقیقی یون ہے مین خدا قادر ہون
الخ اور ورس ۱۹ باب ۱ کتاب القضات کا یون ہے اور خداوند یہوداہ
کے ساتھہ تھا اور اوسنے کوہستانیونکو خارج کیا پر صحرانشینون کو خارج
نکرسکا کیونکہ اون پاس لوہے کی رتھین تھین دیکھو عجب قادر ہے کہ صحرا
نشین لوہے کی گاڑی والے اوسکی قدرت سے نہ نکل سکی ۱۲ ورس ۲
باب ۵ قضات کا یون ہے تم مارز پر لعنت کرو خداوند کا فرشتہ یہ تمام کہکے

باشندون پر لعنت کرو کہ وے خداوند کی کمک کرنیکو خداوند کی کمک
کرنیکو جبارون کو مقابل نہ آئے دیکھو عجب قادر ہے کہ جباروں کے مقابلے مین
کمک کا محتاج ہے اور جنہون سے کمک نہین کی اون پر لعنت کرتا ہے
ورس ۱۳ باب ۲ عاموس کا یون ہے فارسی ۱۸۳۸ اینک من در زیر شما چسپیدہ
شدم چنانچہ ارابہ پر از اقد چسپیدہ میشود عربیہ ۱۸۳۱ ماندا اصر من تحتکم
کما تصر العجلۃ المحملۃ حشیشا یعنی خبردار ہو مین تمہارے نیچے ایسا دبا جیسا
گاڑی لدی پولے سے دبتی ہے دیکھو باوجود قادر ہونے کے دب گیا
اور عاجز ہو گیا ۱۲ ورس ۹ باب ۳ ملاکیا مین ہے ہندسہ ۱۸۴۳ سو تم لعنت سے
ملعون ہوئے کیونکہ تم نے ہان اس تمام قوم نے مجھے لوٹا دیکھو یہان خدا نے قادر
لٹ گیا اور لٹ کر بنی اسرائیل کو لعنت کرتا ہے ان جبارون نمونون سے
کیسی قدرت الہی ظاہر ہوتی ہے ۱۵ ورس ۳ باب ۵ اکتاب امثال کا یون ہے
خداوند کی انکھین سب مکانونین کیا بری کیا بھلی دیکھتے والیان ہین انتہی
حالانکہ آدم علیہ السلام جب چھپ گئے انکو پکارنا پڑا ورس ۹ باب ۳
پیدایش کا یون ہے تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور کہا کہ تو کہان
۱۶ ورس ۹ باب ۱۶ کتاب دہم اخبار الایام کا یون ہے کہ خداوند کی انکھین
ساری زمین من وار پار دوڑتے ہین الخ ورس ۲ باب ۱ پیدایش کا یون ہے
انت کے دیکھو گا کہ اونہون نے اوس شور کے مطابق جو مجھ تک بھیجا بالکل کیا ہے

نہین ہین دریافت کرونگا انتہی اسکی موافق خدا کو معلوم کرنے کے لیئے اُترتا
۱۷ اورس ۵ باب ۱۱ پیدایش کا یون ہے اور خداوند اوس شہر اور
ج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اوترا انتہی یہان بہی خداوند دیکھنے کا
تاج نکلا ۱۸ اورس ۴ باب ۱۶ خروج کا یون ہے خداوند نے موسی سے
ا کہ دیکھہ مین آسمان سے تمہارے لیئے روٹیان برساؤنگا تب لوگ
رور نکلکے جتنا ایک ہی دن کے لیئے کفایت کرے ہر ایک ہر ایک
ن سمیٹ لیا کرین تاکہ مین اونہین جانچون کہ وے میرے شرع پر
لین گے یا نہین انتہی اسکی موافق خدا امتحان کا محتاج ہے ۱۹
رس ۵ باب ۳۳ خروج کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ پہر خداوند نے
وسی کو فرمایا کہ بنی اسرائیل کو کہہ تم سخت گردن لوگ ہو اگر مین ایک
ہ تمہارے درمیان جاؤنگا تو تمہین ہلاک کرتا پس اب تم اپنا سنگار
تار دو اور مین دیکہونگا کہ کیا تمسے کرون اور یہہ جملہ پس اب تم الزاد بر جون
ن یون ہے ہندیہ ۱۸۲۳ اور اب تم زینت اپنی اوتارو تاکہ وہ جو تمہارے
ساتہہ کرونگا جانون فارسیہ ۱۸۳۹ لہذا حلیہ ہارا از خود بیرون کنید تا
انم کہ با شما چہ باید کرد فارسیہ ۱۸۴۵ پس حال حلیہ ہا یتان را از بر خود
کنید تا بدانم کہ در میان شما چہ باید کرد دیکہو یہان جب تک اونکو
نگا نکرو ایسا جب تک معلوم نہوا کہ کیا کرنا چاہیئے ۲۰ ورس ۲ باب

کتاب استثنا کا یون ہے ہندیہ ۸۲۲ء اور اس ساری راہ کو یاد کیو
وہی راہ جہان یہوواہ تیرا خدا بیابان مین ان چالیس برس تجھکو لیئے پھرا
تاکہ تجھے دکھہ دیے اور تجھے آزماوے اور تیرے دلکی بات دریافت
کرے کہ تو اوسکے احکام مانیگا کہ نہین انتہی یہان خدا تعالی آزمانے
اور دلکی بات دریافت کرنے کے واسطے محتاج ہوا کہ بنی اسرائیل کو بیابان مین چالیس برس تک لیے
پھرا دیکھو ان پانچ نمونون سے کیسے عالم الغیبی خدا کی ثابت ہوتی ہے
۲۱ ورس ۶ باب ۳ ملاکیا مین ہے مین خداوند ہون مجھہ مین تغیر نہین اور باب ۲۲
شمار مین ہے ہندیہ ۸۲۲ء ۲۰ پھر خدا رات کو بلعام کے پاس آیا اور
اوسے کہا اگر لوگ تجھے بلانے آوین تو اوٹھہ اور اونکے ساتھہ جا پر جو بات
مین تجھے کہونگا وہی کیجیو ۲۱ سو بلعام صبح کو اوٹھا اور اپنی گدہی پر زین کیا
اور موآب کے امیرونکے ہمراہ گیا ۲۲ تب خدا کا قہر بھڑکا اسلیئے کہ وہ گیا اور
یہوواہ کا فرشتہ جاکے راہ مین کھڑا ہوا تاکہ اوس سے دشمنی کرے الخ
دیکھو یہہ کیسا غیر متغیر ہے کہ آپ ہی رات کو حکم دیا اور صبحکو قہر مین آکر
دشمنی کرنیکے لیئے بھیجا ۲۲ باب ۳۳ خروج مین ہے ہندیہ ۸۲۲ء اسطرف
ایک نہین کی کہ دودہ اور شہد وہان بہتا ہوگا پس تم چلیجاؤ کہ مین تمہارے
درمیان نہچہرونگا الخ ۴ تب اوسنے کہا کہ مین خود تیرے ساتھہ جاؤنگا اور
مین تجھے آرام دونگا ۱۵ دیکھو اول جا فرمایا کہ مین نجاؤنگا پھر تھوڑی ہی دیر مین

حکم کو بدل ڈالا ۲۴ ورس ۳۱ باب پیدایش کا یون ہے ہندیہ ۲۲ ۲۳ ۲۴
پھر خدا نے اون سب پر جنہین اوسنے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ یہہ بہت
اچھے ہین الخ اور ورس ۱۵ باب ۱ ایوب مین ہے اوسکی انکھون مین
آسمان بھی پاک نہین اور ورس ۵ باب ۲۵ کتاب ایوب مین ہے اور ستارے
اوسکی نظر مین پاک نہین اور باب ۱۱ قوانین مین صدہا جاندار پرندون
اور درندونکو حرام اور قبیح اور ناپاک بتلایا ہے دیکھو ورس ۳۱ باب ۱
پیدایش مین سب آسمانون اور تارون اور جاندارون کو بہت اچھا
اور اورسون مذکورہ مین ناپاک اور قبیح کہا گیا ۲۴ ورس ۷ باب ۱
نامہ یعقوب مین ہے ہندیہ ۱۷ ۱۸ جسمین یہ لینے اور پھر جانیکا سایہ بھی
نہین حالانکہ صدہا جا بہت تاکید سے محافظت سبت کے لیئے حکم کیا
اور بہت جا اوسکو ابدی کہا پھر بھی یہودی لوگ اب سبت کیجا اتوار کا دن
مقدس ٹہرلیتے ہین اور اوسکو بدلنے والا اور پھر جانے والا بناتے ہین اور
ان نمونون سے غیر متغیر ہونا اوسکا نہین ثابت ہوتا ۲۵ ورس ۲۵
باب ۱ احز قیئل مین ہے ای اہل اسرائیل سنو تو کیا میری راہ راست
نہین کیا تمہاری راہ ناراست نہین اور باب ملاکیا مین ہے ۲ خداوند
فرماتا ہے کہ مینے تمہین پیار کیا تسپر تم کہتے ہو کہ تو نے ہمین کسطرح
پیار کیا کیا عیسو یعقوب کا بہائی نہ تہا خداوند فرماتا ہے لیکن مینے یعقوب کو

پیار کیا ۳ اور مینے عشو سے دشمنی رکھی اور اوسکے پہاڑ اور اوسکی
میراث کو جنگلی تنینون کے لیئے ویران کیا انتہی دیکھو بمقتضای راستی
کے عیص اور اوسکی اولاد کو ناحق دشمن بکڑا اور اوسکی میراث اور
پہاڑ کو ویران کرنا کیسا اچھا ہے ۲۶ ورس ۳۰ باب ۱۵ مشاہدات ہین
ای مقدس سونیکے بادشاہ تیری راہین راست اور درست ہین اور درس
باب ۱۴ ہوشع مین اسیکی موافق یون ہے خداوند کی راہین سیدھی ہین
اور نیک لوگ اونمین چلین گے الخ اور درس ۲۵ باب ۲۰ حزقیل مین شریعت
موسی کے حقمین جو خاص قوم خدا کو ملی تھی اور خروج عیسی علیہ السلام تک
سب بنی اسرائیل کو کیا نبی اور کیا اور اوسیکا ماننا اور برتنا واجب تھا یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۳ء اور مینے بھی اونہین حقوق دیئے جو پہلے نہین اور قوانین جنسکی
نہ جیتے فارسیہ ۱۸۳۶ء لہذا من سیر قوانین نامرغوب و احکامیے کہ دران نتوانند
زیست بایشان دادم فارسیہ ۱۸۴۵ء بنابرین من نیز قضایای کہ ناپسندیدہ
واحکامی کہ باانہا زندہ نتوانستند بانند بایشان دادم ۲۷ اور بہت درسون
مین زنا کی حرمت پائی جاتی ہے اور اگر پادریونکا کہنا سچ ہے تو اوسنے
خود غریب یوسف نجار کی جورو کے ساتھہ زنا کیا کہ وہ اوسی زنا سے حاملہ
ہوئی جانا چاہیئے کہ ہم ایسے اعتقاد ناپاک سے بیزار ہین مگر بفحوای قول فقہا
نقل کفر کفر نباشد اس قول مردود کی بھی نقل خلور مین آئی اور محذورگ

تو اسجا بہت سے اور بیان کرتے ہین جیسا بطور نمونہ کے صاحب اکسیہو کا
قول نقل کیا جاتا ہے اور ون کا قول اوسپر قیاس کر لینا چاہیئے اور جو
بادری لوگ بابت نکاح زینب ضا کی بکتے ہین اوسپر صبر کرنا چاہیئے کہ
مقدسہ ولادت عیسی علیہ السلام مین ملحدون نے مریم اور عیسی علیہما السلام
اور خدائے ذوالجلال پر بہت کچھ زائد اس سے لکھا ہے صفحہ ۴۴ کتاب اکسیہو
مین ہے کہ ایک انجیل مین جسکا نام نی ٹی ڈی اف میری ہے اور اب
اوسکو جھوٹی انجیلون مین گنا جاتا ہے مذکور ہے کہ مریم رضی اللہ عنہا حدیث
بیت المقدس کے لیئے محرر ہو کر سولہ ۱۶ برس کی عمر تک وہان رہی تھی اور
فادر جیروم زادہ نے اس مذکور کو صحیح سمجھکر اختیار کیا ہے سو اب یہہ شبہ
پڑتا ہے کہ مریم کو کسی کاہن کا بیت المقدس کے کاہنون سے حمل رکھنا
ہوگا اور اوس کاہن نے یہہ بات سکھلا دی ہوگی کہ یون کہیو کہ مجھے روح
القدس کا حمل رہ گیا ہے اور بہت استہزا لوقا کی تحریر پر بُری طرح سے
کہ دل لکھنے کو بھی نہین چاہتا کر کے لکھتا ہے کہ یہود کے نزدیک یہہ حال یون ثابت
ہے کہ ایک سپاہی زادہ مریم پر عاشق تھا اور اوسکی حرکت ناشائستہ سے
یہہ مسیح عیسائیونکا پیدا ہوا ہے اوسپر یوسف نجار نے اس جورو بدنام
کو ناراض ہو کر چھوڑا اور عازم بابل ہوا اور مریم یسوع کے ساتھہ مصر کو
گئی اور یسوع نے وہان شعبدہ بازی سیکھی اور بعد سیکھنے کے اون شعبدہ

دکھلانے کو ملک ہود میں آیا پھر لکھتا ہے کہ ایسی بیہودہ کہانیان بت
پرستون مین بھی بہت مشہور ہین مثلاً وے مانتے ہین کہ ایک اونکا
معبود منروا نامی جو پیٹر کی مغز سے پیدا ہوا ہے اور نیز کس جوپیٹر کی
ران مین رہی اور چینیونکا خدا فو ایک کواری لڑکی سے جو مدعی ہی
کہ مین کرن افتاب سے حاملہ ہوی ہون پیدا ہوا ہے انتہی ملخصاً اور
مناسب اسجا کے ایک حکایت ہے جو پادری جان ملنر کی کتاب
منطبعہ ۱۸۳۸ء مین مرقوم ہے کہ تہوراسا عرصہ گذرا کہ جوآنا سوت
کوٹ نے فرنگستان مین دعوی الہام کا کیا اور کہا کہ مین وہ عورت
ہون جسکے حقین شیطان کے خطاب مین خدا تعالی کا قول ورس ۵ اباب ۳
پیدایش مین یون ہے وہ تیرے سر کو کچلیگی اور باب ۱۲ مشاہدات مین
یون ہے اور ایک بڑا نشان اسمان پر نظر ایا کہ ایک عورت سورج
کو اوڑھے ہوے اور چاند اوسکے پاؤن تلے اور اوسکے سر پر بارہ
ستارونکا تاج ۲ وہ عورت حاملہ تہی اور درد سے چلاتی اور جنیکو پیڑا تی
تہی انتہی اور مین شیطان کا سر کچلونگی اور مجکو حل حضرت عیسے علیہ السلام کا ہے
اور اس عورت نیک کی بہت سے ادمی حضرات مسیحیون سے معتقد
ہوے اور اوسکے معتقدونکو اوس حمل کی بڑی خوشی تہی اور سونے چاندی کے
پرتو [illegible] حضرت مریم کو قدوح القدس سے

حمل تہا اور اس عصمت قباب کو حضرت عیسی کا حمل رہا مگر حیف کہ ہمکو
معلوم نہین ہوا کہ اس حمل پاک سے کوئی لڑکا لڑکی پیدا ہوا تہا یا نہین
اور صورت پیدا ہونے مین اوس عصمت قباب کے معتقد دینکے نزدیک
اوس مولود مسعود کو رتبہ الوہیت کا ایک علاقہ مجہولہ سے مثل اپنے باپکی
ملا تہا یا نہین اور صورت ملنے مین اعتقاد تثلیث کا منسوخ ہوکر اعتقاد
تربیع کا مقرر ہڑا تہا یا نہین اور لقب خدا تعالی کا اب سے جدیکے ساتہہ
پلٹا تہا یا نہین ۲۸ ورس ۶۸ زبور ۱۹ کا یون ہے تو نیک ہے
اور نیکی کرتا ہے مجہے اپنے قواعد سکہلا اور ورس ۲۳ باب ۹ کتاب
القضات کا یون ہے تب خدا نے بی ملک اور سکم کے لوگون کے درمیان
روح فساد کو بہیجا اور اہل سکم نے ابیملک سے دغابازی شروع
کی انتہی دیکہو وہ نیکی ایسی ہے کہ آپ فساد کی روح کو بہیجکر دغابازی شروع
کرائی دیکہو ان چار نمونون سے کیسی راست بازی خدا کی ظاہر ہوتی
ہے ۲۹ ورس ۱۹ باب ۲۴ شمار کا یون ہے خدا آدمی نہین جو جہوٹ
بولے نہ آدمی زاد کہ پشیمان ہو وے الخ اور اسکی موافق ورس ۲۹
باب ۱۵ کتاب اول سموئل کا یون ہے اور اسرائیل کا ناصح جہوٹ
نہین بولتا اور پشیمان نہین ہوتا کیونکہ وہ انسان نہین ہے کہ پچتاوے
حالانکہ کتب مقدسہ سے خدا کا جہوٹ بولنا اور پشیمان ہونا

بلکہ پچھتانے تے تہک جانا کثرت سے ثابت ہے باب ۱۴ شمارہ ۲
بیشک اوس زمین تک نہ پہنچوگے جسکی بابت مینے قسم کہائی کہ
تمہین وہان بساونگا تب تم میری عہد شکنی کو جان لوگے انتہی ملخصاً
دیکھو یہان نہ فقط وعدہ جھوٹ نکلا بلکہ قسم ہی جھوٹی نکلی اور خود ہی اپنی
عہد شکنی کا اقرار کیا ۳۰ اور ورس ۷ باب پیدائش مین قول خدا
یون ہے ہند سنہ ۱۸۲۲ اور سنہ ۱۸۴۲ کیونکہ اونکے بنانے سے پچھتاتا ہون
سنہ ۱۸۳۹ زیرا کہ از پیدا کردن انہا پشیمان شدہ ام ۳۱ ورس ۸
باب ۱۸ ارمیا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ اگر وہ قوم جسکو مینے کہا اپنی برائی
سے پھیرے تو مین بھی اوس برائی سے پچھتاؤنگا جو اوسپر کرنیکو سوچا
تہا ۳۲ اور ورس ۳ باب ۲۶ یرمیا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ اشارہ
دے سنین اور ہر ایک اپنی بری راہ سے پھیرے کہ مین اوس پر
پچھتاؤن جو مین اونکے کامونکی برائی کے لیئے اون پر کرنے کو منصوبہ
باندہتا ہون ۳۳ اور ورس ۱۹ باب ۴۲ یرمیا مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳
کیونکہ مین اوس بدی سے پچھتاتا ہون جو مینے تمسے کی ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۸
زیرا کہ از زیانی کہ بشما رسانیدم پشیمان شدہ ام ۳۴ اور ورس ۱۵
زبور ۱۰۶ مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ اور اپنی رحمتون کی فراوانی کے مطابق
پچھتایا ۳۵ اور ورس چھٹے باب عاموص مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ تحریر

پہتا یا ۳۲ اور ورس ۴ باب ۲ یونیل مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ کیا جائے
ہ پہریے اور پہتا دیے الخ ۳۷ اور ورس ۶ باب ۱۵ یرمیاہ مین
وافق ترجمہ انگریزی کے یون ہے مین پہتانے سے تھک گیا ہون
ار سنہ ۱۸۳۸ از بازگشت ارادہ خود درماندہ شدم دیکھو ان نونمونون سے
یا صدق اور نہ پہتانا ثابت ہوتا ہے ۳۸ ورس ۲۲ باب ۱۲ امثال مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ جھوٹی لبون سے خداوند کو نفرت ہے اور باب ۳ خروج مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور مین نے کہا ہے کہ مین تمہین مصریونکی تکلیفونسے کنعانیون
اور حیتون اور اموریون اور فرزیون اور حویون اور یبوسیونکی زمین
ین جہان دودھ اور شہد بہتا ہے نکال لاؤنگا ۱۸ اور وے تیری
واز سنینگے اور تو اور اسرائیلیون کے بزرگ مصر کے بادشاہ پاس
ائیو اور اوسے کہیو کہ یہواہ عبرانیون کے خدا نے ہم سے ملاقات
ی اور اب ہم تیری منت کرتے ہین ہمکو تین دن کی راہ بیابان مین
جانے دیے تاکہ ہم یہواہ اپنے خدا کے لیئے ذبح کرین ۳۹ اور ورس ۳
باب ۵ خروج مین موافق اوس حکم کے قول موسی اور ہارون علیہما السلام
کا یون ہے عبرانیونکے خدا نے ہم سے ملاقات کی ہے ہمکو اجازت دیجیے
ہم تین دن کی راہ جنگل مین جائین الخ اور باب ۱۱ خروج مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور یہواہ نے موسی سے کہا الخ ۲ سو اب تم لوگون سے

چپ چاپ کہو کہ ہر ایک مرد اپنے پڑوسی سے اور ہر ایک عورت اپنی پڑوسن
سے روپے کے برتن اور سونے کے برتن عاریت لیوے ۴۰ اور ورس ۳۵
باب ۱۲ خروج کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور بنی اسرائیل نے موسیٰ کے
کہنے کے موافق کیا اور اونہون نے مصریون سے روپے کے برتن
اور سونیکے برتن اور کپڑے عاریت لیئے دیکھو ان ورسون کی موافق
خدا بنی اسرائیل کو مصر سے نکالکر ارادہ لیجانے ملک شام کا رکھتا
تہا باوجود اوسکے اجازت جھوٹ بولنے کی دیکر جھوٹ بلوایا کہ اوسکی
موافق موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نے فرعون کے سامہنے اور سب
بنی اسرائیل نے کیا مرد اور کیا عورت اپنے ہمسایہ سے جھوٹ بولا
اور یہہ دوسرا حق ہمسائگی جسکی تاکید توریت مین بعد اسکے بہت
ائی ہے ادا ہوا کہ بہانے عاریت سے سب مال اونکا ہضم کیا اور
باب ۱۶ کتاب اول سموئیل مین ہے ۱ اور خداوند نے سموئیل کو کہا تو
کبتک ساول کی بابت غمگین رہیگا مین نے تو اوسے بنی اسرائیل کی
سلطنت سے مردود کیا تو اپنے سینگہہ مین تیل بہر اور جا مین تجھے
بیت لحم مین یسی پاس بہیجتا ہون کہ مینے اوسکے بیٹون مین ایک کو
بادشاہ ٹہرایا ہے ۲ سموئیل بولا مین کیونکر جاؤن کہ اگر ساول سنیگا
تو مجھے مار ہی ڈالیگا خداوند نے فرمایا ایک بچھیا اپنے ساتہہ لیجا

اور کہہ کہ مین خداوند کے لیئے ذبح کرنیکو آیا ہون انتہی پہان بہی خدا نے
سموئیل علیہ السلام کو جہوٹ بولنے کی اجازت دی کیونکہ واسطے
بادشاہ کرنے داؤد علیہ السلام کے جاتے تہے نہ ذبح کرنے کے لیئے
اور باب ۲۲ کتاب سلاطین مین ہے ۱۹ پہر میکایاہ نے کہا کہ تم خداوند کے
سخن کو سنو مین نے خداوند کو اوسکی کرسی پر بیٹہے دیکہا اور آسمانی
سارا لشکر اوسکے دہنے بائین ہاتہہ کہڑا تہا ۲۰ اوس دم خدا نے فرمایا کہ
اخیاب کو کون ترغیب دیگا تاکہ وہ چڑہ جاوے اور رامات جلعاد پر
جا پڑی تب ایک کہہ بولا اور ایک کہہ ۲۱ اوسوقت ایک روح
نکل کے خداوند کے سامنے آکہڑی ہوئی اور بولی کہ مین اوسے ترغیب
دونگی ۲۲ پہر خداوند نے فرمایا کسطرح سے وہ بولی مین جاونگی اور
جہوٹی روح بن کے اوسکے سارے نبیونکے منہہ مین پڑونگی خداوند
بولا تو اوسے ترغیب دیگی اور غالب بہی ہوگی جا ایسا کر ۲۳ سو دیکہہ
خداوند نے تیرے ان سب نبیون کے منہہ مین جہوٹی روح ڈالی ہے۔
اور خداوند ہی نے تیری بابت بُری خبر دی ہے انتہی دیکہو اسکی موافق
اور خدا تعالی کرسی پر بیٹہہ کر مشورہ بہکانے خلق کا اپنے لشکر آسمانی
کے ساتہہ کیا کرتے ہین اور روحون کو بہکانے کے لیئے بہیجا کرتے ہین
اور باقرار میکایا پیغمبر کے اوسے خدا کی روح بہیجی ہوئی نے اون سب

نبیون کے منہہ مین پڑکر جھوٹ بلوایا تہا دیکھو ان چار نمونون کی موافق
خدا کو جھوٹی لبون سے کیسی نفرت ہے ۴۳ ورس ۲۳ باب ۲ خروجین
ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور تو میری قربانگاہ پر سیڑہی سے ہرگز مت چڑہیو
تاکہ تیری برہنگی اوسپر ظاہر نہو دے انتہی اسکی موافق خدا تعالے
مردون کی بہی برہنگی ظاہر ہونے کو برا سمجہتا ہے اور ورس ۷ باب ۳
کتاب اشعیا مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء اسلیئے خداوند صیہون کے بیٹیونکی
چاندی کو گنجی کر ڈالیگا اور خداوند اونکی انمام نہانی کو اوکہاڑیگا اور ج
اخیرہ ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ء مین یون ہے وخداوند انمام نہانی ایشان را بے
ستر خواہد کرد فارسیہ ۱۸۴۵ء و پروردگار جایے عورت ایشان را برہنہ
خواہد کرد دیکہو یہان خداوند انمام نہانی صیہون کی لڑکیونکی اوکہاڑتے
ہین یا بے ستر کرتے ہین ۴۴ اور باب ۴۷ کتاب اشعیا مین ہے ہندیہ
۱۸۴۳ء ۲ چکی بیٹی اور اٹہا بیس اپنے بال کہول دے ٹانگ عریان
اور ران ننگی کر اور مذبہنن سے بیدل جا ۳ تیری برہنگی کہلیگی بلکہ
تیری حیا بہی دیکہی جائیگی مین انتقام لونگا اور نہ دیکہو یہان ٹانگ اور ران
ننگی کرنیکا حکم کرتے ہین ۴۵ اور ورس ۱۳ باب ۲۹ پیدایش کا یون ہے
اور جب خداوند نے دیکہا کہ لیاہ سے نفرت کیے گیے اوسنے اوسکا
رحم کہولا اور راحیل بانجہ رہی اور ورس ۲ باب ۳۰ پیدایش کا یون ہے

اور خدا نے راحیل کو یاد کیا اور اوسکی سنکے اوسکے رحم کو کھولا
۴۶ اور ورس ۱۸ باب ۲۰ پیدایش کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ کیونکہ یہوواہ نے
ابی ملک کے گھر کے سارے رحمونکو ابراہیم کی جورو سارہ کے لیئے
بند کر دیا تہا ان درسون کے موافق کبہی رحمون کو کہولتا ہے اور کبہی
بند کرتا ہے پس دیکہو کہ مردون کی برہنگی کہلنے سے یہہ نفرت اور عورتونکی
اندام نہانی اوکہا ڑنے اور ران ننگی کردانی اور رحم کہولنے اور بند کرنے
سے وہ رغبت یہہ خوب جیا ہے ۴۷ ورس ۳۴ باب ۳۱ یرمیا مین ہے
خداوند کہتا ہے کہ مین اونکی برائی بخشونگا اور اونکی خطا یاد نہ کرونگا
اور ورس ۷ باب ۳۳ حزقیل ہے مین شریر دن کو بے سزا نچہوڑونگا
اسکی موافق شریر سزا سے نہین بچ سکتا بلکہ شریر کا کیا
دکہا اوسکی اولاد سے بہی جالیس پچاس پشت تک خدا تعالی اون
شریر کے گناہ کا مواخذہ کیا کرتا ہے جیسا اوپر گذرا ۴۸ ورس ۲۶
باب ۳۱ یرمیا مین ہے ہندیہ ۱۸۲۳ مین خداوند ہون جو رحمت اور انصاف
اور صداقت زمین پر کرتا ہون کہ تیے مجہے خوشی آتی خداوند کہتا ہے
مارسیہ ۱۸۲۹ مین خداوند کہ برحمت و بہ عدل و بہ نیک عہدی برروی
مین عمل می نمایم کہ ازانہا خوشنود م خداوند میفرماید رحمت اور
صداقت کی تصدیق تو کچہہ اوپر گذری اب عدل کا بیان سنیئے کہ

معرفت حزقیل پیغمبر کی باب ۲۱ اونکی کتاب مین یون حکم ہوتا ہے ۳
اور زمین اسرائیل سے کہہ کہ خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھہ مین تجھہ پر آونگا
اور اپنی تلوار کو میان سے نکالونگا اور صالح اور طالح کو تجھہ مین سے منقطع
کرونگا ۴ اس سبب سے کہ مین تیرے بیچ سے صالح اور طالح کو منقطع کرونگا
اسی لیئے میری تلوار اپنے میان سے جنوب سے شمال تک سارے
بشر پر نکلیگی ۵ تب سارا بشر جانیگا کہ مین خداوند نے تلوار کو اپنے میان سے
نکالا ہے پھر وہ پھیر نہ آویگی ۶ اور تو اے آدم زاد آہ کر تو اپنی کمر کے
شکستہ پن سے اور انکی آنکھون کے سامنے تلخی سے آہ کر ۷ اور جب وے تجھہ سے
کہین کہ تو کیون آہ کرتا ہے تو کہیو کہ خبر کے سبب سے جو آتی ہے ۸ اور ہر دل
پگھلیگا اور سب ہاتھ ڈھیلے ہونگے اور ہر روح غش ہوگی اور سب گھٹنے پانی
کی طرح بہینگے دیکھہ وہ آتی ہے اور پوری ہوگی خداوند یہوہ کا کلام ۹ پھر
خداوند کا کلام مجھہ پر نازل ہوا کہ ۱۰ اے آدم زاد نبوت کر اور کہہ کہ خداوند
یون کہتا ہے کہ کہو تلوار تلوار تیز کی گئی اور مانجھی گئی ہے ۱۱ وہ ذبح کے
لیئے تیز کی گئی ہے تاکہ بجلی کی مانند چمکے ہم کیا خوشی کرین ہمارے بیٹے
کا عصا ہر درخت کو حقیر جانتا ہے ۱۲ اور اسنے اسکو مانجھنے کے لیئے دیا ہے
تاکہ اسکو ہاتھ مین لے تلوار تیز کی گئی اور مانجھی گئی ہے تاکہ قاتل کے
ہاتھ مین دیجاوے ۱۳ اے آدم زاد نبوت کر اور اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کیونکہ
تلوار دوبار بلکہ سہ بار ہوگی وہ قتل کی تلوار ہے وہ بڑے قتل کی تلوار ہے
جو انکو گھیر لیگی ۱۵ تاکہ دل پگھلے اور بہت گرے ہر دروازہ پر مین نے
قتل کی تلوار مقرر کی ہے آہ وہ بجلی کی مانند چمکتی ہے وہ ذبح کے لیئے
کھینچی گئی ہے ۱۶ اے تلوار داہنی طرف مار بائین طرف مار جدھر تیری دھار
ہے ۱۷ مین بھی اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارونگا اور اپنا غصہ ٹھنڈا کرونگا مین
خداوند نے کہا ہے ۱۸ پھر خداوند کا کلام مجھہ پر نازل ہوا کہ ۱۹ اے آدم زاد
تو دو راہین مقرر کر کہ بابل کے بادشاہ کی تلوار آوے دونون ایک ہی ملک سے
نکلین اور ایک ہاتھ کا نشان کر تو شہر کے سر پر کی راہ کے سر پر نشان کر
۲۰ ایک راہ مقرر کر کہ تلوار عمون کے ربہ پر آوے اور ایک راہ یہوداہ پر
یروشلم حصین پر آوے ۲۱ کیونکہ بابل کے بادشاہ نے دوراہے کے سر پر
دو راہون کے سر پر فال کھولنے کے لیئے کھڑا ہوا تیروں کو ہلایا ترافیم سے
صلاح کی جگر کو دیکھا ۲۲ اسکے داہنے ہاتھ مین یروشلم کی فال نکلی کہ
دروازون کے برخلاف مینڈھے مقرر کرے خون کا حکم دے لڑائی کی آواز
اٹھاوے دروازون کے برخلاف مینڈھے مقرر کرے خاکریز باندھے قلعہ بنا دے
۲۳ اور یہ انکی نظر مین جھوٹی فال کی مانند ہوگا جنہون نے انکو قسم کھائی
ہے لیکن وہ بدی کو یاد دلاتا ہے تاکہ پکڑے جاوین ۲۴ اسلیئے خداوند یہوہ
یون کہتا ہے کہ چونکہ تمہارا گناہ یاد دلایا جاتا ہے کہ تمہارے سب کاموں مین
تمہارے گناہ ظاہر ہوتے ہین چونکہ تم یاد دلائے جاتے ہو تم اسکے ہاتھ سے
پکڑے جاؤگے ۲۵ اور تو اے شریر مقتول اسرائیل کے رئیس جسکا دن آیا
ہے بدی کے انتہا کے وقت ۲۶ خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ عمامہ اتار دے
اور تاج دور کر دے یہ یون نہ رہیگا جو نیچے ہے اونچا کیا جاوے اور جو اونچا
ہے نیچا کیا جاوے ۲۷ مین اسکو الٹ دونگا الٹ دونگا الٹ دونگا یہ بھی نہ
رہیگا جب تک وہ نہ آوے جسکا حق ہے اور مین اسکو دونگا ۲۸ اور تو اے آدم
زاد نبوت کر اور کہہ کہ خداوند یہوہ بنی عمون اور انکی ملامت کے حق مین
یون کہتا ہے کہ تلوار تلوار کھینچی گئی ہے ذبح کے لیئے مانجھی گئی ہے
تاکہ بھسم کرے تاکہ بجلی کی مانند چمکے ۲۹ جبکہ تیرے لیئے باطل رویا
جاتا ہے جبکہ تیرے لیئے جھوٹ بولا جاتا ہے تاکہ تجھہ کو ان شریر مقتولون
کی گردنون پر ڈالے جنکا دن آیا ہے بدی کے انتہا کے وقت ۳۰ کیا مین اسکو
اسکے نیام مین پھیر دونگا تیرے مقام مین تیری پیدائش کے ملک مین مین
تجھہ پر فیصلہ کرونگا ۳۱ اور اپنا غصہ تجھہ پر ڈالونگا مین اپنے قہر کی آگ
تجھہ پر پھونکونگا اور تجھہ کو وحشی آدمیون کے ہاتھ مین جو ہلاک کرنے مین
ماہر ہین حوالہ کرونگا ۳۲ تو آگ کا ایندھن ہوگا تیرا خون تیرے ملک کے
بیچ بہیگا تو یاد نہ کیا جاویگا کیونکہ مین خداوند نے کہا ہے

باب ۲۲ پھر خداوند کا کلام مجھہ پر نازل ہوا کہ ۲ اے آدم زاد تو
شہر خون ریز کی عدالت کریگا تو اسکو اسکے سب مکروہ کاموں سے آگاہ کریگا
۳ اور کہیگا کہ خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ اے شہر جو اپنے بیچ مین خون
بہاتا ہے تاکہ تیرا وقت آوے اور جو اپنے لیئے بت بناتا ہے تاکہ ناپاک ہووے
۴ تو اپنے خون سے جو تو نے بہایا ہے قصوروار ہوا ہے اور اپنے بتون سے جو
تو نے بنائے ہین ناپاک ہوا ہے اور تو نے اپنے دنون کو نزدیک کیا ہے اور
اپنے سالون تک پہنچا ہے اسلیئے مین تجھہ کو قومون کے لیئے ملامت اور
سارے ملکون کے لیئے ٹھٹھا ٹھہراؤنگا ۵ جو نزدیک اور دور ہین تجھہ پر
ہنسینگے اے ناموری مین بڑی اور بہت پریشان ۶ دیکھہ اسرائیل کے رئیس
اپنے اپنے زور سے تجھہ مین خون بہانے کو ہین ۷ تجھہ مین انہون نے ماں باپ
کو حقیر جانا تجھہ مین پردیسی پر ظلم کیا تجھہ مین یتیم اور بیوہ کو ستایا
۸ تو نے میری مقدس چیزون کو حقیر جانا اور میرے سبتون کو ناپاک کیا
۹ تجھہ مین چغلخور خون بہانے کے لیئے ہین اور تجھہ مین پہاڑون پر کھاتے
ہین تجھہ مین بیچ مین بدکاری کرتے ہین ۱۰ تجھہ مین باپ کی ننگائی کھولتے
ہین تجھہ مین حیض کی حالت مین عورت سے صحبت کرتے ہین ۱۱ تجھہ مین
ایک شخص اپنے پڑوسی کی بیوی سے مکروہ کام کرتا ہے اور دوسرا اپنی بہو
سے بدکاری کرکے اسکو ناپاک کرتا ہے اور تجھہ مین ایک اپنی بہن سے جو
اسکے باپ کی بیٹی ہے صحبت کرتا ہے ۱۲ تجھہ مین رشوت لیکر خون بہانے
کے لیئے ہین تو نے سود اور بیاج لیا ہے اور اپنے پڑوسیون سے ظلم سے
فائدہ اٹھایا ہے اور مجھہ کو بھلا دیا ہے خداوند یہوہ کہتا ہے ۱۳ دیکھہ
اپنے ناجایز نفع کے سبب سے جو تو نے کیا ہے اور اپنے بیچ کے خون کے
سبب سے جو بہایا گیا ہے مین ہاتھ پر ہاتھ مارونگا ۱۴ کیا تیرا دل ثابت رہیگا
یا تیرے ہاتھ زور آور ہونگے جن دنون مین تجھہ سے نپٹونگا مین خداوند نے
کہا ہے اور پورا کرونگا ۱۵ مین تجھہ کو قومون مین پراگندہ کرونگا اور ملکون
مین تتر بتر کرونگا اور تیری ناپاکی تجھہ مین سے دور کرونگا ۱۶ اور تو
قومون کے سامنے اپنے سبب سے ناپاک ٹھہریگی تب تو جانیگی کہ مین
خداوند ہون ۱۷ پھر خداوند کا کلام مجھہ پر نازل ہوا کہ ۱۸ اے آدم زاد
اسرائیل کا گھرانا میرے لیئے کھوٹ ہوگیا ہے سب کے سب پیتل اور قلعی
اور لوہا اور سیسہ بھٹی مین ہین وے چاندی کا کھوٹ ہوگئے ہین ۱۹ اسلیئے
خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ چونکہ تم سب کے سب کھوٹ ہوگئے ہو اسلیئے
دیکھو مین تمکو یروشلم کے بیچ جمع کرونگا ۲۰ جیسے لوگ چاندی اور پیتل
اور لوہا اور سیسہ اور قلعی بھٹی مین جمع کرتے ہین تاکہ اسپر آگ پھونکین
اور پگھلاویں ویسے ہی مین اپنے قہر اور غضب مین جمع کرونگا اور ڈالکر
پگھلاونگا ۲۱ مین تمکو جمع کرونگا اور اپنے قہر کی آگ تم پر پھونکونگا
اور تم اسکے بیچ پگھلوگے ۲۲ جیسے چاندی بھٹی مین پگھلتی ہے ویسے ہی
تم اسکے بیچ پگھلوگے اور جانوگے کہ مین خداوند نے اپنا غضب تم پر
ڈالا ہے ۲۳ پھر خداوند کا کلام مجھہ پر نازل ہوا کہ ۲۴ اے آدم زاد اسسے
کہہ کہ تو وہ ملک ہے جو نہ پاک کیا گیا نہ غضب کے دن مینہ سے سیراب
ہوا ۲۵ اسکے بیچ اسکے نبیون کی سازش ہے جیسے پھاڑنے والا شیر شکار
پھاڑتا ہے وے جانون کو کھاتے ہین خزانہ اور نفیس چیز لیتے ہین اسکے
بیچ بہت سی بیوہ عورتین بناتے ہین ۲۶ اسکے کاہنون نے میری شریعت
کو توڑا ہے اور میری مقدس چیزون کو ناپاک کیا ہے پاک اور ناپاک مین
فرق نہین کیا ہے اور نہ پاک اور ناپاک کا فرق جتایا ہے اور میرے سبتون
سے اپنی آنکھین بند کی ہین اور مین انکے بیچ ناپاک ٹھہرا ہون ۲۷ اسکے
بیچ اسکے سردار شکار پھاڑنے والے بھیڑیے کی مانند ہین خون بہانے
ناحق جان مارنے کے لیئے ہین ۲۸ اسکے نبی بےچونا کی سفیدی کرتے ہین
باطل رویا دیکھتے ہین جھوٹ بولتے ہین کہتے ہین خداوند یہوہ یون کہتا
ہے حالانکہ خداوند نے نہین کہا ہے ۲۹ ملک کے لوگ ظلم کرتے ہین
لوٹ مچاتے ہین غریب اور محتاج پر ظلم کرتے ہین اور پردیسی پر ناحق
ستم کرتے ہین ۳۰ اور مین نے ملک کے لیئے انکے بیچ ایک شخص ڈھونڈا
کہ احاطہ کی دیوار بنائے اور ملک کے لیئے میرے سامنے رخنہ مین کھڑا
ہو تاکہ مین اسکو برباد نہ کرون پر مجھہ کو کوئی نہ ملا ۳۱ اسلیئے مین نے
اپنا غضب انپر ڈالا ہے اپنے قہر کی آگ سے انکو بھسم کیا ہے انکی راہ
انکے سر پر لایا ہے خداوند یہوہ کہتا ہے

باب ۲۳ پھر خداوند کا کلام مجھہ پر نازل ہوا کہ ۲ اے آدم زاد دو
عورتین تھین جو ایک ہی ماں کی بیٹیان تھین ۳ اور انہون نے مصر مین
زنا کیا جوانی مین زنا کیا وہان انکی چھاتیان ملی گئین اور وہان انکی
کنواری پستان مسلی گئین ۴ اور انکے نام اہولہ بڑی اور اہولیبہ اسکی
بہن تھے اور وے میری ہوئین اور بیٹے بیٹیان جنین اور انکے نام سامریہ
اہولہ اور یروشلم اہولیبہ ہوئے ۵ اور اہولہ نے میری ہوکر زنا کیا اور
اپنے عاشقون پر جو اسکے ہمسایہ اشوری تھے عاشق ہوئی ۶ جو نیلے
کپڑے پہنے ہوئے حاکم اور سردار تھے سب کے سب خوبصورت جوان
سوار گھوڑون پر چڑھے ہوئے ۷ اور اسنے اپنی زناکاری انپر کی جو
اشور کے سب چنیدہ لوگ تھے اور جن جن پر عاشق ہوئی تھی انکے سب
بتون سے اپنے تئین ناپاک کیا ۸ اور اپنی زناکاری نہ چھوڑی جو مصر مین
کی تھی کیونکہ جوانی مین وے اسکے ساتھہ سوئے اور وے اسکی کنواری
پستان مسلتے تھے اور اپنی زناکاری اسپر ڈالی تھی ۹ اسلیئے مین نے
اسکو اسکے عاشقون کے ہاتھ حوالہ کیا اشوریون کے ہاتھ جنپر وہ عاشق
ہوئی تھی ۱۰ وے اسکی ننگائی کھولے اسکے بیٹے بیٹیان لیگئے اور اسکو
تلوار سے مارا اور وہ عورتون مین مشہور ہوئی کیونکہ وے اسپر سزا دے
چکے تھے ۱۱ اور اسکی بہن اہولیبہ نے یہ دیکھا تو اسنے اپنی خواہش
مین اپنی بہن سے زیادہ بگاڑ کیا اور اپنی زناکاری مین اپنی بہن کی
زناکاری سے زیادہ بگاڑ کیا ۱۲ وہ اشور کے ہمسایہ حاکمون اور سردارون
پر عاشق ہوئی جو پورے لباس پہنے ہوئے سوار گھوڑون پر چڑھے ہوئے
خوبصورت جوان تھے ۱۳ مین نے دیکھا کہ وہ ناپاک ہوئی دونون کا ایک
ہی راہ تھا ۱۴ اور اسنے اپنی زناکاری مین اور بھی بڑھایا کیونکہ اسنے
دیوار پر کلدانیون کی تصویرین دیکھین جو سرخ رنگ سے کھینچی ہوئی تھین
۱۵ جو کمر مین پٹکا باندھے ہوئے تھے اور سر پر لمبی پگڑیان تھین سب
کے سب رتھ کے سردار کی صورت پر جو بابل کے ملک کلدیہ کے رہنے
والے تھے ۱۶ جنپر اسکی آنکھین پڑتے ہی وہ عاشق ہوئی اور قاصد
کلدیہ کے ملک مین انکے پاس بھیجے ۱۷ تب بابل کے لوگ محبت کے
بستر پر اسکے پاس آئے اور اپنی زناکاری سے اسکو ناپاک کیا اور وہ
انسے ناپاک ہوئی تب اسکا جی انسے پھر گیا ۱۸ اور اسنے اپنی زناکاری
ظاہر کی اور اپنی ننگائی کھولی تب میرا جی اسسے پھر گیا جیسا اسکی
بہن سے پھرا تھا ۱۹ تو بھی اسنے اپنی زناکاری مین بڑھایا اور ان
جوانی کے دنون کو یاد کیا جن مین وہ مصر کے ملک مین زنا کرتی تھی
۲۰ اور وہان اپنے عاشقون پر عاشق ہوئی جنکا گوشت گدھون کا سا
اور منی گھوڑون کی سی ہے ۲۱ اور تو نے اپنی جوانی کی بدکاری کی
یاد کی جب مصریون نے تیری جوانی کی چھاتیون کو مسلا تھا ۲۲ اسلیئے
اے اہولیبہ خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ دیکھہ مین تیرے عاشقون کو
جنسے تیرا جی پھر گیا ہے تجھہ پر برانگیختہ کرونگا اور مین انکو
چاروں طرف سے تجھہ پر لاؤنگا ۲۳ بابل کے لوگ اور سب کلدی
پکود اور شوع اور کوع اور سب اشوری انکے ساتھہ سب کے سب
خوبصورت جوان حاکم اور سردار رتھ کے سردار اور نامی لوگ سوار
گھوڑون پر چڑھے ہوئے ۲۴ اور وے ہتھیار اور رتھ اور گاڑی لیکر
اور قومون کی بھیڑ لیکر تجھہ پر آئینگے وے ڈھال اور سپر اور خود
لیکر تجھہ پر چاروں طرف سے آئینگے اور مین انکو اپنے حضور
انصاف کرنے کے لیئے سونپونگا اور وے اپنے انصاف کے موافق تجھہ
سے انصاف کرینگے ۲۵ اور مین اپنی غیرت تجھہ پر کرونگا اور وے
تجھہ سے قہر سے پیش آئینگے وے تیرے کان اور ناک کاٹینگے اور
تیرے باقی لوگ تلوار سے گرینگے وے تیرے بیٹے بیٹیان لیجائینگے
اور تیرے باقی لوگ آگ سے بھسم ہونگے ۲۶ وے تیرے کپڑے اتارینگے
اور تیرے خوبصورت زیور لیجائینگے ۲۷ اسطرح مین تیری بدکاری
اور مصر کے ملک مین کی زناکاری تجھہ سے دور کرونگا تو انپر
آنکھین نہ اٹھاویگی اور مصر کو پھر یاد نہ کریگی ۲۸ کیونکہ خداوند
یہوہ یون کہتا ہے کہ دیکھہ مین تجھہ کو انکے ہاتھ حوالہ کرونگا جنسے
تو عداوت رکھتی ہے جنسے تیرا جی پھر گیا ہے ۲۹ وے عداوت سے
تجھہ سے پیش آئینگے اور تیری ساری کمائی لیجائینگے اور تجھہ کو
ننگی اور عریان چھوڑینگے اور تیری زناکاری کی ننگائی اور تیری
بدکاری اور زناکاری ظاہر ہوگی ۳۰ تجھہ پر یہ باتین اسلیئے کی
جائینگی کہ تو قومون کی پیچھے ہو لی اور انکے بتون سے اپنے تئین
ناپاک کیا ۳۱ تو اپنی بہن کی راہ پر چلی ہے اسلیئے مین اسکا پیالہ
تیرے ہاتھ مین دونگا ۳۲ خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ تو اپنی بہن کا
پیالہ جو گہرا اور بڑا ہے پیویگی تو ہنسی اور ٹھٹھے کا باعث ہوگی
اسمین بہت سما سکتا ہے ۳۳ تو نشہ اور غم سے بھر جاویگی اپنی بہن
سمریہ کے پیالہ سے جو حیرت اور ویرانی کا پیالہ ہے ۳۴ تو اسکو
پیویگی اور نچوڑ ڈالیگی اور اسکے ٹھیکرے چبائیگی اور اپنی چھاتیان
نوچیگی کیونکہ مین نے یہ کہا ہے خداوند یہوہ کہتا ہے ۳۵ اسلیئے
خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ چونکہ تو نے مجھہ کو بھلا دیا اور مجھہ
کو پیٹھہ پیچھے ڈالا ہے اسلیئے تو اپنی بدکاری اور زناکاری کا
بوجھہ اٹھا ۳۶ پھر خداوند نے مجھہ سے کہا کہ اے آدم زاد تو
اہولہ اور اہولیبہ کی عدالت کریگا تو انکو انکے مکروہ کاموں سے
آگاہ کریگا ۳۷ کیونکہ وے زنا کار ہوئین اور انکے ہاتھون مین خون
ہے اور وے اپنے بتون کے ساتھہ زنا کار ہوئین اور اپنے بیٹے جو
میرے لیئے جنے تھے انکو آگ مین سے گذرنے کے لیئے انکے
آگے بھسم ہونے کے لیئے چڑھاوے کر دیئے ۳۸ اور انہون نے
مجھہ سے یہ بھی کیا کہ اسی دن میرے مقدس کو ناپاک کیا اور
میرے سبتون کو ناپاک کیا ۳۹ کیونکہ جس دن وے اپنے بیٹے
اپنے بتون کے لیئے ذبح کرتے تھے اسی دن میرے مقدس مین
آکر اسکو ناپاک کرتے تھے اور دیکھو انہون نے میرے گھر کے
بیچ یہ کیا ۴۰ اور انہون نے قاصد بھیجکر ان مردون کو بلوایا
جنکے پاس قاصد بھیجے گئے تھے اور دیکھو وے آئے جنکے لیئے
تو نے غسل کیا سرمہ لگایا اور زیور پہنا ۴۱ اور تو ایک خوبصورت
پلنگ پر بیٹھی اور اسکے آگے میز بچھی ہوئی تھی جسپر تو نے
میرا بخور اور میرا تیل رکھا ۴۲ اور اسمین سے بےفکر لوگون کی
آواز تھی اور بیابان سے بہت سے آدمی لائے گئے تھے جنکے
ہاتھون مین کڑے اور سر پر خوبصورت تاج تھے ۴۳ تب مین نے
اسکو جو زنا سے پرانی ہوئی تھی کہا کہ اب وے اسکے ساتھہ
زنا کرینگے اور وہ انکے ساتھہ ۴۴ اور وے اسکے پاس گئے جیسے
کوئی زانیہ کے پاس جاتا ہے اسی طرح وے اہولہ اور اہولیبہ
بدکار عورتون کے پاس گئے ۴۵ اور راستباز مرد وے انکی
عدالت کرینگے جیسے زنا کار اور خون بہانے والیون کی عدالت
کی جاتی ہے کیونکہ وے زنا کار ہین اور انکے ہاتھون مین خون
ہے ۴۶ خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ انپر ایک جماعت چڑھا
لیجا اور انکو ستانے اور لوٹنے کے لیئے حوالہ کر ۴۷ اور
جماعت انپر سنگسار کرے اور اپنی تلوارون سے انکو ٹکڑے
ٹکڑے کرے اور انکے بیٹے بیٹیون کو قتل کرے اور انکے گھر
آگ سے بھسم کرے ۴۸ اسطرح مین اس ملک مین سے بدکاری
دور کرونگا اور سب عورتین تنبیہ پائینگی کہ تمہاری طرح
بدکاری نہ کرین ۴۹ اور وے تمہاری بدکاری تم پر لائینگے اور
تم اپنے بتون کے گناہ اٹھاؤگے اور جانوگے کہ مین خداوند
یہوہ ہون

باب ۲۴ پھر خداوند کا کلام مجھہ پر نازل ہوا کہ ۲ اے آدم زاد
اپنے لیئے اس دن کا نام لے اس ہی دن کا نام بادشاہ بابل نے
یروشلم پر چڑھائی کی ۳ اور اس باغی گھرانے سے مثل کہہ اور
انسے کہہ کہ خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ ہانڈی چولہے پر رکھہ
اسے رکھہ اور اسمین پانی بھی ڈال ۴ اسمین ٹکڑے یعنی ہر اچھا
ٹکڑا ران اور کاندھا بھر لے اور اسے اچھی اچھی ہڈیون سے بھر
لے ۵ گلہ کے چنیدہ کو لے اور ہانڈی کے نیچے ہڈیان جلانے کو
رکھہ اور اسکو اچھی طرح جوش دے اور اسمین ہڈیان پکائے
۶ اسلیئے خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ خونریز شہر پر افسوس
ہے اس ہانڈی پر جسکا زنگ اسمین ہے اور جسکا زنگ اسمین سے
نہین نکلتا ٹکڑے ٹکڑے کر اسکو قرعہ نہ ڈال ۷ کیونکہ اسکا
خون اسکے بیچ ہے اسنے اسکو ننگی چٹان پر رکھا زمین پر
ڈالکر خاک سے نہ ڈھانکا ۸ تاکہ مین قہر بھڑکاؤن اور بدلہ
لون اسلیئے مین نے اسکا خون ننگی چٹان پر رکھا تاکہ ڈھانکا
نہ جاوے ۹ اسلیئے خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ خونریز شہر پر
افسوس ہے مین بھی بڑا ڈھیر لگاؤنگا ۱۰ لکڑیان جمع کر آگ
جلا گوشت پکا شوربا خوب تیار کر اور ہڈیان جل جاوین
۱۱ پھر ہانڈی کو خالی چولہے پر رکھہ تاکہ اسکا پیتل گرم ہووے
اور جلے اور اسکی نجاست اسمین پگھلے اور اسکا زنگ جل جاوے
۱۲ اس نے محنت کی ہے پر اسکا بڑا زنگ اسمین سے نہین نکلتا
اسکا زنگ آگ مین ہے ۱۳ تیری ناپاکی مین شرارت ہے اسلیئے
کہ مین نے تجھہ کو پاک کرنا چاہا پر تو اپنی ناپاکی سے پاک نہ
ہوئی اب تک تو پاک نہ ہوگی جب تک مین اپنا قہر تجھہ پر
ٹھنڈا نہ کرون ۱۴ مین خداوند نے کہا ہے یہ پورا ہوگا اور مین
کرونگا مین پیچھے نہ ہٹونگا اور نہ رحم کرونگا اور نہ پچھتاؤنگا
تیرے چال چلن اور تیرے کاموں کے موافق وے تجھہ سے انصاف
کرینگے خداوند یہوہ کہتا ہے ۱۵ پھر خداوند کا کلام مجھہ پر
نازل ہوا کہ ۱۶ اے آدم زاد دیکھہ مین تیری آنکھون کی
خواہش کو ایک ہی وار سے تجھہ سے لیتا ہون پر تو نہ ماتم کر
نہ رو اور نہ آنسو بہا ۱۷ چپکا رہ مُردون کے لیئے آہ نہ کر
سر پر اپنا عمامہ باندھے رہ اور پاؤن مین جوتی پہنے رہ اور
اپنی مونچھہ نہ ڈھانک اور ماتم کرنے والون کی روٹی نہ کھا
۱۸ تب مین صبح کو لوگون سے کہتا رہا اور شام کو میری بیوی
مری اور صبح کو مین نے ویسا ہی کیا جیسا مجھہ کو حکم ہوا تھا
۱۹ تب لوگون نے مجھہ سے کہا کہ تو ہمین نہ بتاویگا کہ تو جو
یہ کرتا ہے ہمارے لیئے کیا معنی رکھتا ہے ۲۰ تب مین نے
انسے کہا کہ خداوند کا کلام مجھہ پر نازل ہوا کہ ۲۱ اسرائیل کے
گھرانے سے کہہ کہ خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ دیکھہ مین اپنے
مقدس کو جو تمہاری قوت کا فخر تمہاری آنکھون کی خواہش
اور تمہارے دل کا شوق ہے ناپاک کرونگا اور تمہارے بیٹے
بیٹیان جنکو تم نے پیچھے چھوڑا ہے تلوار سے گرینگے ۲۲ اور
تم حزقیل کی مانند کرینگے تم اسکی داڑھی نہ ڈھانکوگے اور
نہ ماتم کی روٹی کھاؤگے ۲۳ اور تمہارے سر پر عمامہ اور
پاؤن مین جوتی رہیگی تم نہ ماتم کرینگے نہ روؤگے بلکہ اپنے
گناہون مین گھلوگے اور ایک دوسرے کو کراہتے رہوگے ۲۴ اور
حزقیل تمکو ایک نشان ہوگا جو کچھہ اسنے کیا ہے تم بھی
ویسا ہی کرینگے جب یہ ہوگا تب تم جانوگے کہ مین خداوند
یہوہ ہون ۲۵ اور اے آدم زاد کیا یہ نہ ہوگا کہ جس دن مین
انکی قوت اور انکی خوشی کا فخر اور انکی آنکھون کی خواہش
اور انکے دل کا شوق اور انکے بیٹے بیٹیان جنکو وے پیچھے
چھوڑ گئے ہین اس دن ۲۶ وہ جو بچ رہا ہے تجھہ سے اپنے
کانون سے سنانے کو آویگا ۲۷ اس دن تیرا منہ اس بچ رہنے
والے پر کھلیگا تو بولیگا اور پھر گونگا نہ رہیگا اور تو انکے
لیئے نشان ہوگا اور وے جانینگے کہ مین خداوند ہون

باب ۲۵ پھر خداوند کا کلام مجھہ پر نازل ہوا کہ ۲ اے آدم زاد
اپنا منہ بنی عمون کی طرف کر اور انکے برخلاف نبوت کر
۳ اور بنی عمون سے کہہ کہ خداوند یہوہ کا کلام سنو خداوند
یہوہ یون کہتا ہے کہ چونکہ تو نے میرے مقدس کے ناپاک
ہونے اور اسرائیل کی زمین کے ویران ہونے اور یہوداہ کے
گھرانے کے اسیر ہونے پر ہا ہا کہا ۴ اسلیئے دیکھہ مین تجھہ
کو پورب کے لوگون کے ہاتھ حوالہ کرونگا وے تجھہ مین اپنے
خیمے کھڑے کرینگے اور تجھہ مین اپنے ڈیرے لگاوینگے وے
تیرے میوے کھائینگے اور تیرا دودھہ پینگے ۵ اور مین ربہ کو
اونٹون کا چراگاہ اور بنی عمون کو بھیڑون کا باڑہ بناؤنگا
تب تو جانیگی کہ مین خداوند ہون ۶ کیونکہ خداوند یہوہ
یون کہتا ہے کہ چونکہ تو نے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور پاؤن سے
زمین پر ٹھوکر کھائی اور اسرائیل کی زمین کے ویران ہونے
پر دل سے خوش ہوئی ۷ اسلیئے دیکھہ مین تجھہ پر ہاتھ
بڑھاؤنگا اور تجھہ کو قومون کے لیئے لوٹ کا مال ٹھہراؤنگا
اور تجھہ کو قومون مین سے کاٹ ڈالونگا اور تجھہ کو ملکون
مین سے نیست کرونگا مین تجھہ کو ہلاک کرونگا تب تو
جانیگی کہ مین خداوند ہون ۸ خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ
چونکہ موآب اور سعیر نے کہا کہ دیکھو یہوداہ کا گھرانا
سب قوموں کی مانند ہے ۹ اسلیئے دیکھہ مین موآب کے
پہلو کو شہرون سے یعنی اسکے شہرون سے جو اسکی سرحد
پر ہین یعنی بیت یسیموت بعل معون اور قریتین کو کھول
دونگا جو سب ملکون کی زینت ہین ۱۰ مین بنی عمون کو
مشرقیون کے ہاتھ حوالہ کرونگا تاکہ وے بنی عمون پر
چڑھائی کرین اور بنی عمون قومون مین یاد نہ کیا جاوے
۱۱ اور مین موآب پر سزا کا حکم دونگا تب وے جانینگے کہ
مین خداوند ہون ۱۲ خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ چونکہ
ادوم نے یہوداہ کے گھرانے سے بدلہ لیا اور بڑا گناہ کیا
اور بدلہ لیکر انسے قصوروار ہوا ۱۳ اسلیئے خداوند یہوہ
یون کہتا ہے کہ مین ادوم پر ہاتھ بڑھاؤنگا اور آدم اور
بہائم کو اسمین سے کاٹ ڈالونگا اور تیمان سے ویران
کرونگا اور دوان تک لوگ تلوار سے گرینگے ۱۴ اور مین
اپنی قوم اسرائیل کے ہاتھ سے ادوم سے بدلہ لونگا وے
ادوم مین میرے قہر اور غضب کے موافق عمل کرینگے
اور وے میرا بدلہ جانینگے خداوند یہوہ کہتا ہے ۱۵ خداوند
یہوہ یون کہتا ہے کہ چونکہ فلستیون نے بدلہ لیا اور
بدلہ لیکر دلی حقارت سے ہمیشہ کی دشمنی کے سبب
سے ہلاک کرنا چاہا ۱۶ اسلیئے خداوند یہوہ یون کہتا ہے
کہ دیکھہ مین فلستیون پر ہاتھ بڑھاؤنگا اور کریتیون کو
کاٹ ڈالونگا اور سمندر کے کنارے کے باقی لوگون کو
ہلاک کرونگا ۱۷ اور مین بڑے بدلہ سے اور غضبناک
سیاست سے انسے بدلہ لونگا تب وے جانینگے کہ مین
خداوند ہون جب مین انسے اپنا بدلہ لونگا

باب ۲۶ اور گیارھویین برس کے مہینہ کی پہلی تاریخ
خداوند کا کلام مجھہ پر نازل ہوا کہ ۲ اے آدم زاد
چونکہ صور نے یروشلم کے حق مین کہا ہا ہا وہ
قومون کے دروازے کی توڑنے والی تھی اب وہ میری
طرف پھری ہے مین بھر جاؤنگی وہ اجاڑ ہوگئی ہے
۳ اسلیئے خداوند یہوہ یون کہتا ہے کہ دیکھہ اے صور
مین تیرا مخالف ہون اور جیسے سمندر اپنی موجین
چڑھاتا ہے ویسے ہی مین بہت سی قومین تجھہ پر
چڑھاؤنگا ۴ اور وے صور کی دیوارون کو توڑینگی
اور اسکے برج ڈھا دینگی اور مین اسکی مٹی اسپر سے
کھرچ ڈالونگا اور اسکو ننگی چٹان کر دونگا ۵ وہ
سمندر کے بیچ جال سکھانے کی جگہ ہوگی کیونکہ
مین نے یہ کہا ہے خداوند یہوہ کہتا ہے اور وہ
قومون کے لیئے لوٹ کا مال ہوگی ۶ اور اسکی
بیٹیان جو میدان مین ہین تلوار سے گرینگی اور وے
جانینگی کہ مین خداوند ہون ۷ کیونکہ خداوند یہوہ
یون کہتا ہے کہ دیکھہ مین صور پر شمال سے بابل کے
بادشاہ بادشاہون کے بادشاہ کو گھوڑون اور رتھ
اور سواروں اور بڑی جماعت اور بہت سے لوگون
کے ساتھہ لاؤنگا ۸ وہ تیری بیٹیون کو میدان مین
تلوار سے مارڈالیگا اور تیرے برخلاف مورچہ باندھیگا
اور تیرے برخلاف خاکریز باندھیگا اور تیرے برخلاف
سپر کھڑی کریگا ۹ اور اپنے حملہ کے حربے تیرے
برخلاف لگاویگا اور اپنے ہتھیاروں سے تیرے برج
ڈھا دیگا ۱۰ اسکے گھوڑون کی کثرت سے اسکی
گرد تجھہ کو ڈھانکیگی جب وہ تیرے دروازون مین
داخل ہوگا جیسے شہر مین جسکی دیوار توڑی گئی ہے
داخل ہوتے ہین ویسے ہی وہ تیرے دروازون مین
داخل ہوگا ۱۱ اسکے گھوڑون کے سموں سے تیری
ساری گلیان روندی جائینگی وہ تیرے لوگون کو
تلوار سے مارڈالیگا اور تیرے زبردست ستون
زمین پر گرینگے ۱۲ اور وے تیری دولت لوٹینگے
اور تیرا مال غنیمت لوٹینگے اور تیری دیوارون کو
توڑینگے اور تیرے خوبصورت گھر ڈھا دینگے اور
تیرے پتھر اور لکڑی اور خاک پانی مین ڈالینگے
۱۳ اور مین تیرے گیتون کا شور بند کرونگا اور
تیرے بربطون کی آواز پھر نہ سنائی دیگی ۱۴ اور
مین تجھہ کو ننگی چٹان کر دونگا تو سمندر کے بیچ
جال سکھانے کی جگہ ہوگی تو پھر بنائی نہ جاویگی
کیونکہ مین خداوند نے یہ کہا ہے خداوند یہوہ
کہتا ہے ۱۵ خداوند یہوہ صور سے یون کہتا ہے کہ
کیا تیرے گرنے کی آواز سے جب گھایل کراہینگے
جب تیرے بیچ قتل ہونگے تب جزیرے کانپینگے
۱۶ تب سمندر کے سب سردار اپنے تخت پر سے
اتریں گے اور اپنے چغے اتارینگے اور اپنے
رنگین کپڑے اتارینگے وے ڈراؤنی چیزون کا
لباس پہنینگے وے زمین پر بیٹھینگے اور ہر
گھڑی کانپینگے اور تیرے سبب سے حیران ہونگے
۱۷ اور تیرے حق مین ماتم کرکے تجھہ سے کہینگے
کہ اے سمندر پر بسنے والی مشہور ش

بیٹھتا تھا اوس قیدی کے پہلو بٹے تک جو قید خانے مین تھا چار پایون کے
پہلو ٹون سمیت ہلاک کیا انتہی سب پہلو ٹون کو جو اونمین لاکھون بیگناہ
بیگناہ ہی تھے اور قیدیون کے پہلو ٹون کو مارنا کیا انصاف ہے اور چار پایو
پہلو ٹو نکا کیا گناہ تھا ۱ سمو ئیل ۲۳ باب ۱۸ حز قیل کا یون ہے خداوند
خدا کہتا ہے کہ کیا مین گنہگار کی موت چاہتا ہون اور یہہ نہین کہ وہ
اپنی راہ سے پھرے اور جیوے اور در س ۱۱ باب ۳۳ حز قیل مین ہے
خداوند خدا فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم ہے کہ مین شریر کی موت
نہین چاہتا بلکہ یہہ کہ شریر اپنی راہ سے پھرے اور جیوے الغرض یہ
معلوم ہوتا ہے کہ خدا یہی چاہتا ہے کہ گناہ گار اور شریر اپنے گناہ اور
شرارت سے پھرین اور توبہ کرین اور در س ۲ باب ۱۱ یوشع کا یون ہے
کیونکہ یہہ خداوند کی طرف سے تھا کہ اونکے دل سخت ہو گئے تھے تاکہ
وے اسرائیل سے قتال کرین اور وے اونکو حرم کرین الخ یہان خود ہی
خدائے تعالی نے مخالفون کے دل کو سخت کر کے مرواڈالا ۲ سمو
ور س ۱۴ باب ۲ نامہ اول تمتسی کا یہہ ہے وہ چاہتا ہے کہ سارے
آدمی نجات پاوین اور سچائی کی پہچان تک پہنچین اور باب ۲
نامہ ۲ تھسلنیکیون مین ہے اور اسلیئے خدا اونکے پاس تاثیر گمراہی
دغا بھیجیگا یہانتک کہ وے جھوٹ کو سچ جانینگے ۲ تا کہ وے سب جو

سچائی پر ایمان نلائے بلکہ نا راستی سے راضی ہین سزا پاوین اول سے
معلوم ہوتا ہے کہ مرضی خدا کی یہی ہے کہ سارے آدمی نجات پاوین
اور دوسرے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی خود ہی تاثیر کرنیوالی دعا
بھیجکر جھوٹ کو سچ اعتقاد کرا کر سزا دیتا ہے سبحان اللہ یہہ خوب
نجات کی راہ ہے ۵۳ ورس ۱۸ باب ۲۱ امثال سلیمان کا یہہ ہے شریر
لوگ صادقون کے بدلے اور خطا کار پرہیزگارون کے عوض فدیہ دیئے
جاوینگے اور ورس ۲ باب ۲ نامہ اول یوحنا کا یہہ ہے اور وہ ہمارے
گناہون کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہونکا نہین بلکہ تمام دنیا کے اور ورس ۱۰
باب ۴ اوسی نامہ مین یون ہے اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہونکا
کفارہ ہووے اول سے فدیہ ہونا شریرون اور خطا کارونکا بدلے
پرہیزگارون اور نیکون کے معلوم ہوتا ہے اور باقی ورسون سے فدیہ
ہونا حضرت مسیح کا کہ راست باز ہین بدلے سب ناراستون اور خطا
کارون دنیا کے سمجھا جاتا ہے ف عبارت امثال سے معلوم
ہوگیا کہ پادری لوگ جو دعوی کرتے ہین کہ مسلمانون کے مذہب کے
موافق کوئی فدیہ نہین محض غلط ہے اسلیئے مسلمان لوگ اس زمانہ مین
بھی قریب چالیس کروڑ بت پرست اور ۲۱ کروڑ یہودی اور عیسائی کے
فدیہ رکھتے ہین مرنے مٹنے کا تو کیا ذکر ہے پس ایک ایک مسلمان

مخالفت
نجات
فدیہ

کیے لیے کئی کئی فدیے موجود ہین علاوہ اسکے موافق ورس ۲ باب ۲
نامہ اول یوحنا کے حضرت مسیح تمام دنیا کے گناہ ہونگا کفارہ ہوئے تو مسلمانو
لیے جو خدا کی توحید اور مسیح علیہ السلام کی رسالت کے مقر ہین یقیناً گنا
نہ ہوئے ۵۴ ورس ۷ باب ۱۲ کتاب احبار کا یہہ ہے وے اوس بدنامی کو
جو فاحشہ یا بے حرمت ہے جورو نکرین اور نہ اوس رنڈی کو جسے اوسکے
شوہر نے طلاق دی ہو الخ اور ورس ۲ باب ۲۰ ہوسیع کا یہہ ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء
خداوند نے ہوسیع کو فرمایا کہ جا اور ایک زنا کار عورت اور زنا کے لڑکے
اپنے لیے لے کیونکہ یہہ زمین خداوند سے پھر کے بڑے زنا کرتی ہے اور
ورس اول باب ۳ اوسی کتاب کا یہہ ہے خداوند نے مجھے فرمایا کہ پھر جا
اور ایک عورت سے جو رفیق کی پیاری زوجہ ہے اور زنا کرتی ہے محبت کر
الخ دیکھو یہان خود ہی ہوسیع علیہ السلام کو کہا کہ ایک فاحشہ عورت کو بمعہ
حرامی بچون کے اپنے لیے لے اور کسی دوسرے کی پیاری اور چہنال جورو سے
دل لگا اب جائی غور ہے کہ پادری لوگ ایسی روایتون کو کچھ بھی خلل
قدوسیت کے منافی نہین سمجھتے اور اسلام کی خفیف خفیف باتون کو
اپنے زعم مین منافی قدوسیت کے سمجھتے ہین ۵۵ ورس ۱۳ باب ۲۰
فرو جیمس ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء تو خون مت کر تو زنا مت کر الخ یہان تمام حرام
فرماتے ہین پھر ورس ۲ باب ۱۴ ذکریا مین فرمایا ہے مین ہندیہ ۱۸۴۳ء اور مین نے

قومون کو یروشالم پر لڑائی کے لیئے بٹورونگا اور شہر چھینا جائیگا
اور گھر لوٹی جائینگی الخ اور جملہ اخیرہ ترجمہ تین یون ہے ۱۸۳۸ء وبازنان بزور
خواہند خسپید یہان خود ایسے لوگونکی جو بنی اسرائیل کی جوروون کے ساتھہ
زبردستی زنا کرین غالب کرنیکی خبر دیتے ہین ۵۶ ورس ۱۳ باب ۱
جقوق مین جقتعا کے خطاب مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء انکہین تیری پاک ہین کہ تو بدی کو
دیکھہ نہین سکتا اور تو شرارت پر نظر کرنہین سکتا ہے الخ دیکھو بمقتضای
پاکی اور ندیکھہ سکنے بدی اور شرارت کے معرفت اشعیا علیہ السلام کے
ورس ۲ باب ۴۵ اشعیا مین یون فرماتا ہے ہندیہ ۱۸۲۵ء مین یہواہ ہون میری سوا
کوئی نہین مین روشنی بناتا ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون اور سلامتی
پیدا کرتا ہون اور شریر پیدا کرتا ہون آور ورس ۱۲ باب مین
میکا علیہ السلام یون فرماتے ہین فارسیہ ۱۸۳۸ء اما ہر بدی بدروازہ اور شلیم
از خداوند نازل شد عربیہ ۱۸۳۱ء فان الشر نزل من قبل الرب الی باب
اور شلیم یعنی اسلیئے تحقیق ہر بدی خدا کی طرف سے یروشالم کی پھاٹک تک
نازل ہوی اور باوجود ان سب کے ورس ۵ زبور ۳۳ کا یون ہے وہ صداقت
اور عدالت کو دوست رکہتا ہے زمین اوسکی رحمت سے معمور ہے فائدہ
عبارت اشعیا اور میکا علیہما السلام سے معلوم ہوا کہ وہ جو بعضے پادری
کہا کرتے ہین کہ مذہب مسیحی کے موافق خدا خالق شر کا نہین بلکہ اسبات کو

اپنا عقیدہ بتلاتے ہین بالکل مردود ہے ۵ زبور ۳۴ مین ہے ۱۵ خداوند کی
آنکھین صادقون پر ہین اور اوسکے کان اونکی فریاد پر ہین ۱۷ صادق چلاتے
ہین خداوند سنتا ہے اور اونہین اونکے سارے دکھون سے نجات
دیتا ہے ۱۸ خداوند اونکے نزدیک ہے جو شکستہ دل ہین اور روح
زبور ۱۲۱ کا یون ہے ای خداوند تو کیون ہمسے دور کھڑا رہتا ہے دکھونکے
وقت تو کیون آپ کو ہمسے چھپاتا ہے اور زبور ۲۲ مین ہے ۱ الہی الہی
تونے مجھے کیون چھوڑ دیا تو میری نجات سے اور میری کراہنے کی باتون
سے کیون دور ہوا ۲ ای میرے خدا مین دن کو دعا مانگتا ہون
پر تو نہین سنتا اور رات کو مجھکو کچھ قرار نہین انتہی شاید عیاذاً باللہ
داؤد علیہ السلام صادقون سے نہونگے ۵ ورس ۱۳ باب ۲۹ پرمیا
مین قول خدا کا یون ہے جب اپنے سارے دل سے مجھے ڈھونڈوگے
تو پاؤگے انتہی اور ایوب جسکے حقین ورس ۸ باب اول اور ورس ۳
باب ۲ اوسکی کتاب مین قول خدا تعالی کا یون ہے زمین پر اوس سا
کوئی شخص نہین ہے کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی
سے دور رہتا ہے انتہی اپنی کتاب کے باب ۴۲ کے ورس ۳ مین یون کہتا ہے
کاش کہ مین جانتا مین اوسے کہان پاؤن تو اوسکے مسند تک جاتا انتہی
اسکے موافق ایسے صادق اور کامل بے نظیر کو علم اسکا بھی نصیب نہوا کیونکر

وہ مخالفت

خدا کو پاوے یا نیکا تو کیا ذکر ۵۹ ورس ۴ باب ۲ خروج کا یون ہے
ہندیہ ۱۸۲۲ء اور اپنے لیے تراش کے مورت مین اور کسی چیز کی صورت مین جو
آسمان کے اوپر یا پانی مین زمین کے تلے ہے مت بنانیو باوجود اسکے

۶۰ مخالفت

پھر خود ہی ورس ۱۹ باب ۲۵ خروج مین یون فرماتا ہے اور تو سونیکی گنبد کر
دو کروبی اوس کفارے کے دونو طرفون مین بنائیو ۶۰ ورس ۶
نامہ یہود اکا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور اون فرشتون کو جنہون نے
اپنی پہلی حالت کو نگاہ نرکھا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اوسنے ابد
کی زنجیرون مین تاریکی کے اندر روز عظیم کی عدالت تک نگاہ رکھا اسکی موافق
معلوم ہوتا ہے کہ شیطانون کو خدا نے قید کر رکھا ہے اور قیامت کے
دن تک قید رہینگے اور ورس ۶ باب اول ایوب کا یون ہے اور ایکدن
ایسا ہوا کہ بنی اللہ خداوند کے آگے حاضر ہونے کو آئے اور شیطان بھی

۶۱ مخالفت

اونکے بیچ آیا اور اسیطرح ورس ۱ و ۲ و ۷ باب ۲ ایوب مین ہے
ان ورسون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چھپتا ہوا ہے اور خدا کی حضور مین
بھی جاتا ہے ۶۱ ورس ۴ زبور ۹۰ کا یون ہے کہ ہزار برس تیرے آگے ایسے
ہین جیسا کلکا دن جو گذر گیا اور جیسے ایک پہر رات اور ورس ۸ باب ۳
نامہ دوم بطرس کا یون ہے خداوند کے نزدیک ایکدن ہزار برس اور ہزار برس
ایکدن کی برابر ہے انتہی باوجود اسس امر کے پھر بھی قوس قزح کو خدا تعالیٰ نے

اسواسطے بنایا کہ اوسکو دیکھہ کر اپنے عہد کو یاد کرے ورس ۱۶ باب ۹
پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۳ اسو کمان بدلے مین ہوگی اور مین اپنے دیکھہ
کے اس وعدے کو جو خدا اور زمین میکے ہر ایک جاندار کے درمیان ہی یاد کرونگا
۶۲ ورس ۲ باب ۳۳ خروجین قول خدا تعالی کا یون ہے ایسا کوئی
نہین کہ جو مجھے دیکھے اور جیتا رہے اور ورس ۳ باب ۳۲ پیدایش مین
قول یعقوب علیہ السلام کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء اور سنہ ۱۸۴۲ اپنے خدا کو
روبرو دیکھا اور میری جان بچ گئی فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ اور سنہ ۱۸۴۵ خدا را روبرو
دیدم الحمد عربیہ سنہ ۱۸۳۱ رایت اللہ وجہا بوجہ وتخلصت نفسی یعنے دیکھا
یعنے اللہ کو منہہ در منہہ اور بچی میری جان ۶۳ ورس ۲ باب ۳۲ نامہ اول یوحنا
مین ہے کسیے خدا کو کبھی نہین دیکھا اور ورس ۱۶ باب ۶ نامہ اول تمتھی
مین یون ہے اور اوسے کسی انسان نے نہ دیکھا نہ دیکھہ سکتا ہے انتہی
حالانکہ موسی اور ہارون اور ابیہو اور ستر بزرگون اسرائیلی نے خدا
کو دیکھا تھا بلکہ اوسکے ساتھہ کھایا اور پیا بھی ہے باب ۲۴ خروجین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور سنہ ۱۸۴۲ ۹ تب موسی اور ہارون اور ناداب اور ابیہو
اور ستر اکابر اسرائیل اوپر گئے ۱۰ اور اونہون نے اسرائیلیون کے خدا کو
دیکھا اور اوسکے پاؤن کے تلے جیسے نیلم کے پتھر کی کل کاری اور اوسکی
شفافی بہ عین آسمان کی مانند تھی ۱۱ اور بنی اسرائیل کے امیرون پر اپنے

اپنا ہاتھہ نرکہا اونہون نے خدا کو ہی دیکہا اور کہایا اور پیا فار سرہ ۱۲
۱۰ و خدای اسرائیل را مشاہدہ کردند و زیر پایہایش مثل کار سنگ
بستار یاقوت کبود کہ از صفا چون خود اسمان ہا بود ۱۱ و بر عظمای بنی اسرائیل
دست نگذاشت و خدا را مشاہدہ کردند و خوردند و نوشیدند عہ سرہ ۱۸۳ ۱۱
۱۰ و نظروا الی الاہ اسرائیل و تحت رجلیہ مثل عمل الجحر السمانجونی و کمثل
لون السماء و نور ظاہرا قلم بسط یدہ علی شیوخ بنی اسرائیل و ابصروا اللہ
و اکلوا و شربوا اگرچہ جملہ اخیرہ و رس ۱۱ کا موافق ان ترجموں کے ظاہرا اس
بات کو بتلاتا ہے کہ عیاذاً باللہ خدا کو کہایا اور پیا ہو مگر شاید مطلب وہی
ہوگا جو ملحدون نے سمجہا ہے کہ خدا کے ساتہہ کہایا اور پیا کہتا ہون میں
کہ اس جا سے بنی اسرائیل کے خدا کی صورت اسمانی رنگ بعینہ کہنا
اوتار کے صورت نکلی مگر حضرت حزقیئل و رس ۲۷ باب اول اپنی کتاب
مین کہربائی بلک آتشین لکہتے ہین اور یون فرماتے ہین ہند سرہ ۱۸۳ ۱۱ اور
جو قالب دیکہنے مین آیا کہربا کیسا بلک آگ کا سا بہتیرا دار اور گرد اگرد تہا اور
اوس قالب کی کمر سے اوپر تک اور اوس قالب کی کمر سے نیچے تک سارا انداہ
بگ کا سا میرے دیکہنے مین آیا اور جلال جو گرد چمکتا تہا انہی اور حضرت
یحنا و رس ۴ باب ۴ مشاہدات مین رنگ خدا کا ابلق فرماتے ہین اور لکہتے
ہین وہ دیکہنے مین سنگ یشم اور عقیق سا تہا الخ ۶ و رس ۳۷

باب ۵ یوحنا مین قول جناب مسیح کا خطاب یہود مین یون منقول ہے
تمنے کبھی اوسکی اواز نہین سنی اور اوسکی صورت نہین دیکھی
انتہی حال صورت دیکھنے کا یہی گذرا اور اواز سننے کا حال سنیے ورس
۱۲ باب ۵ استثنا کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور تمنے کہا کہ دیکھہ خداوند
ہمارے خدا نے اپنی شوکت اور اپنی عظمت ہمکو دکھلائی اور ہمنے
اگ مین سے اوسکی اواز سنی ہمنے آجکے دن دیکھا کہ خداوند
انسان سے باتین کرے اور آدمی جیتا بچے اور یہ جملہ اور ہمنے آگ مین سے
الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ء اور ۱۸۴۵ء اواز شرا از
میان اتش شنیده ایم الخ عربیہ ۱۸۳۱ء وسمعنا صوته من وسط النار
الخ اسکی موافق بنی اسرائیل نے اواز خدا کی سنی تھی اور جانا چاہیے کہ
اردو کے ترجمون مذکورہ مین اس ورس کو اکیسوان ۲۱ کرکے اور فارسی اور
عربی کے ترجمون مین چوبیسوان ۲۴ کرکے لکھا ہے ۶۵ ورس ۲۴ باب
یوحنا مین ہے خدا روح ہے اور ورس ۱۷ باب ۳ نامہ ۲ کرنتھیون مین ہے
اور خداوند وہی روح ہے اور ورس ۳۹ باب ۲۴ لوقا مین قول جناب
مسیح کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء روح کو جسم اور ہڈی نہین ہندیہ ۱۸۳۹ء
روح مین گوشت اور ہڈی نہین فارسیہ ۱۸۴۳ء روح جسم و استخوان ندارد
عربیہ ۱۸۳۱ء ان الروح لیس لحم وعظم اور عبارت یوحنا اور لوقا کی ملتے ہے

یہہ بات نکلتی ہے کہ خدا روح ہے اور جسم اور گوشت اور ہڈی سے
مجرد ہے حالانکہ عہد عتیق کی کتابون مین اوسکے لیئے سر اور بال اور
کان اور آنکھہ اور ناک اور منہہ اور لب اور زبان اور چہرہ اور ہاتہہ اور
بازو اور ہتیلی اور انگلیان اور دل اور انتریان اور پشت اور فرج اور لہو
اور جان ثابت کرتے ہین مثالین اونکی کچہہ تہوڑی سی سنیئے اور جسکو
زائد منظور ہو وہ زبور اور کتاب اشعیا اور یرمیا اور زکریا کو بخوبی دیکہے
کہ وہان انبار کے انبار اوسکو ملین گے درس ۷ باب ۵۹ کتاب اشعیا
مین ہے اور اوسنے صداقت کو جوشن کی مانند پہنا اور نجات کا خود
اپنے سر پر رکہا الخ اسمین تصریح سر کی موجود ہے اور درس ۹ باب
دانیال مین ہے مین یہانتک دیکہتا رہا کہ کرسیین رکہی گئین اور قدیم
الایام بیٹہہ گیا اوسکا پیراہن برف سا سفید تہا اور اوسکے سر کا بال اچہا
اون کی مانند الخ اسمین سر اور بالون کی تصریح ہے اور درس ۱۵
زبور ۳۴ کا یون ہے خداوند کی انکہین صادقون پر ہین اور اوسکے کان
اونکی فریاد پر ہین اسمین تصریح آنکہہ کان کی موجود ہے اور اسیطرح درس
۷ باب ۱۶ اور درس ۹ باب ۳۲ یرمیا اور درس ۲۱ باب ۳۴ ایوب اور درس ۲۱
باب ۵ اور درس ۳ باب ۱۵ امثال مین بہی تصریح آنکہہ کی موجود ہے
اور درس ۵ باب ۶۵ اشعیا مین ہے تیرے ایسے ہین جیسے دہوان میری

منہہ

ناک کیلیے الخ اسمین تصریح ناک کی موجود ہے اور درس ۱۱ باب ۵۵
اشعیا مین ہے اور اسیطرح میرا کلام جو میرے منہہ سے نکلتا ہی ہوگا

لب اور زبان

اسمین تصریح منہہ کی موجود ہے اور اسیطرح درس ۱۲ باب ۱۶
کتاب اول اخبار الایام مین ہے اور درس ۲۷ باب ۳۰ اشعیا مین ہے
اور اوسکی لب قہر الودہ اور اوسکی زبان آتش سوزان ہے اسمین
تصریح لب اور زبان کی ہے درس ۳ زبور ۴۵ مین خطاب خدا تعالی مین
یون ہے تیرے داہنے ہاتہہ سے اور تیری بازو سے اور تیرے چہرے کے

چہرہ اور ہاتہہ اور بازو

نور سے اسمین تصریح چہرے اور ہاتہہ اور بازو کی موجود ہے اور اسیطرح
درس ۶ و ۱۲ و ۱۶ باب ۱۵ خروج اور درس ۶ باب ۶ خروج اور درس ۲ باب ۱۱

ہتیلی اور پیچہا اور چہرہ

استثنا اور درس ۱ باب ۲۶ استثنا مین تصریح ہاتہہ اور بازو کی ہے اور باب ۳۳
خروج مین قول خدا تعالی کا یون ہے ۲۲ اور یون ہوگا کہ جب میرے
جلال کا گذر ہوگا تو مین تجہکو اوس چٹان کے سوراخ مین رکہونگا اور جب
تک نگذرون تجہپر اپنی ہتیلی سے ڈہانپونگا ۲۳ اور پہر اپنی ہتیلی اوٹہا

اونگلی

لونگا اور تو میرا پیچہا دیکہیگا لیکن میرا چہرا ہرگز دکہائی نہ دیگا انتہی اسمین
تصریح ہتیلی اور پیچہے اور چہرہ کی ہے اور درس ۱۸ باب ۳۱ خروج مین ہے اور
سنگین لوحین خدا کی اونگلی سے لکہی ہوئی تہین اسمین تصریح اونگلی

انتڑیان اور دل

کی ہے اور درس ۱۹ باب ۴ یرمیاہ مین ہے میری انتڑیان میری آنتڑیان

میرے دلکے پردے درد سند ہین میرا دل جوش مین ہے الخ اسمین تصریح
دل اور منترڑیون کی ہے اور درس ۵ باب ۱۵ اور درس ۱۱ باب ۱۶ اشعیا
مین تصریح دلکی ہے درس ۳ باب ۲۱ اشعیا مین قول اللہ تعالے کا یون ہے میری
کمر مین ٹیس ہے اور اسیطرح درس ۲۲ باب ۱ حزقیئل مین تصریح کرکے ہے
اور درس ۷ زبور ۲ مین قول خدا تعالی کا حق داؤد علیہ السلام مین یون ہے
مینے تجھے آج جنا اس سے ہونا فرج کا سمجھا جاتا ہے اور درس ۷
باب ۴۳ حزقیئل مین قول خدا تعالی کا یون ہے اور میرے پاؤن تلے کی
زمین الخ اسمین تصریح پاؤن کی ہے اور درس ۱۴ باب ۱ کتاب اشعیا
مین قول خدا کا یون ہے میرا جی تمہارے نئے چاندون سے اور تمہاری
عیدون سے بیزار ہے الخ درس ۲۸ باب ۲۰ اعمال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲
خدا کی مجلس کو جسے اوسنے اپنے ہی لہو سے مول لیا چیرا ڈالنا اور
باوجود جسم اور اعضا ہونے کے کہین اوسکا باغبان اور کہین معمار
اور کہین کمہار اور کہین خیاط اور کہین سنگتراش اور کہین جراح اور
کہین حجام اور کہین دائی اور کہین قصاب اور کہین کسان اور کہین سوداگر
اور کہین معلم اور کہین کشتی گیر اور کہین جلاد ہونا کتب مقدسہ سے سمجھا جاتا ہے
اسکی بہی کچھہ مثالین بطور نمونہ کے سنئے درس ۲ باب ۲ پیدایش مین ہے
اور خداوند خدا نے عدن مین پورب طرف ایک باغ لگایا الخ اسیطرح

ورس ۱۹ باب ۴۱ اشعیا سے باغبانی سمجھی جاتی ہے ورس ۳۵ باب ۲
کتاب اول سموئیل مین ہے اور مین اوسکے لیئے ایک بیخوف گھر بناؤنگا
اور اسیطرح ورس ۱۱ و ۲۷ باب کتاب ۲ سموئیل اور ورس ۳۸ باب ۱۱
کتاب اول سلاطین اور ورس اول زبور ۱۲۷ مین معماری سمجھی جاتی ہے
ورس ۸ باب ۶۴ اشعیا مین ہے لیکن اب ای خداوند تو ہمارا باپ ہے ہم مائی
ہین اور تو ہمارا کمہار ہے الخ ورس ۱۶ باب ۳۲ خروج مین ہے فارسیہ ۱۸۱۹
ان لوحہا مصنوع خدا الخ فارسیہ ۱۸۴۵ ان لوحہا عمل خدا بود الخ اسسے
سنگتراشی خدا کی ثابت ہوتی ہے ورس ۲۱ باب ۳ پیدائش مین ہے
ہندیہ ۱۸۲۲ء اور یہواہ خدا نے آدم اور اوسکی جورو کے لیئے چمڑے
کے کپڑے بنائے اور اونہین پہرائے اسسے درزی کا کام نکلتا ہے ورس
۱۷ باب ۳۰ یرمیا مین ہے تیری گہاؤدن سے تجھے چھینکا کرونگا اسسے
جراحی نکلتی ہے ورس ۲۰ باب ۷ اشعیا کا یون ہے اوسی پر وہ اونٹ
اوس استرہ سے جو نہر کے پار سے کرایہ لیا جائیگا یعنے ارام کے
بادشاہ سے سر اور پاؤن کے بال مونڈیگا اور ڈاڑہی بھی ڈھل جائیگی
اسسے نائی پن سمجھا جاتا ہے ورس ۱۳ باب ۲۹ اور ورس ۲۲
باب ۳۰ پیدائش سے جو نقل ان دونون کی اوپر گذری داہی پن نکلتا ہے
ورس ۶ باب ۳۲ اشعیا مین ہے خداوند کی تلوار لہو سے بھری ہے

اور بیلون اور بکرون کے لہو اور مینڈھون کی گردنون کی چربی سے جنکے
گئے الہی نہانسے قصاب پن نکلتا ہے ورس ۵ باب ۴۱ اشعیا کا یون
فارسی ۱۸۴۵ اینک من تیز آبوب خرمن کوب حدید دتیز دو دندانہ دارے
کہ کوہ ہارا کوفتہ ریزہ ریزہ نمائی وتلہارا مثل کاہ بن خواہی گردانید ہندی ۱۸۴۳
دیکھہ مین تجھے داونی کی ایک تیز اور نئی گاڈی کو جسکے بہت دانت ہون
بناونگا تو پہاڑونکو دابیگا اور چور چار کریگا اور ٹیلونکو بہس کی مانند بناونگا
اس سے کسان پن سمجہا جاتا ہے ورس ۸ باب ۳ یرمیاہ مین قول خدا تعالے
یون ہے اور تمہارے بیٹے بیٹیون کو بہی بنی یہوداہ کے ہاتہ بیچونگا الہی
یہان خدا تعالے سوداگر بنتے ہین ورس ۱۳ باب ۵۴ اشعیا مین ہے ہندی ۱۸۴۳
دہمگی اولاد تو از خداوند تعلیم خواہند یافت الہی فارسی ۱۸۴۵ دہمگی فرزندان
از خداوند متعلم شدہ الہی یہان خدا ماسٹر اور معلم ہین ورس ۲۴
باب ۳۲ پیدایش کا یون ہے اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور وہان پو پہٹنے تک ایک
شخص اوس سے کشتی لڑا کیا انتہی اور یہہ موافق ورس ۲۸ و ۳۰ اوسی
باب کے خدا تہا پس یہانسے خدا پہلوان کشتی گیر نکلا ورس ۱۳ و ۱۴ باب ۱۳
یرمیاہ سے کہ نقل اونکی اوپر گذری جلاد ہونا خدا کا سمجہا جاتا ہے اور اسطرح
اور ورسون سے مثل صفات مذکورہ کی اور صفات خدا کی سمجہی جاتی ہین
۶۶ ورس ۹ باب ۲۲ کتاب ۲ سموئیل کا یون ہے اوسکے نتہنون سے

ایک دیوان اوہٹا اور اوسکے مونہہ سے آگ نکل کے کہا گئی جس سے
کوئلے دہک گئے ۲ اور رس ۱ باب ۳ ایوب کا یون ہے خدا کے دم سے یخ ہوتا ہے اور لہر تا پانی
جم جاتا ہے اول سے دم خدا کا دیوان اور دوسرے سے بہت ہی
سرد سمجھا جاتا ہے ۶۷ ورس ۱۲ باب ۵ ہوسیع کا یون ہے اسلیئے مین افرائم
کے لیے دیمک اور یہوداہ کے کہرا بنے کے لیئے کیڑے کی مانند ہونگا
اور ورس ۱۳ ہوسیع مین ہے اسلیئے مین اونکے لیئے شیر ببر کی مانند
ہونگا چیتے کی طرح گھات مین لگا ہونگا دیکھو کبھی خدا دیمک اور کیڑا اور کبھی
شیر ببر اور چیتا ہے ۶۸ ورس ۱۰ باب ۳ نوحہ یرمیا کا یون ہے
وہ میرے لیئے ایسا ہوا جیسا ریچھ کمین مین اور شیر ببر چھپکے گھات مین بیٹھا ہے
اور ورس ۱۱ باب ۳۸ اشعیا مین ہے وہ چوبان کی مانند اپنا گلہ چرائیگا
دیکھو کبھی خدا ریچھ اور شیر ببر کی مانند گھات مین اور کبھی گڈریہ کی مانند گلہ چرانے
والا ہے ۶۹ ورس ۳ باب ۱۵ خروج مین ہے خداوند صاحب جنگ ہے اور ورس ۲
باب ۱۳ نامہ عبرانیون مین ہے سلامتی کا خدا دیکھو کبھی جنگی کہلاتا ہے اور
کبھی صلح والا ۷۰ ورس ۲ باب ۱ نامہ اول یوحنا مین ہے خدا محبت ہے
اور ورس ۵ باب ۲۱ یرمیا مین قول خدا کا یون ہے اور مین آپ تمہارے
ساتھہ بالا دستی اور قوت بازو سے لڑونگا مان غصہ سے اور غضب سے
اور بڑے قہر سے دیکھو کبھی مین محبت اور کبھی سراسر غضب ہے

ورس ۵ باب ۲۱ کتاب استثنا مین یون ہے اور اگر کسیکی دو جورو ان
ہون کہ ایک محبوب اور دوسری مبغوض ہو الخ اور ورس ۷ باب ۹
یوشع کا یون ہے اور یوشع نے اوسیدن مقرر کیا کہ وے جماعت کے
لیئے اور خداوند کے مذبح کے لیئے اوسیجگے جیسے وہ پسند فرمائیگا ہزم
کشی اور اب کشی کیا کرین اور باب ۵۶ اشعیا مین ہے ۴ کیونکہ خداوند
یون کہتا ہے کہ وے خواجہ سرا جو میرے سبتون کو مانتے ہین اور اون
کامونکو جو میرے پسند ہین اختیار کرتے ہین الخ ۵ مین اونہین کو اپنے
گہر مین اور اپنی چاردیواری کے اندر ایک یادگار اور ایک نام جو بیٹون
اور بیٹیون سے بہتر ہے بخشونگا مین اونہین ابدی نام دونگا جو مٹا نجائیگا
اور ورس ۲۵ باب اول نامہ اول کرنتہیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱
خدا کا احمقانہ کام آدمیون سے عاقل تر ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ خدا کی بیوقوفی آدمیونکی
حکمت پر غالب ہے اور ورس ۹ باب ۱۴ احز قئیل مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳
اور وہ نبی جو فریفتہ ہو دے اور بات بولی تو مین خداوند نے اوس نبی کو
فریفتہ کیا فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ دبرگاہ پیغمبر در گفتن چیزے فریفتہ شدہ باشد
منکہ خداوندم پیغمبر را فریفتہ ام عربیہ سنہ ۱۸۳۱ والنبی اذا ضل وتکلم بکلام
فانا الرب اضللت ذلک النبی ان ورسون کے موافق خداوند جو ان
کرنے کی اجازت دینے والا اور قوم کو غلامی مین لیجانے والا اور خواجہ سرا انونکا

پسند کرینوالا اور عیاذاً باللہ احمق و بیوقوف اور اپنے نبیونکو فریب
دینے والا نکلتا ہے جان کلارک بعد نقل بعض اقوال مذکورہ بالا کے
لکھتا ہے کہ یہہ بنی اسرائیل کا خدا فقط قاتل ظالم جھوٹا احمق فریبیا
جابر ہی نہین بلکہ وہ ایک آگ جلانے والی بھی ہے جیسا پولوس
درس ۲۹ باب ۱۲ نامہ عبرانیون مین لکھتا ہے ہندیہ ۱۸۴۱ اور ۱۸۴۲
ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے انتہی اور ایسے خدا کے ہاتھون مین
پڑنا بڑا ہولناک کام ہے جیساکہ پولوس درس ۱۰ باب ۱۰ نامہ عبرانیون مین
لکھتا ہے ہندیہ ۱۸۴۳ زندہ خدا کے ہاتھہ مین پڑنا ہولناک ہے انتہی پس ایسے
خدا سے جتنی جلدی ازادی حاصل ہوسکے اتنی ہی جلدی حاصل کرنی
چاہیئے اسلیئے جب اوسنے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی نہ بچایا تو اوس سے
اور کوئی کیا کرم اور رحم کی امید رکھیے اور یہہ خدا جسکو تیرے کتابین خدا بتلاتے
ہین قابل بھروسے کرنے کے نہین بلکہ ایک بے ٹھکانی چیز جامع ضدون
اور وہمون کی ہے کہ اپنے پیغمبرون کو بھی فریب دیتے ہے انتہی دیکھو ان کتابون کے
دیکھنے سے بعضے مسیحیونکی نوبت کس درجہ کو پہنچی کہ اس مذہب سے بیزار ہوکر
پکے ملحد بن گئے اور خدا کی جناب مین حد سے بڑھے پس پادریون کے مطاعن
کی جو قرآن یا ذات مقدس نبوت کی نسبت ہین ہم کیا شکایت کرین کہ
اونسے پہلے ملحدون نے خدا کی ذات پر عہد عتیق اور جدید ہی کی کتابون سے

اپنے زعم مین سند پکڑنے کے بہت بڑہ بڑہ طعن کیے ہین تنبیہ
مقدمہ اور اور دونون مقصدونکے ملاحظہ سے کئی باتین ظاہر ہوتی ہین اول
یہہ کہ اہل کتاب کے نزدیک کوئی سند قطعی اس امر کی نہین کہ عہد
عتیق کی کتابین جنکی طرف منسوب ہین اونہین کی تصنیف ہین بلکہ اکثر
کتابونمین بعض بعض فقرے اور عبارتین دلیل قطعی اس امر کی ہین کہ
مصنف اونکے وے شخص نہین اور اون فقرون اور عبارتون مین
سلفاً اور خلفاً جمہور مسیحیونکو کوئی عذر سوای اسکے نہین کہ کسی نبی نے
پیچھے سے ملادئے ہونگے اور اکثلون بعضے فقرون کو کہتے ہین کہ کسی نبی نے
الحاق کردئے ہونگے حالانکہ یہہ بات محض بے سند اور صرف ایک
اٹکل ہے کہ لاچاری کے سبب انکی تقریر اور تحریر مین اتی ہے کسی نبی نے
یہہ بات اپنی کتاب مین نہین لکہی ہے کہ فلانی عبارت فلانی کتاب مین فلانے نبی نے
الحاق کی ہے اور نہ کسی تفسیر مین بطور جزم اور یقین کے مرقوم ہے
بلکہ ہر صاحب وغیرہ بعضے فقرات مین باعتبار ظن اور گمان کے
کہتے ہین کہ غالبًا فلانے شخص نے ملادئے ہونگے اور غضب یہہ ہے کہ پادری
لوگ بہکانے عوام کے لیے اپنے رسالونمین اسی اٹکل اور گمان کو سند
گنتے ہین اور لکہتے ہین کہ کتب اسناد مین بادلہ قطعیہ ثابت ہوا ہے لاحول
ولاقوۃ الا باللہ اٹکل کو دلیل قطعی اور سند محکم کہنا انہین لوگونکا کام ہے

اور اٹکل کو قیاس کہتے ہین نہ سند اور جب بابون اور سطرون اور
جلون کا الحاق ان کتابون مین انکے اقرار کیے موافق ثابت ہوا اور
سوائے گمان غالب کے کچھہ انسے نہو سکا پس اب ویسے کتابین سب کی
تصنیف شخصون منسوب الیہم کی کسطرح مانین جاوین ہلاک اسصورتمین
ایسا دعوی بیہودہ کرنا انصاف کے خلاف ہے بلکہ حق یہہ ہے کہ اگر
بالفرض ہم تسلیم کرلین کہ یہہ کتابین تصنیف اونہین شخصون منسوب
الیہم کی ہین تو بھی غفلت یا شرارت اہل کتاب سے بہت کچھہ انمین
الحاق ہوگیا ہے کہ بعض جاجو الحاق صریح نہات بیوقوف لوگ بھی لاجواب ہوکر
مقر ہوئے اور گمان سے وا ہی تباہی کہنے لگے کہ کاتب یا کسی بانی نے
لیا ہوگا اور ظاہر ہے کہ فقط نسبت ہے کسی شخص کی طرف کوئی کتاب
تصنیف اوسکی نہین بن جاتی دیکھو کتاب مشاہدات اشعیا جھوٹی پیدائش اور کتاب
معراج اور کتاب الاسرار اور کتاب ٹسٹمنٹ اور کتاب الالاد کو جو
موسی علیہ السلام کی طرف منسوب ہے نہین اور پولوس اور یہودا اور
اور شایخ مسیحیون نے بعض ان کتب سے سند بھی پکڑی ہے باوجود
اوسکے اب ویسا ہی اونکو جعلی سمجھتے ہین اور اسیطرح جو ہی کتاب
عزرا اور کتاب معراج اشعیا اور کتاب مشاہدات اشعیا اور صحیفہ
ملفوظات حقوق اور زبور سلیمان کو جعلی اور جھوٹی بتلاتے ہین تصنیف

موسی اور عزرا اور اشعیا اور حبقوق اور سلیمان علیہم السلام کی جنکی طرف
ویسے کتابین منسوب ہین اور تیسری کتاب عزرا کو باوجودیکہ کلیسیہ
گریک اب تک اوسکو مقدس اور الہامی مانتا ہے حضرت روس کلاک
اور فرقہ پروٹسٹنٹ اوسکو اس دلیل سے کہ اوسمین الحاق ہوگیا ہے
الہامی نہین مانتے مگر تعجب یہہ ہے کہ انکے اقرار کے موافق انکی کتابون
واجب التسلیم مین بہی الحاق اور غلطیان ہین اونکو ماننا اور اسکو رد کرنا
ایک نیا انصاف ہے شاید جو اسکی طرف کچہہ بڑی غرض نہ تہی اور اونکی
طرف بڑی غرض متعلق تہی تو ظاہر ہین اونکی تسلیم اور اسکا انکار موافق حکمت
ٹہرا دوسری یہہ کہ تحریف ان کتابون مین بوسیلے اون خرابیون کے جو مقدمہ
کی فصل ۳ مین بیان ہوئی ہین بہت آسان اور ممکن تہی تیسری یہہ کہ تیسرون
نسخون توریت کا اختلاف اور اسیطرح عبری اور یونانی اور اور پرانے ترجمون
عہد عتیق کی کتابون کے نسخون کا اختلاف اوس حد تک کہ بعضی جاعلماء اہل کتاب کو ہی
گنجایش تاویل قوی یا ضعیف کی مین ہے بڑی دلیل تحریف کی ہے چوتہی
یہہ کہ ان کتابون کے بہت سے مواضع مین انکے مفسر اور علماء محقق بہی لاچار
ہوکر کوئی چارا سوائی اقرار تحریف کے نہین دیکہتے اور تحریف انمین بنیادی
اور کمی اور تبدیل کے ساتہہ یقینی ہے اور یہہ کچہہ جاے تعجب نہین کہ غفلت
اور شرارت یہود سے جسقدر ہوتا تہوڑا ہے بلکہ یہان بہت سی کتابین

الہامی اونکی غفلت اور شرارت مین گم ہوجاوین تو گم ہونا چاہیے الو لفظونکا
کیا عجب ہے ان اختلافون نے اہل کتاب خصوصًا عیسائیون کو ایسا
گھبرایا کہ تین سو تہتر ہوگئے سلف عیسائیون نے ترجمہ یونانی کو صحیح ٹہرایا
اور وہی اونمین عہد حوارین سے پندرہ سو برس تک سندی رہا
اور اسیکا حوالا دیتے تھے اور اسی سے تمسک پکڑتے تھے اور
اوسوقت تک کلیسیہ یونانی اور لاطینی مین واجب التسلیم تہا اور ان
دونو کلیسیون مین یہی پڑہا جاتا تہا اور کلیسیہ یونانی اسیکو مقدس کتاب
جانتا تہا اور آج تک یہی اونکے گرجامین اور اسیطرح اور کلیسیون
مشرقیہ مین وہی پڑہا جاتا ہے اور آگسٹائن جو بہت بڑا عالم محقق
اور مفسر عیسائی گذرا ہی کہتا ہے کہ یہودیون نے بلاشبہ تاریخون اور
مندرجہ عہد عتیق مین نسخہ عبری کیے اور اسلیے دشمنی دین مسیحی اور غیر
معتبر کرنے ترجمہ یونانی کی تحریف کی ہے اور اور علماء مسیحی کہتے ہیں
کہ یہہ تحریف قریب سنہ ۱۳۰ عیسوی کے اونسے سرزد ہوی اور یوسبی فیس
اپنی تاریخ کی کتاب چوتہی کے باب اٹہارہین مین لکہتا ہے کہ جسٹن نے
مباحثہ طریفون یہودی مین کئی پیشین گوئیان ذکر کرکے دعوی کیا ہے
کہ یہودیے انکو کتاب سے نکالڈالا ہے انتہی دیکہو اگر جسٹن شہید سچا ہے
تو موافق اوسکے یقینًا یہودیے اون پیشین گوئیون کو عبری سے نکالڈالا ہے

اور تحریف میں اب کیا کلام ہے اور اگر جھوٹا ہے تو یہہ پیشوای مسیحیوں کا
جو بہت معتبر سلف میں گنا جاتا ہے کتنا بڑا محرف تہا کہ اپنے دعوی
کی اثبات کے لیئے اپنی طرف سے پیشین گوئیان گہڑکے انکو کلام اللہ
اور الہامی کتابونکی عبارت بتلاتا تہا اور جب سلف میں معتبر بزرگون کا
یہہ حال ہو تو اب انکے خلف کو جو حال میں موجود ہین کیا سمجہیں اور کہا
اپنی تفسیر کی جلد چوتہی کے صفحہ ۶۲ میں لکہتا ہے کہ جسٹن شہید اپنی کتاب
مباحثہ میں جو طریفون یہودی سے ہوا تہا لکہتا ہے کہ عزرا نے لوگون سے
کہا تہا کہ یہہ عید فصح کا کہانا ہمارے خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کہانا ہے
تو سمجہو کہ اگر تم خداوند کو اس نشان (یعنے کہانے) سے اچہا سمجہوگے اور اوسپر
ایمان لاؤگے تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی اور اگر تم اوسپر ایمان نہ لاؤگے
اور اوسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومون کے ہنسائی کا سبب بنوگے اور اس
فقرے کو یہودیون نے عبری سے نکالا ہے اور وائٹی نیکر حامی قول جسٹن شہید
کی ہو کے لکہتا ہے کہ غالبًا یہہ فقرا باب ۳۵ کتاب عزرا میں ۱۱ درس ۲۱ و ۲۲
کے ہوگا اور ڈاکٹر ٹھامس کلارک نے قول جسٹن شہید کے تصدیق کی ہے اور واٹ صاحب
اپنی کتاب اغلاطنامہ کے مقدمہ میں صفحہ ۱۰ و ۱۱ انسفر منطبعہ ۱۸۴۱ء میں لکہتا ہے
کہ ڈاکٹر ہنفری صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷۸ میں لکہتا ہے کہ یہودیون
کے وہم نے (عہد عتیق کی کتابون کو) کئی جا ایسا خراب (یعنے محرف) کیا

کہ پڑہنے والا اوسکو سہولت سے معلوم کرسکتا ہے پھر لکہتا ہے کہ یہود کے
عالمون[۲] نے بشارات مسیح کو بہت بُری طرح سے بگاڑ ڈالا ہے
پھر لکہتا ہے کہ ایک دوسرا پروٹسٹنٹ کہتا ہے کہ پرانے مترجم نے
ایک طور پر پڑہا ہے اور اب یہودی اوسکو اور طرح پڑہتے ہین اور
یہ ہے نزدیک خطا کی نسبت یہود کے کاتبون اور اونکے ایمان کی
طرف کرنی قوی اور بہتر ہے اسلیے کہ اوسکو پرانے مترجم کی جہالت
اور سستی کی طرف نسبت کرین اسلیے کہ یہودی لوگ قبل اور بعد مسیح کے
حفاظت زبور کی بہ نسبت اپنے راگونکے کم کرتے تہے اور صفحہ ۲۸۳ جلد ۲
کتاب دانس مین جو مطبعہ ۱۷۹۱ء کی ہے یون واقع ہے کہ مدت ہوئی
کہ اُرجن ان اختلافون کی شکایت کرتا تہا اور اِنکو مختلف سببونکی طرف
نسبت کرتا تہا مثل تغافل اور بد ذاتی اور بیباکی کاتبون کی اور جیروم
کہتا ہے کہ جب اوسنے عہد جدید کے ترجمہ کرنے کے لیئے اور نسخونکو جو اوسکے پاس تہے ملایا بڑا اختلاف پایا
لیکن اور علما کے بہی قول ہین بہرحال یہ ہے لوگ عبری کے محرف ہونے سے کفایل
کرتے ہین اور یہودیونکو الزام تحریف کا دیتے ہین لوہا دنکی موافق رومن کاتلک
اتک کہتے ہین پس اونکے نزدیک عبری اور سامری دونون نے اعتبار
اور محرف ہین اور ڈاکٹر ہیلر اور ڈاکٹر کنی کاٹ سامری کو صحیح کہتے ہین

اور الزام تحریف کا یہود کو دیتے تھے پس انکے نزدیک عبری اور یونانی جسنے
مخالفت قوی رکھتے ہیں محرف ہیں اور اب جو فرقہ پروٹسٹنٹ کا عبری کا
دم بھرکے اوسکی صحت اور عدم تحریف کا قائل ہے اوسکو قوی قوی مشنع
مخالفت میں یونانی اور سامری کو محرف کہنا پڑتا ہے اور باوجود ایکے
پھر بھی عبری کے اکثر مواضع میں ایسے لاچار ہوتے ہیں کہ تحریف کا اقرار
اونکو کرنا پڑتا ہے جیسے مفصل تصریح اونکے مفسروں کی اوپر گذری ہے حال
دیانت صاحب میزان الحق کا دیکھو کہ پہلے باب کی تیسری فصل میں ہکانے
عوام کیلئے کیسی تقریریں لاطائل کرتے ہیں کہ وہی اولٹ کرسٹ علماء
مسیحی پر پڑتی ہیں اور انشاء اللہ تعرض اونکا مقصد تحریر کے آخر میں ہوگا
اور دعوی تحریف کا ہرگز مسلمانوں کے ساتھ خصوصیت نہیں رکھتا اور
انکے دعوی پر ایک شبہہ ضعیف کی بھی اہل کتاب کو گنجائش نہیں جبکہ
جامی قوی کی اور یہود کی بددیانتی سے تحریف لفظی قصدی کی بہ عجیب
دونوطرح کی تحریف اونکی بمنزلہ شیرہ عزیزی کی ہے مگر بعض جاہل کی
اور بعض جاہلین اور فیلپس کو اڈنوس راہب اپنی کتاب خیالات میں جو آپ
رسالہ احمد شریف بن زین العابدین اصفہانی کا ہے اور سنہ ۱۶۴۹ء میں چھپی ہے
چھٹی فصل کے اندر لکھتا ہے کہ نسخہ قصاعیہ میں بہت ہی تحریف پائی جاتی ہے
خصوصاً کتاب امثال سلیمان میں اور رب آفیلاٹ جو انگلیس کے مشہور ہے

توریت تمام کو نقل کیا ہے اور اسیطرح ربّ یونتا بن عزیال نے کتاب
یوشع اور کتاب القضات اور کتاب السلاطین اور کتاب اشعیا اور
باقی کتابون انبیا کو نقل کیا ہے اور رب یوسف اعمی نے زبور اور کتاب ایوب
اور امثال اور کتابون سلیمان کو نقل کیا ہے اور ان سب نے تحریف
کی ہے اور ہم نصرانیون نے اونکی اون کتابون کو محافظت سے کہا ہے
تاکہ یہودیون کو الزام تحریف کا دین اور ہم اونکے اباطیل کو نہین مانتے
دیکھو موافق اقرار اس جواب کے ان عالمون یہود نے اپنی طرف سے تو قصور
نکیا تہا مگر اس دفعہ کی یہ بے ایمانی اونکی نہ چل سکی اور اب ہم اس
مبحث کو ترجمہ یونانی کے جو پندرہ سو برس تک واجب التسلیم مسیحیون
مین رہا اور دو نسخون پر لیے ہے جنکو قدمس واطیکانوس اور قدمس
الکسندرینوس کہتے ہین اور پادری لوگ بہکانے عوام کے لیئے اونکا
ذکر اپنی کتابون مین کیا کرتے ہین بیان پر ختم کر دیتے ہین اور دونون
فرقون کاتلک اور پروٹسٹنٹ کی کتابون سے نقل کرتے ہین مارنصاحب
جو بڑا مشہور اور معتبر عالم محقق فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے اپنی تفسیر کی
جلد دوسری مین لکہتا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ترجمہ یونانی جسکو
سپٹواجنٹ یا الک زنڈرین بہی کہتے ہین بہت ہی معتبر ہے اور یہود اور قدماء
عیسائیون مین بہت معتبر تہا اور ہمیشہ یہود اور عیسائیون کے معبد خانون مین

پڑھا جاتا تھا اسی لیئے مشایخ عیسائیون نے کبھی لاطینی اور کبھی یونانی اسکا
حوالا لیا ہے اور دونون زبانون مین سب سے پہلے جسکو کلیسیائی نے جائز
رکھا ہے سوائی ترجمہ سرپک کے مثل ترجمہ عربی اور ارمنی اور اتھیوپک
اور کاپٹک اور پرانی اٹالک اور اوس لاطینی کے جو قبل جیروم کے مستعمل
تھا اسی ترجمے سے کیے گیئے ہین اور آج کے دن تک کلیسیا یونانی
اور اور کلیسون مشرقیہ مین صرف یہی ترجمہ سپٹواجنٹ پڑھا جاتا ہے اور بہت
سی بیے تحقیق باتین بابت تاریخ اس ترجمہ کے مشہور ہین بعضے کہتے ہین
کہ اسکو مختلف آدمیون نے مختلف زمانے مین کیا ہے اور بعضے اسکو
بمنزلہ ایک معجزے کے جانتے ہین اور انمین کئی روایتین ہین اول روایت
یہہ کہ بطلیموس ثانی بادشاہ مصر نے دوسرا اپنے یروسالم کو بھیجے اور
وہانسے یہود یکے ہفتاد عالمون کو جو عبرانی اور یونانی زبانسے واقفیت
رکھتے تھے بلوا کر جزیرہ فاروس مین رکھا اور اس ترجمہ کرنیکا حکم دیا اور
تیے عالم اوّلا جدا جدا ترجمہ کرتے تھے پھر آپسمین مقابلہ کرکے خوب بحث کے
بعد ایک بات صحیح ٹھہرا لیتے تھے اور اوسکے بعد ڈمی ٹریوس دارو غہ کتب خانہ
بطلیموس کو لکھوا دیتے تھے اور اونہون نے باوجود اس تحقیق کے پھر بھی
مین سابے ترجمہ سے فراغت پائی اور یہہ روایت موافق نامہ آرسٹیس
یکسہ ہے مگر اوس نامہ کی سچائی پر بڑی گفتگو ہے لیکن صورت جعلی ہونے

بہت پرانا جعلی ہے کیونکہ یوسیفس مورخ نے بھی اپنی تاریخ میں اسکا
ذکر کیا ہے اور قبل سترہوین اٹھارہوین صدی کے اوس نامہ کی سچائی
پر گفتگو نہ تھی مگر سترہوین اٹھارہوین صدی مین اوس کی سچائی پر بڑی گفتگو
ہوئی اور اب ہمارے جمہور علما کا اتفاق اوسکے جعلی ہونے پر ہے دوسری
روایت تعجبی وہ ہے جو فلو یہودی نے کی ہے کہتے ہین عالم جب جزیرہ فاروس
مین گئے ہر ایک نے اول جدا جدا پورا سب کتابونکا ترجمہ کیا اور تمام ہونے
کے بعد سب نے اپنے ترجمون کو ملایا تو سب کے ترجمے لفظاً اور معنیً موافق نکلے
اور فرق ایک لفظ اور ایک حرف کا بھی نہ نکلا پس ان سب نے بروح
القدس کی تائید سے موافق الہام کے لکھا تھا اور لکھتا ہے کہ اوس
عہد سے میرے عہد تک اسکندریہ کے یہودیون مین بطور شکرانہ
اس ترجمے کے ایکدن مقرر ہے کہ اوسمین ہر سال جزیرہ فاروس
مین جمع ہو کر عید کرتے ہین اور تیسری روایت جسٹن شہید کی
جو موافق فلو کی ہے مگر اوسمین یون ہے کہ یہود کے ستر عالمون کو
ستر مکانون مین علحدہ علحدہ بند کیا تھا اور اونہون نے علحدہ علحدہ
ترجمہ کیا اور اوسکے بعد جب سب نے ترجمون کو ملایا تو سب لفظاً لفظاً
حرفاً حرفاً موافق نکلے اور کہتا ہے کہ اون ستر مکانون کے نشان میرے
عہد تک موجود ہین اور یہہ جسٹن کا بیان بڑی مخالفت آرشبشپ یشر کے

بیان سے کہتا ہے کیونکہ اسکی موافق ہر ایک نے سارا سارا ترجمہ
اوّلا علحدہ علحدہ کیا پھر مقابلہ کرنے کے بعد سب ترجموں کو موافق
پایا اور ایرس ٹیس کے موافق ہر رونسب اول ترجمہ جدا جدا کرکے پھر مقابلہ
کرتے ہیے اور بحث کرکے ایک بات صحیح ٹھہرا کے وٹمی ٹریوس کو
لکھوا دیتے ہیے اور اپی فانیس نے تطبیق کے لیئے ایک بات نکالی
کہ بہتر عالمون سے دو دو کو چھتیس ۳۶ مکانون مین بند کیا تہا اور ایک ایک
نقل نویس ہر مکان مین اونکے لیئے متعین تہا پس ہر مکان مین دو دو
اول علحدہ علحدہ ترجمہ کرتے ہیے پھر آپس مین مقابلہ اور بحث کرکے
اوس نقل نویس کو لکھوا دیتے ہیے اسطرح ۷۲ ترجمے علحدہ علحدہ
تیار ہوئے اور بعد تیار ہونے کے جب اون ۷۲ کو مقابلہ کیا گیا تو لفظاً
لفظاً اور حرفاً حرفاً سب کے سب موافق نکلے تو اسکے موافق چھتیس ترجمے
الہامی نکلے اور اس انبار کذب مین ایک سچ دبا ہوا ہے جو اسال
سے تحقیق نہین ہو سکتا پس ہمکو جائز ہے کہ ان روایتون سے ایک
روایت کی طرف بہی التفات نکرین اور ہمارے نزدیک حق اس
ترجمہ مشہور مین یہہ بات ہے کہ دو سو بچاسی یا دو سو چہاسی برس
قبل ولادت مسیح کے یہہ ترجمہ ہوا ہے اور یہودیون نے بدون حکم
کسی شخص کے اس ترجمہ کو کیا ہے اور اسکی بہت شہرت کے لیئے ایک

دلیل کافی ہے کہ عہد جدید کے الہامی لکھنے والون نے بہت فقرون مین
حوالہ اسی ترجمہ کا دیا ہے اور سب قدما اور مشایخ نے جو اور جیروم
کے سوا سب عبری سے ناواقف تھے انہین الہامی لکھنے والون کی
پیروی کی ہے اور اگرچہ تھے لوگ دین کے مقدمہ مین بہت ہی
گرمجوش تھے مگر تب بھی اونہون نے اصل عبری زبان الہامی کتابون کی
نہین سیکھی ہے اور اسی ترجمہ پر راضی رہے اور تمام اپنے مطالبون
اسیکو بالکل کافی سمجھا اور کلیسہ یونانی اسی کو پاک کتاب جانتا تھا
اور قدر کرتا تھا اور کریزاسٹم اور تھیوڈورٹ نے اسیکی تفسیر لکھی ہے
اور اتھانیسیس اور سیرل اور ہیلری اور جیروم نے اسی سے مضمون اور
مدعا لیا ہے اور اسی چشمہ سے کلیسہ لاطین نے بھی دو طرح سے ایک لہر لی ہے
اول یہہ کہ ترجمہ اٹالک اسی ترجمہ سے بنایا گیا ہے نہ عبری سے دوم
یہہ کہ اونہون نے یونانی مرشدون کے کلامونکو پڑھا ہے اور بعد گذرنے زمانے
سائپرین اور امبروس اور آگسٹاین اور گریگری کے یہہ ترجمہ علماء کلیسہ
کے ہی ہاتھ مین تھا کہ اسی روشنی سے کام اپنا جاری رکھتے تھے
اور یہی ترجمہ کلیسہ یونانی اور لاطین مین پندرہ سو برس تک پڑھا جاتا تھا اور مان
کیا جاتا تھا اور سند لیا جاتا تھا اور اول صدی تک یہود کے معبد خانون مین
بھی سند تھا مگر جب عیسائی اون پر اس ترجمے سے دلیل پکڑنے لگے

اونہون نے اوس پر زبان درازی کی کہ یہہ ترجمہ موافق متن عبری کے نہین
اور دوسری صدی کے شروع مین بہت سے فقرے اوس سے نکالنے شروع
کیے اور آخر اسکو چھوڑکر ترجمہ اکیولا کا اختیار کیا اور جب کثرت سے
مین اول صدی تک اور عیسائیون مین مدت تک مستعمل تہا تو اسکی تعظیم
کثرت سے ہیلنی جانی تہی اور اونمین غلطیان بسبب نہ سمجہنے
قصداً کی تہی اور اسیطرح بہت غلطیان بسبب غلطی کاتبون کے اور بسبب
داخل ہوگیا سفیر اور شرح کے متن مین ظہور مین آئی ہین اور اسکے
مین ارجن نے بڑی محنت سے اوسکو عبری سے تطبیق دیکر اور اغلاط
کرنا شروع کیا اور معلوم نہین کہ کس برس مین اوسکو تمام کیا اور
اوسنے جس مقام مین تبدیل کی نئے علامتین لٹناظ کے لیے قر
کین اسطور پر کہ جہان کوئی فقرہ ایسا تہا کہ وہ اسل ترجمہ مین تہا
اور عبری مین نہ تہا اوسپر ایسا نشان ÷ معہ ایسے دو نقطون جیسے
: کیا اور اسیطرح اون الفاظ پر بہی جو مترجمون نے اونکو توضیح وغیر
کے لیے بڑہایا تہا یہی نشان کیا اور جو فقرہ کہ اور ترجمون مین تہا اور
اس ترجمہ مین نہ تہا اور اون سے بیشتر مین بڑہایا تہا اون ایسا نشان
بڑے نقطون کے : کیا اور سنٹ جیروم کہتا ہے کہ وہ ان فقرون کو غالبا
ترجمہ تھیوڈوشن سے اور بہت جا ترجمہ اکیولا سے اور کہین کہین ترجمہ سمیکس سے

لیتا تہا اور کبہی دو سے اور کبہی تینو سے بہی لیتا تہا اور مترجم کے نام کا
اول حرف شناخت کے لیئے لکہدیتا تہا اور اس ترجمہ کی کتاب کو مثال
کو غلط سمجہہ کر نکالکے اوسکی جاہی ترجمہ تہیوڈوسن سے اس کتاب کو
لیکر رکہدیا تہا اور جہان اس ترجمہ مین کچہہ اغلاق تہا اوسپر یہہ نشان
÷ اول ڈالکر کے اور ترجمے سے تصحیح کر لیے
اوسپر وہ نشان دوم بنا دیتا تہا اور اوسپر دو نشان اور بہی کیے
ہین جو علما کا اون مین بڑا اختلاف ہے کہ کس فائدے کے لیئے بہی ڈاکٹر
اوڈون بہ تقلید موٹ فاکن کے کہتا ہے کہ دو سے نشان زیادتی صحت
اور درستی عبارت کی تہی اور یہہ کتابات ارجن کی پچاس برس ایک
گوشہ مین شہر صور کے اندر پڑی رہی غالبًا سبب اوسکا یہہ تہا
کہ وہ جو الیس پچاس جلد کی تہی ہر کسیکو قدرت اوسکی نقل کی نہ تہی اور
شاذ و نادر ہی پڑہی پڑی ضائع ہو جاتی اگر یوسی بیس اوپر پمفلس اوسکو
کتب خانہ سیسریا مین جہان اوسکو جیروم نے چوتہی صدی مین دیکہا
لاکر نہ رکہتے مگر معلوم نہین کہ بعد اوسکے وہ کتاب کب گم ہوی شاید
جب مسلمانون نے ۶۵۳ء مین اوس شہر کو فتح کیا تہا اوسوقت ضائع
ہوئی ہوگی اور عنقریب ۱۵۰۰ء کے بسبب غلطی کاتبون کے نظر ثانی کے
احتیاج ہوی اوسپر یوسی بیس اوپر پمفلس نے ہکسیلا کتاب ارجن کے

نظر ثانی کی اور انکا نسخہ صحیح کیا ہوا کہ جو کتب خانہ فلسطین ہی مین نہین بلکہ
عنقریب سب کتب خانون مین رکھا گیا اور بار بار کی نقلون سے دوچار ہی
برس مین علامتین اور جن کی ایسی پلٹ گئین کہ فائدہ کی نرہین اور آخر
کو چھوڑ ہی گئین اور اس جہور دینے نے بڑی قباحت بڑہائی اور جیروم کے
وقت مین ہی یہ بات کہ کسقدر اسمین ترجمہ اصل اور کسقدر اصلاح
آرجن کی ہے معلوم ہوجانی بڑی متعسر تہی اور اب تو اوسکے معلوم
ہونے سے بالکل ناامیدی ہے انتہی ملخصاً اور ایک تاریخ انگریزی مین
جو مصنف اوسکا کوئی کاتلک ہے اور مطبع جارلس ڈالمین کے اندر
سنہ ۸۵۰ عین دارالسلطنت لندن مین چھپی ہے لکہا ہے کہ یہودیون اسکندریہ
ہے والون سے ستر عالمون نے بحکم بادشاہ بطلیوس کے یہہ ترجمہ
عبری سے یونانی مین کیا تہا منجملہ اسکے پانچ کتابون موسی علیہ السلام کا
ترجمہ قریب ۲۸۵ قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوا اور باقی کتابون کا
ترجمہ بعد اسکے مختلف وقتون مین ہوا اور یہودیون فلسطین نے اول تو اوسکو
پسند کیا تہا مگر جب عیسائی اونکی مخالفت مین اوس سے سند پکڑنے
لگے تب اونہون نے دوسری صدی کے شروع مین اوسپر طعن کرنا شروع
کیا اور کہنے لگے کہ یہہ ترجمہ عبری کے موافق نہین ہے اور اس ترجمہ مین بہت
غلطیان بعضی سہو کاتب سے اور بقول ڈاکٹر کنی کاٹ کے بعضی تعمدی

شرارت کاتبون سے پائی جاتی ہین اور اُرجن کہتا ہے کہ یہہ بسبب اختلاف
نسخون عبری کے ہے جو ترجمے ہونے کے بعد اون نسخون مین وہ
اختلاف واقع ہوا ہے اور جو عبری زبان سب یہودیون مین معدوم
ہوگئی تہی اور وے اپنی کتابون سے بغیر ترجمون کے فائدہ نہین
اوٹہا سکتے تہے جیسا کہ ولیم کارپنٹر کہتے ہین اور ترجمہ یونانی اونکے
ہر ایک معبد خانے سے نکالا گیا تہا تو اوسکی عیوض مین اور تین
ترجمے شروع ہوئے اول ترجمہ ایکوئلا کا جو ۱۲۹ سنہ مین ہوا اور یہہ
شخص عیسائی ہوکے پہر یہودی ہوگیا تہا اور ازراہ حقارت کے اپنا ترجمہ
عیسائیون کو دیدیا تہا دوسرا ترجمہ تہیوڈوشن کا جو ۱۷۵ سنہ مین ہوا تہا
اور یہہ شخص افی سس کا رہنے والا تہا اور اوسکا ترجمہ ترجمہ اول سے
تیز اور دلیر تہا اور یہہ اول تو مریڈیشن ملحد اور پہر مارسین ملحد کا تہا اور
آخر مین یہودی بن گیا تہا تیسرا ترجمہ سیمیکس کا جو ۲۰۰ سنہ مین ہوا اور یہہ
شخص پہلے سامری تہا پہر یہودی ہوا اور اپنے ترجمہ مین یہودیون اور
عیسائیون دونون پر چوٹ کرتا ہے اور اسکا ترجمہ اور ترجمون سے محاورہ
مین اچہا ہے اور ان تینون ترجمے والون نے ورس ۱۴ باب ساتوین اشعیا
مین کنواری لڑکی کے ساتہہ ترجمہ نہین کیا بلکہ جوان عورت کے ساتہہ
ترجمہ کیا ہے اور ان ترجمون سے بہت جا عبارتین ترجمہ سپٹواجنٹ مین

داخل ہوگئین تہین اور نقلین بہی اوسکی آپسمین اسقدر مختلف تہین کہ
کہ ایک دوسری سے نہین ملتی بہی اوسوقت آرجن نے نساب بیبلا
سنہ ۲۱۱ مین تیار کی اور اوسمین چھہ خانے کیے اور پہلے خانہ مین عبری کو عبر
حرفون مین اور دوسرے خانہ مین عبری کو یونانی حرفون مین اور تیسرے
خانہ مین ترجمہ ایکولا کا اور چوتھے خانہ مین ترجمہ سمیکس کا اور پانچوین خانہ مین
سپٹواجنٹ کا اور چھٹے خانہ مین ترجمہ تیوڈوشن کو لکھا اور جہان سپٹواجنٹ
مین توسیع کے لیئے کوئی لفظ اور ترجمونسے لیکر بڑہایا گیا وہان ایسا
نشان * کیا اور جو لفظ اصل عبری مین نہین تہا اور سپر یہہ نشان لیا
† اور تیسرے دو نشان ‡ و ⊥ بہی اوسنے اپنی کتاب مین بعض بعض جا
کیئے تہے لیکن معلوم نہین ہوا کہ اونسے کیا غرض تہی اور قریب سنہ تین سو
عیسوی کے تین شخصون نے پرانے نسخون یونانی پر نظر ثانی کرکے تین نسخے
تیار کیے اول لوشن نے اور یہہ نسخہ قسطنطنیہ سے انطاکیہ تک کلیسونمین
مروج تہا دوسرا ہیسیش نے جو اسکندریا اور نواح مصر کے کلیسونمین
مروج تہا تیسرا ایم فلس نے جو فلسطین کے کلیسون مین مروج تہا اور نسخہ
لوشن کا ان تینون مین ترجمہ سپٹواجنٹ سے قریب تر تہا اور یہی اچہا تہا
اونسخہ کو ڈکس واٹیکانوس کو جو ایک نقل ترجمہ سپٹواجنٹ کی ہے کارڈنل
کرافاصاب نے اور نسخون سے صحیح کرکے بحکم پوپ سکسٹس پنجم کے سنہ ۱۵۸۷ء مین چھپوایا اور اوس نسخہ

مطبوعہ کے دیباچہ مین لکھا کہ یہہ قدکس واطیکانوس سنہ ۳۹۰ مین لکھا گیا
اور سنٹ جیروم کی چٹھی سے جو سنیا اور ٹرمیلا کو لکھی تہی معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ نسخہ قریب ترنسخہ سپٹواجنت اور نسخے نوشن کے ہے ولیم
کاریلنر کہتے ہین کہ اول مین اس نسخہ کے اندر عہد عتیق اور عہد جدید
پورا تہا مگر اب دونون ناقص ہین اور نسخہ اسکندریا کا حکا نامہ قدکس
الکسندرینوس ہے بعض کے نزدیک سنہ ۳۹۶ کا اور بعض کے نزدیک
سنہ ۴۹۶ کا لکہا ہوا ہے اور گریب صاحب نے پہر اوسکو جہاپا تہا لیکن بے
طور سے کیونکہ اوسنے بعض جا اور نسخون سے عبارت لیکے متن
مین داخل کی اور اسکی عبارت حاشیہ پر رکہی اور یہہ نسخہ اگرچہ بیمین
کوئی نشان اور جن کے نشانون سے نہین پایا جاتا لیکن بکسیلا کے
نزدیک ترہے اور بعض جا مین موافق تہیوڈوشن یا سٹیلکس کی ہے اور بہت
مناسب نسخے ہیمیشن کے معلوم ہوتا ہے اور اسی نسخے کو باڈلین نے
جو داروغہ کتب خانہ بادشاہی کا تہا سنہ ۱۶۳۳ مین جہاپا تہا اور بہت
لفظ اس نسخہ سے چہیل ڈالے اور بدل دیے ہین چنانچہ یہہ بات آج تک
ظاہر ہے اور یہہ دونون نسخے غلطیون سے پر ہین اور قریب سنہ عیسوی کے
بہت سے ترجمے یونانی تہے جو ایک دوسرے سے مختلف تہا اور نسخہ
عبری تو بہت ہی خراب یا کم تہا اوسوقت سنٹ جیروم نے اس انبار

اختلاف اور پریشانی سے ایک صاف نور نکالا انتہی اور ہارن صاحب
اپنی تفسیر کی جلد دوسری مین قدکس الکسنڈرینوس کے بیان حال مین
جسکو مصححین میبل نے سب نسخونسے لمبا اول مین رکھا تہا یون لکہتا ہے
کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے یہہ نسخہ چار جلدونمین ہے منجملہ اونکے تین
جلدونمین عہد عتیق کی جہوٹی اور سچی کتابین اور چوتہی مین عہد جدید
اور نامہ اول کلیمنٹ کا گرنتیونکو اور جہوٹی زبور جو سلیمان علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے مگر عہد جدید کے اندر انجیل متی مین اول باب سے
درس ۶ باب ۲۵ تک اور انجیل یوحنا مین درس ۵۰ باب ۶ سے درس ۵۲
باب ۸ تک اور نامہ دوم گرنتیون مین درس ۱۳ باب ۴ سے درس ۷ باب ۱۲
تک غائب ہے اور زبور کے پہلے ایک نامہ اتہانے سیش کا اور زبور کے
بعد ایک فہرست اوسکی جو ہر گہنٹہ مین دن رات سے نماز مین استعمال
کیجاوے اور جو ۱۴ دہرم کیت کہ گیارہوان انکا حضرت مریم کی تعریف
مین ہے اور کچہہ انکی جہوٹے اور کچہہ انجیل سے بنائی ہوئی ہین اور دلائل
یوسیبیس کے زبورون پر لگے ہین اور اوسکے قانون انجیلون پر اور بعضون
اوس تسیخ کی بہت ہی مدح کی ہے اور بعضون نے بہت تحقر اور مذمت
کی ہے اور بڑے سخت اوسکے دشمنون مین وسیٹین سردار معلوم ہوتا ہے
اور اوسکے پیرو پیش گفتگو ہی کریب اور شلز اوسکو اخیر جو تہی صدی کا

لکھا ہوا بتلاتے ہین اور میکالس کہتا ہے کہ اس سے قبل کا نہین ہوسکتا
بلکہ کم سے کم یہی زمانہ نکلتا ہے کیونکہ اوسمین اتھانے سیش کا
نامہ موجود ہے اور اوسکی رای یہہ ہے کہ یہہ نسخہ آٹھوین صدی کے
قبل کا لکھا ہوا نہین اور اوڈن اوسکو دسوین صدی کا اور ڈاکٹر سلر اوسکو ساتوین
صدی کا لکھا ہوا بتلاتا ہے اور مونڈ فالکن کہتا ہے کہ غالب یہہ ہے
کہ چھٹی صدی کے قبل کا لکھا ہوا کوئی نسخہ نہین نہ قدکس الکسندرینوس
اور نہ کوئی اور نسخہ یونانی اور وڈ کہتا ہے کہ وسط یا آخر چوتھی صدی کا
لکھا ہوا ہے اور اوڈن کہتا ہے کہ نامہ اتھانے سیش کا جھوٹا ہے
اور اوسکی رنگ مین بن نہین سکتا اور جو دسوین صدی مین جھوٹ کا بڑا زور تھا تو اوسی صدی مین یہہ
نامہ جعلی نہین بنایا گیا ہوگا ہرمار نصاحب اوسی دوسری جلد مین بیان حال قدکس
واٹیکانوس مین جسکو مصححین بیبل دوسرے لہرین کہا ہے لکھتا ہے کہ ترجمہ
سپٹواجنٹ کا جو ۳۵۹ مین اسی نسخہ سے منقول ہوکر چھپا ہے اوسکے مقدمہ مین
مرقوم ہے کہ یہہ نسخہ قبل تین سو ستاسی برس مسیحی کے یعنی اخیر چوتھی صدی مین
لکھا گیا موٹ فالکن اور پلین چوتھی یا پانچوین یا چھٹی صدی کا اور ڈیوین ساتوین
صدی کا اور ہگ شروع چوتھی صدی کا اور بشپ مارش اخیر یا پانچوین صدی کا
کہتا ہے اور کسی دو نسخون مین ایسا اختلاف نہین جیسا قدکس الکسندرینوس
اور اس نسخہ مین اختلاف ہے اور اس نسخہ مین عہد عتیق کے اندر جہان پیس باب

پیدایش مین اول باب سے چھیالیسوین تک اور ۳۲ زبور یعنی ایکسو پانچوین سے ۱۳۷ تک اور عہد جدید کے اندر نامہ عبرانیون مین درس ۱۴ باب ۹ سے آخر نامہ تک اور دو نامی تمتھی اور نامہ طیطوس اور نامہ فیمون اور سب کتاب مشاہدات یوحنا کے غائب ہین اور پندرہوین صدی مین کتاب مشاہدات یوحنا کی اور آخر نامہ عبرانیون کا لکھکر اوسکے ساتھہ ملایا گیا ہے اور بہت جگہہ مین جو حرف مٹ اور بگڑ گئے تھے اونکو کسی خبردار ہاتھہ نے دوبارہ بنا دیا ہے اور اوس شخص نے اس نسخے کی عبارت اور نسخون سے جہان مختلف دیکھی تو وہان عبارت اور نسخون سے لیکر اس نسخہ مین داخل کی ہے لیکن اصل کو رہنے دیا ہے اور بعض جا دیسری کرکے جا کو سے اوسکے لفظون کو چھیل ڈالا ہے اور جو اس نسخہ مین اور بسیط نسخہ اسکندریانوس مین کہ جلی نشان مقررہ آرجن سے نہین تو اس سے ڈاکٹر کینی کاٹ نے دلیل پکڑی ہے کہ یہہ دونون نسخے نہ اصل نسخہ آرجن سے نہ اوسکے اون نقلون سے جو قریب اوسکے زمانہ کے ہوئے تھے لکھے گئے ہین بلکہ بعد مدت کے اون نقلون سے جنمین وے نشان نہ تھے اور وے نشان نقلون مین لکھنے موقوف ہو گئے تھے انتہی اگرچہ ان دو عالمون کا تلک اور پروٹسٹنٹ کی تحریر مین کئی چیزین مثل نشانون آرجن کے اور اور جا خلاف ہے مگر تاہم دونون کی تحریر کے ملاحظہ سے کئی باتین قابل غور کی ہین اول یہہ کہ

کوئی سند متصل مسیحی مذہب مین اسکے نہین کہ اس ترجمہ سپٹواجنٹ کو
کن لوگون نے یہودیون مین سے کیا ہے اور محض کئی افسانے جھوٹے
اسکے بابت مشہور ہین کہ خود علماء مسیحی اوسکی تکذیب کرتے ہین
اور ہارن صاحب مسیح کہتا ہے کہ ایک بھی اونمین سے قابل التفات کے
نہین اور اون روایتون کو غیر معتبر سمجھکر اپنا مختار ایک اور قول بنایا کہتا ہے
دوسری یہہ کہ حواریون کے وقت سے پندرہ سو برس تک یہی ترجمہ
سب علماء مین سند اور عبری سے زائد معتبر تھا پس اس صورت مین
بعض پروٹسٹنٹ اور اکثر کاتلک جو یون کہتے ہین کہ مشرق کے
ملحدون نے اسمین تحریف کی ہے تو اس اپنے قول سے نسبت
جہالت کے اپنے سب سلف کی طرف کرتے ہین کیونکہ وہ اسی محرف کو
مانتے تھے اور کلیسیا یونانی اور اور کلیسیون مشرقیہ مین تو اب بھی مانا جاتا ہے
تیسری یہہ کہ اپنے اقرار کے موافق یہود اسکو دوسری صدی سے
غلط بتلاتے ہین پس دو حال سے خالی نہین کہ اس قول مین سچے تھے یا جھوٹے اگر سچے تھے
تو یہودیون اور عیسائیون دونون پر حیف ہے یہود پر اسلیئے کہ کیون
اونہون نے اوس غلط کو قریب چار سو برس مسیح کے صدی اول تک اپنے
معبد خانون مین رایج رکھا تھا اور کیون اوسکو بہت معتبر سمجھا تھا اور عیسائیون پر
اسلیئے کہ کیسے جاہل تھے کہ پندرہ سو برس تک اسکو واجب التسلیم اور ترجمہ

حقیقی کلام الہی کا جانا ظاہر اور دونون فرقون اہل کتاب کے نزدیک کتاب
آسمانی بہی مثل قانون سرکار انگریزی کی ہے کہ جیسا قانون موافق مصلحت
کے کبہی واجب العمل کچہہ مدت تک رہتا ہے پہر وقت فرصت ہونے
اوس مصلحت کے واجب الرد اور منسوخ ٹہرتا ہے ایسا ہی جب تک
مصلحت دیکہی ایک کتاب کو کتاب اللہ یا بمنزلہ کتاب اللہ کے کہہ ٹہراوین
اور پہر اوسکو غلط اور محرف بتلادین اور اگر جہوٹی ہی اور وہ تبدیل ہوئی تہا
توصریح حسد اور دشمنی دین مسیحی کے سبب خلاف دیانت اور ایمان کے
صحیح کو غلط بتلاتے تہے پس ایسا ہی حسد اور دشمنی سے اگر اہل کتاب
اور کتاب صحیح کو جو صحت اوسکی اونکے نزدیک یقینی ہو غلط بتلادین
تو اسمیں کیا بعید ہے جو نہی یہہ کہ اونکے اقرار کی موافق دوسری ہی
صدی مین یہودیون نے اسمین تحریف قصداً بہی کی نہی دیکہو جب
یہودی اپنی شرارت سے اس ترجمہ مین کہ قریب سو برس کے
سب کلیسون عیسائیون مین اور قریب چار سو برس کے سب معتبر عالمون
یہود مین بہت بڑا رایج تہا تحریف کے لیے نیچے کے توعبری مین جو پندرہ سو برس
اوسکی طرف مسیحی لوگ بہت ملتفت نہ تہے کیا خاک چوکے ہونگے ظاہرا
قدما مسیحیون نے ٹہیک اون شریرون کی شرارت کو پایا ہوگا جو تحریف عبری کی
نسبت اونکی طرف کرتے تہے اور جب یہودیون سے ایسا فعل شنیع مذہب

مسیحی کے حد سے یقیناً سرزد ہوا پس اگر حد اسلام سے
پھر یہودی یا عیسائی بعض مواضع مین مرتکب اوس فعل شنیع کے ہوئے
ہون تو کونسی جگہہ شکایت کی ہے یا نچوین یہہ کہ جب موافق اقرار
ولیم کارپنٹر کے دوسیری ہی صدی مین عبری زبان یہود بونین سے گم
ہوگئی تہی اور وے اپنی کتابون کا مطلب بدون مدد ترجمہ کے نہین سمجھہ
سکتے تہے تو وای اب کے زمانہ پر پس اب جو علماء پروٹسٹنٹ اپنے
ترجمون ہندیہ اور فارسیہ کے اول مین لکہتے ہین کہ اصل عبری سے
ترجمہ کیا یا جہوٹے ہین یا بہت ہی غلط سمجہتے ہونگے چہٹی یہہ کہ جب دو چار ہی
برس مین کتاب آرجن کی نقلون مین کثرت کے سبب ایسی خرابی آگئی کہ
اصل اور اصلاح متمیز نہو سکی تو وای حال توریت پر کہ کثرت نقلون سے
یہود مین کئی ہزار برس کے اندر کیا حال اوسکا ہوا ہوگا سبحان اللہ
عجب طریقہ لکہنے کا اور عجب محافظت کتب دینی کی اہل کتاب مین تہی کہ
دو چار ہی برس کے اندر ایسا انقلاب پڑ جاتا تہا ساتوین یہہ کہ بقول
مورخ کاتلک کے جب چوتہی صدی مین سب ترجمے آپسمین بہت ہی مختلف
تہے اور عبری کو یہود نے بالکل گم یا بہت ہی خراب کیا تہا تو حضرت جیروم نے
اس ابنار طلبت سے کیا خاک نور نکالا ہوگا سوای اسکے کہ اپنی عقل کے
موافق صحیح کرین اور بعض کو قرین سے صحیح اور بعض کو غیر صحیح کہین اور

یہہ شخص جو نبی نہ تہا تو فقط اس ایک شخص کا حکم قطعی کیونکر ہوسکیگا بلکہ ہر جا
محتمل خطا اور صواب کا رہیگا انہوین یہہ کہ سب ترجمہ یونانی کو مضمون
کلام اللہ کا سمجھنا محض خطا ہے کیونکہ اوسمین کثرت سے زیادتی
اُرجن کی ایسی مخلوط ہے کہ بقول ہارنصاحب کے اب امید تمیز کی بالکل
منقطع ہوئی اور اس غلط سے بڑی قباحت بڑہائی اور اُرجن نہ نبی تہا
نہ حواری بلکہ ایک شخص تہا قدما سے اور وہم اور خیال اوسپر ایسا
غالب تہا کہ اوسکے سبب اکثر غلطی کرتا تہا چنانچہ اوسنے توریت کی
اکثر باتین ایسی ہی بیان کی ہین اور غلطی جہان کہاتا تہا ایسی کہاتا تہا کہ
کبہی کسی نے نہین کہائی اور عبری زبان مین کچہہ وقوف کامل بہی نرکہتا
تہا پس زیادتی اسکی اکثر غلط فاحش ہوگی ولیم سیور اپنی تاریخ کلیسیا کے
دوسری باب کے حصہ دوسرے مین اول تین کام اُرجن کے یعنی مقابلہ
کتب مقدسہ کا اور ترجمہ کرنا اونکا اور تفسیر کرنی اونکے الفاظ کی بیان کرکے
لکہتے ہین تیسرے امر مین کچہہ غلطیان کین کیونکہ اوسنے توریت کی اکثر باتین
خیالی طرح سے بطور تمثیل بیان کین انتہی اور لارڈ ٹنر اپنی تفسیر کی جلد
دوسری کے صفحہ ۴۸۵ مین تعریف اُرجن مین قول جیروم کا بنقل کرکے
یہہ قول جیروم کا یون نقل کرتا ہے کہ اُرجن کے علم کا لحاظ کرکے تصنیف اوسکی
اوسطرح پڑہی جاوے جسطرح تصنیف پلیٹو اور ٹوی ٹس اور اونیسیس

اوراي پولي نيريئس اور اوريونافي اور لاطيني مورخون کليسه کي اور بهي ليا جاوے
اور بُرا چهوڑا جاوے جيسا جواري کهتا هے ثابت کرو تمام چيزين اور
مضبوط پکڑ لو جو اچهي هے اور سلي سيس سوبرس کهتا هے که مين تعجب
کرتا هون ارجن سے که کسطرح وه اپني هي مخالفت کي جهان صواب کو
پهنچتا هے تو اوسجا نظر اپني بعد حواريون کے نهين رکهتا اور جهان
غلطي کهاتا هے تو ايسي کهاتا هے که کسي آدمي نے کبهي غلطي فاحش
مثل اوسکي نهين کهائي اور صفحه ۷۰ مين اوسي جلد کے لکهتا هے
که ارجن بے خلاف رسم زمانه اور ملک کے واسطے سمجهنے اور پهيلانے
علم کتب مقدسه کے زبان عبري کو سيکها اور اسکے سبب يونان مين
وه تعريف کيا جاتا تها لکن علماء متاخرين نے دريافت کيا هے که ارجن
کو وقوف عبري مين کامل نه تها نوين يهه که نسخه قدکس الکسندرينوس
اور قدکس واطيکانوس کے ليئے کوئي سند نهين که کس صدي مين لکهي
گئے محض اٹکلون اونکے کاغذون کو پرانا ديکهه کر کهتے هين که اول تو چوتهي
يا ساتوين يا آٹهوين يا دسوين صدي اور دوسرا چوتهي يا پانچوين يا چهٹي يا ساتوين صدي کا لکها هوا هے اور تيسرے معلوم
هوتا هے که کسي پوپ يا متعلقين پوپ نے عوام کے بهکانے کو کيا هوين
بارهوين صدي کے کسي نسخے لکهے هوئي کو پيش کر کے کها هوگا که يهه نسخه
قبل ظهور اسلام کے لکها گيا هے اور يهه بات تو هرگز مسيحيون سے زاهي

کچھہ بعید نہین معلوم ہوتی اسلیے جب ان لوگون کی سلف نے غریب
عوام کے لیے سیکڑون انجیلان اور نامین حوارین کے اور شاہدات
اونکے جعلی بنالیے ہون تو انمین ایک دو نسخے کے جعلی بنالینے سے
کیا تعجب کیا جاوے اور موسٹ فاکن خود اقرار کرتا ہے کہ جھٹی صدی کے
قبل کا کوئی نسخہ ان دونو مین سے نہین ہوسکتا تو اسکی موافق اٹکل
چوتھی اور پانچوین صدی کی خراب ہے اور اوڈین اقرار کرتا ہے کہ دسوین
صدی مین جو دریای جعل اور جھوٹ کا مسیحیون مین موجزن تھا نامہ اتھانیے سیشس کا
جعل ہے بنایا گیا ہے اور جو یہہ نامہ الکسندریوس مین بمنزلہ جزو کے ہے
تو یقینا یہہ نسخہ بعد اوس نامہ کے جعلی ہونے اور شہرت کے لکھا ہوگا
پس بات ہماری قرین قیاس ہے دسوین یہہ کہ ان نسخون مین تین
خوبیان اور بھی ہین اول یہہ کہ دونون آپسمین ایسی مختلف ہین کہ کوئی
دو نسخے ایسے نہین دوم یہہ کہ بہت جھوٹی کتابین بھی اول مین لگی ہوئی
ہین اور یہہ دلیل اس بات کی ہے کہ لکھنے والا اسکا اوس زمانہ کے
بعد ہوا ہے جسمین جھوٹ سچ پر غالب ہوگیا تھا کہ دونون مین حضرات
مسیحیون کو اعتبار نہ رہی تھی اور یہہ امر بعد گذرنے دسوین صدی کے
خیال مین آتا ہے سیوم یہہ کہ کسی چالاک مسیحی نے دوسرے
نسخے کو خوب ہی اصلاح دی ہے کہ سب مٹے لفظون کو اپنی طرف سے بنا

اور متن مین عبارتین کی عبارتین داخل کین اور بعض بعض جا دلیری
کرکے لفظ بھی چھیل ڈالے ہین اور ان تینون لحاظ سے وے نسخے
اور بھی اعتبار سے کرنے کے لایق ہین خیر کچھ ہو اب تو متاخرین فرقہ
پروٹسٹنٹ کے ترجمہ یونانی کو اچھا نہین سمجھتے اور وارڈ صاحب
اپنی کتاب انگلا طنامہ منطبعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۱۸ مین لکھتا ہے
کہ مشرق کے ملحدون نے اسمین تحریف کی ہے اور فرقہ پروٹسٹنٹ کا
اگرچہ ظاہر مین ادسکا ادب کرتا ہے لکن اونکو بعض حالا چار ہوکر ترجمہ
لاطینی اختیار کرنا پڑتا ہے انتہی اور ظاہر مین عیسائی لوگ توریت کا
ادب کرتے ہین مگر حقیقت مین اونکے سلف کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے
کہ اونکے نزدیک کچھ قابل ادب کے نہ توریت ہے اور نہ مصنف توریت کا
پولوس مقدس جو مسیحیون مین حواری گنے جاتے ہین باب تیسرے
نامہ دوسرے کرنتھیون مین لکھتے ہین ترجمہ ہذا یہ ۱۸۴۲ء اور ہم موسیٰ
کی طرح نہین کرتے جسنے اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا تاکہ بنی اسرائیل
اوس اوٹھہ جانے والے کے غایت تک بخوبی نہ دیکھین ۱۴ الیکن اونکا
فہم تاریک ہوگیا کیونکہ آج تک پرانے عہد کے پڑھنے مین وہی پردا
رہتا ہے اور اوٹھہ نہین جاتا اسلیے کہ وہ پردا مسیح سے جاتا رہتا ہے
پر آج تک جب موسیٰ کی کتاب پڑھی جاتی ہے تو وہ پردا اونکے دل پر

پڑھ رہتا ہے اور رسالہ ہندیہ ۱۸۴۱ء مین یہ جملہ تا کہ بنی اسرائیل الخ رہتا ہے تا کہ بنی اسرائیل اوس
باطل ہونے والی بات کے غایت کو نہ دیکھین سبحان اللہ تکمیل مین
پولوس مقدس حضرت موسی سے زیادہ ہی کہ موسی علیہ السلام تو ایک
حشمت باطل کو بھی چھپاتی ہی اور اونکے پردہ ڈالتے ہے اونکی کتاب
مین ایک پردا پڑا رہتا ہے کہ حق نہین نظر آتا اور یہود جب کتاب موسی
کو پڑھتے ہین وہی پردا اوسمین موجود ہے دیکھو وہ کتاب تو ایک ایسی
بڑی کہ اوس سے حق کا معلوم ہونا مشکل نکلا اور رسالہ ۱۸ باب ۲ نامہ عبرانیون
لکھتے ہین ہندیہ ۱۸۴۱ء پس اگلا حکم (یعنی توریت) اسلیے کہ کمزور اور بے فائدہ ہے
بطلان پذیر ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء پس اگلا حکم اسلیے کہ کمزور اور بیفائدہ تھا
اوٹھہ گیا دیکھو صاف یہان احکام توریت کو کمزور اور بیفائدہ بتلاتے ہین سبحان اللہ
کیا اللہ تعالے نے صدہا سال تک سب بنی اسرائیل کو کمزور اور بیفائدہ
حکم دیئے تھے اور صدہا نبی اونہین پوج حکمون کے بجالانے کیلئے مامور تھے اور رسالہ
باب ۸ اوسی نامہ مین لکھتے ہندیہ ۱۸۴۱ء اگر وہ پہلا وثیقہ بے عیب ہوتا تو دوسرے کی
جگہہ تلاش کی نہ ہوتی یہان صاف پہلے وثیقے کو جو عہد عتیق ہے عیب دار
بتلاتے ہین اور ایسا ہے کچھ درس ۱۱ باب اوس نامے مین ارسٹو دلیا
اور ان حواری صاحب نے تو کچھ اسی قدر کہا ہے مگر پیرو انکی زیادہ اونسے
کلمات تعظیم کی بہ نسبت توریت اور صاحب توریت کے کہتے ہین واجب

اپنی کتاب اعلاطنامہ منطبعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۳ مین قول جناب لوتھر
صاحب کے جو مصلح دین عیسوی اور پیشوای فرقہ پروٹسٹنٹ کے
ہین اونکی کتابون سے یون نقل کرتا ہے کہ جناب ممدوح اپنی ایک
کتاب کے تیسری جلد کے صفحہ چالیسوین اور کتالیسوین مین لکھتے ہین
ہم نہ سینگے اور نہ دیکھینگے موسیٰ کو اسلیئے کہ وہ صرف یہودیون کے لئے
تہا اور اوسکو ہم سے کسی چیز مین علاقہ نہین اور ایک دوسرے اپنی کتاب
مین لکھتے ہین کہ ہم نہ قبول کرینگے موسی کو اور نہ اوسکی توریت کو اسلیئے
کہ وہ تو دشمن عیسی ہے پہر لکھتے ہین کہ موسی تو جلاد ون کا اوستاد ہے
پہر لکھتے ہین کہ دس حکمونکو عیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین پہر لکھتے ہین کہ
ان دس حکمونکو خارج کرنا چاہیئے کہ تمام بدعت ابہی موقوف ہوجاوے
گی کیونکہ یہ احکام چشمے سب بدعتون کے ہین انتہی سبحان اللہ مصلح
دین کسقدر حد سے بڑہا کہ موسی علیہ السلام کو دشمن عیسی علیہ السلام کا
اور اوستاد جلادونکا بتلاتا ہے اور مین حیران ہون کہ جب دس حکمونکو
عیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین اور وے چشمے سب بدعتون کے اور واجب
الاخراج ہوے تو اونکے نزدیک مذہب عیسوی مین اون سرچشمے بدعتون
کے مخالف اعتقاد اور عمل چاہیئے اور اسصورت مین شرک اور بت پرستی
اور ماں باپ کی تعظیم نکرنا اور ہمسایہ کو ازار دینا اور خون کرنا اور زنا کرنا

اور جھوٹی گواہی دینا وغیرہ کن ملت مسیحی کے بتلتے ہین اسلیئے کہ اون جیسے
بدعتون مین تاکید سے حکم توحید اور تعظیم ابوین اور تعظیم یوم سبت اور
امتناع بت پرستی قتل اور زنا اور چوری اور آزار ہمسایہ کا ہے اور عیاذاً
باللہ اگر یہی دین عیسوی ہے جیسا ارشاد بوتھر صاحب سے نکلتا ہے
تو اوس دین کو ہم دور سے دونو ہاتون سے سلام کرتے ہین اور اوس سے
یہودی بہت افضل ہے مجھ سے ایک عیسائی کہتا تھا کہ ہمارے مذہب
کے موافق موسی تو ایک چور اور دزکیت تھا جب میں نے اوس سے دلیل
پوچھی تو درس ۸ باب ۱۰ یوحنا کو اپنی دلیل لایا شائد جناب لوتھر نے
بھی اوسی سے دلیل پکڑ کے ایسا کلمات گستاخی کے شان موسی
علیہ السلام مین لکھین ہونگے اور وہ درس یون ہے عربیہ ۱۸۳۱ء اور ۱۸۴۱ء
وجمیع الذین اتوا کانوا سراقا ولصوصا لکن الخراف لم تسمع لہم ہندیہ ۱۸۴۱ء
سب جتنے مجھ سے آگے آئے چور اور راہ زن ہین اور بھیڑون نے اونکی نہ سنی
ہندیہ ۱۸۴۲ء سب جتنے مجھ سے آگے آئے چور اور رہزن ہین اور بھیڑون نے
اونکی نہ سنی انتہی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد ۳ کے چھٹے حصہ مین عقیدہ
فرقہ منیکنز کے بیان مین لکھتا ہے کہ جیروم ہمکو اطلاع دیتا ہے کہ شپ
مانی بانی اوس فرقہ کا کہتا تھا کہ قول جناب مسیح کا درس ۸ باب ۱۰ یوحنا مین
ہے خصوصاً موسی کے حق مین ہے اور فاسٹس کہتا ہے کہ ہمارے خداوند

اس قول سے اشارہ طرف موسی کی کیا ہے انتہی حضرات جناب
لوتہر نے انہین دو کی پیروی کی ہو گی اور اسی بنیس شاگرد رشید
جناب لوتہر کی پوری پیروی اپنے اوستاد کی کرکے یون کہتے تھے
جیسا اوسی سفیہ کتاب اغلاطنامہ مین منقول ہے تین دس حکم کلیسہ
مین نہ سکھایے جاوین اور اسی شخص سے فرقہ انیبٹے نومینس کا نکلا ہے
اور انکا یہہ عقیدہ تہا کہ توریت اس قابل نہین کہ اوسکو کلام خدا سمجھا
جاوے اور قول انکا یہہ تہا کہ اگر زانی ہو یا حرام کار یا اور کسیطرح کا
گنہگار تو یقینا رستگار جنت مین ہے اور اگر گناہ مین ڈوبا ہے بلک
اوسکے قعر مین پڑا ہوا اور یقین کرتا ہے تو خوشی مین ہے اور جو اپنے
تئین دس احکام من مصروف کہتے من وسے علاقہ شیطان سے کہتے تہے
وسے سولی یا ئیو موسی کے ساتہہ انتہی سبحان اللہ دس حکم ایسے
ہوئے کہ جو انسے علاقہ رکہے وہ علاقہ شیطان سے رکہتا ہے اور سکے
حقین کیا ہی دعا مہ موسی علیہ السلام کی ہوئی اللہ معتصد اس فرقہ
کے فقط ایک اعتقاد جناب مسیح کا رکہہ کر چین سے زنا اور چوری اور قتل
اور بت پرستی اور اور جہانکی برائیان سب کرتے رہین کہ ہر صورت مین

رستگار جنت خوشی مین ہین

بحمد اللہ کہ یہہ مختصر اول رجب کے مہینہ ۱۲۶۵ ہجری مطبع

مقصد تیسرا بیان حال عہد جدید مین اور اسمین چار فصلین ہین

فصل اول نون کتابون کے بیان مین جو سلف مین اناجیل اور اعمال اور نامجات مسیح اور نامجات حوارین اور مشاہدات کرکے مشہور تھین اور اب عیسائی اونکو غیر معتبر اور جھوٹی بتلاتے ہین جانا چاہیئے کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد عروج جناب مسیح کے حوارین کی زندگی ہی مین عیسائیون مین غیر معتبر اور جھوٹی کتابین اور جھوٹے نامے بنانے اور جھوٹے وعظ کرنے کا چرچا ہوگیا ہذا یکہ حواری اور انجیل نویس اور پولوس مقدس بھی اپنی تحریرون مین اپنے پیرون کو اطلاع اس امر کی کرنے لگے اور بعد نانے حوارین کے اتنی کتابین انجیلین اور اعمال اور نامجات اور مشاہدات کرکے مشہور ہوین کہ ضبط اور حصر اونکا مشکل ہے اور نوین صدی تک برابر وہ جعل سازیے جاری رہے اور دسوین صدی مین اس فعل شنیع کا دریا بڑی طغیانی سے موجزن ہوا اور اب اون اناجیل وغیرہا سے کچھ جاتے رہین اور کچھ باقی ہین لوقا اپنی انجیل کے باب اول مین لکھتا ہے ہذیہ ۱۸۴۲ء ای بزرگ تیوفل اسلیئے کہ بہتون نے اختیار کیا کہ اوس احوال کو جو حقیقت مین درمیان گذرا بیان کرین جیسا اونہون نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور اور کلام کے خدمت کرنے والے تھے ہمکو سونپا ۳ دیکھنے ہی مناسب جانا کہ سبکو سیر سے اچھی طرح دریافت کرکے تیرے لیئے درستی سے

لکھون اسنے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ان رسون کی شرح یون
کی ہے بہت سے لوگون نے سوائے انجیل نویسون کے لکھنا اون
حالات کا جو عیسائیون مین محقق نہین شروع کیا تھا لیکن جو انہون نے
اپنی تاریخین خوب درستی سے نہ لکھی تہین اوسپر لوقا نے بمدد روح القدس
کے واجب جانا کہ اس قسم کی ایک کتاب پوری بناوے انتہی یہ کہنا تمہین
اقرار ہے کہ اور تاریخین بہی مثل تاریخ لوقا کے پہلے لکھنے لوقا سے بن چکی
تہین لیکن اونمین کچہہ نقصان تہا اور تفسیر ڈوالی اور جرڈمینٹ مین
ذیل شرح رس اول کے مرقوم ہے کہ ان لفظون سے ظاہر ہوتا ہے کہ قبل
لکھنے لوقا کے اور لوگون نے بہی حالات عیسوی کو دیکھنے والون اور کلام
کی خدمت کرنیوالون سے سنکر لکھا تہا انتہی اور پولوس مقدس باب اوا ہن
نامہ گلتیون کے لکھتے ہین ہندیہ ۱۸۴۲ء مین تعجب کرتا ہون کہ تم اتنا جلدی
اوس سے جسنے تمہین مسیح کی فضل مین بلایا پھر کے دوسری انجیل
کی ہو گئی ہے سو وہ دوسری تو نہین مگر بعضی ہین جو تمکو گہبراتی اور مسیح
کی انجیل الٹ دینی چاہتے دیکہو موافق اوپر پولوس مقدس کے اوسیوقت
مین ایک اور انجیل تہی اور بعضے الٹ نے انجیل کے درپے تہے
موشیم جلد اول مین اپنی تاریخ کے جو ۱۳۳۲ء مین بالکنی ورکے اندر
چہپی ہے ذیل بیان حال فرقہ ناصریون اور ایبونی کی لکھتا ہے کہ ان دونون

فرقون کے پاس ایک انجیل تہی جو ہماری انجیل سے مختلف ہے لو اوس
انجیل کے حقین ہمارے علماء مین اختلاف ہے انتہی اور میکلین سیا
بطور حاشیہ کے لکہتا ہے کہ انجیل ناصریون والی عبرانی (یقنی) ہے
جو فرقہ ابیونی کے پاس تہی اور انجیل بارہ حواریون کی کرکے مشہور ہے
اور غالبًا یہودی ہے جسکی طرف پولوس ورس ۶ باب ۱ نامہ گلتیون مین
اشارہ کرتا ہے پہر ورس دوسرے باب دوسرے نامہ دوسرے تہسلنیکیون مین
لکہتے ہین کہ تم اوس خیال سے کہ مسیح کا دن آپہنچا ہے جلد اپنے دلکی
ڈاورس مت کہو اور نہ گہبراؤ نہ کسی روح نہ کسی کلام نہ کسی خط سے جو
سوچ کر کہ وہ ہماری طرف سے ہے انتہی تفسیر ہری اور اسکا تہ مین
ہے کہ بعض نے خیال کیا ہے کہ اس ورس مین اشارہ ہے کہ تہسلنیکیونکو
اور بہی نامے جعلی پولوس کیطرف سے دیکہائے گئے تہے انتہی کہتا ہون
کہ ظاہر یہی ہے اور شاید احتیاط ملاحظہ شیوع جعلسازی کرکے بطور
پیش بندی کے لکہا ہو باب ۱۱ نامہ دوم کرنتہیون لکہتے ہین ۱۲ ۱۲ ۱۲
پر مین جو کرتا ہون سو ہی کرتا رہونگا کہ مین اونکو جو قابو ڈہونڈتے ہین قابو پانے
نہ دونگا تاکہ جس بات مین وے فخر کرتے ہین ایسے جیسے ہم ہین پائے جاوین ۱۳
کیونکہ ایسے جہوٹے رسول دغاباز کارندہ ہین جو اپنی صورت کو مسیح کے
رسولون سے بدل ڈالتے ہین انتہی دیکہو پولوس مقدس شور کرتے ہین کہ ایسے

وقت مین ایسے لوگ تہے جو اپنی صورتونکو حواریونکی صورتون سے
بدلتے تہے اور دعوی ادعای رسالت عیسوی کا کرتے تہے اور قلوب
ڈہوندتے رہتے تہے تفسیر ڈوالی اور رچرد سینٹ مین ذیل ورس ۱۲
کے مرقوم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہوٹے رسول گرتہیو مین
حواریون کی مثل وضع بنا کر دعوی کرتے تہے کہ ہم اپنے وعظ پر کچہہ نہین
لیتے اور اپنی استغنائی پر فخر کرتے تہے لیکن باوجود اسکے اوپلیتے
خفیہ اپنے مریدونسے تحفے لیتے تہے بلکہ اونسے چہین لیتے تہے اوسپر
حواری یہ اس لحاظ سے کہ وے شرمندہ ہوین اور رسولون کے
مسیح کے چال پکرین یہہ لکہا کہ مین گرتہیو سے کبہی کوئی چیز نہ لی تہی
اور نہ لونگا نہ خفیہ اور نہ ظاہر انتہی دیکہو اسمین صاف اقرار جہوٹے حواریونکا
اوسیوقت مین تہے اور یوحنا حواری ورس ۱۰ باب ۲ نامہ اول مین لکہتے
ہین ہذیہ سنہ ۱۹۴۱ء ای حبیبو تم ہر ایک روح کے تصدیق نکرو بلکہ روحونکو
آزماؤ کہ وے خدا کیطرف سے ہین کہ نہین کیونکہ بہت سے جہوٹے
پیغمبر دنیا مین خروج کیا ہے انتہی اسمین یوحنا حواری ہی مثل
پولوس کی شور مچاتے ہین اور پطرس حواری ورس ۱ باب ۲ نامہ ۲ مین
لکہتے ہین ہذیہ سنہ ۱۹۴۲ء جیسے جہوٹے نبی اوس قوم مین تہے ویسے جہوٹے
معلم تم مین بہی رہینگے جو ہلاک کرنیوالے بدعتین پردے مین لاکینگے

اور اوس خداوند کا جسنے اونہین مول لیا انکار کرینگے اور آپ کو جلد ہلاک کرینگے انتہی یہ کیسے ہین
پطر حواری تنبیہ کرتے ہین کہ عیسائیون مین بھی جھوٹے معلم ہونگے جو بدعتین مہلکہ پیدا کرینگے
اور اون جھوٹے معلمونکو یہود احواری نے اپنے وقتمین کثرت سے دیکھا کہ سارے خط مین انکی شکایت کی
تفسیر ڈوالی اور رچرڈ سینٹ مین ذیل شرح قول پطرس حواری کے مرقوم ہے کہ یہ ہو الکہنا ہے جسوقت اوسنے اپنا
نامہ لکھا تہا اوسوقتمین یہ جھوٹے معلم آچکے تہے اور کہتا ہے کہ اونہون نے توفیق خدا کو شہوت رانی سے بدلدیا
تہا اور ہارنصاحب جلد اول کے تتمہ پانچوین کی دفعہ دوم مین لکھتے ہین کہ پاک نویسون نے پیشی
کہ ایسے لوگ اونہین کے زمانہ مین پیدا ہوگئے تہے اور اسکی یہی خبر دی
ہے کہ آگے کو بدلوگ ہونگے جیسا کہ لوقا باب اول مین اور پولوس باب
اول نامہ گلاتیون مین ورس ۶ سے ۹ تک اور ورس ۲ باب ۲ نامہ ۲ ط
تسلونیقیون مین تصریح کرتے ہین اور بعد زمانے حواریون کے یہ جھوٹی
کتابین جو منسوب طرف عیسی علیہ السلام اور حوارین اور اونکے
ہمراہیون کی تہین اور اونکو اول چار صدی والون نے انجیلون اور
نامون اور اعمال اور شاہدات وغیرہا کا خطاب دیکر رد کردیا ہے
بہت سی بڑہ گئین اور بہت اونمین کی منسوخ ہوچکی ہین اور بعض
ابتک موجود ہین پہر لکھتے ہین جھوٹی کتابین جو اب موجود ہین

نامہ عیسی علیہ السلام کا اگبرس کو نامہ عیسی علیہ السلام کا جو یروشالم مین ستنام
لیوپاس یا دری شہر ایرس کے آسمان سے گرا تہا ۲ نئیر جو ایونگا

عقائد حواریون کے نامے برنباہ اور کلیمنس اور اگناشس اور
پولیکارپ کے انجیل طفولیت انجیل ولادت مریم انجیل یعقوب
انجیل نیقودیما شہادت تہکلہ یا اعمال پولوس تاریخ بارہ حواریون کی
تصنیف ابدیاس کی نامہ پولوس کا لاودکیونکو جسکو پولوس نے لکہا
اور ماسوا انکے اور صاحب کے سوا جو اپنی کتاب کے تتمہ کے پانچوین
باب مین یون لکہتا ہے یہہ فہرست اون کتابون کی ہے جو طرف مسیح کے
یا حواریون یا اور مریدون مسیح کے منسوب ہین اور انکو مشایخ قدماء مسیحیون نے ذکر کیا ہے

للف عدد

طرف عیسی علیہ السلام کی

نامہ بنام آبگرس بادشاہ اڈیسا کے
نامہ بنام پطرس و پولوس کے
کتاب تمثیلون اور وعظ کی
دہرم گیت جو حواریون اور مریدنکو
کتاب شعبدہ بازی اور سحر کی
خفیہ سکہایئے تہے
کتاب جنم بہوم مسیح اور مریم اور دایہ مریم کی
نامہ جو چہٹی صدی مین اسمانیسے گرا

سا عدد

طرف مریم ع

نامہ بنام اگناشس
نامہ بنام سی سیلیان
کتاب جنم بہوم مریم
کتاب مریم اور دایہ مریم کی تاریخ اور حدیث مریم کی
کتاب معجزات مسیحی
کتاب چہوٹی بڑی سوالون مریم کی
کتاب نسل مریم کی
وانگشتری سلیمانی

لع عدد

طرف پطرس کی

۱ انجیل پطرس ۲ اعمال پطرس ۳ مشاہدات پطرس ۴ ایضا مشاہدات پطرس
۵ نامہ بنام کلیمنس ۶ مباحثہ پطرس و آمی مین ۷ تعلم پطرس ۸ وعظ پطرس
۹ اداب نماز پطرس ۱۰ کتاب خانہ بدوشی پطرس ۱۱ کتاب قیاس پطرس

طرف یوحنا کی ۵ عدد

۱ اعمال یوحنا ۲ انجیل دوم یوحنا ۳ کتاب خانہ بدوشی یوحنا ۴ حدیث یوحنا
۵ نامہ بنام ہیدرویک وفات نامہ مریم تذکرہ مسیح اور اونکے نزول کا صلیب
مشاہدات دوم یوحنا اداب نماز یوحنا

طرف اندریاہ حواری کی ۲ عدد طرف متیے حواری کی

۱ انجیل اندریاہ ۲ اعمال اندریاہ ۱ انجیل طفولیت ۲ اداب نماز متیے

طرف فیلپ حواری کی ۱ عدد طرف برتولما حواری کی ۱ عدد

۱ انجیل فیلپ اعمال فیلپ انجیل برتولما

طرف توما حواری کی ۵ عدد

۱ انجیل توما ۲ اعمال توما ۳ انجیل طفولیت مسیح ۴ مشاہدات توما ۵ کتاب خانہ بدوشی توما

طرف یعقوب حواری کی ۴ عدد طرف متیاہ کی جو بعد عروج مسیح کی داخل حواریون ہوا ۴ عدد

۱ انجیل یعقوب ۲ اداب نماز یعقوب ۳ وفات نامہ مریم ۱ انجیل متیاہ ۲ حدیث متیاہ ۳ اعمال متیاہ

طرف مرقس کی ۴ عدد

انجیل مصریونکی اداب نامہ مرقس کتاب پی شن بنار

طرف برنباہ کی عقاعدد طرف تھی ڈیوس کے

انجیل برنباہ نامہ برنباہ انجیل تھی ڈیوس

طرف پولوس کی

۱ ۲ ۳ ۴

اعمال پولوس اعمال تھکلہ نامہ بنام لاودکیان نامہ ۳ سوم تھسلنیکیونکا

۵ ۶

نامہ ۳ بنام کرنتھیون کی نامہ کرنتھیون کی طرف ہے اور جواب اوسکا پولوس کیطرف سے

۷ ۸

نامہ بنام سینکا کی اور ایک نامہ سینکا کی طرف سے مشاہدات پولوس

۹ ۱۰ ۱۱

ایضاً مشاہدات پولوس وژن پولوس آنابی کشن پولوس

۱۲ ۱۳ ۱۴

انجیل پولوس وعظ پولوس کتاب متر سانپ پی پری سیٹ پطرس پولوس

صاحب اکسیہو بعد فہرست ان کتابون کے لکھتا ہے کہ جب شروع ہی دین عیسوی مین ان انجیلون اور نامون اور مشاہدات کے جو اکثر اونکے اب تک بہی اکثر عیسائیون کے نزدیک مسلم ہین طغیانی آگئی تہی پس اب ہم کو نیے قاعدہ سے پہچانین کہ یہی کتابین جو پروٹسٹنٹ لوگ مانتے ہین الہامی ہین اور مشکل پڑتی ہے لحاظ کرنے اس امر سے کہ یہ کتابین مسلمہ انکی ہی قبل ایجاد چھاپے کے قابلیت الحاق اور تبدیل کی رکھتی تہین انتہی کہتا ہون کہ بیچلے قول مین یہہ شخص بہت ہی سچا ہے

بیسا ناظر فصل تیسری مقدمہ پر یہہ بات بخوبی واضح ہے اور بعد
قابلیت تام کے تبدیل اور جعل کو جو سلف مسیحیون مین ایک عادت
تہی کون منع کرتا ہے موشیم اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ۶۵ مین
لکہتا ہے کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیرؤون کا ایک مقولہ
تہا کہ راستی اور خدا پرستی کی ترقی کے واسطے جہوٹ بولنا اور
فریب دینا صرف جایز ہی نہین بلکہ قابل تحسین کے بہی ہے اور قبل
مسیح علیہ السلام کے مصر کے یہودیون نے اونسے یہہ مقولہ سیکہا
تہا جیسا کہ بلاشبہ بہت سے پرانے ملفوظون سے یہہ امر ثابت
ہوتا ہے اور ان دونون سے یہہ دو بڑی غلطی کی عیسائیون کو لگی جیسا کہ
یہہ امر بہت سی کتابون سے جو جہوٹ سے بڑے بزرگون کی طرف
منسوب ہین کہلتا ہے ولیم میور اپنی اردو تاریخ کلیسیا مطبوعہ
سنہ ۱۸۴۸ کے تیسرے باب کے دوسرے حصہ مین ذیل تیسوین ۳۰ دفعہ
کے لکہتے ہین دوسری صدی مین مسیحیون مین گفتگو رہی کہ جب بت
پرست فیلسوف اور حکیمون کے ساتہہ دین کا مباحثہ کیا جاوے
تو اونہین کی بحث کا طرز اور طریقہ اختیار کرنا جایز ہے کہ نہین آخرکار
اُرجن وغیرہ کی رای کی بموجب طریقہ مذکور تسلیم ہوا اس سے البتہ
مسیحی بچا تو مگر تیز عقلی اور نکتہ سنجی نے بحث مین زیادہ ترقی پائی

لیکن راستی اور صفائی مین کچھہ خلل پڑا پہر اسی سبب سے
بعض لوگ یہہ بہی جانتے ہین کہ وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوین جو کہ
اس زمانہ کے بعد کثرت سے لکہی گئین اسطرح سے کہ فیلسوف
لوگ جب کسی طریقے کی پیروی کرتے تہے تو کبہی کبہی اوسکے
حقمین کتاب لکہہ کے کسی معروف حکیم کے نام سے اجرا کرتے
تہے کہ اس حیلہ سے لوگ اوسپر متوجہ ہوکر اوسکی باتین زیادہ
مانینگے اگرچہ اوسکی باتین برملا خود مصنف کی ہوتین سو اسیطرح
مسیحی جو فیلسوفون کی طرح بحث کرتے تہے کتاب لکہہ کے کسی
حواری یا خادم حواری یا معروف اسقف کے نام سے رواج
دیتے تہے ایسا دستور تیسری صدی مین شروع ہوا اور کئی سو
برس تک رومی کلیسیا مین جاری رہا یہہ بات بہت ہی خلاف
حق اور قابل الزام شدید کے تہی انتہی اور بعد اسکے مورخ مذکور نے
چند عذر بابت عدم تحریف کتب مقدسہ کے پیش کئے ہین انشاالله
اونکا رد اس مقصد کے آخر مین کلام صاحب میزان الحق کے رد سے ناظر پر کہلیگا اور اسجا
جوان دونو مورخون کی تحریر سے دو باتین ہاتہہ لگین لکہدیتے ہین اول یہہ کہ دوسری
ہی صدی سے بددیانتی علما مسیحی مین شروع ہوئی ہے اور راستی اور خدا پرستی کی ترقی کیواسطے
جہوٹ بولنا اور فریب دینا بمنزلہ مستحبات دینی کے ٹہہرگیا اور اون علما نے جواب بہی مسیحی

اونکو اپنا پیشوا اور سچا مسیحی گنتے ہین محض فقط اتنے لحاظ پر کہ
بحالتون عیسوی مذہب کی رونق ہووے ایسے فتوے ایسے امر کا دیا
جو جعلسازی کا سبب بنا تو بھلا اون علماء کی دیانت سے کب بعید ہے
کہ بلحاظ اس امر کے کہ مسیحی مذہب کی ترقی اور اعتقاد عوام کا پکا
ہوجاوے یہ فتوی دیا ہو کہ اس انجیل متعارف مین بہی بہت کچھہ
کہٹایا یا بڑہایا جاوے یا سب کی سب اوسی صدی مین بنائی گئین اور اصلین
اونکی چہپائی گئین ہون اور فصل دوسری مین اسکے علماء محققین کا اقرار آتا ہے
کہ حضرات مسیحی بہی قصداً تحریف کیا کرتے تہے پس سے یہہ احتمال اور
بہی قوت پاتا ہے دوم یہہ کہ جب جعلسازون کو علماء رکن ملت مسیحی کا
فتوی اوس امر کا مل گیا جو سبب جعلسازی کا بنا اور ایسی جعلسازی
اور جہوٹ بمنزلہ مستحبات دینی کی ٹہہری تو پہر اونکو کیا چیز مانع رہی پس صدہا
سال تک حضرات مسیحیون جعلسازون نے کیا کچھہ خاک اوڑائی ہوگی
اور حتی الوسع کب چوکے ہونگے ڈیونیسیس اسقف گورنتہہ کا کیا اچہا
بعض جعلسازون کے حققین کہتا ہے کہ جب تے لوگ میرے خطون مین
بگہیکے تو کتب مقدسہ مین کیا خاک چوکین گے یوسی بیس اپنی تاریخ کی
چوتہی کتاب کے تئیسوین باب مین لکہتا ہے کہ ڈیونیسیس اسقف گورنتہہ کا
کہتا ہے کہ میںنے موافق درخواست بہائیون کے نامے لکہے تہے اوران

شیطان کے خلیفون نے اونکو گندگی سے بھر دیا بعض باتین بدل دین اور کچھ
داخل کین جنکے لیئے دوہرا غم ہے اسلیئے یہہ مقام تعجب کا نہین کہ اگر بعض نے
خداوند کی پاک کتابونمین بہی ملانے کا ارادہ کیا ہے کیون کہ اونہون نے اور
کتابونمین جو اون کتابونکے مقابل نہین وہی قصہ کیا انتہی اور بعض اناجیل سے
معلوم ہوتا ہے کہ اورنامے پولوس کے بہی تہے جو عیسائی گم کر بیٹہے ہین ۱۰ رس
باب ۴ نامہ کلسیونمین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور جب یہہ خط تم مین پڑہا جاوے تو ایسا
کرو کہ لاودقیون کی مجلسونمین بہی پڑہا جاوے اور لاودقیون کا خط تم بہی پڑہو
انتہی یہہ صاف دلالت کرتا ہے کہ ایک خط پولوس کا لاودقیہ کے نام بہی لکہا
گیا تہا اور ابتک بہی ایک ایسا خط موجود ہے مگر جمہور مسیحی اوسکو نہین مانتے
جیسا نقل قول مارن مین گذرا اور باب ۵ نامہ اول کرنتہیونمین ہے ہندیہ ۱۸۴۱ء
۹ مین مینے خط مین تمہین لکہا کہ تم حرامکارونمین مت ملیدہو لا پہر مینے اب تمہین
یہہ لکہا ہے کہ اگر کوئی جو نام کا بہائی ہو کے حرامکار ہی یا لالچی یا بت پرستی
یا فحاشی یا می پرستی یا غارت گری کرے تو تم اوس سے میل نہ رکہنا
بلکہ ایسے کے ساتہہ کہانا تک نہ کہانا انتہی پس وہ خط جسکا حوالہ درس نمبر
مین دیتے ہین اور ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب گم ہے اور درس ۹ باب ۱ نامہ دوم
کرنتہیون مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء مین یہہ کہتا ہون نہو دے کہ مین ایسا ظاہر ہون کہ
خطون کو لکہکے تمہین ڈراتا ہون انتہی اور یہہ جملہ نہو دے کہ مین ایسا ظاہر الخ

بیسا ناظر فصل تیسری مقدمہ پر یہہ بات بخوبی واضح ہے اور بعد
قابلیت تام کے تبدیل اور جعل کو جو سلف مسیحیون مین ایک عادت
تہی کون منع کرتا ہے موشیم اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ۶۵ مین
لکہتا ہے کہ افلاطون اور فیساغورث کے پیرؤون کا ایک مقولہ
تہا کہ راستی اور خدا پرستی کی ترقی کے واسطے جہوٹ بولنا اور
فریب دینا صرف جایز ہی نہین بلکہ قابل تحسین کے بہی ہے اور قبل
مسیح علیہ السلام کے مصر کے یہودیون نے اونسے یہہ مقولہ سیکہا
تہا جیسا کہ بلاشبہ بہت سے پرانے ملفوظون سے یہہ امر ثابت
ہوتا ہے اور ان دونونسے یہہ دو بڑی غلطی کی عیسائیون کو لگی جیسا کہ
یہہ امر بہت سی کتابون سے جو جہوٹ سے بڑے بزرگون کی طرف
منسوب ہین کہلتا ہے ولیم میور صاحب اردو تاریخ کلیسیا مطبوعہ
سنہ ۱۸۴۸ کے تیسرے باب کے دوسرے حصہ مین ذیل تیسوین ۳۰ دفعہ
کے لکہتے ہین دوسری صدی مین مسیحیون مین گفتگو رہی کہ جب بت
پرست فیلسوف اور حکیمون کے ساتہہ دین کا مباحثہ کیا جاوے
تو اونہین کی بحث کا طرز اور طریقہ اختیار کرنا جایز ہے کہ نہین آخرکار
اُرجن وغیرہ کی رای کی بموجب طریقہ مذکور تسلیم ہوا اس سے البتہ
مسیحی بجا تو کی تیز عقلی اور نکتہ سنجی نے بحث مین زیادہ رونق پائی

ہوی ہے ولیم میور صاحب اپنی تاریخ اردو کی باب دہم کے پہلے حصہ کی دفعہ ۶
مین لکھتے ہین پہلے مسیحیون کو پھیلانے کی فکر تھوڑی تھی اور نہ دے اسے
قلبسیا کے حال کی کچھ کتاب یا دداشت رکھتے تھے بلکہ ظلم و تعدی کی
یادداشت کرکے اپنی اوقات صبر و فروتنی سے بہ مشکل کاٹتے تھے پہلی دو
صدی اول کے بیان حال مین تیسرے باب کے پہلے حصہ مین لکھتے ہین
اوس زمانہ مین مسیحی بیشتر غریب اقوام اور اوسط اور ادنی اور کمتر اشخاص سے
تھے اونکی کثرت کی یہہ بھی ایک وجہ تھی اور اسی سبب سے اونہون نے زیادہ
شہرت نہین پائی اور تواریخون مین مذکور کم ہوا کیونکہ نیچ قوم ہمیشہ اوون سے
زیادہ ہوتی ہے اور لوگ اونکی خبر تھوڑی لیتے ہین بلکہ مؤرخون کی کتابین
اشخاص نامور اور اہل حشمت اور مقدور اونکے حال مین لکھی جاتی ہین انتہی
اور نقل عبارت مارنصاحب کی فصل دوسرے مقدمہ مین گذری کہ اوسمین
صاف مصرح ہے کہ قدماء اول صدی کو تنقید روایات کی نہتی **فصل**
دوسری اس امر کے بیان مین کہ عہد جدید مین بھی مثل عہد عتیق کی ایک علماء
کے اقرار کے موافق الحاق اور نقصان تعقیبی پایا جاتا ہے اور اسکے شواہد سنیے اول یہہ کہ در متی
باب ۲۷ متے مین موافق نسخون حال کے یون ہے ہنہ یہ ۱۸۴۲ اور اوسنے سلیب
کھینچ کر اوسکے کپڑون پر چٹھی ڈالکے بانٹ لیے تاکہ جو نبی کے معرفت کہا گیا تھا
پورا ہو کہ اونہون نے میرے کپڑے آپسمین بانٹ لیے اور میرے کرتے پر چٹھی ڈالی

پس یہہ فقرہ تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تہا الخ یقیناً الحاقی ہے ہارسلب
اپنی تفسیر کی دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۱ مین لکہتا ہے کہ یہہ
فقرہ یونانی کے ایکسو اکسہٹہ نسخون اور سریانی ترجمہ کے سب نسخون
خطی اور بعض نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ عربیہ کے سب نسخون خطی اور
اکسفورڈ نسخہ مطبوعہ مین جو بشپ والٹن کی پالی گلاٹ مین چہپا ہے اور ترجمہ فارسی
پالی گلاٹ مین متروک ہے اور اسیطرح ترجمون کاپٹک اور سہاڈک
اور اتھیوپک اور پرانے روسی کے سب نسخون خطی اور اکثر نسخون مطبوعہ
مین اور اکثر نسخون خطی اور مطبوعہ لاطینی اور بہت نسخون پرانے اٹالک مین
متروک ہے اور کریزاسٹم اور طیطوس بسٹری اور یوتہی میس اور تہیوفلیکٹ
اور اُوریجن اور پرانے مترجم لاطینی ارینی نیس اور آگسٹائن اور جیرون کوس نے
جب اسکو رد کا حوالہ دیا ہے اونکے حوالون مین بہی یہہ فقرہ متروک ہے
اور یہہ فقرہ کسینے ورسس ۲۴ باب ۱۹ انجیل یوحنا سے لیکر الحاق کر دیا ہے
گریس بیک نے اچہا ہی کیا جو اسکو قطعی جہوٹا سمجہہ کر چہوڑ دیا انتہی دیکہو
یہہ جملہ صاف الحاقی ہے اور اونکے مفسر محقق بہی الحاقی کہتے ہین اور گریسن بیک نے
جو اسکو جہوٹا الحاقی سمجہہ کر نکالدیا تہا اوسپر ہارسلب صاحب نے تعریف کی کہ اسنے
اچہا کیا دوئم یہہ کہ باب پانچوین نامہ اول یوحنا مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ عیسوی کے ترجمہ مین
جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح قدس اور یہ تینون ایک ہین

۸ اور تین ہین جو زمین پر گواہی دیتے ہین روح اور پانی اور لہو اور ان تینوں کا
ایک مضمون ہے انتہی اور دونون درسونمین کسی عیسائی نے خلاف واقعہ
بواسطے اثبات مسئلہ تثلیث کے اسقدر جو آسمان پر گواہی دیتے
ہین باپ اور کلام اور روح قدس اور یہ تینون ایک ہین اور تین ہین
جو زمین پر بڑہا دیا ہے اور اصل مین اتنی عبارت تہی کہ تین ہین جو گواہی
دیتے ہین روح اور پانی اور لہو الخ یہ لہو اپنے عقیدہ کے لیئے اپنی طرف سے
ایک عبارت گہڑکے اوسکو کلام اللہ کہنا کیا بڑے جرأت حضرات مسیحیون
کی ہے مارٹن صاحب اپنی تفسیر جو تہی جلد کے صفحہ ۴۵ مین لکہتا ہے کہ
اس فقرے کی بابت علماء مین ہمیشہ سے بحث ہے اور ہنوز فیصلہ
نہین ہو چکا گو اب جمہور محققین بیبل اوسکو جعلی سمجہہ کر چہوڑ دیتے ہین انتہی
بعد اسکے قریب پانچ صفحہ کے مین دلائل متنازعین کے تفصیل کے ساتہہ
دو قدح کے اپنی طرف سے نقل کر کے دوبارہ بطور خلاصہ کے دہراتا ہے
اور اوسی خلاصہ کا ہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین خلاصہ نقل ہوا ہے اسلیئے
ہم اوسی تفسیر کی عبارت کا ترجمہ نقل کر دیتے اور وہ یون ہے مارٹن فریقین
کے دلائل لکہہ کر پہر دہراتا ہے کہ اوسی دہرائی کا خلاصہ یہہ ہے کہ جو لوگ
یہ دوسرے اس جملہ کے کہتے ہین اول یہہ کہ یہ فقرہ کسی یونانی نسخہ مین جو
دسویں صدی کے قبل کا لکہا ہوا ہو نہین پایا جاتا دوسرے یہہ کہ پہلے نسخون

مطبوعہ مین جو بہتر سے بہتر تحقیق کے ساتہہ چھپے تہے نہین پایا جاتا یہہ
سیوم یہہ کہ کسی پرانے ترجمہ مین سوای لاطینی کے نہین پایا جاتا چہارم
یہہ کہ اکثر پرانے نسخون خطی لاطینی مین بہی نہین پایا جاتا پنجم یہہ کہ اسکا الا
قدما مشایخ اور مورخون کلیسیا سے نہین لیا ششم یہہ کہ کسی مشایخ لاطینی
نے بہی حوالہ اسکا نہین لیا ہفتم یہہ کہ مصلحین پروٹسٹنٹ نے اسکو
چہوڑ دیا ہے یا اسپر شان شبہ کا کر دیا ہے اور سچے کہنے والے اس جملہ
کے کہتے ہین اول یہہ کہ پرانے ترجمہ لاطینی اور بہت نسخون لاطینی ولگیٹ
مین پایا جاتا ہے دوم یہہ کہ وہ کتاب عقاید یونانی اور اداب نماز کلیسیا یونانی
اور اول والی کتاب نماز کلیسیا لاطینی مین پایا جاتا ہے اور بعض قدما مشایخ
لاطینی نے اوسکا حوالہ لیا ہے اور تینون دلیلین مخدوش ہین اور گواہی
اندرونی سے ہونے کی یہہ ہے اول ربط جملہ کا دوم قاعدہ نحویہ سیوم شرف
تعریف کا چہارم مشابہت محاورہ اوسکے کے محاورہ یوحنا سے اور وجہ جزئی
ہونے اوسکے کے نسخہ مین ممکن ہے کہ یون بیان کیجاوے کہ اصل کے دو نسخے
ہون یا یون ہوا ہو کہ وقت کم ہونے نسخون کے اوائل مین فریب یا تغافل کاتب سے
یہہ امر ہو گیا ہو یا فرقہ ایرین نے اسکو نکالدالا ہو یا وینداروں نے اسکو ایک سر تثلیث کا
سمجہہ کر نکالدیا ہو تغافل کاتب کیلا سکا سبب ہوئی ہو جیسا اور نقصوں کا سبب
ہوئی ہے گر یک مرشدون نے اون فقرون کو بہی چہوڑا ہے جو اس بحث مین تہے

اور بارن الصاف اور بیرامی سے دلائل گذشتہ پر نظر ثانی کرکے کہتا ہے
کہ یہہ جملہ جعلی سمجھہ کر چھوڑا جاوے اور کوئی سند جو سوای ایسے نسخون کے
ہے جونکی سچائی مین شبہ نہین ایسے بڑے فقرے کے داخل کرنیکو جایز
نہین کر سکتے اور موافق خیال بارنس کے کہتا ہے کہ کوئی گواہی اندرونی
کیسی ہے محکم ہو ایک انبار گواہیون بیرونی پر جو اس مطلب (یعنے جھوٹے
ہونے اس فقرے) پر مین غالب نہین آسکتے انتہی دیکھو موافق تصریح
ہنری اور اسکاٹ کے بارنصاحب نے دلائل طرفین کو انصاف اور بیرائی
سے نظر کرکے حکم کیا کہ یہہ فقرہ جعلی ہے اور مخالفون کے دلائل مین جو خاک
دھول کچھہ قوت رکھتی تھی تو وہی گواہی اندرونی تھی اوسکو بھی بارنصاحب نے
مردود ٹھہرایا اور حکم کیا کہ وہ انبار گواہیون بیرونی پر غالب نہین آسکتے اور
بعد اسکے کہ سچے کہنے والون اس عبارت جھوٹی کی نے عذر مین اسکا اقرار
کیا کہ اگلے زمانہ مین اسقدر نسخہ تھوڑے تھے کہ جعل کاتب اور جعل فرقون
باطلہ کا چل جاتا تھا تو دیکھیے کہ خدا جانے اوسوقت مین کاتبون اور
فرقون باطلہ نے اور کیا کچھہ خاک اوڑائی ہوگی اور یہہ عذر کہ دیندارون
نے اسکو ایک سر تثلیث کا سمجھہ کر نکالدیا ہوگا صاف دلیل ہے کہ حضرات
دیندار بھی دیدہ تحریف کے رہین ہین کہ مناسب وقت کے فقرے کو فقرہ
ہضم کرتے تھے اور ان حضرات دیندارون کی تحریف قصدی مین کوئی

شک نہین جیسا انشا اللہ اخیر اس فصل مین بیان کیا جاتا ہے پس دیکھیے
صدہا سال مین خدا جانے کیا تصرف ان حضرات کے ہاتھ سے یہی ہوا ہوگا
اب ہم کچھ کچھ چھوٹے ہونے اس فقرے کی دلیلون کو تقویت دیتے ہین
اور کہتے ہین کہ بلاشبہ وہ فقرہ جھوٹا ہے اسلیئے کہ ترجمہ سریانی کے جو شروع
دوسری صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور اسیطرح دوسرے ترجمہ سریانی کی جو
پانچوین صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور ترجمہ کاپٹک کے جو دوسری یا تیسری
صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور ترجمہ سہی ڈک کے جو دوسری صدی مین
ہوا ہے اور ترجمہ اتھیوپک کے جو چوتھی صدی مین ہوا ہے اور ترجمہ ارمنی کے
جو اخیر چوتھی یا شروع پانچوین صدی مین ہوا ہے اور ترجمہ عربی خطی کے اور ترجمہ پرانے روسی کے
جو نویں صدی مین ہوا ہے کسی نسخے مین یہہ فقرہ نہین پایا جاتا اور ڈاکٹر
بی گنز لکھتا ہے کہ اوسنے اوس فقرہ کو اوس نسخے سریا مین جو بہت ہی پرانا
اور ہزار برس زائد سے وہ کلیسہ ہندوستان مین تھا نہین پایا اور نہ کسی نسخے
سریا مین جو اوسنے دیکھی اور جالیس نسخون لاطینی مین نہین پایا گیا ہارنصاب
وقت نظر ثانی کے کہتے ہین کہ پچیس نسخے ان نسخون مین بہت ہی برائے ہین اور
اونکی گواہی پچیس نسخے سے بہتر ہے اتھی اور آگسٹائن جو بڑا
عالم مسیحی مذہب کا گنا جاتا ہے چوتھی صدی مین اوس کے پاس اس فقرے
لکھے ہوئے نہین سے ایک مین بھی اس فقرے کا پتا نہین اور جو آگسٹائن

فرقہ ایرین کے مقابل نہتا اگر یہہ فقرہ ہوتا تو تثلیث کے ثابت کرنیکو اسکو نقل
کرنا اور اس کلف مین نہ پڑتا کہ ورس اٹھوین پر بطور حاشیہ کے لکھتا کہ مراد یہ ہے
کہ باپ اور خون سے بیٹا اور روح سے روح القدس ہے کہ اوسے جا شید کو
رفتہ رفتہ یا رون تثلیثون نے تغیر اور تبدیل کرکے ساتوان ورس قرار
دیکر داخل متن کیا اور مارش کہتا ہے کہ اون نسخون مین جو اریانیس اور
کلیمنٹ اسکندریہ وایرے کے پاس تہے اور یقینا وے دوسری صدی کے
بعد کی لکہی نہین ہوسکتی اور اسیطرح اون نسخون مین جو اورجن کے پاس
تہے اور یقینا وے نسخے تیسری صدی کے بعد کے نہین ہوسکتے اور
اسیطرح اون نسخون مرشدون یونانی مین جو کونسل نائس مین تہے
اور وے نسخے یقینا چوتہی صدی کے بعد کے نہین ہوسکتے اور اسیطرح
ہر صدی کے نسخون مین اوس صدی تک کہ اوس صدی کے لکہے ہوئے
پرانے نسخے ہم تک پہنچے یہہ فقرہ نہ تہا اور جناب لوتہر مسلح دین کے ترجمہ جرمنی
مین یہہ فقرہ نہ تہا اور اونکی زندگی مین جتنی بار وہ ترجمہ چہپا اون سب نسخون
مطبوعہ مین وہ فقرہ ندارد ہے اور نوبت اخیر مین جو ۱۵۴۵ اپنی زندگی مین
اوس ترجمہ کو چہپوایا اور اونکی زندگی مین اوسکی طبع تمام ہوئی تہی بلکہ یہہ رہ گئی تہی
جو بعد وفات اونکے پوری ہوئی اوسکے مقدمہ مین لکہہ گئے تہے کہ کوئی شخص اس
میرے ترجمے مین تبدیلی نکرے مگر حیف کہ تب بہی محرف اپنی تحریف سے نچکے اور اونکی

وفات کو تیس ۳۰ برس نگذرنے دیئے کہ خلاف اونکی وصیت کے اس چھوٹے
فقرے کو اونکے ترجمہ مین ملادیا اور اول اول یہہ یونانی اوس ترجمہ مین واقع ہوئی
جو ۱۵۷۴ مین فرینک فارٹ مین چھپا تہا مگر ۱۵۸۳ اور بعد اوسکے جو پھر کئی
دفعہ وہ ترجمہ فرینک فارٹ مین چھپا اوس سے یہہ جملہ نکالا گیا لکن پھر جو
۱۵۹۶ اور ۱۵۹۹ ویٹبرگ مین اور اسیطرح جو ۱۵۹۶ مین ہیم برگ مین
چھپا محرفین تثلیثون نے اوس جملہ کو داخل کرلیا اور ۱۶۰۷ مین جو پھر ویٹبرگ
مین چھپا اوسمین سے یہہ فقرہ نکالا گیا بعد اوسکے اوس ترجمہ مین الحاق سے
فقرہ کا عام ہوگیا اور کالون نے اپنے ترجمہ مین گو اوسکو رہنے دیا مگر اوسپر اپنا
غصہ ظاہر کیا اور ترجمہ لاٹن مین جو منسوب بلیو جو ڈا کی طرف ہے اور ۱۵۴۴
مین اسٹی وینز نے چھاپا ہے اس جملہ کو متن سے نکالکر حاشیہ پر لکھا اور
کاسٹیلیو کے ترجمہ مین جو اول ۱۵۵۱ پھر ۱۵۶۳ مین چھپا ہے اسپر نشان
علحدگی کا بنایا گیا اور ترجمہ تنڈل صاحب مین جو اول انگریزی مین ترجمہ ہوا ۱۵۳۴ اور
مین پھر ۱۵۴۶ مین چھپا ہے اور کوردیل کی بیبل مین جو ۱۵۳۵ مین چھپی ہے اور
میتھیو کی بیبل مین جو اول ۱۵۳۷ پھر ۱۵۴۹ پھر ۱۵۵۱ مین چھپی ہے اور گرین مری
بیبل مین جو اول ۱۵۳۹ پھر ۱۵۴۱ مین چھپی اور بڑی ورنر کی بیبل مین جو اول
۱۵۴۰ پھر ۱۵۴۱ پھر ۱۵۴۹ مین چھپی اور اسیطرح اوس بیبل مین جو بتصحیح
اور اہتمام بشپ ٹان سٹل اور جیدے ۱۵۴۱ مین چھپی اور عہد جدید مین ۱۵۶۶ مین

گوال ٹیر نے واسطے سر جان چیک کے لاطن اور انگریزی مین اوسکو چھاپا اور
اسیطرح اوسمین جسکو ہل نے ۱۵۵۲ مین چھاپا اور اوس بیبل مین جو گرافن
نے اوسکو ۱۵۵۳ مین چھاپا اور اوس انگریزی بیبل مین جو ۱۵۵۶ مین رون مین چھپی اور اوس
بیبل انگریزی جو ۱۵۶۲ مین بیری سن نے لندن مین چھاپے سب کے سب ان
نسخون مین نشان شک کا اس جملہ پر بنایا ہوا تھا اور اسحاق نیوٹن حکیم مشہور نے
جو زعم انگلش مین افلاطون سے بھی بڑا ہے اس فقرے اور ایک اور فقرے کے
جھوٹے اور الحاقی ہونے پر بچاس صفحون کا ایک رسالہ لکھا ہے ایکسٹارنج
مین جو لائی پریری یوسفل نالج کے موسوم ہے اور علماء کمیٹی کی تالیف اور
لندن مین جو ۱۷۳۳ مین بحکم کمیٹی چھپی ہی مرقوم ہے کہ اسحاق نیوٹن نے ایک رسالہ
بچاس صفحون کا لکھا ہے اور اسمین دو فقرون پر نام یوحنا اور پولوس کے
درباب تثلیث کے بحث تحقیقی کی ہے اور نیوٹن صاحب خیال کرتے
ہین کہ کاتبون نے انمین تبدیلی کی ہے انتہی اسحاق نیوٹن سچ کہتا ہے کہ
کسی کاتب تثلیثی مذہب کا یہہ کام ہے کہ اپنے عقیدہ کی تائید کے لیئے اس
حرکت شنیع کا مرتکب ہو اشاید پادری فنڈر صاحب نے جو بڑے معتقد تثلیث
ہین اور اوسکے اثبات کے لیئے رطب یابس بہر طریق سے اپنی کتابون مین
کام رکھتے ہین اس فقرہ کو جعلی اور جھوٹا سمجھکر اسی واسطے نہین لیا ہوگا
کہ کوئی ناظر میرے لکھنے پر تفسیرون مین اس فقرون کو دیکھکر اور اسکی تباہت پر

۲ ایسکو نیوٹن

نہ مطلع ہو جا اور سب روز ستور میرا جوابت اثبات تثلیث اور امتناع تحریف
ہے خاک من نہ رل جا بگرا فسوس کہ ظہور ایسے فسادوں نے پہر سب اونکے
ملمعے اور اڑا دیئے اور اونکی قلعی کھول دی اور تعجب کے دافع البہتان والا
بے شرمی برت کر اسی فقرے جعلی کو اثبات تثلیث مین ذکر کرتا ہے سیوم
یہہ کہ ورس ۲۹ باب نامہ اول گرنتھیو کا موافق ترجمون حال کے یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۲ء اگر کوئی نہین کہے کہ یہہ بتونکی قربانی ہے تو اوسکی خاطر جسنے بتایا
اور دیدار یکے واسطے نہ کہاؤ کہ زمین اور اوسکی معموری خداوند کی ہے
اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۴۲ء کہ زمین و پریش ازان خداوند ہے
اور یہہ جملہ کہ زمین اور اوسکی معموری خداوند کی ہے الحاقی ہے یا نہ صاحب اپنی
تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۲۷ مین لکہتا ہے کہ یہہ جملہ کودکس اسلنڈ یا تو
اور واٹیکانوس اور گنٹابری جن سس اور باسلین سیس اور برملی اور
ہارلیانوس اور سڈلی مین اور اسیطرح سات نسخون گنتی گریسبیک
مین نہین پایا جاتا اور اسیطرح ترجمہ سریانی اور اوس ترجمہ عربیہ مین جسکو
اربی نیس نے چہاپا ہے اور ترجمہ کاپٹک اور سہی ڈک اور اتھیوپک اور ارمی
اور لاطینی ولگیٹ اور ترجمہ پرانے اٹالک مین نہین پایا جاتا تہا اور یوحانی ڈیڈ
اور ام بروسیاس ٹر اور اگسٹائن اور اسکی ورا اور بیڈ جو اس ورس کا حوالہ لیتے
ہین اس جملہ کو نہین نقل کرتے اور گریسبیک نے اوسکو یقیناً قابل الاخراج سمجہہ کر متن سے نکالدیا

اور حقیقت مین کوئی سند اس جملہ کی نہین اور فضول ہے غالبًا ورس ۲۰ سے
لیکر ملایا گیا انتہی دیکھو یہہ جملہ کسی مین ان نسخون یونانی اور نسخون ترجمون
مذکورہ بالا کے اور اسیطرح نقلون مشایخ مسیحیون مین نہین پایا جاتا اور
گریسن بیک نے بلا شبہ الحاقی سمجھکر نکالدیا اور ہارنصاحب اسکو الحاقی اور
بے سند اور فضول بتلاتا ہے اور ترجمہ عربیہ ۱۶۷۱ء اور ۱۸۳۱ء مین نہین پایا جاتا
بلکہ اوسمین ورس مذکور فقط اسقدر ہے فان قال انسان هذه
ذبیحة الاوثان فلا تاکلوا من اجل القائل لکم ومن اجل البینة
چہارم یہہ کہ ورس آٹھوان باب ۱۵ رہوان متے کا نسخون حال مین یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۲ء کیونکہ ابن ادم سبت کا ہی خداوند ہے اور لفظ ہی کا اس
عبارت مین بلا شبہ الحاقی ہے ہارنصاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۲
مین لکھتا ہے کہ یہہ لفظ ستاسی نسخون خطی اور بہت سے نسخون مطبوعہ
مین اور ترجمہ سریانی اور عربی مین اور فارسی بالی گلاٹ بشپ والٹن
مین اور ترجمہ کاپٹک اور برائے روسی اور ترجمون آٹالک مین نہین پایا جاتا
اور ٹرٹیل ین اور سائپرین اور ارجن اور کریزاسٹم اور یوتھی میس اور
تھیوفلکٹ نے جو اس ورس کو اپنے حوالون مین نقل کیا اس لفظ کو نہین لیا
وہ ورس ۲۸ باب ۲ مرقس یا ورس ۵ باب ۶ لوقا سے الحاق کیا گیا ہے
اور گریسن بیک نے خوب کیا جو اس لفظ الحاقی کو نکالدیا انتہی دیکھو یہان ہی صفحہ

اس لفظ کو الحاقی مانکر تعریف گریس بیک کی کرتا ہے کہ اوسنے خوب کیا پنجم
یکہ ورس ۳۵ باب ۱۲ متے کا موافق نسخون حال کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء
اچھا آدمی دلکے اچھے خزانے سے اچھی چیزین نکالتا ہے الخ لفظ دل کا اس عبارت
مین الحاقی ہے ہارنصاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۰ مین لکھتا ہے کہ
یہہ لفظ ایکسو سات نسخون خطی اور بہت نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ عربی اور فارسی اور پرانی
روسی اور انگلو سکسنی اور پرانی اتالک اور لاطینی ولگیٹ مین نہین پایا جاتا
اور اُرجن اور مصنف مباحثہ نے جو مقابلہ فرقہ مارسیونی کے لکھا گیا اور
گریگری نازین زن اور گریگری نسہ اور کریزاسٹم اور تھیوفلکٹ اور سائرن
اور پلیری اور لوسی فر اور ایم بروسیاسٹر نے جو اس ورسس کو اپنے حوالون
مین نقل کیا اس لفظ کو نہین لیا اور یہہ لفظ ورس ۴۵ باب ۶ لوقا سے الحاق
ہوگیا ہے انتہی دیکھو یہان بھی ہارنصاحب اقرار الحاق اس لفظ کا کرتے ہین اور
ترجمون انگریزی رومن کاتلک اور اسیطرح ترجمہ فارسیہ ہنری مارٹن اور عربیہ
سنہ ۱۸۳۱ مین اب تک یہہ لفظ متروک ہے فارسیہ ۱۸۴۲ء امرد شائستہ از خزانہ سابقہ
خود شیاء شائستہ را بیرون میآرد الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ء الانسان الصالح من کنز
الصالح یخرج الصالح الخ ششم یہہ کہ ورس ۵۹ باب ۶ یوحنا کا نسخون حال مین
یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء تب اونہون نے پتھر اوٹھائے کہ اوسپے ماریں پر یسوع نے
اپنے تئین پوشیدہ کیا اور ہیکل کے بیچ مین ہوکے ہیکل سے نکلا اور یون چلا گیا الخ

اور تیے الفاظ اور اونکے بیچمین ہوکے اور اسیطرح تیے الفاظ اور یون جلا گیا
الحاقی ہین اور سب ترجمون انگریزی رومن کاتلک مین انکا وجود نہین اور وے انکو
الحاقی بتلاتے ہین اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۶۷۱ اور سنہ ۱۸۳۱ مین بہی متروک ہین اور عبارت

اوسکی یون ہے فاخذوا حجارة ليرجموه فاما يسوع فتوارى وخرج
من الهيكل یعنے تب اونہون نے پتہر لیئے تاکہ اوسپے ماریں پر یسوع چہپ گیا
اور ہیکل سے نکلا ہفتم یہہ کہ درس ۱۳ باب ۶ تیے کا موافق نسخون حال کے
یون ہے ہذہ سنہ ۱۸۴۲ اور ہمین آزمایش مین نہ ڈال بلک بدی سے بچا کیونکہ
بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے امین انتہی اور اسمین نہ جملہ
کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے الحاقی ہے اور رومن
کاتلک اسکو الحاقی بتلاتے ہین اور ترجمہ لاطینی اور سب انگریزی ترجمون
رومن کاتلک مین نہین پایا جاتا اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۶۷۱ و سنہ ۱۸۳۱ مین نہین اور

عبارت اس ترجمہ کی یون ہے ولا تدخلنا فی التجارب ونجنا من الشریر امین
اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ و سنہ ۱۸۴۴ مین جو مطبع بابیٹست مشن کے اندر کلکتہ مین چہپی ہے
اس جملہ پر نشان حلدگی کا کیا گیا وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ
۱۸ مین لکہتا ہے کہ درس ۵۹ باب ۹ یوحنا مین تیے الفاظ اونکے بیچ مین سو کی
اور یون جلا گیا الحاقی ہین اور ہیتسنا نے لکہا ہے کہ تیے لفظ بہت پرانے نسخون مین
پائے جاتے ہین مگر مین موافق رایے اراسمس کے جانتا ہون کہ تیے الفاظ اونکے

بیچین ہو کی ورس ۳ باب ۴ لوقا سے لیئے گیئے ہین اور کاتب نے حاشیہ پر لکھے
ہوئے دیکھہ کر اونکو غلطی سے متن مین داخل کر دیا ہے اور بے الفاظ اور
یون چلا گیا کسیے واسطے ربط دینے اس باب کے باب دوسرے سے ملانے
ہین اور مین اس خیال مین فقط اس جہت سے نہین پڑا کہ کریزاسٹم اور آگسٹان
نے اس جملہ کا ذکر نہین کیا بلکہ اسواسطے بہی کہ وہ غالبًا بے ربط ہے کیونکہ
جب وہ پوشیدہ ہو گیا تہا تو پہر اونکے بیچین سے ہونے کیا نکل گیا اسطرح
بیضا جہکڑا کرتا ہے اور اوسکے معتقدین نے جو ۱۵۶۱ اور ۱۵۶۲
اور ۱۵۷۷ اور ۱۵۷۹ مین ترجمہ انگریزی چہاپا موافق اوسکے قول کے
ان لفظون کو گرا دیا تہا مگر بعد اوسکے ۱۵۸۰ اور ۱۵۸۳ مین پہر ان لفظون
کو داخل کر لیا اور ورس ۱۳ باب مذکور مین یہہ جملہ کیونکہ بادشاہت
اور قدرت الخالقی ہے اور ارارمس نے اوسکو ناپسند کیا اور آمیز
کہا ہے کہ یہہ ٹکڑا تو بیچ جوڑا گیا ہے معلوم نہین کہ جوڑنے والا اسکا کون ہے
اور لارن شش ولا نے بسبب متروک ہونے اس جملہ کے ترجمہ لاطینی پر
اعتراض کیا تہا اور اوس اعتراض پر بلنجر اوسکو ملامت کر کے کہتا ہے
کہ تعجب ہے کہ لارن شش ولا بلا دلیل کہتا ہے کہ کلام خداوند سے یہہ جملہ کٹ گیا
بلکہ اوسکو چاہیئے تہا کہ لعنت ملامت اون پر کرے جنہون نے بے لحاظی سے اس
اپنے کہنے کو نماز خداوند کا ملا دیا ۔ شتم ۔ کہ ورس ۳ باب ۲ یوحنا سے

درس ۱۱ باب یوحنا تک الحاقی ہین اور اراسمس اور کالون اور بیضا اور گروشس
اور لیکلرک اور وسٹین اور سملر اور شلز اور موسس اور ہین لین اور
پالس اور شید اور اور علما جنکا ذکر دلفی نس اور کوجر نے کیا ہے سچائی
ان درسون کی نہین مانتے تھے اور بہت پرانے ترجمون مین جو مختلف
زبانون کے ہین یہ درس نہین پائے جاتے اور کریزاسٹم اور تھیوفلکٹ
اور نونس نے جو تفسیرین انجیل یوحنا پر لکھی ہین اون مین ان درسونکی
شرح نہین کی اور نہ اور جا حوالہ ان درسونکا لیا ہے اور ٹرٹیل ین اور سائپرین
نے جو رسالے زنا اور عفت کے باب مین لکھے ہین ان درسون سے تمسک
کہین نہین پکڑا اور یہ درس اگر اونکے نسخون مین ہوتی تو یقینا انکو
سند مین ذکر کرتے اور وارڈ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۰ مین لکھتا ہے
کہ بعض قدمانے شروع آٹھوین باب یوحنا پر شبہ کیا ہے اور اراسمس صاحب
موافق قول ڈاکٹر مل وغیرہ کے حامی سچائی ان درسون کی ہو کر جلد
چوتھی اپنی تفسیر کے صفحہ ۱۳۱ مین بطور حاشیہ کے یون لکھتے ہین کہ کوئی
سچائی کی ان درسون کے حقیقین ہے گو وہ بہت ہی پرانے ترجمون مین
نہین پائی جاتی اور نہ حوالون کریزاسٹم اور تھیوفلکٹ اور نونس مین اور نہ
اونکی تفسیرون مین ان درسون کی شرح ہے اور نہ ٹرٹیل ین اور سائپرین
نے اپنے رسالون مین جو باب عفت اور زنا کی لکھی ہین ان درسون سے

سند پکڑی ہے حالانکہ ان کو بہت حاجت طرف ان ورسون کی
تھی اگر اونکے نسخون مین موجود ہوتی لیکن یہہ بھی بہت نسخون مین کہ
گریس بیک نے قریب اسّی کے گنی ہین پائی جاتی ہین مگر بہت اختلاف
عبارت کے ساتھہ اگر اصل نہوتی تو کسطرح ان نسخون مین داخل ہوجاتی
علاوہ اسکے کوئی امین ایسی بات نہین کہ چلن مسیح علیہ السلام کے خلاف
پڑے بلکہ اونکی بردباری اور فیاضی اور غیرہی کے مناسب ہے اور گستان
نے انکی تصدیق کرکے وجہ چھوٹ جانے کی نسخون مین یہہ بیان کی کہ کاتبون نے
یہہ سمجھہ کر کہ کوئی خداوند کو بسبب چھوڑ دینے خطا والی عورت کے الزام نہدیے
ان ورسون کو چھوڑ دیا ہے مگر یہہ وجہ کچھہ نہین اسلیئے خداوند بموجب اپنے
اظہار کے دنیا کو سزا دینے نہین آیا پس اسی کی موافق تدارک کرنا چاہیے
دویم یہہ کہ یہہ حکومت مخالف اوس ادب کی ہی تھی جو خداوند در باب اطاعت
حکام کے رکھتا تھا انتہی کہتا ہون مین کہ اس مصنف نے یہہ تو تسلیم کیا کہ یہ
ورس بہت پرانے ترجمون اور تفسیرون کریراسٹم اور تھیوفلکٹ اور
نونس مین اور اسیطرانکے حوالونمین اور رسالون ٹرٹیل ین اور سائی پرین
مین نہین پائی گئی اور اگستان کے وقت مین بھی نسخون مین متروک
تھے کہ جو اوسنے وہ توجیہ کی کہ ہارن نے اوسکو مردود ٹہرایا مگر اوسکے اقرار سے
موافق اسقدر ثابت ہے کہ جو تھی ہی صدی مین یہہ ورس متروک تھا اور ہم

کاتبون کا اوس صدی اور پہلے اوس صدی کا ایسا تہا کہ قریب بارہ
ورسون کے برابر کرتا تہا پس جب تواتر لفظی ان کتب کا نہین تو دیکہیے ایسے
وہمونسے نوبت کہانتک پہونچی ہوگی اب دلیل سچائی کی ہا رنصر کے
نزدیک دو ہین اول یہہ کہ قریب اسی نسخون من پائے گئے دوم یہہ کہ
انمین کوئی بات مخالف چال چلن مسیح علیہ کے نہین کہتا ہون کہ دونون
دلیلین مخدوش ہین کیونکہ دلیل اول مین خود اقرار کرتے ہین کہ ان نسخونمین بہی
بہت اختلاف عبارت کے ساتہہ پائی گئی پس یہہ بڑا اختلاف ایک
دلیل اصل نہونے ورسون کے ہے ظاہرا عیسائیونمین یہہ روایت ہوگی
کہ اوسکی موافق بعض بعض ذی علمون نے اپنے نسخون کے حاشیہ کے
اوپر بطور حاشیہ کے اپنی طرف سے عبارت بنا کر لکہدی ہوگی کہ رفتہ
رفتہ بعض کاتبون نے جو ان نسخون سے نقل کیا اوس عبارت حاشیہ کو
متن مین داخل کرلیا اور یہہ بات اسجا کوئی نئی نہین کیونکہ انکے علما کے اقرار
کی موافق بہت جا عہد عتیق اور جدید مین حسن دیانت ان کاتبونسے ایسا
کچہہ ظہور مین ایا ہے اور چال چلن مسیح کی مخالف نہونے سے کہان اصالت
لازم آتی ہے ہنسم یہہ کہ ورس ۳۱ باب لوقا کا نسخون مطبوعہ
مین یون ہے عربیہ ۱۸۳۱ء فقال الرب من اشبه اناس هذا الجيل الخ
فارسیہ ۱۸۴۳ء حضرت فرمود کہ من استخاص این طبقہ را بچہ تشبیہ کنم الخ

اور خداوند نے یہہ بھی کہا ہین اس زمانہ کے لوگونکو کس سے تشبیہ دون الخ
اور سب نسخے ترجمہ انگریزی مہری کے اسکی موافق ہین اور یہ الفاظ اور
خداوند نے کہا الحاقی ہین اور مترجم ہندیہ ۱۸۴۱ء والے نے اس الحاق مین
بھی اپنی طرف سے لفظ یہہ بھی کا بڑہا دیا ہے اور نئے ترجمہ انگریزی رومن کاتلک
مین جو ۱۸۳۶ء مین لندن مین چھپا ہے بطور حاشیہ کے یون مرقوم ہے کہ یہہ
ورس نسخون مطبوعہ مین یون شروع ہوتا ہے اور خداوند نے کہا الخ
اور یہ الفاظ بہت نسخون مین نہین پائے جاتے اور اچھے محققون نے
رد کیے ہین انتہی اور مترجم ہندیہ ۱۸۴۲ء والے نے اچھا کیا کہ ان لفظون کو
بالکل نکال پھینکا اور شروع ورس کا یون کیا پس اس زمانے کے لوگونکو
کس سے نسبت دون الخ دہم یہہ کہ ایک سارا جملہ مابین ورس ۳۳
و ۳۴ باب ۲۱ لوقا مین اور گیا ہے مارنصاحب جو تہی جلد کے صفحہ ۴۷۸
مین لکھتا ہے ایک پورا جملہ مابین ورس ۳۳ و ۳۴ باب ۲۱ لوقا مین گر گیا ہے
اوسکو ورس ۳۶ باب ۲۴ متے یا ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس سے بڑہانا چاہیئے
تاکہ لوقا اور انجیل نویسون کے موافق ہو جاوے پھر حاشیہ مین لکھتا ہے
کہ اس بڑہے نقصان متن لوقا سے تمام محققون اور مفسرون نے
چشم پوشی کی تہی یہان تک کہ ڈاکٹر ہیلز نے اوسپر توجہ کی انتہی دیکھو
اسپر مفسر اقرار کرتا ہے کہ سارا جملہ اوڑ گیا ہے اور متے اور مرقس سے لیکر

بڑھا دو اور اسیطرح کے نقصان اور زیادتی عہد جدید کے کتابون مین اوجا
ہی کثرت سے ہوئی ہے کوئی کہان تک لکھے اس لیئے اس فصل کو قول
ارپضاحت پر ختم کر دیتے ہین ہارنصاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۲۱
مین لکھتا ہے بہت سے اسطرح کے الحاق بسبب خیالی اصلاح کے
اعمال حواریین مین اور جہان کوئی حال مکرر ذکر ہوا ہے واقع ہوئے ہین
کاتبون نے اور اپنے زائد مترجمون نے ذکر نا قص مین دوسری جا سے لیکر
ملا دیا ہے اور اس کیفیت کے بیان مین زائد نمونے بیان کرنے بیفائدہ
ہین اور کفایت کرتا ہے مقابلہ کرنا بیان ایمان لانے پولوس کا جو لوقا نے
باب نوین مین ذکر کیا ہے اوس بیان کے ساتھہ جو باظہار پولوس کے
باب ۲۲ و ۲۶ اعمال مین منقول ہے اور مقابلہ کرنا دونون حال ایمان لانے
قرنیلیوس کا جو باب دسوین اور گیارہوین اعمال مین بیان ہوئے ہین انتہی
دیکھو مترجمون کی اصلاح گو ترجمون مین تھی مگر کاتبون کی اصلاح نے متن کے
نسخون مین بھی دخل پایا اور کاتبونکی کیا شکایت کرین کہ سلف مین
حضرات مسیحی بھی جو بڑے دیندار کہلاتے تھے ہر فرقہ سے واسطے
دفع اعتراض دوسرے فرقہ کے یا اثبات اپنے دعوی کے بمقتضاے
کمال دیانت اور دینداری کے انجیل مقدس کے ورسون مین تحریف کیا
کرتے تھے اور تحریف ان حضرات دینداردن کی علاوہ تحریف ملحدون

اور کاتبونکی تہی مارٹن صاحب اوسی صفحہ مین لکہتا ہے کہ بلاشبہ بعضی
خرابیان قصداً اونہون نے بہی کی ہین جو دیندار کہلاتے تہے اور بعد
اونکے وہی خرابیان ترجیح دی جاتی تہین تاکہ اپنے دعوی کو قوت دین
یا اپنے سے کسی اعتراض کو دفع کرین اور یہہ جو اس بنیاد اختلاف
عبارت کو کسی نے کم معلوم کیا ہے اسلیئے ہم دو تین نمونون کو فاف کی
کتاب سے جسمین اختلاف عبارتونکا بیان ہے ذکر کرتے ہین مثلاً ورس ۳۲
باب ۱۳ مرقس مین بعضے الفاظ اوڑ گئے ہین اور ابنروس کہتا ہے کہ بہت
نسخونمین جو میرے وقت مین رایج ہین وے الفاظ چہوڑ دیے گئے کیونکہ
وے الفاظ مسئلہ ایرین کی تائید کرتے تہے اور ورس ۳۵ باب پہلے
لوقا مین بعضے الفاظ واسطے دفع شبہ یوٹی کینس کے جو ہوئے دو طبیعتون
کے مسیح علیہ السلام مین انکار کرتے تہے ترجمون سریانی اور عربی اور فارسی
اور حبشی اور اور ترجمون اور بہت سے حوالے مرشدون مین بڑہائے
گئے ہین اور ورس ۴۳ باب ۲۲ لوقا کو نسخے اسکندریانوس اور بعض اور نسخونمین
جہوڑا گیا اسلیئے بعض دیندار عیسائیون نے خیال کیا کہ قوت دینی فرشتہ
کے خداوند کو بسبب نقصان درجہ الوہیت خداوند کا ہے اور ورس ۵ باب ۱
نامہ اول کرنتہیون مین لفظ بارہ کو گیارہ کے ساتہہ بدل ڈالا تاکہ اوسے الزام
جہوٹ کا نہ لگے جو ہر شخص جانتا ہے کہ یہان جز بجای کل کے رکہا گیا اور ورس ۱۸

باب اول متی مین اس لفظ کو اوس سے پہلے لڈوے سمستر ہووین اور رس
مین یہہ لفظ پہلا قصداً اوڑا گیا تا کہ کومی بقا، دوشیزگی مریم علیہا السلام پر
ہمیشہ کے لیئے شبہ نکرے انتہی **فصل** تیسری اس امر کے بیان مین
کہ تحریر انجیل نویسون کی سہو اور وہم سے خالی ہین اور اکثر جا اونکی روایتو مین
ایسا اختلاف ہے کہ بہت تاویل بعید سے کچھہ توافق پیدا ہوتا ہے اور اسجا
بطور نمونہ کے چند شواہد لکھے جاتے ہین شاہد اول یہہ کہ باب اول متی مین جو
بمنزلہ بسم اللہ انجیل متی کی ہے کئی جا سہو صریح واقع ہوا ہے کہ حضرات
مسیحی اونمین تاویلین بعید بعید کرتے ہین اوّلاً در رس ۱ باب اول کا یون ہے
ہندہ عشہ ۱۸۴۲ پس سب پشتین ابرہام سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور
داؤد سے اوس وقت تک کہ بابل کو اوٹھہ گئے چودہ پشت ہین اور بابل کو
اوٹھہ جانے سے مسیح تک چودہ پشت ہین انتہی اسکے موافق معلوم ہوتا ہے
کہ اوپر کے بیانمین تین قسمین ہین اور ہر ایک اونسے چودہ پشتون پر اسطرح
شامل ہے کہ ابراہم سے داؤد تک چودہ اور داؤد سے بابل کو اوٹھہ جانے
تک چودہ اور بابل کے اوٹھہ جانے سے مسیح تک چودہ اور ہم اگر اوس بیانمین
جسطور جناب نے لکھا ہے غور کرین تو معلوم ہوتا ہے کہ قسمت اول مین
چودہ پشتین جب ہوتی ہین اگر داؤد داخل ہون ورنہ چودہ ہوتی ہین اور ظاہر ہے
کہ جب داؤد قسمت اول مین داخل ہوکے ایک پشت محسوب ہوے تو قسمت دوم

مین داخل محسوب ہونگے اور یہہ قسمت سلیمان علیہ السلام سے شروع
اور یوکینا پر ختم ہو گی اور یوکینا اس قسمت دوم مین داخل مانا جاویگا تاکہ جو
پشتین پوری ہون اور جب یوکینا اس قسمت مین داخل ہوا تو قسمت سیوم
سے خارج ہوگا اور قسمت سیوم شلتیئل سے شروع ہوگی مگر اس قسمت
مین ہرگز جو رہ پشتین نہین ہوتین ملاک اگر مسیح کو داخل مانو تیرہ ورنہ بارہ
ہوتے ہین ثانیا ورس ۱۱ یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور اسا سے یہوشافط
اور یہوشافط سے یورام اور یورام سے عوزیا پیدا ہوا فارسیہ سنہ ۱۸۱۶
و سنہ ۱۸۴۱ و سنہ ۱۸۴۲ واسی بدر یہوشافاط و یہوشافاط بد
یورام و یورام پدر عوزیا عربیہ سنہ ۱۷۷۱ و سنہ ۱۸۲۱ و سنہ ۱۸۳۱ و اسا ولد یوشافاط
و یوشافاط ولد یورام و یورام ولد عوزیا اور ترجمے انگریزی مہری فرقہ پروٹسٹنٹ
کے اور اسی طرح انگریزی ترجمہ رومن کاتلک کے انکی موافق ہین اور اسمین
دو سہو ہین ایک یہہ کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عوزیا بیٹا یورام کا ہو حالانکہ
وہ پڑپوتے کا بیٹا ہے نہ بیٹا اور تین پشتین بسبب سہو کے جنانچہ سے چھوٹ
گئین ہین احذیاہ یواس امصیاہ باب سیوم کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲
۱۱ اوسکا بیٹا یورام اوسکا بیٹا احذیا اوسکا بیٹا یواس ۱۲ اوسکا بیٹا
امصیاہ اوسکا بیٹا عزریاہ اوسکا بیٹا یوتام فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ ۱۱ و یورام پسر
احزیاہ پسر عتلیا و یواش پسر ۱۲ امصیاہ پسر عزریاہ پسر یوتام پسر

عربیہ سنہ ۱۱۸۳۱ ابن یوستا فاط یورام ابن یورام احزیاہو ابن احزیاہو
یواش ۱۲ ابن یواش امصیاہو ابن امصیاہو عزریاہو ابن عزریاہو نام اور ترجیے انگریزی کے کوئی
سب اسکی موافق ہین اور تینون بادشاہ ہوئے ہین اور ہر ایک نے اپنے باپ سے میراث
سلطنت کی پائی ہے منجملہ انکے ایک سر اضنیاہ نے سلطنت کی اور حال اوسکا باب ۱۴ میں
کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲ کتاب ۲ اخبار الایام مین مرقوم ہے اور یوتام نے چالیس برس سلطنت کی اور
حال اسکا باب ۱۵ کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲۷ کتاب دوم اخبار الایام مین مرقوم ہے اور امصیاہو نے ۲۹ برس سلطنت
کی اور حال اوسکا باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲۵ کتاب ۲ اخبار الایام مین مرقوم ہے
اور اونکے چھوڑ دینے کی کوئی اچھی توجیہ نہین دوسرا یہہ کہ سہو سے عزریاہ کی جا
عوزیاہ لکھا گیا کیونکہ نام اوسکا عزریاہ ہے نہ عوزیا جیسا ۱۲ برس
باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین مرقوم ہے اور نقل اوسکی کذلک اور اسیطرح
۱۲ برس ۱۴ باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین مین مصرح ہے تاتنا ۱۲ برس لابون ۱۲ ہفتہ یہہ
اور یوشیا سے یوکینیا اور اوسکے بھائی جسوقت بابل کو اوٹھ گئے یہہ ہوئے
فارسنہ ۱۸۴۲ یوشیا پدر یوکانیا و برادر انش در زمان انتقال ببابل است اور
اسمین بھی دو سہو ہین ایک یہہ کہ یوکینیا یوشیا کا پوتا ہے نہ بیٹا بلکہ وہ
بیٹا ہے یہویاقیم بن یوشیا کا ہے اور یہویاقیم نے بھی گیارہ برس سلطنت کی
ہے جیسا کہ باب ۲۳ کتاب ۲ سلاطین مین مصرح ہے پس سہو انام اسکا رہ
گیا ہے دوم یہہ کہ کوئی بھائی یوکینیا کا نہ تھا البتہ اوسکے باپ کے تین بھائی

رابعا ورس ۱۲ یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور بابل کو اوٹھہ جانے کے بعد یوکینا سے
شلتیل اور شلتیل سے زوربابل پیدا ہوا انتہی اور اسمین بھی ظاہرا
سہو ہے اسلیئے کہ زوربابل سلتیائیل کا بیٹا نہین بلکہ اوسکا بھتیجا اور
فدایا بن یوکینا کا بیٹا ہے خامسا ورس ۱۳ یون ہے ہندیہ مذکورہ اور
زوربابل سے ابیود اور ابیود سے ایلیاقیم اور ایلیاقیم سے عازور پیدا ہوا
انتہی اور اسمین بھی ظاہرا سہو ہے کیونکہ ابیود نامی کوئی بیٹا زوربابل کا
کتابون عہد عتیق سے ثابت نہین ہوتا اور اب موضع ۳ و ۴ و ۵ کی سند
باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء ۱۵ ایوسیاہ کا پہلوٹا یوحنا
دوسرا یہویقیم تیسرا صدقیا جوتہا سلوم ۱۶ اور نبی یہویقیم اوسکا
بیٹا یکانیاہ اوسکا بیٹا صدقیاہ اور نبی یکانیاہ اسیر ۱۷ اوسکا بیٹا
سالتی ئیل ۱۸ اور ملکرام اور فدایاہ اور سن آصار یقیاہ ہوشمع اور
ندبیاہ ۱۹ اور بنی فدایاہ زروبابل اور شمعی اور بنی زروبابل مسلم اور حنیاہ
اور اوسکی بہن سلومیہ ۲۰ اور حسوبہ اور اہل اور برکیاہ اور حسدیا یوشب
ہسد ۲۱ اور بنی حنیاہ فلتیاہ اور یسعیاہ بنی رفایاہ بنی ارنان بنی عبدیاہ
بنی شکنیاہ انتہی سادسا ورس ۵ و ۶ یون ہے ۵ اور سلمون سے بوعاز
احاب کے بیت سے پیدا ہوا اور بوعاز سے عوبید راعوث کے بیت سے
پیدا ہوا اور عوبید سے یشی ۶ اور یشی سے داؤد بادشاہ پیدا ہوا الخ اگرچہ

اسطرح تعداد پشتونکے کلام سیتے مین موافق باب دوم کتاب اول اخبار الایام
کے ہے مگر ظاہر ایہہ تعداد دونون جا مشکوک ہے اسلیئے کہ موافق دونونکے
سلمون بیٹا نحسون کا ہے اور یہہ نحسون وہ ہے جو حضرت موسیٰ کے عہد مین
سردار فرقہ یہود کا تہا جیسا ورس ۷ باب ۱ کتاب شمار اور ورس ۱ باب ۲ کتاب
اول اخبار الایام مین مصرح ہے اور یہہ راحاب وہ ہے جو ایک فاحشہ تہی
اور عہد یوشع علیہ السلام مین اوسنے دو جاسوسون بنی اسرائیل کو اپنے گہر مین
چہپا کر بچایا تہا اور حال اوسکا باب ۲ و ۶ کتاب یوشع مین مفصل مرقوم ہے
اور شائد اسی اپنے نیک عمل کی جہت سے نکاح سلمون بن نحشون مین آکر
جدات مسیح علیہ السلام مین داخل ہوئی ہو اور جو زمانہ راحاب کا قریب چودہ سو
پچاس برس کے اور زمانہ داؤد علیہ السلام کا قریب ایکہزار پچاس برس قبل
ولادت مسیح علیہ السلام کے ہے پس لازم آتا ہے کہ راحاب سے زمانہ داؤد تک چار سو برس کے عرصہ مین
کل چار پشتین گذری ہون اور یہہ ظاہرا بعید ہے اور یہود سے زمانہ
سلمون تک عرصہ قریب تین سو برس مین چہہ پشتین گذری تہین علاوہ
اسی جا عہد عتیق مین تصریح نہین کہ نکاح راحاب کا سلمون کے ساتہہ
واہوا شاہد دوم یہہ کہ لوقا نے باب ۳ اپنی انجیل مین نسب نامہ لکہا
اسمین بعض جا غلطی صریح اور بعض جا مخالفت اوس نسب نامہ سے
رکہتے ہے ذکر کیا ہے کیونکہ اولاً ورس ۳۶ مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اصالا قینان کا

قینان ارفخشد کا اور فخشد سام کا سام نوح کا نوح لامخ کا انتہی موافق اسکے معلوم
ہوتا ہے کہ صالا پوتا ارفخشد کا کیونکہ حالانکہ وہ بیٹا ہے نہ پوتا اور یوقابنے
غالباً ترجمہ یونانی سپٹواجنٹ سے یہ غلطی کہائی ہوگی اور گیارھویں باب کتاب
پیدائش میں ہرگز اس قینان کا پتا بھی نہیں لگتا اور دس ۲۴ باب اول کتاب
اخبار الایام کا یوں ہے یہ ہے ۱۸۴۲ سیم ۱۸۴۲ ملک سلم فا ۱۸۴۵ اسام
وارفکشد وشلح عربیہ ۱۸۳۱ اسام ارفخشاد شالح اور سب ترجمہ انگریزی بھی
موافق ہیں ثانیاً یہ کہ دونوں نسب ناموں میں کیا وجہ مخالفت ہے
اول یہ کہ بیٹے یوسف کو بیٹا یعقوب کا اور یوقا اوسکو بیٹا ہیلی کا بتلاتا ہے
دوم یہ کہ بیٹے مسیح علیہ السلام کو اولاد سلیمان بن داؤد سے اور یوقا
اولاد ناتان بن داؤد سے جانتا ہے سیوم یہ کہ بیٹے داؤد علیہ السلام
اسیری بابل تک سب پشتوں کو سلاطین نامدار اور یوقا بعد داؤد اور
ناتان کی سب پشتیں کمنام اور بے وقار ذکر کرتا ہے چہارم یہ کہ بیٹے
شلتسائیل کو بیٹا یوکینیا کا اور یوقا اوسکو بیٹا نیری کا اور بیٹے زوربابل کے بیٹے کا نام
ابیود اور یوقا اوسکا نام ریصا لکھتا ہے علاوہ اسکے ورس ۱۷ و ۱۹
باب کتاب اول اخبار الایام کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیٹا
زوربابل کا نہیں جسکا نام ابیود موافق تحریر بیٹے کے یا ریصا موافق
تحریر یوقا کے ہو اور شلتسائیل بیٹا یوکینیا کا ہے نہ نیری کا پس یہ سہو یوقا کا

اور یہی ہی جب تک ثابت کسی تاریخ معتبر سے نہو کہ بے شلتائیل اور زرابابل
اور ہین اور جنکو میتے نے لکہا ہے وہ ہے اور ہین پنجم سے کہ داؤد سے زمانہ
مسیح تک موافق میتے کی ۲۶ اور موافق لوقا کے ۴۱ پشتین ہوتے
ہین اور جو زمانہ داؤد کا قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے الکہ بیاس
برس تہا پس اول کے موافق قریب چالیس چالیس برس کے اور دوسری
کے موافق قریب پچیس پچیس برس کے مقابل ایک ایک پشت کی حساب
مین آتی ہین اور ان مخالفتون کے جو بلا تامل ناظر کو دونون نسب نامون مین
معلوم ہو جاتے ہین دفع کرنیکو علماء مسیحیون کی زبان پر سلفاً اور خلفاً
کچے کچے عذر طرح طرح کے زبان زد رہے ہین مگر متاخرین نے اور
عذرونکو سست سمجہہ کر اس توجیہ کو مختار کر لیا ہے جسکو صاحب جلّ
الاشکال نے صفحہ ۱۲۹ مین اسطور نقل کیا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے
میتے پہلے باب مین یوسف کا اور لوقا تیسرے باب مین مریم کا نسب نامہ
بیان کرتا ہے اور لوقا نے اس سبب سے مریم کا پشت نامہ یوسف کے
نام سے لکہا کہ یہودیون کی عادت تہی کہ جب کوئی آدمی ایسی لڑکی سے شادی
کرے کہ جسکا بہائی نہو اور اپنے باپ کی وارث وہی ٹہہرے تو اوسکا
شوہر پشت نامہ مین اسکے باپ کے بیٹے کے نام سے لکہا جائے اور اسی
جہت سے لوقا یوسف کو ہلی کا بیٹا یعنے اوسکے سسر کا بیٹا کہتا ہے

اور یہ لکھتا کہ یوسف یعقوب کا بیٹا ہے اور یعقوب اسکا حقیقی باپ تھا
پس دونون نسب ناموں مین کچھہ بھی اختلاف نہین پایا جاتا اور یہودیون
کی مذکورہ عادت توریت کی ایتونسے بھی سمجھی جاتی ہے مثلاً گنتی کے
۳۶ باب کے ۸ و ۹ و ۱۰ ایتونکو اور نحمیا کے ۷ باب کے ۶۳ آیت کو دیکھنا چاہئے
انتہی کہتا ہونمین کہ یہہ توجیہ بالکل ضعیف ہے کئی وجہ ہیے اول یہہ کہ کسی جا
عہد جدید سے صراحۃً یا اشارۃً یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ مریم علیہا
السلام اولاد ناتان بن داؤد علیہ السلام سے ہوین بلکہ باب اول
لوقا مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء ۵۱ یہودیہ کے بادشاہ ہیرود کے دنون مین
بیا کی پاریداارون مین سے ذکریا نامی ایک کاہن تہا اوسکی جورو ہارون کی
بیٹیون مین سے تہی اور اوسکا نام الیسابات تہا ۳۶ اور دیکھہ تیرے
رشتہ دار الیسابات کو بہی بڑہاپے مین بیٹا ہونیوالا ہے الخ اور ان دونون
ورسون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ الیسابات زوجہ ذکریا علیہ
السلام کی اولاد ہارون اور رشتہ دارون مریم علیہا السلام سے تہی
پس اسکی موافق غالباً مریم علیہا السلام بہی اولاد ہارون علیہ السلام سے
ہونگی نہ اولاد داؤد علیہ السلام سے علاوہ اسکے آگسٹائن لکھتا ہے
کہ اوسکے وقت مین بعض کتابین تہین کہ اونمین مرقوم تہا کہ مریم علیہا
السلام قوم لیوی سے ہین دوم یہہ کہ اگر مریم علیہا السلام کا ہونا اولاد

نا مان سے ثابت ہوتا تو کیون قدما اس توجیہ کو چھوڑ کر کیک توجیہون
جسکو متاخرین نے مردود سمجھ کر چھوڑ دیا ہے پڑتے سیوم یہہ کہ کالون
پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ جو فی الحقیقت پیشوا صاحب حل الاشکال
کا بھی ہے اپنی تفسیر مین اس توجیہ کو نقل کر کے رد کرتا ہے اور مریم علیہا
السلام کو اولاد ناشان سے نہین مانتا چہارم یہہ کہ بعد تسلیم عادت
یہود کے مطلب توجیہ کرنیوالون کا جب ثابت ہو کہ پہلے یہہ بات کسی دلیل سے
ثابت ہو کہ فی الحقیقت مریم علیہا السلام ہیلی کی ایکلوتی بیٹی تہین
اور کوئی انکا بھائی نہ تہا اور اسکا ثبوت تو محال ہے کیونکہ اب تک
کسی دلیل قطعی سے یہہ بھی نہین ثابت ہو سکتا کہ وے اولاد داؤد
علیہ السلام سے ہون چہ جایے اسکی کہ بیٹی ایکلوتی ہیلی کی ہون البتہ
اٹکلون متاخرین عیسائیون نے یہہ بات کہڑ کے نکال لی ہے اسی
سبب سے محققین نے لاچار ہو کر مان لیا کہ فی الحقیقت دونون نسب نامے
آپس مین مختلف ہین اسٹراس اپنی کتاب کی جلد اول مین لکہتا ہے
کہ جماعت محققین مثل اکہارن اور کیسر اور ہیس اور ڈیوٹ اور وی فرانور فرش
وغیرہم نے اقرار کیا ہے کہ دونون نسب نامین آپس مین مختلف ہین شاہد
سیوم یہہ کہ لوقا باب دوم مین لکہتا ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور اون
دنون مین یون ہوا کہ قیصر اوگوسطوس کا حکم نکلا کہ ہر بستی کے لوگ لکہے

لکھے جاوین ۲ اور یہہ پہلی اسم نویسی تہی جو سوریا کی حاکم قورینوس کے وقت
مین ہوئے ۳ تب ہر ایک اپنے اپنے شہر کا نام لکھانے چلا ۴ اور
یوسف بھی گلیل کے شہر ناصرہ سے یہودیہ مین داؤد کے شہر کو جو بیت
لحم کہلاتا ہے گیا اسلیئے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تہا ۵
کہ اپنی منگیتر مریم کے ساتہہ جو بیعت سے تہی نام لکھا دے اور ایسا ہوا
کہ جب وہان تہے اوسکے جننے کے دن پورے ہوئے اور وہ پہلوٹا
بیٹا جنی الخ فا رسیہ ۱۸۴۲ اور ان اوان جنین اتفاق افتاد کہ از جانب
قیصر اوگوسطس حکم شد کہ در ہمہ بلاد اسم نویسی نمایند ۲ و این نخستین
اسم نویسی بود کہ در ولایتی کرینوس حاکم شام بود شد اور ترجمہ عربیہ
سنہ ۱۵۱ اسکی موافق ہے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ
لوگوسطوس قیصر نے حکم اسم نویسی کا دیا تہا کہ ہر بستی مین کیجاوے
اور وہ قورینوس حاکم یہودیہ کے وقت مین ہوئے تہے اور اسم نویسی
مین یوسف معہ مریم علیہا السلام کے جو اون دونون حاملہ تہین بیت اللحم کو
نام لکھانے کے لیئے گیا تہا کہ وہان ولادت مسیح علیہ السلام کی ظہور مین
آئی حالانکہ یہہ غلط ہے تین وجہ سے اول یہہ کہ درس اباب ۲ تے مین ہے
کہ مسیح علیہ السلام ہیرودیس بادشاہ کے عہد مین پیدا ہوئے تہے پس
اسکی موافق اگر دونون ملک یہودیہ کا بادشاہ ہیرود تہا اور جو اوسکی

زندگی تک یہہ ملک تحت حکومت رومیون کے نہ آیا تہا تو اوسوقتمین
اوس ملک کے اندر وقوع اسم نویسی کا کہ علت اوسکے لگانا خراج کا
تہا بحکم اوگوسطوس شہنشاہ روما کے تسطرح مانا جاویے دوم یہہ
ترتیوس پندرہ برس بعد ولادت مسیح علیہ السلام کے حاکم سوریا یعنے
ملک یہودیہ کا ہوا ہے پس اوسکے وقتمین حاملہ ہونا مریم کا اور ولادت
مسیح علیہ السلام کی کیونکر متصور ہو سوم یہہ کہ کسینے قدما مورخون
یونانی اور رومی سے اپنی تاریخ مین نہین لکہا کہ اوگوسطوس کے وقتمین
اسم نویسی تمام ملک مین یا تمام سلطنت روما مین ہوئی تہی یا اوسکا
حکم اس باب مین جاری ہوا تہا اور ظاہر یہہ ہے کہ اگر ایک ان دو امرون
ظہور مین آتا تو کوئی نہ کوئی لکہتا اور جب غلطی کلام لوقا مین عجیب نہین تو
ظاہر کو کیون چہوڑا جاویے شاہد چہارم ورس ۱۹ باب ۳ لوقا مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ہیرود جو تہائی کا حاکم نے اپنے بہائی فیلپ کی جورو
ہیرودیا کے سبب الخ لفظ فیلپ کا اسجا غلط ہے اسلئے کہ ہیرودیا
ہیرود مذکور کے اوس بہائی کی جورو تہی کہ اوسکا نام بہی ہیرود تہا اور
کسی تاریخ سے نہین معلوم ہوتا کہ فیلپ کی جورو ہیرودیا ہوا ہار نصب
جلد اول کے صفحہ ۲۳۶ مین بعینہ نقل اس اعتراض کے لکہتا ہے کہ غالبًا نام
فیلپ کا غلطی کاتب سے داخل متن ہوا ہوا وسکو متن سے نکالا جاویے اور

گریسن بیک نے اس لفظ کو متن سے نکالدیا ہے انتہی اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ
مین ہے کہ لفظ فیلپ کے تغافلی کاتب سے غالبًا داخل متن ہوگیا ہو اور
اوسکو بہت نسخون خطی اور اکثر اون نسخون مین جو اول مطبوع ہوئے
ہین چھوڑدیا ہے دیکھو آرچ صاحب اور گریسن بیک اور تفسیر ہنری اور
اسکاٹ والون نے اس لفظ کی غلطی مان لی ہے اور بسبب غلطی کے
بہت نسخون خطی اور مطبوعہ مین چھوڑا گیا اور یوسیفس نے ہی اپنی
تاریخ کی کتاب اٹھارہوین کے باب پانچوین مین نام ہیرودیلکے شوہر کا ہیرودی
لکھا ہے شاہد پنجم ورس اباب ۳ لوقا مین ہے بیہودیہ سنہ ۴۴۲ اور سیناس
ابیلینی کی چوتہائی کا حاکم تہا فار سنہ ۴۴۳ اولیسیناس رئیس ربع ابیلینی
عرب سنہ ۴۳۱ اولیسانیوس رئیس علی ربع الابلینہ اور کسی تاریخ سے ثابت
نہین ہوتا کہ کوئی سیناس نامی ابیلینی کا حاکم ہیرود اور فیلپ کے ہم عہد
ہوا ہے البتہ یوسیفس نے ایک سیناس حاکم جال سین کا جو قریب ضلع
ابیلینی کے ہے لکھا ہے شاید لوقا سے یہی سنا ہے اور سیکو اس جا
لکھہ گیا ہو مگر یہہ شخص ۳۴ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
مقتول ہوا ہے اور چونکہ وقت اصطباغ لینے کے عرجناب
مسیح علیہ السلام کی قریب تینتیس ۳۳ برس کے ہوچکی تہی
پس وقت سلطنت سیناس کا ساٹہہ برس قبل اسوقت

کے تہا کالون جلد اول مین لکہتا ہے یہہ جہوٹ خیال ہے کہ یہہ لسنیاس وہ لسنیاس ہے جو بطلیموس
بادشاہ جالس کا بیٹا تہا کیونکہ اوسکو کلوپیٹرا نے قیس ۳۰ برس قبل ولادت
مسیح علیہ السلام کے مروا ڈالا تہا اور یہہ بہی مشکل ہے کہ یہہ پوتا بطلیموس کا
ہو جو اوسکا نام بہی لسنیاس تہا شاید یہہ کوئی بڑپوتا اوسکا اوس نام کا
ہوگا انتہی ملخصا کہتا ہون مین کہ اس مفسر کو بیٹے اور پوتے بطلیموس کے ہونے
سے تو خود انکار ہے اور کسی دوسرے کی سند نہین ملی اگلون کہتا ہے
کہ یہہ کوئی بڑپوتا ہوگا شاید شاید ششم درس ۱۶ باب ۲ بیتے مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ جب ہیرودیس نے دیکہا کہ اوسنے مجوسیون سے فریب کیا یا تو بہت
غصہ ہوا اور لوگونکو بہیجکر بیت لحم اور اوسکی ساری سرحدون کے
سب لڑکونکو جو دو برسکے اور اوس سے چہوٹے تہے اوسوقت کی
موافق کہ اوسنے مجوسیون سے تحقیق کیا تہا قتل کروایا انتہی یہہ قبل ہی
کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا یوسیفس نے جو بڑا لکہنے والا حال ہیرود
کا ہے اس قتل کا حال نہین لکہا اور اسیطرح نہ کسی اور عالم نے علماء
یہود سے جو بڑے خواہان بدنامی ہیرود کے اور بڑے لکہنے والے بنایونکے
تہے اور ظاہر ہے کہ یہہ امر تو ایک بڑا ظلم اور بڑی برائی ہیرود کی ہتی اور کسی
طرح اسکے اظہار مین الزام اونکے مذہب کیطرف بہی نہ تہا کہ اوس لحاظ
سے ترک کرتے پس اگر واقع ہوتا تو غالب یہی تہا کہ لکہتے شاید ششم

متے باب ۲ مین ولادت مسیح ع کی بیت اللحم مین اور انا مجوسیون کا وہان
اوجانا مان باپ مسیح علیہ السلام کا اسجا سے مصر کو اور قتل کرنا ہیرودکا
سب لڑکون بیت اللحم اور نواح اوسکیکو اور رہنا مان باپ مسیح ع کا
مصر مین وفات ہیرودتک اور بعد وفات ہیرود کے وہان سے پھر کر ناصرہ
مین انا لکھتا ہے اور لوقا باب ۲ مین لکھتا ہے کہ ولادت مسیح علیہ السلام کی
بیت اللحم مین ہوئی اور آٹھوین دن ختنہ کرکے نام رکھا اور بعد پاک ہونے
کے (یعنے چالیس دن پورے ہونے کے بعد) موافق شریعت موسیٰ ع کے
مان باپ مسیح علیہ السلام کے معہ اونکے یروشالم مین آئے اور وہان

شمعون موافق الہام روح القدس کے اور اسیطرح حنا نے بھی تعریف مسیح

کی یہان کی بلکہ حنا نے تو اون سب کو جو یروشالم مین راہ نجات کے
منتظر تھے حال مسیح ع سے مطلع کیا اور مان باپ مسیح علیہ السلام کے بعد فراغت
پانے کے رسوم شریعت سے شہر ناصرہ کو گئے اور وہان سے ہر برس
عید فسح مین یروشالم کو جایا کرتے تھے یہان تک کہ جب مسیح ع ۱۲ برس کے
ہوئے اوس سال مین جو یروشالم مین گئے وقت مراجعت کے مسیح ع
وہان بدون اطلاع اپنے مان باپ کے ٹہر گئے پس کہتا ہون مین کہ ظاہر مین
ان دو بیانون مین ایک خلاف واقع ہے کیونکہ دیسے سب امور مرقومہ متے کے

قبل یروشالم کے جانے کے جو چالیس دن بعد ولادت کے وہ جانا ہوا تھا
ظہور مین لیئے تھے یا بعد اوسکے اول تو صریح البطلان ہے اسلیئے کہ مدت
چالیس دن مین وہ سب امر کسطرح واقع ہو لیتے اور دوم یہی باطل ہے
کئی وجہ سے اول یہہ کہ جب موافق تحریر لوقا کے بعد فراغت رسم شرعی
کے ماں باپ مسیح عیسے کے ناصرہ کو گئے تھے نہ بیت اللحم کو پس اگر مجوسی
آتے تو راہ مین ملتے یا ناصرہ مین نہ بیت اللحم مین ثانیا یہہ کہ جب ہیرودیس
دشمن تھا تو کسطرح روح القدس شمعون کی زبان پر یروشالم کے
خاص تخت گاہ ہیرود کا تھا بشارت مسیحی کا جاری کراتا اور کسطرح
حنا سب منتظرون راہ نجات مین شور اسر امر کا کرتی ثالثا یہہ
موافق تحریر لوقا کے سال بسال ماں باپ مسیح عیسے کے عید فسح مین
ناصرہ سے یروشالم کو جایا کرتے تھے پس مصر کا جانا اور وہان کا رہنا
کس زمانہ مین ہوا شاہد ہشتم مرقس باب ۴ مین جماعت کا شام کے
وقت رخصت کرنا اور دریا مین طوفان کا آنا اور حضرت مسیح کا اوسکو
موقوف کرنا بعد وعظ تمثیلون کے لکھتا ہے اور متے اسی ماجرے کو
بعد وعظ پہاڑ کے باب آٹھوین مین نقل کرتا ہے اور وعظ تمثیلون کو بعد
اوسکے باب ۱۳ مین حالانکہ دونون وعظون مین ایک زمانہ کا فرق ہے پس
ایک ان دو سے خلاف واقع کہتا ہے شاہد ہم بعد پہنچنے اور تسلیم کے

سوال یہودیون کا جناب مسیح علیہ السلام سے مرقس باب ۱۱ مین تیسرے
دن اور متی باب ۲۱ مین دوسرے دن لکھتا ہے اور ان دونون مین ایک
خلاف واقع کی ہے یا رفضاحب بابت ان دو مختلفون کے جو شاہد ہون
اونکین مین منقول ہوئے جو تہی جلد کے صفحہ ۲۷۵ و ۲۷۶ مین لکھتا ہے
کہ کوئی صورت تطبیق کی ان حالون مین نہین نکلتی شاہد دہم
مرقس باب دسوین مین لکھتا ہے کہ جناب مسیح کو یریحو سے نکلتے ایک اندھا
ملا اور اوسکو جناب مسیح نے شفا بخشی اور متی باب ۲۰ مین دو اندھون کا
ملنا اور شفا پانا لکھتا ہے شاہد یازدہم متی باب نوین مین لکھتا ہے
کہ ایک حاکم نے جناب مسیح کو آکے کہا کہ میری بیٹی ابھی مر گئی ہے اگر تم
اپنا ہاتھہ اوسپر رکھو تو وہ جی اوٹھے اور مرقس باب پانچوین اور لوقا باب
آٹھوین مین لکھتے ہین کہ اوسنے آکر کہا کہ میری بیٹی مرنے پر ہے اوسپر
چلکر ہاتھہ رکھیے تاکہ اچھی ہو جاوے اوسپر جناب مسیح اوسکے ساتھہ
ہو لیے راہ مین ایک آدمی نے آکر اوس حاکم کو خبر دی کہ تیری بیٹی مر گئی
مرشد کو اب تکلیف نہ دیجے جناب مسیح نے سنکر فرمایا مت ڈر اور اوسکے
گھر تشریف لیگئے اور انکی تحریرون مین اور طرح کا بھی فرق ہے کہ مرقس
اور لوقا سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اوسکا یائر تہا اور وہ عبادتگاہ کا
حاکم تہا اور اوس لڑکی کی عمر بارہ برس کی تہی اور جناب مسیح وقت زندہ

کرنے کے یعقوب اور یوحنا اور پطرس کو اپنے ساتھ لیے گئے تھے اور تحریر
لوقا سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکی اکلوتی تھی اور متی کی
تحریر میں ان باتوں کا کچھ بھی پتا نہیں اور متاخرین محققین نے اختلاف
کو ان تحریروں میں مان لیا ہے پر بعضے اون سے تحریر مرقس کو اور
اور بعضے تحریر متی کو ترجیح دیتے ہیں اور بعضے اس تحریر سے دلیل
پکڑتے ہیں کہ پہلی انجیل کا لکھنے والا متی حواری نہیں وگرنہ ایسا مجمل
نہ لکھتا اور پالس اور سلی میتر اور اوشاشن کہتے ہیں کہ وہ لڑکی مری
نہیں تھی بلکہ اوسکو نیند کیسی غشی تھی اور دلیل اونکی یہہ قول مسیح ہے
کہ وہ مر نہیں گئی بلکہ سوتی ہے پس ان شخصوں کی موافق اسبات کو کوئی
معجزہ مسیحی بھی نہیں ہوا اور نیندر اوس لڑکی کی موت کا یقینا اعتقاد
نہیں رکھتا بلکہ گمان غالب اوسکا یہہ ہے کہ صرف دیکھنے میں وہ مردہ
تھی شاہد دوم باب ۱۲ وہم باب ۲ متی اور باب ۱ مرقس سے معلوم ہوتا ہے
کہ جناب مسیح نے دریای جلیل کے کنارے شمعون اور اندریاہ کو جال
ڈالتے دیکھا اور اونسے کہا کہ تم میری پیچھے آؤ کہ میں تمہیں آدمیوں کا شکاری
بناؤنگا اور وے جال چھوڑ کر اوسکے پیچھے ہو لیے اور وہاں سے تھوڑی دور
آگے بڑھ کے یعقوب اور یوحنا کو کشتی پر دیکھا اور اونہیں بلایا وے
بھی ساتھ ہو لیے اور یوحنا سے معلوم ہوتا ہے پہلے دو شاگرد یاہ اور

اونکا دوست کہ جسکو مفسرین یوحنا سمجھتے ہین قریب دریای یردن
کے ملے اور پھر دوسرے روز اندریاہ کے کہنے سے اونکا بھائی شمعون
آکر ملا اور اوسکے دوسرے روز مسیح نے وہانسے جلیل کی طرف ارادہ
کیا اور راہ مین فلپ اور ناتانائیل ملے پس ان بیانون مین کئی وجہ سے
فرق ہے اول یہہ کہ موافق دو انجیلون اول کے شمعون اور اندریاہ اور
یعقوب اور یوحنا دریای جلیل کے کنارے ملے ہین اور موافق یوحنا کے قریب
دریای یردن کے دوم یہہ کہ موافق اون دونون کے پہلے اندریاہ
اور شمعون کو جال ڈالتے دیکھکر دریای جلیل کے کنارہ سے ساتھ لیا
پھر تھوڑے عرصہ کے بعد یوحنا اور یعقوب کو اوسی کنارے سے اور
موافق یوحنا کے اول اندریاہ اور یوحنا قریب اردن کے ملے پھر دوسرے
روز اندریاہ کے کہنے سے پطرس ملا اور جب اس ماجرے کے دوسرے روز
جلیل کی طرف چلے راہ مین فلپ اور ناتانائیل ملے اور اسمین یعقوب کا
ذکر ہی نہین سیوم یہہ کہ موافق دونون اول کے تب مچھلیان پکڑنے
کی طیاری کر رہے تھے اور موافق یوحنا کے جال مچھلی کا کچھ پتا نہین ملک
اندریاہ اور یوحنا حضرت یحیی سے تعریف مسیح کی سنکر اور پیرو اندریاہ سے
سنکر آئے تھے اور باب ۵ لوقا سے سمجھا جاتا ہے کہ شمعون اور یوحنا
اور یعقوب ایک ہی جا ملے تھے اور اندریاہ کا صراحۃ اوسمین نام مذکور نہین

شاہد سیزدہم باب ۱ متی اور باب ۳ مرقس اور باب ۶ لوقا مین نام بارہ
حواریون کے لکھے ہین اور ان گیارہ ناموں مین اتفاق ہے پطرس اندریاہ
یعقوب یوحنا فلپ برتولما توما متی الفی کا بیٹا یعقوب
شمعون کنعانی یہودا اسکریوطی مگر بارہوین مین لوقا اختلاف کرتا ہے کیونکہ
متی لکھتا ہے وہ لبی تھا جسکا لقب تدی ہے اور مرقس تدی لکھتا ہے اور
لوقا کہتا ہے کہ وہ یہودا بھائی یعقوب کا ہے شاہد چہاردہم
مطالعہ باب ۲ و ۲۱ متی اور باب ۱ و ۱۱ مرقس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب
مسیح یریحو سے چلکر یروشالم کو آئے اور باب ۱۱ و ۱۲ یوحنا سے معلوم
ہوتا ہے کہ افرائم سے چلکر بیت عینا مین آئے اور رات کو وہان رہے
اور دوسرے روز یروشالم کو گئے شاہد پانزدہم باب ۱۴ مرقس مین ہے
ہندیہ ۱۸۴۲ء دو دن کے بعد فسح اور فطیری روٹی کی عید تھی الخ اور جب
وہ بیت عینا مین کوڑھی شمعون کے گھر کھانے بیٹھا ایک عورت بیش قیمت
اچھا عطر مر کی شیشی مین وہان لائے اور اوس شیشی کو توڑ کر اوسکے
سر پر ڈال دیا بہ سبب تعصب بعضے اپنے دلمین آزردہ ہو کے کہنے لگے عطر کی
یہہ خرابی کس لیئے ہوئے کیونکہ یہہ عطر تین سو دینار کو بک سکتا اور غریبونکو
دیا جاتا اور وے اوسپر ملامت کرنے لگے ۶ تب یسوع نے کہا اوسے
چھوڑو وے کیون اوسے ستاتے ہو اوسنے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے

۷ اسواسطے کہ غریب لوگ ہمیشہ تمہارے ساتھہ ہین اور جب تم چاہو اونہیے
نیکی کرسکتے ہو پر مین ہمیشہ تمہارے ساتھہ نہونگا اور باب ۲۶ متی مین یہہ حال
موافق مرقس کے ہے مگر یہہ فقرہ تب بعضے بعضے الخ متی مین یون ہے ۸
اوسکے شاگرد یہہ دیکھکر خفا ہوکے کہنے لگے اوسکی بربادی کیون ہوئی ۹
کیونکہ یہہ عطر بڑے داموں کو بکتا اور وہ محتاجون کو دیا جاتا اور باب لوقا
مین ہے ۳۹ یہہ ایک فروسی نے اوس سے عرض کی کہ میرے ساتھہ کھا
اور وہ فروسی کے گھر جاکے کھانے بیٹھا ۳۷ اور دیکھو اوس شہر مین ایک
عورت تھی جو کہ گنہگار تھی جب جانا کہ وہ فروسی کے گھر کھانے بیٹھا ہے سنگ مرمر کے
عطردان مین عطر لائی ۳۹ اور اوسکے پانون کے پیچھے کھڑے ہوکے رورو کے اوسکے
اوسکے پانو دھونے لگی اور اپنے سر کے بالون سے پونچھہ کے اوسکے پانو کو چوما اور
عطر ملا ۴۹ اور اوس فروسی نے جس نے اوسکی ضیافت کی تھی یہہ دیکھکر
دل مین کہا کہ یہہ اگر نبی ہوتا تو جانتا کہ یہہ رنڈی جو اوسے
چھوتی ہے کون اور کیسی ہے کیونکہ گنہگار ہے الخ اور باب ۱۲ یوحنا مین ہے
۱ پھر یسوع بیت عینا مین جہان العازر تھا جسے اوسنے مردون مین سے
اوٹھایا تھا فسح سے چھہ روز آگے آیا ۲ وہان اونہون نے اوسکے لیے کھانا
تیار کیا اور مرتا خدمت کرتی تھی اور ایک اون مین سے جو اوسکے ساتھہ
کھانے بیٹھے تھے العازر تھا ۳ تب مریم نے ناردین کا اوہہ سر خالص

اور قیمتی عطر لیکر یسوع کے پانون پر ملا اور اپنے بالون سے اوسکے پاؤن
پونچھے اور گھر عطر کی بو سے بھر گیا تھا ۴ تب یہود ا اسخریوطی نی جو
شمعون کا بیٹا اور ایک اوسکے شاگردون مین سے اور اوسے پکڑوا دیا
چاہتا تھا کہا ۵ کہ یہہ عطر تین سو دینار کو کیون نہ بیچا گیا اور محتاجون کو نہ دیا
گیا ۶ تب یسوع نے کہا کہ اوسے چھوڑ دیجے کہ اوسنے یہہ میرے روز
دفن کے لیئے رکھا تھا ۷ کیونکہ محتاج ہمیشہ تمہارے ساتھ ہونگے پر مین ہمیشہ
تمہارے ساتھ نہین انتہی پس دیکھو کہ لوقا کی تحریر اور متنون انجیلون کی تحریر مین
کیی وجہ سے مخالفت رکھتی ہے اول یہہ کہ وقوع اس حال کا موافق لوقا
کے قبل جلیل کے نکلنے کے ہے اور موافق اون تینون کے متصل یروشالم
کے اوس ہفتہ مین جسمین مصلوب ہوے دوم یہہ کہ موافق لوقا کے وہ عورت
فاحشہ اور گنہگار تھی اور موافق متی اور مرقس کے نیک عورت اور موافق
یوحنا کے مریم بہن العازر کی جسپر حضرت مسیح کی بڑی عنایت تھی سوم
یہہ کہ موافق لوقا کے اعتراض لوگونکا جہت فاحشہ ہونے اوس عورت کے
اور موافق تینون کے جہت اسراف اور تضیع مال کے تھا چہارم یہہ کہ موافق
لوقا کے حضرت عیسی نے اوس عورت کے پیار کو اور موافق تینون کے مرنے
اپنے کو ہمیشہ کے لیئے اور رہنے غریبونکو ہمیشہ کے لیئے عذر بیان کیا
اور بلحاظ ان وجہون کے جو ان دونون تحریرون مین اختلاف فاحش تھا
جمہور علما نے یون تطبیق دیے کہ دو بار یہہ امر ظہور مین آیا ہوگا کہ ایکدفع

لوقا نے اور دوسرے کو اون تینون نے قلمبند کیا ہے مگر یہہ ہی کچھ نہین کہ
اون تینون مین ہی اختلاف کچھہ اختلاف مذکورہ بالا سے کم نہین بلکہ
اونمین بھی پانچ طرح سے آپسمین اختلاف ہے اول یہہ کہ وقوعہ اوس
حال کا موافق متی اور مرقس کے دو دن بعد عید نجات کے اور موافق
یوحنا کے چھہ دن پہلے اوس عید کے تہا دوم یہہ کہ موافق دونون اول کے
شمعون کا اور موافق یوحنا کے العازر کا گھر تہا سیوم یہہ کہ موافق دونون
اول کے اوس عورت نے عطر سر پر ڈالا اور موافق یوحنا کے پانون پر ملا
اور اپنے بالون سے پونچھا چہارم یہہ کہ متی خفگی اور اعتراض کرنیوالونکو
مرید مسیح کے بتلاتا ہے اور مرقس عام لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور یوحنا فقط
یہوداہ اسخریوطی بتلاتا ہے پنجم یہہ کہ مرقس قیمت اوس عطر کی زائد تین سو
اور یوحنا تین سو کہتا ہے اور ان امرونکا لحاظ کرکے اُرجن لاجار ہوکر تین واقعون پر
حمل کرتا ہے مگر دونون توجیہین تحکم ہین اور ظاہر ہین وہ واقعہ ایک ہے کیونکہ بہت
بعید معلوم ہوتا ہے کہ ہر بار عطر دعوت اور کھانے ہی کے وقت ملا جاوے اور ملنے
والی بھی عورت ہی ہو اور ہر بار دیکھنے والے اوس عورت کے فعل پر اعتراض
کرین اور حضرت عیسی اوسکا عذر فرماوین اور عجب ہے کہ جب ایکبار حضرت عیسی
اوس عورت کے فعل کو اچھا کہہ چکے ہون پہر ہی مرید اور حواری اوسپر اعتراض
کرین پس حق یہہ ہے کہ واقعہ ایک ہے اور اختلاف موافق عادت انجیلون کے ہے

کہ اول سے آخر تک یہہ انکی ایک عادت ہے شاید شاگرد ہم اب آمتی
مین ہے ہندیہ ۲ سنہ ۱۸۴۲ء ۱۳ اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تہا اوسکے
شاگردون نے اکیلے اوس پاس آکے کہا ہم سے کہہ کب ہوگا اور تیرے آنے
اور اس زمانہ کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے ۴ تب یسوع نے کہا الخ
۱۵ پس جب تم اوس اجاڑنے والے کی گندی چیز جسکی خبر دانیال نبی
کی معرفت دی گئی مقدس مکان مین کہڑی دیکھو گے ۱۶ تب جو یہودیہ
مین ہون پہاڑون پر بہاگ جائے ۱۷ اور جو کوٹھے پر ہو نہ اترے کہ اپنے گہر سے
کچہہ نکالے ۱۸ اور جو کہیت مین ہو پیچہے نہ پہرے کہ اپنے کپڑے لے ۱۹ لیکن
اوسوقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے اب تک نہ
کبہی ہوئی اور نہ ہوگی ۲۰ اون دنون کی مصیبت کے بعد ترت سورج اندہیرا
ہوجائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گرجائینگے
اور آسمانکی قوتین ہل جائینگی ۳۰ تب آدمی کے بیٹے کا نشان آسمان پر
ظاہر ہوگا اور اوسوقت زمین کے سارے گہرانے چہاتی پیٹینگے اور ابن آدم
کو بڑی قوت اور جلال کے ساتہہ آسمانکے بادلون پر آتے دیکہینگے
۳۱ اور وہ نرسنگے کے بڑے شور کے ساتہہ اپنے فرشتے بہیجیگا وے
اوسکے چنے ہوؤنکو چارون طرف سے آسمان کے اس حد سے اوس حد تک جمع
کرینگے ۳۲ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جب تک یہہ سب کچہہ نہ ہولے اسوقت

کے لوگ گذر نہ جائینگے ۳۵ اسمان اور زمین ٹل جائینگی پر میری باتین ہرگز نہ ٹلینگی
۳۶ لیکن اوسدن اور اوسگھری کو میرے باپ کے سوا اسمان کے فرشتون
تک کوئی نہین جانتا ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۱ء ۲۹ اون روزون مین اوس تنگی کے بعد
فی الفور سورج اندہیرا ہوجائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے
اسمان سے گرینگے اور اسمانونکی قوتین ہل جائینگی ۳۴ مین تم سے سچ کہتا ہون
جب تک کہ یہ سب چیزین پوری نہ ہولین یہہ پشت گذر نہ جائیگی فارسیہ ۱۸۴۲
۲۹ و بعد از زحمت ان ایام فی الفور افتاب تاریک خواہد شد القمر ۳۴
بدرستی کہ بشما می گویم کہ تا جمیع این چیزہا کامل نگردد این طبقہ منقرض نخواہد
گشت اور باب ۱۳ مرقس مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ ۲۴ اور اون دنونمین
اوس تکلیف کے بعد سورج اندہیرا ہوگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا
۲۵ اور اسمان سے ستارے گرینگے اور اسمان کی قوتین ہل جائینگی ۲۶
اور اوسوقت لوگ ابن آدم کو بادل پر بڑی قدرت اور جلال سے آتے
دیکھینگے ۳۰ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اس زمانے کے لوگ جبتک یہہ سب کچھ
واقع نہو دے گذر نہ جائینگے ۳۲ مگر اوس دن اور اوسگھڑی کی بابت
سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو اسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا ہے
اور درس ۳۰ اور ترجمون مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۱ مین تم سے سچ کہتا ہون
کہ یہہ پشت جبتک یہہ سب کچھ نہو لے گذر نہ جائیگی فارسیہ ۱۸۴۲ بدرستی کہ

بشما میگویم کہ تا تمامی این چیزہا واقع نگردد این طبقہ منقرض نخواہد گشت
اور باب ۲۱ لوقا مین ہے ہیذہ ۱۸۴۱ ۲ اور جب تم دیکھو کہ یروشالم کو
لشکرون نے گھیرا تو جانو کہ اوسکی ویرانی نزدیک ہے ۲۱ تب وے جو یہودیہ
مین ہون پہاڑونکو بھاگین الخ ۲۲ کیونکہ وے دن انتقام لینے کے اور
سب نوشتے پورے ہونے کے دن ہین ۲۵ اور سورج اور چاند اور
ستارونمین عجائب دکھائی دینگے اور زمین پر اقوام گھبراہٹ مین گرفتار
ہونگے اور دریا کا اور موجون کا شور رہوگا ۲۷ اوسوقت ابن آدم کو بدلی پر
بڑی قدرت اور حشمت سے آتے ہوئے دیکھینگے ۳۲ مین تمسے سچ
کہتا ہون کہ جب تک کہ سب پورا نہ ہولے یہہ پشت گذر نہ جائیگی انتہی
ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ حواریون نے علامات خرابی ہیکل
اور نزول جناب مسیح اور قیامت سے سوال کیا تہا اوسپر خاص نشان
خرابی اور تسلیم کا یہہ فرمایا کہ موافق خبر دانیال کے یروشالم فوجون سے
گھیرا جائیگا اور فرمایا کہ یہہ دیکھکر تم پہاڑون کی طرف بھاگ جائیو کیونکہ اون
دنونمین ایسی تکلیف ہوگی کہ ابتدای خلقت عالم سے کبھی نہین ہوئی اور وے
دن بدلہ لینے کے ہونگے اور بابت نزول اپنے کے اور قیامت کے فرمایا کہ
بعد اوس مصیبت کے اونہین دنون مین فی الفور وقوع ان دونون امرونکا
ہی ہوجاویگا اور اوس پشت اور طبقہ کے لوگ ان سب چیزونکو دیکھ لینگے اور یہہ

پشت نہ گذریگی کہ یہہ سب چیزین ہو چکین گی مگر اوس دن کی خبر سوائے
اللہ کے کسیکو نہین نہ مجھے اور نہ فرشتونکو پس ان عبارتون کے ملاحظہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ متی کی عبارت مین ورس ۲۸ تک حال خرابی
ہیکل کا اور ورس ۲۹ سے آخر تک حال قیامت اور نزول کا بیان ہوا
ہے اور اسیکو بالس اور اسٹارد غیرہما نے اختیار کیا ہے اور مسیطر
ورس ۲۴ سے ۳۲ تک عبارت مرقس اور ورس ۲۵ سے آخر تک
عبارت لوقا مین حال قیامت اور نزول جناب مسیح کا بیان ہوا ہے
پس چاہیئے تہا کہ موافق ورس ۳۴ متی اور ۳۰ مرقس اور ۳۲ لوقا کے
وقوع تینون امرونکا اوس پشت کے لوگونکی زندگی مین ہو لیتا تاکہ یہہ
قول مسیح صادق ہوتا کہ آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتین
ہرگز نہ ٹلینگی حالانکہ سوای خرابی اور شلیم کے اور کچھہ ظہور مین نہ آیا اور قریب
اٹہارہ سو برس کے گذر گئے اور جو جو تکلف کہ عیسائی عالمون نے اسکے
مین قابل التفات کے نہین بلکہ سب سراسر خلاف انصاف ہین کیونکہ
ورس ۲۹ متی اور ۲۴ مرقس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد خرابی
ہونے اور شلیم کے اوسیہی دنون مین فی الفور وقوع اون دونون امرونکا
ہی ہو جاویگا اور موافق ورس ۳۴ متی اور ۳۰ مرقس کے اوس پشت کے
لوگ دن تینون امرونکے وقوع کو دیکھہ لینگے اور اسیطرح کے اور وعدے

نزول کے کہ اوسیوقت کے لوگونکی زندگی مین ہوگا اور قولون مسیحی مین بھی
ایسے جاتے ہین باب ۱۶ متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ ۲۷ کہ ابن آدم اپنے باپ کے
شکوہ سے اپنے فرشتون کے ساتھہ آویگا اور ہر ایک کو اوسکے عمل کی
جزا دیگا ۲۸ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اونمین سے جو یہان کھڑے ہین
بعضے ہین جو موت کا مزہ جبتک کہ ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتا نہ دیکھہ
لین نہ چکھینگے اور فارسیہ ۱۸۴۲ مین درس ۲۸ یون ہے بدرستی کہ بشما میگویم
کہ ایستادگان اینجا کسانے میباشند کہ تا فرزند انسان را در حالتیکہ در
ملکوت خود می آید مشاہدہ ننمایند ذائقہ مرگ را نخواہند چشید یہان
صاف اقرار ہے کہ اون لوگون سے جو اوسوقت وہان کھڑے تھے بعضے
زندہ ہونگے کہ نزول مسیحی ہوجاویگا اور درس ۲۳ باب ۱۰ متی مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تم اسرائیل کی بستیون مین دورو بست
نہ پھروگے جب تک کہ ابن آدم نہ آئے اسمجا سے وعدہ نزول کا زندگی
حواریونمین سمجھا جاتا ہے اور حواریون کے قولون سے بھی ظاہر ایہی مفہوم
ہوتا ہے کہ وے امید رکھتے تھے کہ نزول مسیحی جلد ہوگا اور ہم زمانے
آخری مین ہین چنانچہ نقل بعض اون اقوال کی بطور نمونہ کے عمل مین آئی ہے
درس ۸ باب ۱ نامہ یعقوب مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ تو یاہی تم بھی صبر کرو اور
اپنے دل مضبوط رکھو کیونکہ خداوند کا آنا نزدیک ہے اور درس ۷ باب ۱ نامہ اول

پطرس مین ہے پر سب چیزونکا آخر نزدیک ہے اسلیئے ہوشیار اور دعا کرنیکے
لیئے جاگتے رہو اور ورس ۵ باب ۳ نامہ اول تھسلنیکیون مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء
کہ ہم تمہین خداوند کے حکم سے یہہ کہتے ہین کہ وے جو ہم مین سے خداوند
کے آنے تک زندہ اور باقی رہینگے اون سے جو سوگئے ہین آگے نہ بڑہ جائینگے
اور ورس ۵ باب ۴ نامہ فیلپیون مین ہے تمہاری میانہ روی سب آدمیون پر
ظاہر ہو خداوند نزدیک ہے اور باب اول مشاہدات مین ہے یسوع
مسیح کے مکاشفات جو خدا نے اوسے بخشے تاکہ اپنے بندونکو وہ باتین
جنکا جلد ہونا ضرور ہے دکہا دے الخ ۳ مبارک وہ جو اس نبوت کا
کلام پڑہتا ہے اور وے جو سنتے ہین اور اون باتون پر جو اوسمین لکہی ہین
عمل کرتے ہین کیونکہ وقت نزدیک ہے اور ورس ۱۱ باب ۳ مشاہدات مین ہے
دیکہہ مین جلد آتا ہون الخ اور باب ۲۲ مشاہدات مین ہے ۷ دیکہہ مین جلد آتا ہون
الخ ۱۰ پہر اوسنے مجھہ سے کہا کہ تو اس کتاب کی نبوت کی باتون پر مہر مت کر رکہہ کیونکہ
وقت نزدیک آیا ہے ۲۰ جو اُن چیزون کی گواہی دیتا ہے یہہ کہتا ہے
کہ مین یقینا جلد آتا ہون الخ اور ورس ۱۱ باب ۱ نامہ اول گرنتہیون مین ہے
اور یہ سب باتین جو اون پر پڑین نمونہ ہوئین اور ہم جو آخری زمانہ مین ہین
ہماری نصیحت کے واسطے لکہی گئین اور ورس ۸ باب ۲ نامہ اول یوحنا
مین ہے اے بچو یہہ آخری زمانہ ہے اور جیسا تمنے سنا ہے کہ مسیح کا مخالف

آتا ہے سو ابھی بہت سے مسیح کے مخالف ہوئے ہین اس سے ہم جانتے
ہین کہ یہہ اخری زمانہ ہے اور دلالت ان قولون کی مدعا پر بیانکی محتاج
نہین اور سیلی نے اپنی کتاب مین مان لیا ہے کہ حواری لوگ غلطی سے یہہ
عقیدہ رکھتے تھے اور اوسکی عبارت کی نقل چوتھی فصل کے اخیر مین
تلخیص کے اندر آئی ہے اور صاحب حل الاشکال جواب استفسار مین
لکھتا ہے کہ اس باب مین مسیح نے جیسا کہ مذکور ہوا ہم اور شلیم کی ویرانی
اور ہم روز اخر کی بابت بیان فرمائی ہے لہذا بعض الفاظ روز آخر اور بعضے
اور شلیم پر مرجوع ہین چنانچہ سورج کا تاریک ہونا اور ستارے
آسمان سے گرجانا روز آخر پر اور اس طبقہ کا منقرض نہونا یا یہہ پشت
یا اس وقت کے لوگ گذر نہ جائینگے اور شلیم کی ویرانی پر مرجوع کرتے
ہین اسمضمون سے کہ اور شلیم ویران اور برباد ہو جائیگا اوس سے آگے
کہ وے لوگ جو مسیح کے وقت مین تھے سب گذر جائین سو ویسا ہی ہوا
چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے پس مسیح کی بات درست ٹھہری
اور مولیصاحب (یعنے صاحب استفسار) کا بیان خلاف انتہی کہتا
ہونگے کہ ہم یہی مانتے ہین کہ موافق درس ۳ متی کے شاگردونکا سوال علامات
خرابی اور شلیم اور روز قیامت دونون سے تھا اور مسیح کے کلام مین
اوس سوال کے جواب مین ان دونون امرونکا بیان ہے مگر تقسیم اس

اس کلام کی اوسطرح ہے جیسے کہ بالس اور اسٹار وغیرہا نے علماء
مسیحیون سے کی ہے کہ ورس ۸ تک بیان خرابی اور شلیم اور ورس ۲۹
سے آخر تک بیان قیامت اور نزول کا ہے اور خلاف اسکے حل کرنا
بالکل خلاف عبارت متی کے ہوتا ہے اور اس صورت مین جہوٹ
ہونے اسخبر مین کوئی شک نہین جیسا بیان اوسکا اوپر گذرا اور
ہمارا اعتقاد نہین کہ یہہ قول مسیح کا تہا اور جہوت ہوگیا بلکہ ہم ایسی
جہوٹی روایتون کو الحاقی سمجہتے ہین اور انجیل متی کے راسا منکر ہین کہ
یہہ متی کی لکہی ہوئی ہو بلکہ ترجمہ اوسکا ہے اور غالبا مترجم نے موافق عقاد
مترجمون اہل کتاب کے یا کسی اور نے پیچہے اوسکے اس عبارت غیر صادق کو
لکہدیا ہے اور ایک توجیہ اور جو صاحب حل الاشکال نے بعض علماء سے
بعد اوس توجیہ مختار کے نقل کی ہے جو وہ توجیہ جمہور علماء مسیحیون کے نزدیک
قابل التفات نہین تو ہم کیون اوسکی طرف التفات کرین علاوہ اسکے ورس ۲ و
۲۸ باب ۱۶ متی اور ورس ۲۳ باب ۱۰ متی مین یہہ تاویل حل ہی نہین سکتی
شاہد مقدم باب ۱۲ متی مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء ۱۳۹ اوسنے اونہین جواب دیا
کہ اس زمانیکے بدا ور حرامکار لوگ نشان دہونڈہتے ہین پر یونہ نبی کے نشان
کے سوا کوئی نشان اونہین دکہایا نہ جائیگا بہ کیونکہ جیسا یونہ تین رات دن
مچہلی کے پیٹ مین رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا

اور یہہ جملہ ویسے ہی ابن آدم الخ اور ترجمونمین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۱ اسیطرح
ابن آدم بہی تین رات زمین کے اندر رہیگا فارسیہ ۱۸۴۲ فرزند انسان نیز سہ
شبانروز در شکم زمین خواہد ماند عربیہ ۱۸۳۱ الک یکون ابن الانسان
في قلب الارض ثلثة ایام وثلاث لیالی اور ورس ۴ باب ۱۶ متی مین ہے
ہندیہ ۱۸۴۲ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان دہونڈتے ہین پر
یونہ نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونہین دیا جائیگا الخ اور باب ۲۷
متی مین ہے ۱۸ دیکہو ہم یروشالم کو جاتے ہین اور ابن آدم سردار کاہنون
اور فقیہون کے ہاتہہ مین سونپا جائیگا الخ ۱۹ اور اوسے غیر قومونکے حوالے
کرینگے ٹھٹونین اڑاوین اور کوڑے ماریں اور صلیب پر کہینچین پر وہ تیسرے
دن پہر جی اوٹہیگا اور ورس ۳۳ اور ۳۴ باب ۱۰ مرقس کا اسکی موافق ہے
اور باب ۲۷ متی مین ہے ۶۲ دوسرے روز جو طیاری کے دن کے بعد ہی
سردار کاہن اور فریسیون نے پلاط پاس جمع ہو کر کہا ۶۳ کہ ای خداوند
ہمین یاد ہے کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جی کہتا تہا کہ مین تین دن بعد جی اٹہونگا
ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے سب حواریون
اور اسیطرح اپنے اور مریدون اور کاہنون اور فریسیون اور صدوقیون کے
سامنے کہا تہا کہ مین مارا جاونگا اور تین دن اور تین رات زمین کے اندر
ہونگا پہر یروشالم کو جاتے بارہ حواریون کو اس بات کی خبر دی تہی

اور یہہ بات ایسی مشہور تہی کہ یہود یونکو بہی یقین تہا کہ عیسی ع نے یہہ فرمایا
اسلئے پلات سے کہا تہا حالانکہ یہہ بات دو وجہ سے غلط معلوم ہوتی ہے
اول یہہ کہ جناب مسیح بالکل ایک دن اور دو رات زمین کے اندر مدفون
تہے نہ تین دن اور تین رات اور اسجا بمقتضائی انصاف بعض علما مسیحیون
مثل بالس اور شلز کی اقرار کیا کہ یہہ تفسیر متی نے اپنے گمان کے موافق
قول مسیح ع کے ساتہہ ملادی ہے اور انکا قول نہین اور اصل مطلب انکا
یہہ تہا کہ جیسا یونس سے نینوی والے بدون طلب معجزون کے اوسکی
وعظ اور ذات پر راضی ہوئے تہے ایسا ہی اس زمانے کے لوگ مجہہ سے
میرے وعظ اور ذات پر راضی ہوجاوین دوم یہہ کہ حسب یہہ خبر ایسی
مشہور تہی کہ یہودی بہی خوب اوس سے واقف تہے اور حواریون نے
بارہا سنا تہا تو کسطرح ہو کہ حواریون اور حضرت مریم اور اور مریدون سے
کسیکو یہہ بات یاد نرہی اور عروج جناب مسیح تک حواری زندہ ہوئے
اونکے مین شک کرتے رہین پس حق یہہ ہے کہ تے سب فقرے الحاقی
اور ایک نے بنیاد فسانے ہین جو پیچہے سے ملائے گئے اور جناب مسیح نے
ہرگز اس بات مین پیشین گوئی نہین کی اور یہہ قول اسکے موید نہین
باب ۲ یوحنا مین ہے بدیہ سنہ ۱۸۴۲ ۱ ہفتے کے پہلے دن مریم مگدلینہ تڑکے
ایسا کہ ہنوز اندہیرا تہا قبر پر آئی اور پتہر کو قبر سے ٹالا ہوا دیکہا ۲ تب وہ

شمعون پطہرا اور اون دوسرے شاگرد باس جیسے یسوع پیار کرتا تہا
دوڑی آئی اور اونہین کہا کہ خداوند کو قبر سے نکال لے گئے اور ہم نہین
جانتے کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا انتہی دیکہو یہہ پیشین گوئی اگر
جناب مسیح نے کی ہوتی تو نے عورتین کہ جنسے یوحنا نے ایک کا نام لکہا ہے
تہر کو قبر سے الگ دیکہہ کر فورًا یقین کرتین کہ جناب مسیح اپنی پیشین گوئی
کے موافق زندہ ہوئے اور نہ کہتین کہ لوگ خداوند کو قبر سے چورا لے
گئے اور ہم نہین جانتے کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا اور باب ۲۰ لوقا
مین ہے ۱۰ اور مریم مگدلیا اور یوحنا اور مریم یعقوب کی مان اور دوسری
عورتین جو ساتہہ تہین اونہون نے رسولون سے یہہ باتین کہین ۱۱
پر اونہین اونکی باتین کہانی سی سمجہہ پڑین اور اونکا اعتبار نہ کیا ۱۲ تب
پطہرا اوٹہہ کے قبر کی طرف دوڑا اور جہک کر دیکہا کہ صرف کفن پڑا ہے اوس
ماجرے سے اپنے جیمین تعجب کرتا چلا گیا انتہی دیکہو صورت پیشین
گوئی مین حواری لوگ اون عورتون کی باتونکو کیون جہوٹ سمجہتے
اور کیون اونہین یقین نہ آتا اور کیون پیتر حواری جو سب حواریون
مین بڑے ہین قبر کو خالی دیکہہ کر تعجب کرتے اور باب ۱۶ مرقس مین ہے
ہندیہ ۱۲ اوسکے بعد وہ دوسری صورت مین اونمین سے
دو کو جسوقت کہ دیہات کی طرف جاتے تہے

دکھائی دیا ۱۳ اونہون نے جاکے باقی لوگون کو خبر دی اور اونہون نے
بہی اونکی باتون پر یقین نہ لایا آخر اوسنے اون گیارہون کو جب وے کہانے
بیٹہے تہے دیکہائی دیا اور اونکی بے ایمانی اور سخت دلی پر ملامت کی کیونکہ اونہون نے
اونکی باتو نکا جنہون نے اوسکے جی اوٹہنے کے بعد اوسے دیکہا یقین نہ لایا تہا
انتہی دیکہو صورت پیشین گوئی مین باوجودیکہ پہلے عورتین گواہی دے چکی
تہین اور پہر دوسری بار دو حواریون نے گواہی دی ہنی کسطرح ہوتا
کہ باقی حواری یقین نہ لاتے اور سبحان اللہ عجب ماجرا ہے کہ سالہای سال
صحبت جناب مسیح کی پائی پہر بہی سخت دلی اور بے ایمانی حواریون مین
موجود رہی شاہد ہیز دہم ورس ۵ باب ۱۵ نامہ اول گرنتہیون مین ہے
ہندیہ ۱۸۴۴ اور کیفاہ (یعنے پتر) کو اور اوسکے بعد بارہون کو دکہائی دیا ہے
حالانکہ یہہ صریح غلط ہے کیا پولوس مقدس کو اوسوقت یاد نرہا کہ اون
بارہ مین کا ایک جو یہودا اسخریوطی تہا بعد گرفتار کرانے جناب مسیح
قبل مصلوب ہونے اونکے کیے اپنے فعل سے پشیمان ہو کر پہانسی لگا کر
مرگیا تہا جیسا باب ۲۷ متی مین مصرح ہے اسلیئے ورس ۴ باب ۱ اعمال
مین ہے کہ جناب مسیح جی اوٹہنے کے بعد گیارہونکو دکہائی دیئے اور اس شبہہ
کے دفع کرنیکو بعض نے حضرات مسیحیون دیندار سے تحریف کرکے بارہ
گیارہ بہی بنا دیئے ہے مگر حیف کہ وہ تحریف چل نہ سکی شاہد نوزدہم

وارڈ صاحب کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۳ مین لکہتا ہے کہ جان کا لون
عقیدی حواریین مین شک رکہتا تہا کہ حواریونکا بنایا ہوا ہے یا نہین اور اس
جملے کو کیونکہ بہت سے بلائیے گئے پر چنین ہوئے تہوڑے ہین جو درس ۱۶
باب ۲۰ متی مین ہے رد کرکے خارج کرتا تہا انتہی دیکہو جان کالون پیشوا
فرقہ پروٹسٹنٹ سے نئے دو باتین ہمکو عنایت کین ایک یہہ کہ عقیدہ
حواریونکا جسکو مسیحی ہمارے زمانے کے مدار ایمان کا گنتے ہین حواریونکی
طرف نسبت اوسکی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین دوسرے یہہ کہ وہ فقرہ انجیل
متی مین مردود اور قابل نکالدینے کے ہے **شاہد بست و ہشتم** ورس ۲۶
باب ۲ مرقس مین ہے وہ کیونکہ سردار امام ابیاتر کے وقت مین خدا کے
گہر مین جاکے اون نذر کی روٹیونکو جنکا کہانا سوائے امامون کے کسیکو روا نہ تہا
کہا گیا اور اپنے ساتہیون کو دیا انتہی کہتا ہونمین کہ لفظ ابیاتر کا غلط ہے
اور نام اوس سردار امام کا اخیملک تہا جیسا باب ۲۱ کتاب اول سموئیل مین ہے
شاہد بست و یکم ورس ۹ باب ۲۷ متی مین ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی کی
معرفت سے کہا گیا تہا پورا ہوا الخ کہتا ہونمین کہ یہہ لفظ یرمیاہ کا اسمیں غلط ہے
ذکریاہ چاہیئے کیونکہ ورس ۱۲ و ۱۳ باب ۱۱ ذکریا مین عبارت قریب قریب
اس عبارت متی کے پائی جاتی ہے گو ظاہر مین باعتبار لفظ اور معنی کے
ان دونون عبارتون مین بہی بڑا فرق ہے اور کتاب یرمیاہ مین تو اسکا

پتا بھی نہین لگتا وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ منطبعہ ۱۸۴۱ء کے
صفحہ ۲۶ مین لکھتا ہے کہ مسٹر جویل اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ مرقس نے
اخیملک کی عیوض غلطی سے ابیاتہر لکھا ہے اور متی نے غلطی سے زکریاہ
یرمیاہ اور تفسیر وطوائی اور چیڈ سینٹ مین ذیل ورس ۹ باب ۲۷ متی مین ہے
کہ یہ الفاظ جو یہان منقول ہین کتاب یرمیا مین نہین پائے جاتے بلکہ
کتاب زکریا کے ورس ۱۲ باب ۱۱ مین اور بعض اسکی توجیہون سے یہ بھی ہے
کہ کاتب نے اول زمانہ مین وقت نقل کی غلطی سے نام یرمیا کا بجائے زکریا کے
لکھدیا ہے اور وہ غلطی بعد اسکے داخل متن ہوی جیساکہ بشپ پیرسن نے
لکھا ہے انہی دیکھو موافق توجیہ مختار اس مفسر کے یہ غلطی مسلم ہوکر کاتب
کیطرف منسوب ہوی اور ہارنر صاحب جلد اول شرح انجیل کے
صفحہ ۶۲۵ مین لکھتا ہے کہ انجیل نویس نے اصل مین نام پیغمبر کا نہین لکھا
تہا لیکن کسی کاتب نے پیچھے سے نام یرمیا کا درج کردیا ہے اور بارہوین
صدی کے دو نسخون مین اور ترجمہ سیریانی اور پہلے ترجمہ فارسیہ اور ترجمہ عربی قدیم
اور بعض پہلی نقلون مین نام یرمیا کا متروک ہے اور اس احتمال کو کہ متی نے
نام یرمیا کا نہ لکھا تہا یہ بات غالب اور قوی کرتی ہے کہ متی غالبًا اپنے
حوالون مین نام نبیو کا نہین لکھا کرتا اور دیکھو صفحہ ۳۸۵ — اور ۳۸۶
انتہی ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ صفحے اوسی جلد اول کی مراد ہون مگر

اوسمین پتا نہین بلک جلد دوسری کے اوہنین صفحونین یون ہے اس
حوالہ مین کچھہ تھوڑی مشکل نہین اور کتاب یرمیا مین ایسی پیشین گوئی نہین
پائی جاتی اور درس ۱۳ باب ۱۱ زکریا مین اس قسم کی پیشین گوئی
پائی جاتی ہے لیکن متی کے الفاظ کو اوسکے لفظون سے مطابقت نہین
بعض محققین کی یہہ رای ہے کہ متی کے نسخہ مین غلطی ہوئی اور کاتب نے
یرمیا بجای زکریا کے لکھدیا یہہ کہ یہہ لفظ الحاقی ہے گریسن بیک کے نسخہ مرقومہ
گیارہوین یا بارہوین صدی کی مین جسپر نمبر ۳۳ کا ہے اور نسخہ مرقومہ
بارہوین صدی کی مین جسپر نمبر ۱۵۷ کا ہے اور اسیطرح پہلے ترجمہ سیریانی
اور نئے ترجمہ یونانی اور ایک یا دو نسخے پرانے اٹالک اور بعض اون
نسخون مین جنکا اگسٹائن نے حوالہ لیا ہے اور ایک نسخہ لاطین مین جسکا
حوالہ لوکاس برگوجن سیس نے لیا ہے یہہ لفظ نہین پایا جاتا اور ایک نسخہ
گریسن بیک مین جسپر نمبر ۲۲ کا تہا لفظ زکریا کا بجای یرمیا کے لکھا ہے اور
پہلے ترجمہ سیریانی کے حاشیہ پر اور نسخہ عربیہ پیجل والے مین یہی لفظ
یعنے (زکریا) لکھا ہے اور اورجن اور یوسی بیس اسیکو سچی عبارت گمان کرتے تھے
اور بڑے محققون نے خیال کیا ہے کہ نوان اور دسوان اور گیارہوان
باب زکریا کا تصنیف یرمیا کی ہے اور محاورہ اور مطلب بابلون کے اس امر کو
ثابت سمجھتے ہیں ولکہوف ڈاکٹر ہمنڈ اور میڈ اور بشپ کڈ تر اور لوتھر کی کتابون کو

لیکن جلد چوتھی کے صفحہ ۲۲۳ کو بھی دیکھو کہ اوسجاد لیلون سے ثابت کیا گیا ہے
کہ تیسرے باب حقیقہ ذکریا کے لکھے ہوئے ہین اور بہت غالب یہہ ہے کہ اصل
عبارت متی کی بدون ذکر نام کے یون تھی وہ جو معرفت نبی کے کہا گیا
تھا الخ اور یہہ گمان قوی ہوتا ہے اس بات سے کہ متی اکثر اپنے
حوالونمین نام پیغمبرونکو چھوڑ دیتا ہے دیکھو ورس ۲۲ باب ۱ اور ورس ۵
باب ۲ اور ورس ۳۵ باب ۱۳ اور ورس ۴ باب ۲۱ کو اور ہنجل نے چھوڑ دینے کو
پسند کیا ہے اور بعد اسکے ہارنصاحب نے ایک توجیہ اور واکٹر لائٹ فٹ کی
لکھی ہے اور جلد چوتھی کے صفحہ ۲۲۳ مین بیان حال کتاب ذکریا مین لکھتا ہے
کہ اس کتاب کے آخر مین بہ نسبت اول کے بیان صاف اور مضمون
عالی ہے اور اول مین پوشیدہ اور اس فرق کے سبب مسٹر میڈ اور
ڈاکٹر ہمنڈ اور بعض محققین متاخرین نے خیال کیا ہے کہ باب ۹ اور ۱۱ اور
۱۱ اس کتاب کا تصنیف ذکریا کی نہین اور جو ورس ۹ اور ۱۰ باب ۲۷ متی مین
نام یرمیا کا بجاے ذکریا کے لکھا ہے اور تینون بابون مین ایک ہی پیشین
گوئی کی گفتگو ہے تو اس سے ویسے سمجھتے ہین کہ تیسرے تینون باب تصنیف یرمیا
کی ہین لیکن جو عبارت ذکریا کی اوس زمانہ کی زبان سے جو بعد قید بابل کے گذرا
مطابقت رکھتی ہے تو بہت غالب یہہ ہے کہ کاتب کی غلطی سے نام یرمیا
کا متی کی عبارت مین داخل ہو گیا ہے اور محاورہ اور طرز نظم کا اور گواہی تاریخی

اور بحث اخیر اس کتاب کی سب ثابت کرتے ہین کہ یہ تینون باب اوسی
مصنف کی تصنیف ہین جسکی اول کتاب تصنیف ہے پس دینے تصنیف
یرمیا کی ہوسکتی ہین جیسے مینڈ وغیرہ نے خیال کیا اور نہ کسی اور کی جو
زمانہ اوس پیغمبر سے گذرا ہو جیسا ارج لبشپ یوکم اور ارج بشپ سکراو
ڈو ڈرلین نے خیال کیا ہے اور حاشیہ مین اوسی صفحہ کے اندر لکھتا ہے
کہ ڈاکٹر اف بی کوسٹر نے اچھی طرح سے ثابت کیا ہے کہ عبارت اور
محاورہ اور مقصود سے معلوم ہوتا ہے کہ تصنیف ذکریا کی ہین انتہی ان عبارتون
سے ہارنصاحب سے معلوم ہوا کہ یہہ موضع بہت مشکل ہے اور کتاب یرمیا مین
اسکا پتا نہین اور عبارت متی کی عبارت ذکریا سے مطابقت لفظی نہین رکھتی
اور مختار ہارنصاحب کا یہی ہے کہ عبارت متی مین کسیکا نام نہ تھا کاتب نے
غلطی سے یرمیا کا نام داخل کردیا ہے اور دو نسخون گریسن بیک اور
پہلے ترجمہ سریانی اور سینے ترجمہ فارسی اور ایک نسخہ لاٹن اور بعضے
نسخون انگلستان مین یہہ لفظ چھوڑا گیا ہے اور نسخہ عربیہ بجل دلیے مین
ذکریا بجائے یرمیا کے لکھا گیا اور ارجن اور یوسی بیس اسیکو سچی عبارت
گمان کرتے ہین اور قول ڈاکٹر ہمنڈ اور میڈ وغیرہما کا مردود ہے بہرحال اسجا
انجیل متی کی غلطی سے خالی نہین گو مفسر اپنے قول مختار مین اسکو کاتب
کیطرف نسبت کرتے ہون **فصل چوتھی** اس بات کے بیان مین کہ

عیسائیون کے نزدیک سب تحریر انبیاء اور حواریون کی الہامی نہین
ہوتی اور وے لوگ گناہون سے بجز یکہ بت پرستی اور شرک سے بھی کہ
کوئی گناہ اس سے بڑہ کر نہین معصوم نہین ہوتے اور صدور کرامت کا اور
اسیطرح مستفیض ہونا روح القدس سے دلیل نبوت کی نہین بلکہ نبوت
کی کیا دلیل ایمان کی بھی نہین جانا چاہیئے کہ یہہ تینون امر انکے بڑے بڑے
علماء کے قولون اور معتبر کتابون سے ثابت ہین اور انکے اثبات کے
کچھہ کچھہ شواہد نقل ہوتے ہین سنیئے ہارن صاحب جلد اول شرح انجیل
کے صفحہ ۱۳۱ مین لکہتا ہے کہ اگر ہم تسلیم کرین کہ بعض کتابین پیغمبرون کی
جاتی رہین تو کہتے ہین کہ وے کتابین الہام سے نہین لکہی گئی تہین اور
اس بات کو آگسٹائن بڑی قوی دلیل سے ثابت کرتا ہے اور کہتا ہے
کہ سلاطین یہود اور اسرائیل کی تاریخون مین بہت ایسی چیزون کا ذکر ہے
جنکا بیان وہان نہین اور حوالہ انکے بیان کا اور پیغمبرون کی کتابون کیطرف
ہے اور بعض جانام اون پیغمبرون کا بھی مذکور ہوا ہے اور وے کتابین
اس قانون مین جسکو کلیسیا واجب التسلیم مانتا ہے موجود نہین اور سبب اسکا
سوا اسکے نہین بتلا سکتا کہ تحریر پیغمبرون کی جنکو روح القدس بڑی بڑی
چیزین سندی مذہب کی الہام کرتا تہا دو طرح تہی ایک مثل موخر الذکر
کے یا نہ تہی دوسرے کے (یعنے غیر الہام کے) دوسرے الہام ہے اور انکے دونون قسم

مکتوبات مین ایسا فرق تہا کہ اول انکی طرف اور دوم خدا کیطرف منسوب
ہوتے تہے اور اول سے ہمارے علم کی زیادت اور دوسرے سے ہمارے
دین اور قانون کی سند مقصود تہی ۲ پہر ہا رصاحب اوسی جلد کے
صفحہ ۳۲ مین بیان حال کتاب جنگ نامہ خدا مین جسکا ذکر ورس ۱۴
باب ۲۱ کتاب شمار مین ہے لکہتا ہے کہ یہہ کتاب جسکا گم ہونا مظنون ہے
موافق رائی بڑے محقق ڈاکٹر اینٹ فٹ کے وہ تہی جسکو موسیٰ نے بعد
شکست دینے عمالیق کے خدا کے حکم سے بطور تذکرہ اور یادداشت
یوشع کے لکہی تہی پس معلوم ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین فقط حال اوس فتح کا
اور تدبیرین انتظام لڑائی آیندہ کی بطور تعلیم یوشع کے مرقوم تہین
اور کسیطرح سے وہ الہامی نہ تہی اور نہ جز کتاب قانونی کا تہی اور جمع
کرنے والے تفسیر ہنری اور اسکاٹ کی آخر جلد اوس تفسیر مین عذر جاتے
رہنے بعضی کتابونکا یون بیان کرتے ہین کہ ضرور نہین کہ ہر لکہا پیغمبر کا الہامی
یا قانونی ہو اسلیے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی کتابین لکہین
یہہ ضرور نہین کہ جو انہون نے بطور تاریخ کے لکہا وہ بہی الہامی ہو اور یاد رکہا
جاوے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب اور موقع پر الہام کیے جاتے
تہے انتہی ان تینون عبارتون سے اقرار ان مفسرون اور انگلستان کا صاف
اس امر پر ہے کہ سب تحریر پیغمبرون کی الہامی نہین ہوتی اور جو کتابین کہ ہوسکین الہامی

نہ ہتین اگرچہ یہہ امر صرف ایک تحکم ہے کہ گم ہوئی کتابین الہامی نہ تہین
اور جنگ نامہ خدا کا باوجودیکہ بحکم خدا لکھا گیا تہا پھر بہی غیر الہامی تہا لیکن
اسسے ہمارے مطلب کو مفید ہے ۴۲ اور کلی بی شمس کہتا ہے کہ متی اور
مرقس الپس مین تحریر حالات مین مخالفت کرتے ہین اور جب تیسرے دونون
متفق ہوجاوین تو انکے قول کو لوقا کے قول پر ترجیح دیجاویگی انتہی اس
قول سے دو باتین معلوم ہوین ایک یہہ کہ متی اور مرقس کی تحریر مین
بعض جا اختلاف معنوی ہے کیونکہ موافقت تلفظی تو کسی قصہ مین نہین
دوسرے یہہ کہ کلام تینون انجیلیون کے الہامی نہین وگرنہ صورت الہامی
ہونے مین کلام متی اور مرقس کے ترجیح کے کیا معنے ۵ ورس ۱۴ باب ۵ نامہ
یعقوب مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ جو کوئی تم مین بیمار پڑے تو مجلس کے قسیسونکو
بلاوے اور وے اوسپر خداوند کے نام سے تیل ڈالکے اوسکے لئے
دعا مانگین انتہی اس مین یعقوب حواری حکم ملناوی تیل کا قسیسون سے
دیتے ہین اور اس حکم کے حق مین جناب لوتہر اپنی کتاب کی جلد دوم مین
لکہتے ہین کہ گو یہہ نامہ یعقوب کا ہو لیکن مین جواب دیتا ہون کہ حواری کو نہین
پہنچتا کہ اپنی طرف سے سیکرمنٹ (یعنے حکم شرعی) بنا دے یہہ منصب
صرف حضرت عیسی کا تہا انتہی دیکہو اگر یعقوب حواری کی تحریر موافق الہام
اور وحی کے ہوتی تو ہرگز پیشوای فرقہ پروٹسٹنٹ کا انکار سے پیش نہ آتا

حالانکہ صاف انکار کرکے کہتا ہے کہ احکام شرعیہ کے مقرر کرنے کا منصب
صرف حضرت عیسیٰ کے لیئے تہا نہ حواریین کے لیے ۶ پاسوبرا اور لیافان لکہتے
ہین کہ روح القدس نے جسکی تعلیم اور مدد سے انجیل نویسون اور حواریون نے
لکہا ہے اُنکے لیئے کوئی زبان نہین ٹہرادی تہی بلکہ اوسنے اونکے دلونمین
صرف مطلب سمجہادیا اور غلطی مین پڑنے سے بچالیا اور ہر ایک کو اختیار
دیا کہ اپنے اپنے محاورہ اور عبارت مین اسکو ادا کرے اور جیسے ہم اُن
پاک لوگونکی لیاقت اور مزاج کی موافق انکی کتابون[۱] مین محاورہ کا فرق
پاتے ہین ویسا ہی وہ شخص جو اصل زبان سے ماہر ہوگا متی اور لوقا اور
پولوس اور یوحنا کے محاورہ مین فرق پاویگا اور اگر روح القدس حواریون کو
عبارت بتلادیتا تو یہہ بات ہرگز نہوتی بلکہ اسحالتمین کتب مقدسہ مین سے
ہر کتاب کا محاورہ یکسان ہوتا علاوہ اسکے بعضے ایسے معاملے ہین جسمین
الہام کی حاجت ہی نہین مثلاً جب اون لوگون نے بچشم خود دیدہ یا معتبر
گواہون سے سنکر لکہا ہے جب لوقا نے انجیل کا لکہنا اختیار کیا وہ کہتا ہے
کہ اوسنے اون چیزونکا حال اون لوگون سے جو انکہ سے دیکہنے والے
تہے سنکر لکہا ہے اور اسلیئے کہ وہ سب چیزون سے واقف تہا اسنے
مناسب جانا کہ وہ باتین پہلی آنیوالی پشتونکو پہنچادے جسطرح مصنف جسنے اسی
باتون کی خبر روح القدس سے پہوتی توعاد گانا یون کہتا کہ حد

بتلایا ہے مین نے اون چیزون کا حال بیان کیا پولوس مقدس کا ایمان
لانا کو تعجب آمیز اور خدا کی طرف سے تہا لیکن پہر بہی اوسحال کے بیان
کرنے کے لیئے لوقا کو پولوس مقدس یا اسکے ہمراہیون کی گواہی کے سوائے
کچہہ ضرور نتہا اور اسی لیئے اوسمین فی الجملہ فرق ہے لیکن کسیطرح کا تناقض
نہین انتہی ۔ والٹن کی چوتہی جلد مین رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر
بنیسن کے پارافریز (یعنے تفسیر) سے لیا گیا ہے یون لکہا ہے کہ لوقا کا
الہام سے نہ لکہنا اوس سے جو وہ خود دیباچہ مین لکہتا ہے ظاہر ہے یعنے
جیسا کہ انہون نے جو پہلے سے دیکہنے والے اور کلام کے واعظ کرنیوالے
تہے ہمسے بیان کیا ویسا ہی بہتر ہے اون باتون کو جو ہمارے نزدیک
یقینی ہین لکہنے مین مشغول ہوئے اسلیئے مناسب جانا گیا کہ مین بہی
ابتدا سے اون سب باتون کو اچہی طرح دریافت کر کے تیرے لیئے
لکہون اور اسی بیان کی موافق قدیم علماء کا بہی قول ہے اریناوس لکہتا ہے
کہ وہ چیزین جو لوقا نے حواریون سے سیکہی تہین ہمین پہنچائین اور جیروم
لکہتا ہے کہ لوقا نے نہ صرف پولوس سے جسنے گوشت مین خداوند سے
صحبت نہین پائی بلکہ اور حواریون سے بہی انجیل کی تعلیم پائی ہے انتہی
دیکہو یہان تے لوگ مطلقاً لوقا کے الہام کے منکر ہین اور جس حالمین
لوقا کو الہام نہ تہا تو پہر اوسکی کتاب کے مستند ہونے کی کوئی وجہ نہین

پائی جاتی ہے اور معاملات دینی مین اوسکو ہرگز قابل اعتبار نہین سمجھ سکتے
ہین پر بعضے عیسائی اس مقام پر دو عذر پیش کرتے ہین پہلا یہہ کہ پولوس نے
لوقا کی انجیل کو تصنیف ہونے کے بعد دیکھہ لیا ہے اور اس جہت سے
اوسکی صداقت کی نسبت کسیطرح شک و شبہہ باقی نہین رہا
کیونکہ پولوس مقدس شخص الہامی تہا دوسرا عذر یہہ ہے کہ یوحنا نے اناجیل
ثلاثہ یعنی متی مرقس اور لوقا کی انجیل کو دیکھہ لیا ہے اور اوسکا دیکھنا
بمنزلہ الہام کے ہے چنانچہ یہی دونون عذر صاحب رسالہ الہام نے
بہی پیش کیئے ہین سو ہم کہتے ہین کہ تینے دونون عذر بیجا ہین اور کسیطرح
قبولیت کی لیاقت نہین رکہتے اول عذر کئی وجہ سے قابل اعتبار کے
نہین ہے پہلے یہہ کہ کافہ علماء مسیحیہ کا اسبات پر اتفاق ہے کہ پولوس کا
حال پہلے دفعہ کی قید سے اسکی موت تک نہ تو رسالہ اعمال اور نہ عہد
جدید کی اور کسی کتاب اور نہ قدماء کے کلام سے ٹہیک ٹہیک معلوم ہوتا ہے
چنانچہ ہارنصاحب جلد چہارم کے صفحہ ۳۸۳ مین لکہتا ہے کہ اس جہت
سے کہ لوقا نے پولوس کی تاریخ کو اسکی رہائی کے بعد سے نہین لکہا ایسی قیدی اسکی
رہائی سے جو ۶۳ء میں ہوئی تہی اسکی موت تک کے سفر وغیرہ کا حال
سچی خبر سے نہین معلوم ہوتا انتہی اور لارڈنر صاحب جلد پانچوین کے
صفحہ ۳۰۵ مین لکہتا ہے کہ اب ہمین حواری کے اوسوقت (یعنے وقت رہائی)

سے اوسکی موت تک تاریخ لکھی ہے لیکن وقت مذکور کی بابت لوقا کے
بیان سے کچھہ مدد نہین ملتی اور عہد جدید کی اور کتابون سے بھی بہت تھوڑی
اور علی ہذا القیاس یہ کلام قدماء سے زیادہ مدد پائی جاتی ہے اس امر مین
گفتگو ہے کہ پولوس مقدس رہا ہونے کے بعد کہان گیا انتہی پس جب
یہہ ثابت ہوچکا کہ پولوس قید اول کے بعد مجہول الحال ہے تو صرف
متاخرین کا قیاس ہمارے واسطے حجت نہین ٹہر سکتا معہذا اوسکا حال
بھی سنیئے جانا چاہیئے کہ اس امر کے نسبت دو خیال ہین ایک یہہ کہ پولوس
رہائی کے بعد اسپانیہ کو گیا اور وہان سے آکر روم مین شہید ہوا دوسرا
یہہ کہ بعد رہائی کے یروشلم سے ہوکر اور کلیسیون کی طرف جو اوسنے بنائے
تھے گیا لیکن خیال اول کئی وجہ سے قوی معلوم ہوتا ہے اولاً یہہ کہ خود
پولوس مقدس کے کلام مین اس سفر کا اشارہ پایا جاتا ہے رومیون ۱۵ باب
۲۳ و ۲۸ نامہ رومیہ مین مرقوم ہے پر اب اسلیئے کہ اون ملکون مین جگہہ باقی نہین ہی اور
تمہاری ملاقات کا بھی بہت برسون سے مشتاق ہون سو جب اسپانیہ کو
روانہ ہونگا تم پاس آونگا پس اسمقام پر پولوس مقدس کا اسپانیہ کو جانے کا
عزم معلوم ہوتا ہے اور جو کسی دلیل قطعی سے یہہ معلوم نہین ہوتا کہ پولوس
رہائی سے پیشتر اسپانیہ کو ہو آئے ہون تو غالبا بعد رہائی کے ضرور گئے
ہونگے کیونکہ ارادہ موقوف کردینے کی کوئی وجہ ابھی نہین پائی جاتی اور جبتک

کوئی وجہ معقول نہ ہو ظاہر کے خلاف حمل کرنا صریح بے انصافی اور بیجا اور
پولوس پر الزام لگانا ہے ثانیاً یہہ کہ ورس ۲۵ باب ۲۰ رسالہ اعمال مین یون
لکھا ہے اور اب دیکھو مین جانتا ہون کہ تم سب جنمین کہ مین خدا کی بادشاہت
کی منادی کرتا پھرا میرا منہہ پھر نہ دیکھو گے انتہی اس سے بھی یہہ ثابت ہوتا ہے
کہ پولوس مقدس اون کلیسیونکی طرف جو مشرق کیطرف اوسنے بنائے
تھے جانیکا ارادہ نرکھتا تھا ثالثاً یہہ کہ کلیمنٹ اسقف روم اپنے نامہ مین یون
لکھتا ہے کہ پولوس تمام دنیا کو راستی سکھلاتا کنار مغرب پر آیا اور
شہادت پاکے پاک جگہہ مین گیا یہان سے بھی معلوم ہوا کہ پولوس مقدس
رہائی پانے کے بعد اسپانیہ کیطرف گیا نہ اون کلیسیونکی طرف جو مشرق
مین تھے پس ان قولون سے بصراحت و وضاحت معلوم ہوتا ہے کہ
پولوس مقدس مغرب کو گیا نہ مشرق کو اوجب یہہ ثابت ہوا تو لوقا کی
انجیل کو دیکھنا محال معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ مذہب جمہور عیسائیون کا
یہہ ہے کہ لوقا نے اپنی انجیل اکیائیہ مین جو مشرق مین ہی لکھی ہے اور ظن غالب ہے
کہ اوسنے اپنی انجیل لکھتے ہی تھیوفلس کے پاس جسکے لیئے تصنیف کی تھی روانہ
کردی ہوگی اور یہہ بات کہین سے ثابت نہین ہوتی کہ پولوس اور تھیوفلس سے
ملاقات ہوئی تو بالبداہت ظاہر ہے کہ پولوس نے وہ انجیل کا ہے کو دیکھی
ہوگی دوسری یہہ کہ لوقا کی انجیل کے لکھے جانے سے پولوس کی وفات تک

بہت ہی زمانہ قلیل ہے اور جب متی کی انجیل کو جو ۳۳ یا ۳۸ مین یہودیون
لکہی گئی مرقس اور لوقا نے جنہون نے اپنی اپنی انجیل قریب ۶۴
کے لکہی ہین اور اوس عرصہ دراز مین تمام ملک یہودیہ اور یروشلیم مین
پہرا گئے نہ دیکہا ہو تو یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ پولوس نے اتنے عرصہ مین
کہ کل برس یا ڈیڑہ برس کا زمانہ ہوتا ہے اوسکو دیکہہ لیا ہو حالانکہ
اس عرصہ قلیل مین نہ تو پولوس کا لوقا کے پاس آنا اور نہ لوقا کا اسکے
پاس جانا نہ انجیل کا اسکے پاس پہنچنا ثابت ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ وہ سب
راوی جنکے اقوال سے یہہ قیاس کیا گیا ہے بہت دنون کے بعد ہوئے
ہین یعنے سوا اور ڈیڑہ سو اور دو سو برس کے بعد اسکے سوا انکی روایت
کی سند بہی نہین پائی جاتی ہے کہ یہہ روایت اونکو کس سے پہنچی صرف
اپنے گمان کے موافق لکہتے ہین علاوہ برین وہ قول بہی ایسے نہین
جنسے خواہ مخواہ یہہ ثابت ہو کہ پولوس نے انجیل لوقا کے ہر لفظ کو دیکہا
کسلیے کہ ارنیوس صرف اتنا کہتا ہے کہ لوقا پولوس کے پیرو نے انکے
کتاب مین اوس خوشخبری کو جسکا وعظ پولوس نے کیا لکہا ہے پس
اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ لوقا نے پولوس سے سنکر لکہا یعنے جو کچہہ
پولوس وعظ کرتا پہرتا تہا اوسمین سے جو کچہہ لوقا کو یاد رہ گیا اوسکو ایک کتاب
لکہدیا چنانچہ لارڈنر صاحب ارنیوس کے اس قول کو نقل کر کے لکہتا ہے

کہ ربط کلام سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل لکھنی اور پولوس
اور پطرس کی موت کے بعد یہہ بات (یعنے لوقا کا انجیل لکھنا) واقع ہوا ہو
تو اب اس صورت مین پولوس کا انجیل لوقا کو دیکھنا گو محال عقلی نہو
پر محال عادی سے تو خالی نہین لیکن چونکہ یادری فنڈر صاحب کے نزدیک
کوئی شی محال نہین لہذا اونکے نزدیک شاید یہان بھی
کوئی مشکل نہو اور ایسا ہی حال ترمیل مین کے قول کا بھی ہے کہ وہ بھی
صرف اتنا کہتا ہے کہ لوقا کی تاریخ عموماً پولوس کی طرف منسوب ہے یعنے
جو کچھہ لوقا نے لکھا سو پولوس سے سنکر لکھا اور باقی رہا قول ارجن کا
اوسکے تو خود صاحب رسالہ ہی لکھتا ہے کہ ارجن کی گواہی ورس ۱۶
باب ۲ نامہ رومیہ پر یا ورس ۸ باب ۲ نامہ تمتھی پر یا ورس ۸ باب ۸ نامہ
گرنتھون پر ایسی منسوب ہو رہی ہے کہ مین اوسپر اصرار نہین کرتا
پس جس صورت مین خود اہل کتاب اس گواہی سے دلیل
نہین پکڑتے اور کہتے ہین کہ اس سے ورس ہای مذکورہ کیطرف اشارہ
ہے تو یہہ ہمین اسکے جواب دینے کی کیا ضرورت باقی رہی رہا دوسرا
عذر یعنے یوحنا کا لوقا کی انجیل کو دیکھہ لینا سو یہہ بھی مخدوش ہے اور ہمپر
ہرگز حجت نہین کیونکہ یوسی بیس نے جو لکھا ہے کہ یوحنا حواری نے اونہین
یعنی اناجیل ثلاثہ کو دیکھا اور پسند کیا اور اپنی گواہی سے اوسکی تصدیق کی

محض یوسی بیس کا زعم ہے اسلیئے کہ وہ اوس روایت کی سند نہین لکھتا
اور ظاہر ہے کہ یوسی بیس جو چوتھی صدی مین تہا اوسنے اس روایت
کو سن سنا کر لکھا ہے اور اگر بالفرض مان بہی لیا جاوے کہ یہہ روایت
کچھہ حقیقت رکہتی ہے تو خدا جانے اوسکے اور یوحنا کے بیچ مین کتنے واسطے
ہونگے اور نہین معلوم کہ وہ وسایط یعنے راوی لوگ کون تہے اور انکی
وثاقت کا کیا حال تہا کیونکہ یوسی بیس سے پیشتر کے لوگونکی کوئی
ایسی روایت ہمکو نظر نہین پڑی اور نہ اونکی ایسی روایت یہہ عذر کرسکتے
خود لکہتے ہین تو ظاہر ہے اونکے پاس اس امر کی بابت کوئی روایت نہین ہے
قطع نظر اسکے یوسی بیس کا قول چندان قابل اعتبار نہین کیونکہ اوسنے
نامہ آب گرس کو بہی سچا سمجہا تہا حالانکہ وہ کافہ علماء خواہ رومن کاتلک
خواہ پروٹسٹنٹ سب کے نزدیک جہوٹا اور جعلی ہے اسمیہت یہ ہے کہ
یوسی بیس بے دلیل اوسکے تصدیق کرتا ہے اور علماء متقدمین کا قول
اسباب مین کچھہ نہین پایا گیا علاوہ برین یوسی بیس کو اکثر لوگ بدعتی سمجہتے
اور کہتے ہین کہ یہہ شخص ایرس کے معتقدون مین تہا اور حضرت عیسی کو
صرف بشر جانتا تہا اور کونسل نائسیہ مین فقط بادشاہ کے ڈر کے مارے
الوہیت مسیح پر دستخط کیئے اور اپنے پیش کا عقیدہ گڑہ دیا اور دل مین
وہی اعتقاد رکہتا تہا پس ظاہر و آشکار ہے کہ ایسے شخص کا کچھہ لکہنا جسکو

اہل انصاف کچھہ اور لفظ سے تعبیر کرتے ہین ہرگز قابل وثوق واعتبار
نہین ہے اور جیروم کا لکھنا تو کچھہ سند ہی نہین کیونکہ اوسنے اوسے
غالبًا اس سے نقل کیا ہوگا اسلیئے کہ وہ اسکے بعد ہوا ہے قطع نظر
اسکے اوسوقت کی روایات کا حال یہہ تہا کہ قدما مسیحیہ محض افسانون
اور افواہی باتون کو جسے لوگ بازاری خبر کہا کرتے ہین تحقیق اور سچ جانکر
لکھدیا کرتے تہے اور اونکے بعد جو لوگ ہوتے اوسکو کمال ادب سے
تسلیم کرکے نقل کرتے تہے یہان تک کہ یہہ جہوٹی سچی روایتین ایک
پشت سے دوسری پشت کو پہنچتی رہین چنانچہ اس امر کی نسبت رائفساحب
کا قول مقدمہ کے دوسری فصل مین گذر چکا ہے پس جب تک
کسی سند معتبر سے یہہ ثابت نہوگا کہ یہہ روایت یوسی بیس تک برابر
علی الاتصال راویون کے وسیلہ سے پہنچی ہے اور وہ راوی بھی اہل ثقات
سے تہے تب تک روایت مذکور ہرگز حجت نہوگی خصوصًا اس صورت
مین کہ عیسائیون کے نزدیک ترقی مذہب کے لیئے جہوٹ بولنا مستحسن ہو
اور اگر ہم چاہین تو ان قدما کی بہت سی ایسی روایتین یہان نقل
کردین جنمین انہون نے محض اپنے اصل بات کو سچ کرکے لکھدیا ہے
اور بعد اسکے اوس جز کو متاخرین نے مردود کیا لیکن بخوف خلط مبحث
اس سے اغماض کیا گیا اور سوای اسکے کیونکر مانا جاوے کہ یوحنا نے

ان تینون انجیلون کو دیکھا تہا کیونکہ اوسمین تو تناقض موجود ہے چنانچہ
ان مراتب کی تصریح کیے لیئے قول ہارنصاحب کا تیسرے مقصد کی
فصل تیسری مین گذر چکا ہے کیا یوحنا نے روح القدس کی اعانت سے
تناقض کو صحیح رکہا اور اسکی تصدیق کی کیا وہ روح القدس ایسا تہا
کہ اوسنے تناقض کو حق کہہ دیا حاشا و کلا اگر یوحنا الہامی ہے تو یہہ بات
ہرگز ممکن نہین اور جو عیسائی لوگ اسپر بہی ہٹ کیئے جاوینگے کہ نہین
یوحنا نے دیکہا اور اوسکے دیکہنے سے اناجیل ثلاثہ کی صداقت کی سند
ہوگئی تو ہم کہتے ہین کہ اگر یہہ مانا بہی جاوے تاہم اونکا دیکہنا مفید مطلب
نہین کیلئے کہ اونکا دیکہنا نہ دیکہنا برابر ٹہرتا ہے کیونکہ ممکن نہین کہ الہام
مین تناقض ہو حالانکہ انمین تناقض موجود ہے اور یہہ بات یعنے تناقض کا
ثبوت تیسرے مقصد کی فصل تیسری سے ناظرین بخوبی واضح و آشکارا ہے
پس ہرگاہ یہہ ثابت ہوچکا کہ لوقا کی انجیل کسی صورت سے الہامی
نہین ہوسکتی تو مرقس کی بہی بدرجہ اولی نہ ہوگی اسلیئے کہ اوسنے بہی
مثال لوقا کی سنکر لکہی ہے چنانچہ صاحب رسالہ ہی خود لکہتا ہے اور لہذا
قدما نے کہا ہے کہ پطرس کے ہمراہی مرقس نے اور پولوس کے ہمراہی
لوقا نے اون باتون سے کہ وہ خود واقف تہے یا اورون سے سیکہکر اپنی
اپنی تاریخین لکہین انتہی اور اقوال قدما کے بہی اسی کے موافق

ہین لیکن یہان ہی صاحب رسالہ دو قول یوسی بیس کی تاریخ سے
اور ایک قول جیروم کا نقل کرکے ویسا ہی عذر جیسا لوقا کے حالین
کیا تہا پیش کرتا ہے یعنے پطرس نے مرقس کی انجیل کو دیکہہ لیا ہے
اور اوسکو مستند کردیا سو اس سے قطع نظر کرکے کہ یوسی بیس کے
کلام مین یہان تناقض ہے یعنے ایک جا کہتا ہے کہ پطرس نے بدو
روح القدس کے جانا اور اوسکی سند کرکے حکم دیا کہ ہر کلیسیہ مین
پڑہی جاوے اور دوسری جگہہ کہتا ہے کہ پطرس نے جب اسکی خبر
پائی تو نہ منع کیا اور نہ تقویت دی اور اس سے بہی قطع نظر کرکے
کہ یوسی بیس کیا شخص ہے اور اوسکی خبر معتبر ہے یا نہین ہم کہتے ہین کہ
سنٹ اریسوس سنہ ۱۷۸ مین یون لکہتا ہے پطرس کے مرید و مترجم مرقس نے
بعد موت پطرس و پولوس کے وہ چیزین جو پطرس نے وعظ کی تہین لکہہ کر دین انتہی
اور لارڈنر صاحب لکہتا ہے کہ اس سے مجہے خیال ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل
سنہ ۶۲ یا ۶۴ کے قبل نہین لکہی گئی اسواسطے کہ پطرس کو اسوقت سے قبل
روم مین رہنے کی کوئی وجہ معقول خیال مین نہین آتی اور یہہ تاریخ اوس نے
لکہنے والے اریسوس کے موافق ہے جو کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل بعد موت پطرس
اور پولوس کے لکہی ہے اور باسنیج اریسوس کی موافقت کرکے کہتا ہے
مرقس کی انجیل سنہ ۶۶ مین بعد موت پطرس اور پولوس کے لکہی گئی اور

اونکی شہادت اوسکے نزدیک ۶۵ سنہ مین واقع ہوئی ہے انتہی پس اب
ظاہر اور اشکارہ ہوا کہ پطرس نے مرقس کی انجیل ہرگز نہین دیکہی تہی کیونکہ
کہ یہہ انجیل بعد اونکے موت کے لکہی گئی پس یہہ انجیل بہی الہامی نہین
اب باقی رہین دو انجیلین کہ جنہین عیسائی لوگ اپنی زعم مین حواریون
کی گنتے ہین سو اونکی نسبت بہی صاحب رسالہ یہہ کہتا ہے کہ خود حواری لوگ جب
وے دین کی بابت بولتے یا لکہتے تہے تو وہ خزانہ الہام جو اونکو حاصل
تہا اونہین درست رکہتا تہا لیکن وے انسان اور ذوی العقول
تہے اور اونہین الہام بہی ہوتا تہا اور جسطرح اور آدمی معاملات
مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکہتے ہین ویسا ہی وے بہی عام
معاملون مین بولا اور لکہا کرتے تہے اور پولوس مقدس سی لیئے وے الہام کے تمتہی
کو یہہ حکم دے سکتا تہا کہ پانی مین تہوڑی شراب ملا لیا کر یا اپنی صحت
بدن کی حفاظت کر جیسا درس ۲۳ باب ۵ نامہ اول تمتہی مین ہے یا تمتہی
کو یون کہے کہ تو وہ لبادہ جسے مینے طراؤس مین کرپس کے یہان چہوڑا
اور کتابین خاص کر چمڑے کے ورق لیتا آئیو جیسا درس ۱۳ باب ۴
نامہ دوم تمتہی مین ہے یا فلیمان کو یون کہے کہ لوس مین اسکے سوائے ایک کوٹہری
میرے لیئے طیار کر جیسا کہ درس ۲۴ نامہ فلیمان مین ہے یا تمتہی کو یون لکہے
کہ ارسطس قرنت مین رہا طرفیمس کو مین نے میلیطس مین بیمار چہوڑا

جیسا ورس ۲ باب ۲ نامہ دوم تمتھی مین ہے اور البتہ احوال معاملات کا
میرا نہین بلکہ پولوس مقدس کا ہے ورس ۱ باب ۱ نامہ اول گرنتھیون مین
لکھا ہے پر اونکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے اور ورس ۱۲
مین کہتا ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون اور ورس ۲۵ مین
اسطرح کہتا ہے پر کواریون کے حقمین کوئی حکم خداوند کا مجھپاس نہین
لیکن مین اپنی صلاح دیتا ہون الخ اور ورس ۶ باب ۱۶ اعمال مین ہم دیکھتے
ہین کہ جب اوسنے آسیہ الشیا مین وعظ کرنے کا ارادہ کیا اوسے روح
القدس نے منع کیا اور ورس ۷ مین یون ہے کہ اوسنے بتانیہ مین جانے
کا قصد کیا لیکن روح القدس نے منع کیا پس حواریون مین کامون کے
لیئے دو اصول تھے ایک عقل دوسرا الہام ایک کی رو سے تو عام کامون
مین حکم کرتے تھے اور دوسرے کی رو سے دین عیسوی کے باب
مین اسلیئے یہہ واقع ہوا کہ حواری لوگ مثل اور لوگون کے اپنی خانگی
کامون اور ارادونمین غلطی کرتے تھے جیسا ورس ۳ و ۵ باب ۱۳ اعمالمین
اور ورس ۲۴ و ۲۸ باب ۱۵ رومیہ مین اور ورس ۵ و ۶ و ۸ باب ۱۶
نامہ اول گرنتھیون مین اور ورس ۱۵ سے تا ۱۸ نامہ دوم گرنتھیون مین انتہی
اور یہہ ہی عقیدہ اور عیسائیون کا ہی ہے چنانچہ اونکے اقوال اوپر
گذرے ہین لیکن اگر ذرا ہی انصاف سے تامل کرکے دیکھیئے تو صاف معلوم

ہوجاتا ہے کہ اون دو انجیلونمین کچھ بھی وحی سے نہین لکھا ہے اور نہ
اونکے مولفونکو الہام کی حاجت تھی اسلیئے کہ موافق زعم عیسائیونکے
حواریون نے اپنا دیکھا ہوا لکھا ہے اور باسوبر اور لیافان کا قول
گذر چکا ہے کہ جب حواری چشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے سنکر لکھتے
تھے تو اونکو الہام کی حاجت نتھی سوای اسکے متی کی انجیل تو اصل
عبری مین تھی اور وہ مفقود ہے اور جو باقی ہے سو ترجمہ ہے اور
مترجم کا حال معلوم نہین کہ کون تھا اور کیسا تھا اور ترجمہ کرانے حال
اہل کتاب کا اونکے ترجمون سے بخوبی ظاہر ہے چنانچہ ان سب مطالب کا
حال مقدمہ کی دوسری فصل مین گذر چکا ہے اور انجیل یوحنا پر تو اولاً
یہی گفتگو ہے کہ وہ اونکی تصنیف ہے یا نہین محقق برشنیڈر اور اسٹراڈلن
اور فرقہ الوجین جو دوسری صدی مین تھا اس انجیل کو یوحنا حواری
کی نہین بتلاتے اور قرین قیاس یہی ہے کیونکہ جب دوسری صدی مین
لوگون نے اس انجیل سے انکار کیا تھا تو اونکے جواب مین کہین
اریینوس نے یہہ نہین کہا کہ پولی کارپ سے مجھے یہہ خبر پہنچی ہے کہ یہہ انجیل
یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ اریینوس پولی کارپ کا شاگرد ہے
اور پولی کارپ یوحنا حواری کا مرید پس اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولی کارپ
لوضرور معلوم ہوتا اور وہ اریینوس کو بتلا دیتا کیونکہ

مقام تعجب ہے کہ اریینوس ذرہ ذرہ سی بات پولی کارپ سے بار بار
سینے اور اس امر مین ایک دفعہ بھی مذکور نہ آوے پس ظاہر و آشکار
ہے کہ پولی کارپ کو ہرگز معلوم نہ تھا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے اور نہ اریینے
اریینوس کو اسکی خبر دی ورنہ اریینوس منکرین کے مقابلہ مین یہہ
سند ضرور پیش کرتا حالانکہ ایسا نہین ہوا تو اب ثابت ہوا کہ یہہ انجیل
یوحنا کی تصنیف نہین ہے اور حق وہ ہے جو برشنیڈر اور اسٹاڈلن
کہتے ہین لہذا یہہ انجیل بھی غیر الہامی ہے اور جب یہہ چارون انجیلین
مروجہ حال غیر الہامی ٹہر چکین تو رسالہ اعمالین حوارین بھی بدرجہ اولی
غیر الہامی ہوگیا اسلیئے کہ وہ بھی لوقا کی تصنیف ہے اور لوقا مرد غیر الہامی
تھا سوائے اسکے اس رسالہ کو پولوس اور یوحنا کا دیکھنا بھی
کہین سے ثابت نہین اور عہد جدید کی باقی کتابون سے نامہ عبرانیہ اور
نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور دوم نامہ پطرس اور دوم و سوم نامہ
یوحنا اور مشاہدات یوحنا کو تو کچھہ پوچھنا ہی نہین اس جہت سے کہ
یہہ سب کونسلی حکم سے الہامی اور حواریون کی تصنیف ٹہری ہین اور
وہ حکم کچھہ سندی نہین کیونکہ اوسے کونسل کارتھیج نے کہ جسے ۳۹۷ء مین
مشاہدات یوحنا کو الہامی ٹہرا کے داخل قانون کیا کتاب جوڈتھہ
اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب وزڈم اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس

اور دو کتابون مقابیس وغیرہا کو بہی الہامی ٹہرایا تہا حالانکہ
یہہ سب کتابین کاتہ علماء پروٹسٹنٹ کے نزدیک جہوٹی
ہین قطع نظر اسسے اب تک بہت سے علماء پروٹسٹنٹ
بہی اون کتابون کو عواریون کی تصنیف نہین مانتے ہین چنانچہ
اونکے قول مقدمہ کی دوسری فصل مین گذر چکے ہین تو باقی
رہے ۱۳ نامہ پولوس مقدس کے اور ایک نامہ پطرس
کا اور ایک نامہ یوحنا کا سو اونکے لکہنے مین بہی کچہہ
حاجت الہام کی نہ تہی اور نہ وے لوگ کبہی اسکا
دعوہ کرتے ہین بلکہ پولوس مقدس کے کلام سے تو صاف
معلوم ہوتا ہے کہ اونکو خود بہی اسبات مین شبہہ تہا ورنہ یون
ہرگز نہ فرماتے کہ مجہے بہی گمان ہوتا ہے کہ مجہہ مین روح
القدس ہے تو اب صاحب رسالہ کا صرف ایک کیا اور
پوچ عذر باقی رہا وہ یہہ کہ یہہ لوگ معاملات دینی مین غلطی
نہین کرتے تہے سو یہہ سراسر لغو اور دعوی بلا دلیل ہے
کیونکہ جب عام معاملون مین غلطی ہونا ثابت ہوچکا اور اوسکا
عیسائیون کو بہی اقبال ہے تو پہر معاملات دینی مین غلطی نہونے
کی کیا وجہ ہے یہ بیان کیجیے کہ اوسکا باعث یعنے الہام تو ثابت نہوا علاوہ اسکے

ہم چند سندین پیش کرتے ہین جن سے بخوبی ثابت ہوجاویگا کہ حواری
لوگ دینی معاملات مین بہی ویسی ہی غلطیان کرتے تہے اور نیگلس
اور اور پروٹسٹنٹ کہتے ہین کہ نامون یوحنا مین سب کلام پاک نہین
اور چند چیزین نمین اوسنے غلطی کی ہے دیکہو ان علما کے قول کی موافق
سب کلام یوحنا کا نہ موافق وحی کے اور نہ خالی غلطی سے ہے ۲
مسٹر فلاک پطرس حواری پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگاتا
تہا ۳ ڈاکٹر گوڈا اپنی کتاب مباحثہ مین جو فادر کیم مین سے ہوا تہا لکہتا ہے
کہ پطرس نے بعد نزول روح القدس کے غلطی ایمان مین کی ہے ۴ برنٹس
کہ جسکو جونل صاحب نے فاضل اور مرشد سنجیدہ کہا ہے کہتا ہے
کہ پطرس سردار حواریون کے نے اور برنباہ نے بہی بعد نزول روح القدس
کے معہ کلیسیہ یروشالم کے غلطی کہائی ۵ جان کالون کہتا ہے کہ پطرس
کی لیہ مین بدعت بڑہائی اور ازادگی عیسوی کو خوف مین ڈالا اور توفیق
عیسوی کو دور پہینکا اور پطرس اور برنبا اور اورونکو ملامت کرتا ہے
۶ میگڈی برجنس حواریون خصوصاً یوحنا پر الزام غلطی کا لگاتے ہین
۷ وائی ٹیکر کہ بڑا عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح
کے اسمان پر اور نزول روح القدس کے سب کلیسیہ نے غلطی کی ہے
صرف عوام بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے بہی جو غیر اسرائیلی

دعوت طرف ملت مسیحی کیے کی اور پطرس نے اور یہی غلطی رسوم مین کی
اور تیے بڑی غلطیان حواریون سیے بعد نزول روح القدس کے ہوی ہین
دیکھوان بڑے بڑے عالمون مسیحی کے موافق جناب پطرس سردار
حواریون نے بعد نزول روح القدس کے بہی ایمان مین اور اوسائل مین
غلطی کی ہے اور انجیل سیے جاہل تہے اور کلیسہ مین بدعت بڑہائی اور ازادگی
عیسوی کو خوف مین ڈالا اور توفیق عیسوی کو دوہینکا اور اسیطرح
برباد اور کلیسہ اور سب حواریون خصوصًا پولوس نے غلطیان کی ہین اور
موافق قول واٹی ٹیکر کے سب حواریون سیے غیر اسرائیلیون کی دعوت مین
طرف ملت مسیحی کے غلطی ہوئی ہے اور کئی قول
حضرت مسیح کے اس بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے
قول کے موید ہین باب ۱۰ متی مین ہے ہندیہ ۱۸۴۱ء یسوع نے بارہون کو
حکم کرکے بہیجا اور کہا کہ تم عوام کی طرف نجانا اور سامریونکے کسی شہر مین
داخل نہونا ۶ بلکہ بہ تخصیص اسرائیل سیے کہر کی گم شدہ کوسپندونکی
طرف جاؤ اور درس ۲۴ باب ۱۵ متی مین قول جناب مسیح کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۱ء
مین اسرائیل کے کہرانے کے گراہ گوسپندونکے سوا اور کسیکے پاس
نہین بہیجا گیا انتہی اور موافق تحقیق اس فاضل کے دعوت پادریصاحبون
مسلمانون اور ہندون کو طرف ملت مسیحی کے بطریقہ اولی غلطی اور

ہٹ دھرمی سے ہے ۸ ژنکیس اپنے نامہ مین بعض کالون کے پیرو نکا ۸ سند
ذکر کرتا ہے کہ کہتے تہے کہ اگر پولوس چیخنوا مین آوے اور کالون کی برابر وعظ
کرے ہم پولوس کو چہوڑ دینگے اور کالون کی سنین گے ۹ لواتہرڈس ۹ سند
کہتا ہے کہ بعضے علماء کبار پیرو لوتہر کے کہتے تہے کہ ہم پولوس کے مسئلہ
توشبہ کرین لیکن مسئلہ لوتہر اور کلیسہ آسپرگ کی کتاب عقاید پر شبہ
نہین کرتے دیکہو سوافق ان دونو قولون کے پیرو جناب لوتہر اور کالون
کے پولوس کے قولون کو ان دونون کے قولون سے کمتر سمجہتے تہے اور ان
دونون کا اجتہاد تو یقیناً خطا سے خالی نہ تہا پس انکے نزدیک پولوس کے
اجتہاد مین کیون نہ خطا ہوگی جانا چاہیئے کہ ہمنے ان علماء کے قولونکو جو سند اول
سے اب تک مذکور ہوئے ہین کتاب اغلاطنامہ وارڈ صاحب سے نقل
کیا ہے اور اس کتاب مین مفصل مرقوم ہے کہ کس قول کو اوسنے کہان سے
نقل کیا ہے جسکو منظور ہو وہان دیکہہ لے ۱۰ باب ۱۵ اعمالین ہے بیدیہ ۱۰ سند
۱ اور بعضے لوگون نے یہودیہ سے آکے بہائیون کو تعلیم کیا کہ بغیر ویکے
کہ تم موسی کی شریعت کے موافق ختنہ کراؤ تم نجات پا نہین سکتے ۲ جب تشویش
ہوئی اور پاؤل اور برناباہ نے اونسے بہت مباحثہ کیا تو اونہون نے ٹہہرایا
کہ پاؤل اور برناباہ ہمسے بعضون کو ساتہہ لیکے اوس سوال کے لیے حواریون
اور پیشواؤن کے پاس یروشالم مین جاوین ۳ اور جب یروشالم مین پہنچے الخ

تب حواری اور سب پیشوا باہم جمع ہوئے کہ اوس کلام مین تامل کرین
۷ اور جب بہت بحث ہوئی پطرس کھڑا ہوکے الخ ۱۳ اور جب وے چپ ہوے
یعقوب نے کہا کہ اے مرد بھائیو میری سنو ۱۹ سو میری صلاح یہ ہے کہ اونکو
جو عوام مین سے خدا کی طرف پھرے ہین تکلیف ندی جائے ۲۰ چند روز
کے بعد پاول نے برنابا سے کہا آؤ اپنے بھائیون سے ہر ایک شہر مین جہان
ہمنے خداوند کے کلام کی بشارت دی ہے پھر کے ملاقات کرین الخ ۳۷
اور برنابا نے قصد کیا کہ یوحنا کو جسکا لقب مارق تہا ساتھ لیوے ۳۸
پر پاول سمجھا کہ ایسے شخص کو جو پمفولیہ مین اونسے جدا ہوگیا اور کام کے
واسطے اونکے ہمراہ نہ آیا ساتھ لینا خوب نہین ۳۹ اور اونمین ایسی
شدت کی ازردگی ہوی کہ وے آپس سے جدا ہوگئے اور برنابا مارق کو
لیکے قبرس کو تری سے روانہ ہوا انتہی اس عبارت سے صاف واضح ہوا کہ
پہلے طبقے کے مسیحی جناب پولوس کو نبی مفترض الطاعۃ نہ سمجھتے تھے اور
نہ انکی باتون کو غلطی سے خالی ورنہ یروشلم کے آنے کی کیا حاجت تھی اور کیون
برنابا سے جھگڑا کرکے جدا ہو جاتا اور بڑی آزردگی پیدا کرتا اور اسیطرح اور
حواری بھی حقیقۃً نبی مفترض الطاعۃ تھے اور نہ وے اپنی ذات کو ایسا سمجھتے
تھے اور نہ ایک حواری دوسرے حواری کو ایسا جانتا تہا وگرنہ اوس مقدمہ مین
کیون تامل کرتے اور کیون اونمین ایسی بڑی بحث ہوتی بلکہ

حقیقت مین حواری لوگ اور اسیطرح پولوس مجتہد اس مذہب
عیسوی کے تھے اور حکم انکا بطور اجتہاد کے تہا نہ بطور وحی کے اور ایک
حواری دوسرے کو بمنزلہ مجتہد کے جانتا تہا اور یعقوب حواری صاف
کہتے ہین کہ میری صلاح یہہ ہے الخ ۱۱ باب دوم نامہ کلیتون مین ہے ۱۸۴۲ء
۱۱ جب پتہرانطاکیہ مین آیا تو مینے رو برو اوس سے مقابلہ کیا اسلیے کہ وہ
ملامت کے لایق تہا ۱۲ کیونکہ وہ پیشتر اوس سے کہ کئی شخص یعقوب کے
یہان سے آئے غیر قومون کے ساتہہ کہایا کرتا تہا پر جب وے آئے تو
مختون سے ڈر کے پیچہے ہٹا ۱۳ اور الگ ہوا اور باقی یہودیون نے بہی
اوسکی طرح مکر کیا یہان تک کہ برنابا بہی دب کر اونکے مکر مین شریک ہوا
۱۴ جب مینے دیکہا کہ وے انجیل کی سچائی پر سیدہی چال نہین چلتے
مینے سبہونکے سامہنے پتہر کو کہا کہ جب تو یہودی ہو کر غیر قومون کی
طرح نہ یہودیون کی طرح زندگی کرتا ہے پس تو کسواسطے غیر قومون پر
یہہ جبر کرتا ہے کہ یہودیون کے طور پر چلین انتہی دیکہو اس مسئلہ مین نوبت
یہانتک پہنچی کہ گفتگوی مجتہدانہ سے گذر گئے اور جناب
پولوس نے حضرت پطرس حواری کو جو بلاشبہ سب عیسائیون کے نزدیک
سب حواریون سے بڑے اور خلیفہ حضرت مسیح کے ہین قابل ملامت کے
درسکا رہتلایا اور دیکہہ ایسا ہی برنابا اور اور مسیحیون کو ارشاد کیا اور فرمایا کہ

تیے سب انجیل کی سچی راہ پر نہین چلتے اور مجمع مین درستی ہے اعظم الحواریین کو
کہا کہ تو خلاف حکم انجیل کی غیر قومون پر جبر کرتا ہے کہ یہودیون کے طور پر
چلین پس اگر حضرت پطرس نبی مفترض الطاعہ ہوتے اور اونکے کلام
مین غلطی کا احتمال نہوتا تو کسطرح ہوسکتا ہے کہ پولوس اونکے حکم خلاف
انجیل بتلاتے پس بخوبی ثابت ہوا کہ یہہ لوگ معاملات دینی مین بھی غلطیان
کرتے ہے یہانتک اول کا بیان تہا ۱۲ اب بیان امر دوسرا کا سنیئے

اول ۱ اور سن ۲۱ باب نوین کتاب پیدایش کا بیان حال نوح ۹ مین یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور شراب پی اور اوسسے نشہ ہوا اور اپنے خیمے کے اندر
دوم کپڑے اوتار پہینکے ۲ باب گیارہوین کتاب ۲ سموئیل مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۱
۲ اور ایک دن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد اپنے فرش پر سے
اوٹہا اور اپنے قصر کے بام پر ٹہلنے لگا اور وہان سے اوسنے ایک عورت
کو دیکہا جو نہا رہی تہی اور وہ عورت نہایت خوب صورت تہی ۳ تب داؤد نے
اوس عورت کا حال دریافت کرنے کو آدمی بہیجے سو کہا کیا وہ الیعام کی
بیٹی بت سبع حتی اوریاہ کی جورو نہین ۴ اور داؤد نے لوگ بہیجے تاکہ
اوس عورت کو داؤد پاس لائین چنانچہ وہ اوس پاس آئی سو وہ اوس سے
ہمبستر ہوا اور وہ اپنی ناپاکی سے اپنے کو طاہر کرکے اپنے گہر کو چلی گئی
۵ اور اوس عورت کو ہیبت رہ گیا سو اوسنے داؤد پاس خبر بہیجی کہ مجہے پیٹ

رہ گیا ۱۴ اور صبح کو داؤد نے یواب کے لیئے خط لکھکے اوریا کے
ہاتھہ مین دیا اور اوسنے روانہ کیا ۱۵ اور اوسنے خط مین یہہ لکھا کہ
اوریاہ کو جنگ کی گرمی کے وقت اگاڑی کیجو اور اوسکے پاس سے پہر
آئیو تاکہ وہ مارا جائے اور مقتول ہو ۲۶ اور اوریا کی جورو اپنی شوہر اوریا کا
مرنا سنکے سوگ مین بیٹہی ۲۷ اور جب سوگ کے دن گذر گئے تو داؤد نے
اوسے اپنے گہر مین بلوالیا اور اوسے اپنی جورو کیا سو وہ اوسکے لیئے
بیٹا جنی پر داؤد کے اس کام سے خداوند آزردہ ہوا ۱۰ نتہی دیکھو اسکی
موافق حضرت داؤد ۲۰ دیکھیے ہی اوریاہ کی جورو پر عاشق ہو گئے اور آدمی
بہیجکر بلوا بہیجا اور اوس سے زنا کیا کہ وہ زنا سے حاملہ ہو گئی اور غریب
اوریا کو ناحق اوسکی جورو کے لیئے فریب سے مرواڈالا ۳ باب ۱۹ کتاب
پیدایش مین لوط ؑ کے حال مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۳۰ پہر لوط نے اپنی
دونون بیٹیون سمیت زغر سے پہاڑ پر جاکے سکونت کی الخ ۳۱ بڑی نے
چہوٹی سے کہا الخ ۳۲ پس آؤ ہم اپنے باپ کو شراب پلاویں اور ہم اوس سے
ہمبستر ہوین الخ ۳۳ تب اونہون نے اوس رات اپنے باپ کو شراب
پلائی اور بڑی گئی اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی الخ ۳۴ جب
دوسرا دن ہوا الخ ۳۵ تب اونہون نے اپنے باپ کو اوس رات بہی
شراب پلائی اور چہوٹی اوٹہکر اوس ساتہہ سوئی الخ ۳۶ سو لوط کی

بیٹیان اپنے باپ سے حاملہ ہوئین ۳۷ اور بڑی ایک بیٹا جنی اور اوسکا
نام موآب رکہا کہ وہ موابیونکا جو آج تک ہین باپ ہے ۳۸ اور چہوٹی
جو بہی وہ بہی ایک بیٹا جنی اور اوسکا نام بن عمی رکہا اور وہ بنی عمان کا
جو آج تک ہین باپ ہے انتہی دیکہو یہان دو رات برابر حضرت لوط ع
نے شراب کے نشہ مین اپنی بیٹیون کے ساتہہ زنا کیا اور وے
دونون زنا سے حاملہ ہو کر بیٹے جنین کہ اونہین صاحب زادون کی اولاد
سے موابی اور بنی عمان ہین اور تعجب یہہ ہے کہ دو رات برابر لوط ع
اس بلا مین مبتلا ہوئے ۴ باب ۱۱ کتاب ۱ سلاطین مین ہے ۴ اور
ایسا ہوا کہ جب سلیمان بوڑہا ہوا تو اوسکی جورووں نے اوسکے دل کو
اپنے معبودون کی طرف مایل کیا اور اوسکے دل نہ یہواہ کا شوق کامل رہا
جیسا اوسکے باپ داؤد کا تہا ۵ سو سلیمان نے صیدانیون کے
معبود عستروث اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم کی پرستش کی ۶ اور سلیمان
بدی کر کے یہواہ کی نظر سے گر گیا اور اوس نے یہواہ کی پوری فرمان برداری
اپنے باپ داؤد کیطرح نہ کی ۷ چنانچہ سلیمان نے موابیون کی نفرتی
کاموش کے لیئے اوس پہاڑ پر جو اورشلیم کے سامہنے ہے اور بنی
عمون کی نفرتی ملکوم کے لیئے ایک بلند مکان بنایا ۸ اور یہہ سب اوسنے
اپنی ساری اجنبی جورؤن کی خاطر کیا اور وہ اونکے بتون کی حضور بخور

جلایا کرتا تہا اور قربانیان گذرانا کرتا تہا انتہی دیکہو سلیمان ع کہ عیسائی بہی
اونکو نبی کہتے ہین اور اونکی کتاب امثال اور نشید الانشاد کو کتابین الہامی جانتے
ہین بڑہا ہے مین بت پرستی کرتے تہے اور بتونکی حضور بخور جلایا کرتے
تہے اور قربانیان گذرانا کرتے تہے اور بتخانہ پہاڑ پر اور شلیم کے سامہنے
بنوایا تہا اب خوف طوالت کرکے اور انبیاء اسرائیلی کی حال لکہنے سے
اسیقدر پر اکتفا کرکے دو تین حال حواریون کی جنکو مسیحی موسی ع سے
بہی مرتبہ مین بڑہ کر جانتے ہین لکہدیتا ہون ۵ حضرت پطرس حواری اعظم
الحواریین کے حقمین قول جناب مسیح کا در بس ۲۳ باب ۱۶ متی مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۱ء
پر اوسنے پہر کے پتہر سے کہا اے شیطان مخالف میرے سامہنے سے دور ہو تو میرے لیئے ٹہوکر کہانے
والا پتہر ہے کیونکہ تو خدا کی باتونکا نہین بلکہ آدمی کے بالونکا خیال کرتا ہے
ہندیہ ۱۸۴۱ء اوسنے متوجہ ہوکر پتر کو کہا کہ اے شیطان میرے سامہنے سے
دور ہو الجفار ۱۸۴۲ء اوالتفات نمودہ بپطرس راگفت ای شیطان از
عقب من برو کہ موجب صدمہ مین ہستی زیرا کہ سرشت تو الہیات نیست
بلکہ از انسانیات ہست ۶ یہودا اسخریوطی کا کہ ایک حواری بارہ حواریون
مین سے تہا یہہ حال ہے کہ تیس روپیہ کے لالچ سے جناب مسیح کو یہودیون کے
ہاتہہ مین گرفتار کرا دیا اور پہر اپ کو پہانسی دیکر حرام موت مر گیا جیساکہ
باب ۲۶ اور ۲۷ متی مین مرقوم ہے ۷ گیارہ حواریون باقی کا یہہ حال ہے کہ وقت

گرفتاري جناب مسيح کے تيے سب اونکو دشمنونکے ہاتہہ مين چہوڑکر بہاگ گيے
اور جناب پطرس اوسکے بعد جو چہپٹ کر محکمہ مين حال دينے کے ليئے تشريف
ليگيے تو ايک شخص نے مخالفونسے وہان اونکو پہچانا اور سب جناب رئيس الحواريين نے
سب کے سامہنے انکار کيا پہر جب دوسرے نے پہچانا اور سب قسم کہاکے پہر
انکار کياکہ مين اوس شخص (يعنے عيسےٰ) کو نہين جانتا پہر جب تيسرے نے پہچانا
اور سب جناب اعظم الحواريين نے لعنت بہيجکر اور قسم کہاکر کہاکہ مين اس شخص کو
نہين جانتا جيسا باب ۲۶ متي مين مصرح ہے ديکہو يہہ کتني بڑي خطا اور کيسا
گناہ تہاکہ ايسے وقت مين سب حواري بہاگ گيے اور جناب رئيس الحواريين نے
تين بار جہوٹ بولا اور دو بار جہوٹي قسم کہائي اور ايک بار لعنت کي اور موافق
انجيل کے جناب مسيح وقت عروج آسمان تک حواريون کي بے ايماني
اور سخت دلي کے شکوہ گذارتے تيے جيسا ورس ۱۴ باب ۱۶ مرقس مين مصرح ہے
اور نقل اوس ورس کي فصل تيسري مين گذري اور وليم ميور صاحب اپني اردو
تاريخ کليسيا کے باب اول کي دفعہ ۱۳ مين لکہتے ہين مسيح کے حواريون اور شاگردون
نے انتک اوسکي تعليم کي حقيقت اور مطلب بالکل نہين سمجہا تہا اور اونکا
سست ايمان دنيوي نعمتون اور فائدونکي اميد مين لگا تہا اوسيکے گرفتار
ہوتے ہي وے سب بہاگ گيے اور پطرس نے جو عدالت مين گيا وہان اپنے
خداوند کا انکار کيا پہر مسيح کے مصلوب ہونے کے بعد سب بالکل مايوس اور

ناامید ہوگئے انتہی پس اسکی موافق ہی سب مرید عیسیٰ ع کے کیا حواری اور
کیا غیر حواری سست ایمان اور نعمتون دنیوی کے طالب تھے ظاہرا اتباع
ان سب کا اول اسی لیئے تہا کہ عیسیٰ ع شہنشاہ ہونگے اور ہم بھی سلطنتین
اور حکومتین کرینگے اسی لیئے مصلوب ہونے کے بعد مایوس اور ناامید
ہوگئے تھے پہر اوسی باب کی دفعہ ۶ امین ہے اسکے پہلے (یعنے نزول
روح القدس سے) اونہون نے صاف نہین سمجہا تہا کہ مسیح کی بادشاہت
کیسی ہوگی بلکہ جب وہ آسمان پر چڑہنے کو جاتا تہا اونہون نے پوچہا
کیا تو اسیوقت بادشاہت بنی اسرائیل کی پہر بحال کریگا یعنے ویسے
بادشاہت دنیوی کی امید رکہتے تھے لیکن اب اونکی جہالت جاتی
رہی اور روح القدس نے اونکو سکہایا کہ مسیح کی بادشاہت صرف
روحانی ہے انتہی اسسے بہی معلوم ہوتا ہے کہ عروج تک حواریون کو بہی
امید سلطنت کی تہی اور بعد نزول روح القدس کے وہ اونکی جہالت
جاتی رہی مگر مصدر خطا اور مرتکب گناہون کبیرہ کے بعد اوسکے بہی تھے
اور ہر فعل اور قول انکا ہرگز موافق وحی کے نہ تہا جیسا کہ مناظرہ جناب
پولوس اور پطرس کا جسکا ذکر اوپر گذرا اسکا شاہد ہے اور اگر کہو کہ اگر یہ
انبیاء اور حواری اور گناہون کے مرتکب ہوتے ہین مگر جہوٹ نہین بولتے
تو یہہ عذر بہی کچہہ نہین اسلیئے کئی بار جہوٹ بولنا اور قسم جہوٹی کہانی حضرت

پطرس کا بیان ابھی گذرا اور اور بھی سنیئے ۸ ورس ۲ باب ۲ کتاب پیدایش
مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور ابراہیم اپنی جورو سارا کی بابت بولا کہ میری
بہن ہے الخ ۹ باب ۲۶ پیدایش مین ہے ۶ سو اسحاق جلوص مین رہا
اور وہانکے باشندون نے اس سے اسکی جورو کی بات پوچھی وہ بولا کہ
وہ میری بہن ہے کیونکہ وہ اپنی جورو کہتے ہوئے ڈرا تو نہو دے کہ وہانکے لوگ
ربقا کے لیئے اوسے قتل کرین کیونکہ وہ خوبصورت تھی انتہی ۱۱ باب ۲۷ پیدایش
مین ہے ۱۹ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ مین تیرا پہلوٹا عیص ہون جیسا
تو نے مجھے کہا تھا مین نے کیا الخ ۲۰ تب اسحاق نے اپنے بیٹے سے کہا
یہہ کیا ہے کہ تو نے ایسا جلد پایا ای میرے بیٹے وہ بولا اسلیئے کہ یہواہ تیرا
خدا مجھہ پاس لایا ۲۱ تب اسحاق نے یعقوب کو کہا الخ ۲۴ کہ تو میرا وہی
بیٹا عیص ہے وہ بولا کہ مین وہی ہون انتہی دیکھو کئی بار اس جا حضرت یعقوب
اپنے باپ سے جھوٹ بولے اور دغا کی اسی لیئے حضرت اسحاق نے
عیص کے جواب مین یون عذر کیا کہ تیرا بھائی دغا سے آیا اور تیری برکت
ایگنا جیسا ورس ۳۵ اوسی باب مین مرقوم ہے ۱۱ باب ۱۱ کتاب اول سموئیل
کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۲ سو داؤد نے احیملک کاہن کو کہا کہ بادشاہ
نے مجھے ایک کام کو بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ یہہ کام جو مینے تجھے کہا ہے
کسی پر اشکارا نہو دیے اور لوگون کو مین نے فلانی فلانی جگہہ بھیج دیا ۳

اب بتلا تیرے پاس کچھ ہے ایک بانٹ گردے۔ وٹیونکے باجو کچھ حاضر ہو
سو میرے ماتہہ مین دیے ۶ سو کاہن نے تبرک کی روٹی اوسکو دی الخ
۸ پہر داؤد نے اخیملک سے پوچھا یہان تیرے قابو مین کوئی نیزہ یا تیغ
تو نہین کیونکہ مین اپنی تلوار اور اپنے سلاح نہین لایا کہ مجھے بادشاہ کے
کام کی جلدی تہی انتہی دیکھو یہان دوبار داؤد صاف جھوٹ بولیکہ
باغی ہوکر ساول سے بہاگے تہے اور کیا کہا اور اوس جھوٹ کے
سبب جو اخیملک نے اونکو روٹی کہلائی اور ایک تیغا دیا ساول نے
یہہ سنکر بچاسی کاہنون اور کہنے اخیملک اور اوسکے شہر کے سب مردون
اور عورتون اور بچون اور جاریایون کو قتل کیا باب ۲۲ ا دسی کتاب مین
بیان اوس کا یون ہے ۱۱ تب بادشاہ نے اخیطوب کے بیٹے اخیملک
کاہن کو اور اوسکے باپ کے سارے کہرانے اور کاہنون کو نوب سے
بلوا بہیجا اور وے سب بادشاہ پاس حاضر ہوئے ۱۶ تب بادشاہ
بولا اخیملک تو واجب القتل ہے تو اور تیرے باپ کا سارا گہرانا ۱۸
تب بادشاہ نے دواغ کو کہا تو پہر اور اون کاہنون پر حملہ کر سو ادومی
دواغ پہرا کاہنون پر حملہ کیا اوسدن اوسنے بچاسی آدمی جو کتان
کی افود پہنے ہوئے تہے قتل کیے ۱۹ اور اوسنے کاہنون کے شہر نوب مین
مردون اور عورتون اور لڑکون اور دودہ پیتے بچون اور بیلون اور گدہون اور بھیڑ بکرون

تیغ سے ایک لخت قتل کیا انتہی موافق ان عبارتون مذکورہ بالا کے
جھوٹ بولنا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور داؤد علیہم السلام
کا جو مسیحیون کے نزدیک یہ سب نبی اور داد سے حضرت عیسیٰ کے ہیں
اور اسیطرح جھوٹ بولنا حضرت پطرس اعظم الحواریین کا کہ مسیحی انکو
موسیٰ سے بھی بڑھ کر جانتے ہین اور نبیون کا تو کیا ذکر ثابت ہوگیا
اور اگر کہین کہ یہ لوگ اگرچہ بڑے بڑے گناہ مثل زنا اور بت پرستی
وغیرہا کے کرتے تھے اور کبھی کبھی جھوٹ بھی بولتے تھے مگر کبھی یون
نہین کیا کہ جھوٹ بولکر غیر حکم خدا کو حکم خدا کا بتلایا ہو جیسا فنڈر صاحب
نے بھی میزان الحق کے صفحہ ۵۴ مطبوعہ ۱۸۵۰ء مین لکھا ہے
تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ باب تیرہوین کتاب اول سلاطین مین ایک نبی کے جا
کے بیان مین جو اونہون نے موافق حکم ربانی کے یہوداہ سے آکر یربعام بادشا
اسرائیل کو خبر دی تھی کہ اس مذبح کو جو تو نے بنایا یوسیاہ بادشاہ جو
اولاد داؤد سے ہوگا گراویگا اور اس خبر کو دیکر اپنے وطن کو پھر گیا ہے
یون مرقوم ہے پھر یہ ۸۴۲ء ۱۱ او سوقت بیت ایل مین ایک بوڑھا نبی
رہتا تھا سو اوسکے بیٹے اوسکے پاس آئے اور اون کاموں کی جو مرد
خدا نے اوس روز بیت ایل مین کیے اوسے خبر دی الخ ۱۲ پھر اوسنے اپنے
بیٹون سے کہا کہ میرے لیے گدھے پر زین باندھو الخ ۱۴ تب وہ اوسپر چڑھا

اور اوس مرد خدا کے پیچھے چلا سو اوسے بلوط کے درخت کے نیچے بیٹھا
پایا الخ تا ورس ۲۶ دیکھو اس جناب بوڑھے پیغمبر نے کہ اس عبارت
مین پانچ جا لفظ نبی کا اوسکے حقمین بولا گیا ہے اور ورس ۱۸ مین خود اوسی
جناب نے دعوی نبوت سچی کا کیا ہے اور ورس ۲۰ مین تصدیق اونکی
نبوت حقہ کی موجود ہے کیا خدا پر بہتان باندھا اور جھوٹ بولکر ایک
غریب پیغمبر کو فریب دیکر غضب خدا مین گرفتار کرکے مروا ڈالا پس اس
پیغمبر نے اسجا بلاشبہ غیر حکم خدا کو حکم خدا بتلایا تھا پس جھوٹ بولنا
انبیاء اسرائیلیہ کا تبلیغ وحی مین بھی ثابت ہے اور بیان امریکا
یہ ہے اباب متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۲۲ اوس دن بہتیرے مجھے
کہینگے ای خداوندای خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور
تیرے نام سے دیوون کو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامات
ظاہر نہین کین ۲۳ اوسوقت مین اونسے صاف کہونگا کہ مین کبھی
تم سے واقف نہ تھا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو انتہی دیکھو
اسمین ان شخصون کو جنہون نے اس بات کا دعوی کیا کہ ہم رسول
مسیح ع کے ہین اور بہت سے معجزے اور کرامات دکھلائین بدکار لکھا
ہین اور کہتے ہین کہ میرے مرید نہین تھیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے
ممکن ہے ایمان معجزون والا بدون اوس ایمان کے جو وسیلہ نجات ہے

اور بدون اوسکے جو عشق اور اطاعت سے کار کرتا ہے پایا جاوے
اور قدرت ہر طرح کی زبان بولنے کی اور مریضون کی شفا بخشنے کی
دنیا مین مقبول کرتی ہے لیکن خدا کے نزدیک خالص پاکیزگی مقبول ہے اور خدا کا فضل
آدمی کو جو اوس سے صدور کرامت کا ہو آسمان پر لیجا نگا اور معجزہ بدون فضل کے
آسمان پر نہین لیجاتا اور کرامتین اب موقوف ہوگئین اونکے ساتھ یہہ عذر بھی موقوف ہوا
انتہی اسمین صاف اقرار ہے کہ وجود ایسے ایمان کا کہ اوسکے سبب معجزات
صادر ہوسکین بدون اوس ایمان کے جو وسیلہ نجات کا ہے ممکن ہے

وسرا ۲ باب ۱۰ متی مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ پھر اوسنے اپنے بارہ شاگردون کو پاس
بلا کر اونہین قدرت بخشی کہ ناپاک روحونکو نکالین اور ہر طرح کی بیماری
اور دکھ اور درد کو دور کرین ۲ اور بارہ رسولون کا یہہ نام ہے پہلا شمعون
جو پطرس کہلاتا الخ ۴ شمعون کنعانی اور یہوداہ اسکریطی جسنے اوسے پکڑوادیا
یسوع نے اون بارہون کو فرماکے بھیجا الخ ۸ بیمارون کو چنگا کرو کوڑہیون کو
پاک صاف کرو مردون کو جلاؤ دیودن کو نکالو تمنے مفت پایا مفت دو
انتہی دیکھو اسجا یہوداہ اسخریوطی مثل بطرس حواری کے رسول گنا گیا اور
قدرت چنگا کرنے بیمارون اور کوڑہیون اور جلانے مردون اور نکالنے
دیوؤن کی رکھتا تھا اور موافق تصریح انجیلیون کے یہہ رسول مسیحی مردون کے
جلانے اور اور کرامات اور معجزات کی قدرت رکھنے والا جو عہد مسیحیون

بلاشبہ رسول اللہ تہا وہی ہے جسنے تیس روپیہ کے لالچ سے حضرت عیسی کو پکڑوا دیا
اور مرتد ہو گیا اور حرام موت پہانسی کہا کر مر گیا ۳ ورس ۲۴ باب متی کا یون ہے یہ
سنہ ۱۸۴۱ کیونکہ بہت سے جہوٹے نبی ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتین
دکہلائینگے کہ اگر ممکن ہوتا تو وے برگزیدونکو بہی گمراہ کرتے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ کہ جہوٹے مسیح جہوٹے
نبی ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتین دکہلائینگے الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ افاہم سیقوم مسیحو
کذب وانبیا کذبۃ ویعطون علامات عظیمۃ ومعجزات الخ دیکہو اسکی موافق
جہوٹے مسیح اور جہوٹے نبی کو بہی وہ طاقت ہوتی ہے کہ ایسے بڑے بڑے
معجزے اور کرامتین دکہلاوے کہ برگزیدونکو بہی گمراہ کر ڈالے ۲ تسلونیقیون
باب ۲ نامہ ۲ تسلونیقیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ء ۸ تب وہ بے شرع
ظاہر ہوگا جسے خداوند اپنے منہہ کے دم سے فنا اور اپنے آنے کی
شکوہ سے نیست کر دیگا ۹ اور اسکا آنا شیطان کے کیئے سے کامل قدرت
اور جہوٹی عجائب وغرائب کے ساتہہ ہوگا اور ورس ۹ اور ترجمون مین
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور اوسکا آنا شیطان کے کارگر ہونے کے مطابق
ہر طرح کی قدرت اور جہوٹی عجائب غرائب سے فارسی سنہ ۱۸۴۲ ظہور پش از عمل
شیطان باہر قسم معجزہ وعجائب وغرائب کاذب ہیباشد دیکہو ہندیہ سنہ ۱۸۴۵
جسکو پولوس بے شرع لکہتے ہین ہر طرح کی قدرت رکہیگا اور ہر قسم کے
معجزے دکہلائیگا ۵ یوسیفس اپنی تاریخ کی کتاب آٹہوین کے باب ۲ مین

لکھتا ہے کہ سلیمان نے بہت سی منتریں بنائی ہین کہ جنسے بیماریونکو
تخفیف ہو اور اسیطرح ایسے عمل جنسے جنون اور دیوون کو نکالا جاوے
اور وے عمل آج تک خوب جاری ہین اسلیئے مینے دیکھا ہے کہ میرے
ہموطنی الیعازر نے وس پی سین بادشاہ اور اوسکے بیٹون اور اوسکے
سردارون اور تمام سپاہیون کے حضور مین لوگون سے جنون اور دیوونکو
نکالا اور طور اوسکے نکالنے کا یہہ تہا کہ شخص دیوزدہ کی ناک مین ایک چھلا
رکھکر دیو کو نتھنون کی راہ سے نکال لیتا تہا اور جہی وہ دیوزدہ گرجاتا تہا
بعد اوسکے اوس جن سے اقرار لیتا تہا کہ پھر نہ آوے اور اسوقت منتر
پڑہتا اور نام سلیمان کا لیتا جاتا تہا اور لوگون کے یقین کرانے کے لیے ایک برتن
پانی کا بہرا ہوا نہوڑی دور رکھوا دیتا تہا کہ بعد نکالنے جن کے اوسکو حکم کرتا تہا
کہ اوس برتن کو اولٹ دیوے اور وہ جن اولٹ دیتا تہا انہی کہتا ہون
کہ جب وے عمل یوسیفس کے عہد مین خوب جاری تہے تو حضرت مسیح اور
حواریون کے عہد مین بہت ہی اچہی طرح سے رایج ہونگے اور اس زمانہ
مین بہی ہندوستان مین سیکڑون آدمی عامل ہین کہ دیوہوتون کو بعضے
عمل علوی کے اور بعضے سفلی کے زور سے نکالدیتے ہین پس دیوہوتے کا
نکالدینا کسی وقت مین دلیل نبوت کی نہین ہوسکتا ۱۲ باب دسوین
کتاب اول سموئیل مین ساول بادشاہ بنی اسرائیل کے حال مین یون ہے

ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء ۱۰ اور جب وے جبعت کو آئے تو نبیون کا گروہ اونسے
دوچار ہوا اور خدا کی روح اوسپر جڑہی اور اوسنے بہی اونکے درمیان
نبوت کی ۱۱ اور اوسکے اگلے جان پہچانون نے جو یہہ دیکہا کہ وہ نبیون کے
درمیان نبوت کرتا ہے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ قیس کے بیٹے کو کیا ہوا
کیا ساول بہی نبیون کے درمیان ہے ۱۲ اور ایک نے اونمین سے جواب
دیا اور کہا کہ اونکا باپ کون ہے تب ہی سے یہہ مثل چلی کیا ساول
بہی نبیون مین ہے ۱۳ سو جب وہ نبوت کر چکا تو اونچے مکان مین
آیا اور ورس ۶ باب گیارہوین اوسی کتاب کا یون ہے اور جون ہی
ساول نے یے سندیسے سنے وونہین خدا کی روح اوسپر جڑہی اور
اوسکا غصہ نے طرح بہڑکا انہی ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ
ساول بہی روح القدس سے مستفیض تہا اور روح القدس اوسپر
نازل ہوتا تہا اور باب ۱۶ اوسی کتاب مین ہے ۱۴ اور خداوند کی
روح ساول پر سے چلی گئی اور خداوند کے حکم سے ایک روح اوسے
ستانے لگے ۱۵ تب ساول کے خادمون نے اوسے کہا دیکہہ اب ایک
شریر روح خدا کی طرف سے تجہے ستاتی ہے ۲۳ اور ایسا ہوا کہ
جب خدا کی روح ساول پر جڑہتی تہی تو داؤد بربط ہاتہہ سے بجاتا تہا
اور ساول خوشوقت ہوتا تہا اور راحت پاتا تہا اور شریر روح اوسپر سے

اور ترقی نہی اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۵ء اسکی موافق ہے اور یہہ جملہ ویسا ہوا کہ جب
خدا کی روح الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۸ء وچنین اتفاق افتاد
کہ ہرگاہ روح کسیف از طرف خدا بر ساول نازل می شد الخ فارسیہ ۱۸۴۵ء
وواقع شد ہنگام تاثیر روح مضر از جانب خدا الخ اس جا جس لفظ کو مترجمون
ہندیہ نے روح خدا کے ساتھہ ترجمہ کیا ہے اوسیکو مترجمون فارسیہ نے
روح کسیف اور روح مضر کے ساتھہ پس معلوم ہوتا ہے کہ اطلاق
روح خدا کا روح شیطانی پر آتا ہے بہرحال بعد چلے جانے روح خدا کے
روح شیطانی حکم خدا سے ساول پر مسلط ہوگئی اور یہہ پیغمبر جامع
روح رحمانی اور شیطانی کا دونون سے مستفیض تہا اور بعد مسلط ہونے
روح شیطانی کے استفاضہ روح القدس سے موقوف نہوا تہا باب ۱۹
اوسی کتاب مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء ۲۳ تب وہ رامہ نیات کی طرف
چلا اور خدا کی روح اوسپر بہی آچڑہی اور وہ چلتا گیا اور نبوت کرتا گیا
یہان تک کہ رامہ نیات مین پہنچا ۲۴ اور اوسنے
بہی اپنے کپڑے اوتار پھینکے اور سموئیل کے آگے اوسنے بہی
نبوت کی اور اوس سارے دن اور ساری رات ننگا پڑا رہا اسلیئے یہہ مثل
ہوی کیا ساول بہی نبیون مین ہے انتہی دیکہو اسجا ساول ایسا فیض
روح القدس مین مستغرق ہوا کہ کپڑے اوتار کر ننگا ہوگیا اور تمام رات دن

اوسیطرح پڑا رہا اور اس پیغمبر مشہور جامع روح رحمانی اور شیطانی کا
حال ناظر کتاب اول سموئیل پر خوب کہلتا ہے کہ ذات با برکات اس پیغمبر مجمع
الضدین کی کیسی مصدر سیئات تھی مقدمہ کتاب کی فصل دوسری
اور تیسری اور اس مقصد کی چار دن فصلونکے ملاحظہ سے ناظر کو کئی باتین
حاصل ہوتی ہین اول یہہ کہ موافق مذہب بڑے بڑے عالمون عیسائی کے
جسکو تفسیر ڈوائی اور رچرڈسینٹ مین مختار گنا ہے انجیل متی کی عبری مین
تھی جو وہ اب صفحہ جہان سے گم ہے اور فقط ترجمہ یونانی اوسکا موافق
قول جیروم کے نام مترجم کا بھی معلوم نہین موجود اور ڈاکٹر ولیمس اور جیمز اپنے
و ایے انجیل فرقہ یونی ٹیرین کے باب اول اور دیم اس انجیل کو الحاقی بتلاتے
ہے اور بعض نسخون ترجمہ لاطینی مین نسب نامہ کو اس انجیل سے الگ کر دیا ہے
اور انجیل مرقس کی بھی موافق قول کارولس برونیس اور بلرمائن کے
گم ہے اور فقط اوسکا ترجمہ یونانی موجود اور بعضے علماء متقدمین کو
اسکے آخر باب پر شبہ تھا اور انجیل لوقا کے بائیسوین باب کی بعض بعض جا پر
بعضے علماء متقدمین اور دونون بابون اول پر بعض علماء شبہ کہتے ہے
اور جناب لوتھر مصلح دین عیسوی کو ان تینون انجیلون پر شبہ تھا اور
اونکے نزدیک انجیلونمین صحیح اور درست فقط انجیل یوحنا کی تھی اور باقی اس
صحیح کا حال یہہ ہے کہ برشنیڈر کہ جسکو عیسائی بڑا عالم محقق گنتے ہین کہتا ہے

کہ یہہ انجیل اور نامے یوحنا کے تصنیف یوحنا کی نہین بلکہ کسی عیسائی نے
دوسری صدی مین اوسکے نام سے لکہدیئے ہین اور یہی مذہب فرقہ
الوجین کا تہا اور اسٹاولن اپنی کتاب مین رکہتا ہے کہ بلاشک کسی
طالبعلم مدرسہ اسکندریہ نے اس انجیل کو تصنیف کیا ہے اور گروٹیس
جو عیسائیون مین بڑا عالم محقق مشہور ہے اکیسوین باب اس انجیل کو الحاقی
بتلاتا ہے اور موافق اقرار ہارن صاحب کے ان انجیلون کا وقت بالیقین رو ایت
معتبر سے ثابت نہین ہوتا اور قدماء عیسائیون مین تقید روایات کی نہی اور نامہ یہودا اور نامہ
فلیمون اور دونون نامون تہتی کو بعض علماء نے مردود گنتا ہے اور کوئی
سند اسکی نہین کہ نامہ عبرانیون کو پولوس نے لکہا ہے اور نامہ دوم پیترس اور
نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور بعض فقرات
نامہ اول یوحنا اور شہادات یوحنا کا حال ایسا ابتر ہے کہ لایق کہنے کے
نہین اور محض زبردستی سے بلا سند اونکو حواریون کی طرف نسبت
کرتے ہین اور بہت علماء فرقہ پروٹسٹنٹ نے انکا انکار کیا ہے اور کونسل ٹانس
جو سنہ ۳۲۵ مین جمی تہی جمہور کے نزدیک واجب التسلیم نہ ٹہرے ہے اور کلیسیا عرب کے
نامہ دوم پیترس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یہودا اور شہادات کو
نہین مانتے تہے اور کلیسیا سریانی ابتک بہی نہین مانتا اور کتاب شہادات کو سرلینے
اور اسیطرح سب کلیسیا یروشالم نے بہی اوسکے وقت تک نہین مانا تہا اور بعض

قدما اسکو تصنیف سرن تھس ملحد کی بتلاتے تھے اور ڈیونیشیش نے
دلیلون سے اور پرو فسر ایوالڈ نے بڑی تحقیق سے اس امر کو ثابت کیا ہے
کہ یہہ ہرگز تصنیف یوحنا حواری کی نہین اور کونسل لوڈیسیا مین ہی جو سنہ ۳۶۴
مین جمی تھی یہہ کتاب خارج رہی تھی مگر سنہ ۳۹۷ مین کونسل کارتھیج نے اوسے
مان لیا ہے اور جب سے اکثر عیسائی اوسکو مانتے ہین لیکن اس کونسل والونکی
کوئی سند نہین کیونکہ اونہون نے مثل مشاہدات کی کتاب جوڈتہ اور کتاب
وزڈم اور کتاب توبیاس اور کتاب باروق اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونون
کتابون مقابیس کو بھی واجب التسلیم مان لیا تھا حالانکہ فرقہ پروٹسٹنٹ ان سب
کو نہین مانتا دوسری بات یہہ کہ بلحاظ نوخرابیون کے جنکی تفصیل فصل
تیسری مقدمہ مین گذری تحریف انجیل مین بہت ہی ممکن اور آسان تھی
تیسری بات یہہ کہ پہلے ہی طبقہ مسیحی مین جعلسازی شروع ہوگئی تھی اور
سوای اس انجیل کے اور بھی انجیلین اور نامے اور مشاہدات قریب پچہتر کے
تھے کہ جو اب جمہور مسیحی اونکو بغیر دلیل قوی کے جھوٹی بتلاتے ہین اور پہلے
طبقونمین طریقہ محافظت کا بھی اچھا نہ تھا اور اسی سبب سے کئی سچی کتابین
عہد جدید کی گم ہین جو تھی یہہ کہ انکے مفسرین اور علما کے اقرار کی موافق
اس انجیل مین بھی بہت جا الحاق ہوگیا ہے مثل درس ۳۵ باب ۲۷ متی اور درس
۷ و ۸ باب ۵ نامہ اول یوحنا اور درس ۲۸ باب ۱ نامہ اول گرنتھیون اور درس ۳۵ و ۸

باب ۱۲ متی وغیرہا کے پانچویں یہہ کہ انجیل نویسون کی تحریر وہم اور غلطی سے
خالی نہیں چھٹے یہہ کہ انکے بڑے بڑے عالمون کے اقرار کی موافق سب تحریر
انبیاء اسرائیلیہ اور حواریون کی الہامی نہین ہوتی اور سب حواریون نے
بجز یکہ پطرس حواری نے بھی بعد نزول روح القدس کے غلطی کہائی ہے
ساتوین یہہ کہ انبیاء اور حواریون سے گناہ کبیرہ بجز یکہ زنا اور بت پرستی
اور جھوٹ بولنا بھی سرزد ہوئے ہین اور خود تبلیغ وحی مین جھوٹ بولنا انسے
ثابت ہے آٹھوین یہہ کہ صدور کرامت اور معجزہ کا دلیل نبوت کی نہین بلکہ اہل
کتاب کے نزدیک دلیل ایمانکی بھی نہین پس کہنا ہوگیا کہ اس سارے مجموعہ کی کوئی سند اور یہ
الہامی بن سکتا ہے کیونکہ انجیل متی تو جہان سے گم ہوئی اور فقط ترجمہ یونانی
اوسکا باقی ہے اور مرقس اور لوقا نہ حواری ہین اور نہ کلام اونکی الہامی پس
یہ تینون یقیناً حواریون کی لکھی ہوئی نہین تو ان تینونکو کلام نبوت
کہنا صریح گردن انصاف کی مارنی ہے بلکہ یہہ تینون بمنزلہ اور تواریخ
کے ہین غایت مافی الباب اتنا فرق ہے کہ لکھنے والے انکے موخ
دیانت دار تھے لیکن باوجود اوسکے اور تاریخون کی نسبت الحاق اور
تصرف کا انمین زیادہ تر شک ہے اور نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم
یوحنا اور نامہ یعقوب اور نامہ یہوداہ اور کتاب مشاہدات کو تو ہم بسیطرح الہامی
نہین جانینگے اور حکم کونسل کا تیسرے کا تو ہمارے نزدیک صرف ایک کونسلی حکم ہے

اور جیسا کتاب جوڈتھ اور کتاب ورڈم اور کتاب توبیاس اور کتاب
بارویچ اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونون کتابین مقابیس کے حقین حکم
اون کونسل والونکا فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک مسموع نہین ایسا ہی
حکم اونکا ہمارے نزدیک بابت کتاب مشاہدات کے سمجھنا چاہیئے اور
پولوس کو نہ ہم حواری جانتے ہین اور نہ صاحب الہام اور کلام اوسکی ہم پر
سند نہین بلکہ ہم موافق قول زوینگلس اور اور پروٹسٹنٹون کے کہتے ہین
کہ کلام اوسکا غلطی سے پاک نہین اگر سب باتون سے قطع نظر کرین تو
اس صورت مین ہمارے نزدیک انجیل اوسقدر ہے جو قول حضرت عیسے کے
ہین لیکن ویسے ہی جو بروایت احاد ثابت ہین تو حکم اونکا ایسا ہوگا جیسے حدیث
احاد کا ہمارے مذہب مین پس جب تک کوئی دلیل نقلی قطعی اور عقلی قطعی
مخالف اون قولون کی نہ ہو کی تب تک مقبول ہین اور صورت مخالفت مین
جسکی تاویل ہوسکیگی وہ واجب التاویل ہوگا ورنہ وہم راوی یا غلطی
اوسکی پر محمول ہوکر متروک ہوگا اور صدور غلطی اور وہم کا اونسے کچھ بھی
بعید نہین جیسا اس باب مین اقرار انکے علماء محققین کا اوپر گذرا اور کتنی
بڑی غلطی تھی کہ حواری لوگ سمجھتے تھے کہ ہمارے طبقہ کے لوگون کی زندگی مین
قیامت آجاویگی اور جابجا اسکی تصریح انکے قولونمین پائی جاتی ہے چنانچہ
نقل بعض اقوال کی اوپر گذری اور سمجھتے تھے کہ نزول عیسوی تک یوحنا مریگا

باب ۲۱ یوحنا مین ہے ہندیہ ۱۹ ۲۱ پتہر نے اوسے (یعنے یوحنا کو) دیکھکر
یسوع کو کہا اے خداوند اس شخص کو کیا ہوگا ۲۲ یسوع نے اس سے
کہا اگر مین چاہون کہ جبتک مین اودن وہ نہین ہڑیے تو تجھے کیا تو میرے
پیچھے چلا آ ۲۳ تب بھائیون مین یہہ بات مشہور ہوئی کہ وہ شاگرد نہ مریگا
لیکن یسوع نے اوسے نہین کہا کہ وہ نہ مریگا مگر یہہ کہا کہ اگر مین چاہون کہ میرے
آنے تک وہ ہڑیے تو تجھے کیا انتہی تفسیر بارکس مین ہے کہ عیسی ع کے لفظون
سے جو آسانی سے غلط سمجھی جا سکتے تہے یہہ غلطی اوٹھی کہ وہ نہ مریگا اور
اس بات سے کہ یوحنا اور حواریون کے پیچھے بہی زندہ رہا یہہ غلطی مضبوط
ہوگئی اسلیئے یوحنا نے مناسب جانا کہ اپنے مرنے سے پہلے اس غلطی کو صحیح کردے
اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے غالبا عیسی ع نے اس قول سے عیوض
لینا یہودیون سے مراد رکہا ہوگا لیکن حواریون نے غلطی خیال سے یہہ سمجہا کہ
یوحنا قیامت تک زندہ رہیگا یا زندہ بہشت مین اوٹہالیا جائیگا پہر اوسی تفسیر
مین ہے یہان سے سیکہو کہ انسان کی روایت بے تحقیق اور اوس پر ایمان
بنا کرنا احمقانہ ہے یہہ ایک روایت تہی جو حواریون کی روایت تہی اور
بات تہی جو بہائیون مین پہیلی ہوئی تہی اول کی تہی اور عام تہی اور رائج تہی پہر
بہی وہ جہوٹی تہی بات نے لکہی روایتون پر کتنا کم بہروسا ہے اور یہہ روایتی تہی
کوئی نئی بات حضرت عیسی کی پیش نہ کی گئی تہی پہر بہی غلط تہی پہر حاشیہ مین اوسی

تفسیر کے ہے کہ سبب اس بات کے کہ حواری خداوند کا آنا صرف انصاف
کے لیے خیال کرتے تھے لفظون کو غلط سمجھے جیسا کہ انجیل نویس خود بتلاتا ہے
اور تفسیر ڈوالی اور رجروسیمنٹ مین ہے کہ خداوند کے اس اظہار سبب سے
بعض مریدون نے سمجھا کہ یوحنا کبھی نہ مریگا اور اون لوگون مین پایا جائیگا
جو وقت نزول عیسو یکے زندہ رہینگے دیکھو ورس ۵۱ و ۵۲ باب ۵ نامہ
اول گرنتھیون کا اور ورس ۷ باب ۴ نامہ ۱ تھسلنیکیون کا حالانکہ اصل معنے ان
لفظون کے یہ تھے کہ حواری غارت ہونے یروشالم تک زندہ رہیگا اور بہت سے
فقرے مین کتب مقدسہ کے اوسکو آنے خداوند سے کہ نہایت بڑا انصاف
اور گواہی اوسکے مسیح اور طاقت کی ہے تعبیر کیا ہے دیکھو متی کے ورس
۲۷ و ۲۸ باب ۲۴ کو اور صفحہ ۳۲۲ کتاب پہلی مین جو ۱۸۵۰ مین لندن مین
چھپی ہے مرقوم ہے دوسری غلطی جو پہلے عیسائیون پر لگائی گئی ہے
یہ ہے کہ وے امید قرب قیامت کی رکھتے تھے اور مین پہلے تقریر اعتراض
کے اسپر حکا ایک اور نمونہ پیش کرتا ہون کہ ہمارے خداوند نے یوحنا
کے حق مین پطرس سے فرمایا کہ اگر مین چاہون کہ وہ میرے آنے تک رہے مین
تیرے تو تجھ کیا اور لفظون کے معنے خلاف سمجھے گئے کہ یوحنا نہ مریگا
اور بہائیون مین یہہ بات پھیل گئی خیال کرو اگر یہی بات عام رائے عیسائیون
کی ہو کر ہم تک پہنچتی اور سبب جس سے یہہ غلطی نکلی کہو یا جاتا اور کوئی اچھے ان

اس غلطی کا حوالہ دیکر اس غلطی کے سبب دین عیسوی پر رد پر سکتے ہوا
تو یہہ بات بلحاظ اوسچیز کے جو ہمکو پہنچی بہت ہی بے انصافی تہی اور لوگ
کہتے ہین کہ انجیل یقین کراتی ہے کہ حواریون اور پہلے عیسائیون کو قیامت
کے اینکی اپنے ہی زمانہ مین امید تہی اونکو وہی خیال کرنا چاہیئے جو ہمنے ارباب
اس غلطی پر انی چندروزہ کے کہا اور اس غلطی نے اونکے فریبی ہونیکو دکا
اور اب اس بات مین مشکل اور سوال یہی ہے کہ جب ہمنے قبول کیا کہ حواریون
کی رای قابل سہو کے تہی تو پھر ہم کسیچیز پر اونکی پیروی کرین اور اسکے
جواب مین منکرون کے مقابلے حامی دین عیسوی کو اتنا جواب کافی ہے
کہ مجکو گواہی حواریون کی چاہیئے اور اونکی رای سے کچھہ غرض نہین اور اصل
مطلب چاہیئے اور نتیجہ سے مین امن مین ہون لیکن اسجواب مین دو شوخیان
اور بہی چاہینن تاکہ سب خوف بے تحقیقی جاتا رہے ایک یہہ کہ اوس مقصود
کو جو حواریون کے ارسال سے تہا اور اونکے اظہار سے ثابت ہوا اوسچیز سے
جو اوس سے بیگانے یا اتفاقا اوسکے ساتہہ مل گئی ہے جدا کیا جاوے دوسرے
ارباب اون معاملات کے جو مربع دین سے بیگانے ہین کچھہ کہنا ضرور نہین
لیکن ارباب اون معاملون کے جو اوس سے یا کہانی مل گئے ہین کچھہ کہا جاتا ہے
اور یہود تو نکات قسط ایک انہین معاملونمین سے ہے اور وے لوگ جو یہہ سمجہتے ہین
کہ یہہ رای غلط اوس زمانہ کی عام تہی اور انجیل کے مولف اور یہود ملی رہی

زمانہ کے بہی اوسمین ہے اس امر کے اقبال سے نہ چوکین کہ اس سے دین عیسوی کی
بھلائی مین کوئی خوف نہین اسلیئے کہ یہہ مسئلہ وہ نہین ہے جو عیسیٰ ع اور دنیا مین
آئے تھے بلکہ اوس وقت اور اوس ملک کی مروج رائے ہونے کے
سبب ناگہان اور اتفاقا ملفوظات عیسوی مین ظاہر ہوا اور درست کرنا
رایون انسانی کا در باب تاثیر روحون کے جزء رسالت کا نہین اور کسی صورت
اسکو گواہی سے علاقہ نہین دوم یہہ کہ حواریون کے ملفوظات مین اونکے
مسئلون اور دلیلون مین امتیاز کرنا چاہیئے اور اونکے مسئلے تو الہامی ہین
لیکن جو لوگ اپنے ملفوظات کی گفتگو مین واسطے توضیح اور تقویت اون مسائل کی
مناسبتین اور دلیلین ذکر کرتے ہین مثلاً یہہ مسئلہ کہ یہودیون کے سوا جو
مسیحی ہوئے اونکے ذمہ اطاعت شریعت موسوی کی نہین الہامی تھا
اور تصدیق اوسکی معجزات سے ہوئی پھر بھی پولوس جب اس مطلب کو
ذکر کرتا ہے بہت سی اور باتین اوسکی تائید کے لیئے پیش کرتا ہے مسئلہ
تو خود واجب التسلیم ہے لیکن حمایت دین عیسوی مین حواری کی ہر دلیل
کی صحت اور ہر تشبیہ کے درست ہونیکا حامی ہونا ضرور نہین اور یہی قول
اور جگہہ بھی لیگا اور میری رای مین یہہ بات خوب مضبوط ہے کہ جب ربانی
لوگ کسی بات پر اتفاق رکھین تو جو اونکے مقدمات سے نتیجہ نکلے وہ بھی
واجب التسلیم ہے لیکن ہم پر واجب نہین کہ تمام مقدمات کو شرح کرین

یا قبول کرین مگر اوسوقت کہ وے لوگ مقدمات کے ایسے معترف ہون
جیسے نتیجہ کی انتہی اب ملاحظہ اقوال مفسرون اور پہلی سے کئی فائدے
حاصل ہوتے ہین اوّل فائدہ پہلا یہہ کہ ان سب کے اقرار کی موافق یہہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ حواریون اور اسیطرح پہلے طبقہ کے مسیحیون نے
قول عیسوی کو جو یوحنا کے حق مین تہا غلط سمجہا تہا اور موافق تفسیر منری
اور اسکات کے یقین رکہتے تہے کہ یوحنا قیامت تک زندہ رہیگا یا زندہ
بہشت مین اوٹہا لیا جائیگا اور موافق حاشیہ اوس تفسیر کے سبب اس
یقین کا یہہ تہا کہ حواری لوگ آپنے حضرت عیسٰی سے فقط اوسکی قول کو
سمجہتے تہے جو قریب قیامت کے ہوگا اور موافق بارلس کے اس غلطی کی مضبوطی
ایک اور سبب بہی پڑا کہ یوحنا حواری نے اور حواریون سے زائد عمر پائی
دیکہہ کر یہہ اعتقاد ان لوگون کا صریح غلط نکلا فائدہ دوسرا یہہ کہ موافق تسلیم پہلی
کے سب حواری اور پہلے عیسائی یہی عقیدہ رکہتے تہے کہ اونہین کے وقت
کے لوگون کی زندگی مین قیامت آجاگی اور موافق تفسیر ڈوائی اور جیرومینٹ
ورس ۱۵ و ۵۲ باب ۱۵ نامہ اول کرنتہیون کے اور ورس ۷ باب ۴ نامہ اول
تہسلنیکیون کا اسی عقیدے کیطرف اشارہ کرتے ہین پس اب دونون فائدے
ملاحظہ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو حضرت پطرس حواری اور یروشلم
سنہ ۶۴ عیسوی مین ۳۶ برس پیشتر وفات یوحنا سے مقتول ہوئے اور اسیطرح

اور حواری بھی مر چکے تھے تو یہہ سب موت تک ان دونون غلطیون مین
گرفتار رہے ہونگے اور یہی یقین رکھتے ہونگے کہ یوحنا قیامت تک
جیتا رہیگا یا زندہ بہشت مین اوٹھا لیا جائیگا اور قیامت اسی طبقہ کے
لوگونکی زندگی مین آجاگی اور عبارت نامہ اول گرنتھیون اور تھسلنیکیون کی
یون ہے باب ۱۵ نامہ اول گرنتھیونکا ہندیہ ۱۸۴۱ء ۵۱ دیکھو مین تمہین غیب
کی ایک بات کہتا ہون کہ ہم نہ سوئینگے پر ہم سب مبدل ہونگے ۵۲
ایک دم مین ایک پل مین پچھلی صور پھینکتی ہوئے صور تو پھونکا جائیگا
اور مردے اوٹھینگے اور ہم مبدل ہونگے انتہی باب ۴ نامہ اول تھسلنیکیونکا
ہندیہ ۱۸۴۱ ۱۶ کیونکہ خداوند آپ دھوم سے مقرب فرشتے کے اہتمام
کے ساتھہ خدا کا نرسنگا پھونکتے ہوئے آسمان پر سے اوتریگا اور جو
مسیح مین ہوکی موئے ہین وے پہلے اوٹھینگے ۱۷ اوسکے بعد ہم جو
وے جو جیتے بچھوٹینگے اون سمیت بدلیون پر ناگاہ چڑھا لیئے جائینگے تاکہ
ہوا مین خداوند سے ملاقات کرین سو ہم خداوند کے ساتھہ ہمیشہ
رہینگے انتہی اب افسوس یہہ ہے کہ وہ غیب کی بات پولوس مقدس کی
غیر صادق نکلی اور سب حواری پچھلی صور کے پھینکنے سے پہلے سو گئے
(یعنے مر گئے) اور ایک کو بھی وقت پھونکنے نرسنگے تک جیتے نہ رہنا
اور وقت نزول کے بدلیون پر چڑھنے کے واسطے استقبال خداوند کے

جانا نصیب نہوا فائدہ تیسرا یہہ کہ یہہ قول بارنس کا اسلیئے یوحنا نے
مناسب جانا کہ قبل اپنی موت کے اس غلطی کو صحیح کردیے مردود ہے
کیونکہ اول یہہ انجیل تصنیف یوحنا ہی کی نہین بلکہ موافق قول محقق
برشنیڈر اور اسٹاڈلن اور فرقہ الوجین کے کسی اور عیسائی کی ہے
اور اگر تسلیم بھی کرین تو موافق تحقیق گروٹیس کے جو مسیحیون مین بڑا محقق
مشہور ہے باب اکیسوان ہرگز تصنیف یوحنا کی نہین بلکہ بعد موت
یوحنا کے کلیسیا افسس نے اپنی طرف سے ملا دیا ہے پس اب
اوس غلطی کے صحیح کرنے والے کلیسیا (یعنے جماعت) افسس ہے
نہ یوحنا اور یوحنا تو اوسی عقیدے پر مرے ہونگے مگر جب عیسائیون نے
دیکھا کہ یوحنا مرچکے اور نزول مسیحی نہ ہوا تو جرأت کرکے اس باب کو ملایا
اور تاویل قول مسیح کی کی فائدہ چوتھا یہہ کہ جب وہ روایت حواریون کی
جو عیسائیون مین پہلے ہوی اور رایج تھی جھوٹی ہے جیسا کہ تفسیر نہری
اور اسکات مین بیان ہوا تو اب کوئی روایت انجیلیون کی الہامی اور
واجب الاعتقاد نہین ہوسکتی کیونکہ سب انجیل نویس حضرت عیسے کے
اقوال کو اپنی سمجھ کے موافق روایت بالمعنی کرتے ہین اور کوئی اونکے
الفاظ کے ساتھ نہین نقلکرتا اور حواریونکا کبھی کبھی غلط سمجھنا اور بعضی
غلطیون پر مستمر رہنا ثابت ہے جیسا اوپر گذرا اور اسیطرح اور جابھی سبب

مجمل ہونے قول مسیحی کے مطلب عیسوی کو نہین سمجھے اور بعض دفعہ ادب
اور خوف کرکے پوچھا ہی نہین کچھ شواہد اسکے بطور نمونہ کے سنیے اقول
جناب مسیح کا یہودیون کے جواب مین باب ۲ یوحنا مین یون منقول ہے
ہذہ سنہ ۱۸۴۱ ۱۹ یسوع نے جواب دیکر اونہین کہا اس ہیکل کو ڈھاؤ مین
اوسے تین دن مین کھڑا کرونگا ۲۰ یہودیون نے کہا چالیس برس سے
یہہ ہیکل بن رہا ہے تو اوسے تین دن مین بنائیگا ۲۱ پر اوسنے اپنے بدن
کی ہیکل کی بات کہی تہی ۲۲ اسلئے جب وہ مردون مین سے جی اوٹھا
تو اوسکے شاگردون کو یاد آیا اوسنے اونہین یہہ کہا تہا اور وے کتابون پر
اور اوس کلمہ پر جو یسوع نے کہا تہا ایمان لائے انتہی دیکھو موافق تصریح
یوحنا کے اس قول کو نہ کوئی یہودیون سے کیا عالم اور کیا جاہل اور نہ کوئی خود ایون
اور مریدون سے سمجھا تہا بلکہ بعد زندہ ہونے جناب مسیح کے حوارئون
سمجھا کہ ہیکل سے مراد جسم عیسوی تہا ۲ باب ۶ یوحنا مین ہے ہذہ سنہ ۱۸۴۱
۵۱ مین ہون وہ جیتی روٹی جو آسمان سے اتری اگر کوئی اوس روٹی کو
کہائے ابد تک جیتا رہیگا اور روٹی جو مین دونگا میرا گوشت ہے جو مین
جہانکی حیات کے لیئے دونگا ۵۲ تب یہودی آپسمین بحث کرنے لگے
کہ یہہ مرد اپنا گوشت کیونکر ہمین دے سکتا ہے کہ کہائین ۵۳ یسوع نے
اونہین کہا مین تمسے سچ کہتا ہون اگر تم ابن آدم کا گوشت نہ کہاؤ اور اوسکا

لہو نہ پیو تم مین حیات نہین ہے ۵۴ جو کوئی میرا گوشت کہاتا ہے اور میرا
لہو پیتا ہے حیات ابدی پاتا ہے اور مین اوسے پچھلے دن اوٹھاؤنگا
۵۵ کہ میرا گوشت فی الحقیقت خوردنی اور میرا لہو فی الواقع نوشیدنی ہے
۵۶ وہ جو میرا گوشت کہاتا ہے اور میرا لہو پیتا ہے مجھہ مین بستا ہے اور مین
اوسمین ۶۰ تب اوسکے شاگردون مین سے کئیونے کہا کہ یہہ سخت
مشکل کلام ہے اوسے کون سکتا ہے ۶۱ جبکہ یسوع نے آپ مین جانا کہ میرے
شاگرد اسکی بابت کڑکڑاتے ہین اوسنے اونسے کہا کیا اسسے تمکو ٹھوکر
لگتی ہے ۶۲ پھر اگر ابن آدم کو اوسجگہہ پر چڑھتے دیکھو جہان وہ پہلے تھا
۶۳ روح تو زندہ کرتا ہے جسم سے کچھہ فایدہ نہین جو باتین مین نے تمسے
کہی ہین وہ روح ہین اور زندگی ہین ۶۴ لیکن تمسے کتنے ایسے ہین جو
ایمان نہین لاتے کیونکہ یسوع شروع سے جانتا تھا کہ کون ایمان نہین لاتے
اور کون اوسکو پکڑوائیگا ۶۵ اور اوسنے کہا اسی سبب سے مین نے تمسے
کہا تھا کہ کوئی شخص میرے پاس نہین آسکتا جبتک اوسکو باپ کی طرف
سے نہ دیا جاوے ۶۶ اوسوقت اوسکے بہت شاگرد پھر گئے اور اوسکے
ساتھہ نہ چلے ۶۷ تب یسوع نے اون بارہون سے کہا کیا تم بھی جانا چاہتے
ہو ۶۸ شمعون پطرس نے اوسکو جواب دیا اے خداوند ہم کسکے پاس جاوینگے
ہمیشہ کی زندگی کی باتین تو تیرے ہی پاس ہین ۶۹ اور ہم ایمان لائے
اور جانتے ہین کہ تو خدا کا قدوس ہے ۷۰ یسوع نے اونسے جواب دیا
کیا مین نے تم بارہون کو نہین چنا اور تمسے ایک شیطان ہے ۷۱ اوسنے
شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کی بابت یہ کہا کیونکہ وہی اوسکو
پکڑوانیوالا تھا اور بارہون مین سے ایک تھا

۷ اور اسکے بعد یسوع گلیل مین پھرتا رہا کیونکہ یہودی نہین چاہتا تھا
کہ یہودیہ مین پھرے کیونکہ یہودی اوسکے مارڈالنے کے درپے تھے
۲ اور یہودیون کا خیمہ کا پرب نزدیک تھا ۳ اوسکے بھائیون نے اوسسے کہا
یہان سے چلا جا اور یہودیہ مین جا تاکہ تیرے شاگرد بھی تیرے کام
جو تو کرتا ہے دیکھین ۴ کیونکہ کوئی شخص جو چاہتا ہے کہ ظاہر ہووے
کسی کام کو چھپکے نہین کرتا جبکہ تو یہ کام کرتا ہے اپنے تئین ظاہر کر
۵ کیونکہ اوسکے بھائی بھی اوسپر ایمان نہین لاتے تھے ۶ یسوع نے
اونسے کہا کہ میرا وقت ابتک نہین آیا پر تمہارا وقت ہمیشہ حاضر ہے
۷ دنیا تمسے عداوت نہین رکھہ سکتی پر مجھسے عداوت رکھتی ہے کیونکہ
مین اوسپر گواہی دیتا ہون کہ اوسکے کام برے ہین ۸ تم عید مین جاؤ
مین ابھی اس عید مین نہین جاتا کیونکہ ابھی میرا وقت پورا نہین ہوا
۹ یہ کہکر وہ گلیل مین رہگیا ۱۰ پر جب اوسکے بھائی عید مین جا چکے
تب وہ بھی نہ ظاہر بلکہ گویا چھپکے عید مین گیا ۱۱ تب یہودی عید مین
اوسکو ڈھونڈتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ کہان ہے ۱۲ اور لوگون مین
اوسکی بابت بہت چرچا تھا کوئی کہتا تھا کہ وہ نیک ہے اور کوئی کہتا
نہین بلکہ لوگون کو بہکاتا ہے ۱۳ تو بھی یہودیون کے ڈر سے کوئی
اوسکی بابت کھلکھلا کر نہ بولتا تھا ۱۴ جب عید آدھی ہو چکی تب
یسوع ہیکل مین جاکر تعلیم دینے لگا ۱۵ یہودی اچنبھا کرکے کہنے لگے
کہ اسنے بغیر پڑھے کیونکر علم پایا ہے ۱۶ یسوع نے اونکو جواب دیا
کہ میری تعلیم میری نہین بلکہ اوسکی ہے جسنے مجھکو بھیجا ہے ۱۷ اگر
کوئی اوسکی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اس تعلیم کی بابت جانیگا کہ
خدا کی طرف سے ہے یا مین اپنی طرف سے کہتا ہون ۱۸ جو اپنی طرف
سے کہتا ہے اپنی بڑائی چاہتا ہے پر جو اوسکے بھیجنیوالے کی بڑائی
چاہتا ہے وہ سچا ہے اور اوسمین ناراستی نہین ۱۹ کیا موسی نے تمکو
شریعت نہین دی اور تم مین سے کوئی شریعت پر نہین چلتا تم مجھکو
کیون مارڈالنا چاہتے ہو ۲۰ لوگون نے جواب دیا کہ تجھمین بدروح ہے
کون تجھکو مارڈالنا چاہتا ہے ۲۱ یسوع نے جواب دیا کہ مین نے ایک
کام کیا اور تم سب اوسسے اچنبھا کرتے ہو ۲۲ موسی نے تمکو ختنہ دیا
(نہ کہ اسلئے کہ وہ موسی سے ہے بلکہ باپدادون سے ہے) اور تم سبت
کے دن آدمی کا ختنہ کرتے ہو ۲۳ اگر آدمی کا ختنہ سبت کے دن
موسی کی شریعت کے ٹلنے نہ پاوے اسلئے کہ سبت کے دن آدمی کا
ختنہ کرتے ہو تو مجھسے اسلئے کہ مین نے سبت کے دن آدمی کو
بالکل تندرست کیا ہے ۲۴ ظاہر کی بنا پر انصاف نہ کرو بلکہ ٹھیک
انصاف کرو ۲۵ تب یروشلیم کے کئیونے کہا کہ کیا یہ وہی نہین ہے
جسکو وے مارڈالنا چاہتے ہین ۲۶ اور دیکھو یہ کھلکھلا کر بولتا ہے
اور لوگ اوسسے کچھہ نہین کہتے کیا سچ مچ حاکمون نے جان لیا ہے
کہ یہی مسیح ہے ۲۷ تو بھی ہم جانتے ہین کہ یہ کہان کا ہے پر جب
مسیح آویگا تو کوئی نہ جانیگا کہ کہان کا ہے ۲۸ تب یسوع نے ہیکل
مین تعلیم دیتے ہوئے پکارکر کہا کہ تم مجھکو جانتے ہو اور یہ بھی
جانتے ہو کہ کہان کا ہون اور مین اپنی طرف سے نہین آیا پر جسنے
مجھکو بھیجا ہے وہ سچا ہے تم اوسکو نہین جانتے ۲۹ مین اوسکو جانتا
ہون اسلئے کہ اوسی کی طرف سے ہون اور اوسنے مجھکو بھیجا ہے
۳۰ تب وے اوسکو پکڑنا چاہتے تھے پر کسی نے اوسپر ہاتھہ نہ ڈالا
اسلئے کہ اوسکا وقت ابتک نہین آیا تھا ۳۱ اور لوگون مین سے بہتون
نے اوسپر ایمان لاکر کہا کہ جب مسیح آویگا تو کیا اوسنے جو کچھہ
اس شخص نے کیا ہے اوسسے زیادہ معجزے دکھائے ہونگے ۳۲ فریسیون
نے سنا کہ لوگ اوسکی بابت یہ باتین کڑکڑا رہے ہین اور فریسیون اور
سردار کاہنون نے اوسکے پکڑنے کو خدمتگار بھیجے ۳۳ تب یسوع نے
کہا کہ مین تھوڑی دیر تک اور تمہارے ساتھہ ہون پھر اوسکے پاس
جاتا ہون جسنے مجھکو بھیجا ہے ۳۴ تم مجھکو ڈھونڈھوگے اور نہ
پاوگے اور جہان مین ہون وہان تم نہین آسکتے ۳۵ یہودیون نے آپس
مین کہا کہ یہ کہان جاویگا کہ ہم اوسکو نہ پاوینگے کیا یہ یونانیون
کی پراگندگی مین جاکر یونانیون کو تعلیم دیگا ۳۶ یہ کیا بات ہے
جو اوسنے کہی کہ تم مجھکو ڈھونڈھوگے اور نہ پاوگے اور جہان مین
ہون وہان تم نہین آسکتے ۳۷ اور عید کے بیچ کے دن یسوع نے کھڑے
ہوکر پکارکر کہا کہ اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آکر پیوے
۳۸ جو مجھپر ایمان لاوے جیسا کہ کتاب مقدس مین آیا ہے اوسکے
اندر سے جیتے پانی کی ندیان بہینگی ۳۹ اوسنے یہ اوس روح کی بابت
کہا جو اوسپر ایمان لانیوالے پانیوالے تھے کیونکہ ابتک روح نہ دیا
گیا تھا اسلئے کہ یسوع ابتک جلال نہ پایا تھا ۴۰ لوگون مین سے
جنہون نے یہ باتین سنکر کہا کہ یہ سچ مچ وہی نبی ہے ۴۱ اوروں نے
کہا کہ یہ مسیح ہے پر کئیونے کہا کہ کیا مسیح گلیل سے آویگا
۴۲ کیا کتاب مقدس نے نہین کہا کہ مسیح داؤد کی نسل سے اور
بیت لحم کے گاؤن سے جہان داؤد تھا آویگا ۴۳ پس لوگون مین اوسکی
بابت پھوٹ ہوئی ۴۴ اور کئیون مین سے چاہتے تھے کہ اوسکو پکڑین
پر کسی نے اوسپر ہاتھہ نہ ڈالا ۴۵ تب خدمتگار سردار کاہنون اور
فریسیون کے پاس آئے اونہون نے اونسے کہا کہ تم اوسکو کیون نہ
لائے ۴۶ خدمتگاروں نے جواب دیا کہ کبھی کسی آدمی نے ایسی
باتین نہین کی ہین جیسی یہ شخص کرتا ہے ۴۷ فریسیون نے اونسے
کہا کہ کیا تم بھی بہکائے گئے ہو ۴۸ کیا حاکمون مین سے یا
فریسیون مین سے کسی نے اوسپر ایمان لایا ہے ۴۹ پر یہ بھیڑ جو
شریعت سے بیخبر ہے ملعون ہے ۵۰ نیکدیمس نے جو اونمین سے
ایک تھا اور جو پہلے یسوع کے پاس آیا تھا اونسے کہا ۵۱ کیا ہماری
شریعت کسی آدمی پر پہلے اوسکا حال سنکر اور اوسکے کام جانکر
حکم کرتی ہے ۵۲ اونہون نے جواب دیا کہ کیا تو بھی گلیل کا ہے
تحقیق کر اور دیکھہ کہ گلیل سے کوئی نبی نہین اٹھتا ۵۳ تب سب
اپنے اپنے گھر گئے

۸ پر یسوع زیتون کے پہاڑ پر گیا ۲ اور صبح پھر ہیکل مین آیا
اور سب لوگ اوسکے پاس آئے اور وہ بیٹھکر اونکو تعلیم دینے لگا
۳ تب فقیہ اور فریسی ایک عورت کو لائے جو زنا مین پکڑی گئی تھی
اور اوسکو بیچ مین کھڑا کرکے ۴ اوسنے یسوع سے کہا اے استاد
یہ عورت زنا مین عین فعل کے وقت پکڑی گئی ہے ۵ موسی نے
شریعت مین ہمکو حکم دیا ہے کہ ایسی عورتون کو سنگسار کرین تو
تو کیا کہتا ہے ۶ اونہون نے یہ بات اوسکو آزمانے کے لئے کہی
تھی تاکہ اوسپر الزام لگانے کا کچھہ سبب پاوین پر یسوع جھککر
انگلی سے زمین پر لکھنے لگا ۷ جب وے اوسسے سوال کرتے رہے
تو اوسنے سیدھا ہوکر اونسے کہا کہ تم مین جو بیگناہ ہو پہلے اوسپر
پتھر مارے ۸ پھر جھککر زمین پر لکھنے لگا ۹ اونہون نے یہ سنکر
اور اپنے ضمیر سے ملزم ہوکر بڑون سے لیکر چھوٹون تک ایک ایک
کرکے نکلتے گئے اور یسوع اکیلا رہگیا اور وہ عورت بیچ مین کھڑی
تھی ۱۰ یسوع نے سیدھا ہوکر اوسسے کہا اے عورت وے کہان ہین
کیا کسی نے تجھپر حکم نہین کیا ۱۱ اوسنے کہا اے خداوند کسی نے
نہین پھر یسوع نے کہا کہ مین بھی تجھپر حکم نہین کرتا جا اور
پھر گناہ نہ کر ۱۲ پھر یسوع نے اونسے کلام کرکے کہا کہ دنیا کا
نور مین ہون جو میرے پیچھے چلیگا اندھیرے مین نہ چلیگا بلکہ
زندگی کا نور پائیگا ۱۳ فریسیون نے اوسسے کہا کہ تو اپنی گواہی
آپ دیتا ہے تیری گواہی سچی نہین ۱۴ یسوع نے جواب دیا کہ اگر
مین اپنی گواہی آپ دیتا ہون تو بھی میری گواہی سچی ہے کیونکہ
مین جانتا ہون کہ کہان سے آیا اور کہان جاتا ہون پر تم نہین جانتے
کہ کہان سے آتا ہون اور کہان جاتا ہون ۱۵ تم جسم کے موافق
انصاف کرتے ہو مین کسی کا انصاف نہین کرتا ۱۶ اور اگر مین
انصاف کرتا ہون تو میرا انصاف سچا ہے کیونکہ مین اکیلا نہین
ہون بلکہ مین اور باپ جسنے مجھکو بھیجا ہے ۱۷ اور تمہاری شریعت
مین بھی لکھا ہے کہ دو آدمیون کی گواہی سچی ہے ۱۸ مین اپنی
گواہی آپ دیتا ہون اور باپ جسنے مجھکو بھیجا ہے وہ بھی میری
گواہی دیتا ہے ۱۹ اونہون نے اوسسے کہا کہ تیرا باپ کہان ہے
یسوع نے جواب دیا کہ نہ تم مجھکو جانتے ہو نہ میرے باپ کو اگر
مجھکو جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے ۲۰ یہ باتین اوس صندوق
کے پاس ہیکل مین تعلیم دیتے ہوئے کہین اور کسی نے اوسکو نہ
پکڑا اسلئے کہ اوسکا وقت ابتک نہین آیا تھا ۲۱ پھر یسوع نے
اونسے کہا کہ مین جاتا ہون اور تم مجھکو ڈھونڈھوگے اور اپنے
گناہ مین مروگے جہان مین جاتا ہون وہان تم نہین آسکتے
۲۲ یہودیون نے کہا کہ کیا یہ اپنے تئین مارڈالیگا جو کہتا ہے
جہان مین جاتا ہون وہان تم نہین آسکتے ۲۳ اوسنے اونسے کہا
کہ تم نیچے کے ہو مین اوپر کا ہون تم اس دنیا کے ہو مین اس
دنیا کا نہین ہون ۲۴ اسلئے مین نے تمسے کہا کہ تم اپنے گناہون
مین مروگے کیونکہ اگر تم ایمان نہ لاؤ کہ مین وہی ہون تو اپنے
گناہون مین مروگے ۲۵ اونہون نے اوسسے کہا کہ تو کون ہے
یسوع نے اونسے کہا کہ جو شروع سے کہتا آیا ہون ۲۶ تمہارے
بارے مین بہت سی باتین کہنے اور فیصلہ کرنے کو مجھکو حاصل ہین
پر جسنے مجھکو بھیجا ہے وہ سچا ہے اور مین جو اوسسے سنتا ہون
دنیا سے وہی کہتا ہون ۲۷ وے نہ سمجھے کہ وہ باپ کی بابت
اونسے کہتا ہے ۲۸ یسوع نے اونسے کہا کہ جب تم ابن آدم کو
اوٹھاؤگے تب جانوگے کہ مین وہی ہون اور اپنی طرف سے کچھہ
نہین کرتا پر جیسا باپ نے مجھکو سکھایا ویسا ہی یہ باتین کہتا ہون
۲۹ اور جسنے مجھکو بھیجا ہے وہ میرے ساتھہ ہے اوسنے مجھکو
اکیلا نہین چھوڑا کیونکہ مین ہمیشہ وہی کام کرتا ہون جو اوسکو
پسند آتے ہین ۳۰ یہ باتین کہتے ہوئے بہتون نے اوسپر ایمان لایا
۳۱ تب یسوع نے اون یہودیون سے جو اوسپر ایمان لائے تھے کہا
کہ اگر تم میرے کلام پر قایم رہو تو سچ مچ میرے شاگرد ہو
۳۲ اور سچائی کو جانوگے اور سچائی تمکو آزاد کریگی ۳۳ اونہون نے
اوسکو جواب دیا کہ ہم ابرہام کی نسل سے ہین اور کبھی کسی کے
غلام نہین ہوئے تو کیونکر کہتا ہے کہ تم آزاد ہوگے ۳۴ یسوع نے
اونسے جواب دیا کہ مین تمسے سچ سچ کہتا ہون کہ جو کوئی گناہ
کرتا ہے گناہ کا غلام ہے ۳۵ اور غلام ہمیشہ گھر مین نہین رہتا
بیٹا ہمیشہ رہتا ہے ۳۶ پس اگر بیٹا تمکو آزاد کریگا تو سچ مچ
آزاد ہوگے ۳۷ مین جانتا ہون کہ تم ابرہام کی نسل سے ہو تو بھی
میرے قتل کرنے کے درپے ہو اسلئے کہ میرا کلام تمہارے دل مین
جگہہ نہین پاتا ۳۸ مین جو اپنے باپ کے پاس دیکھا ہے وہی کہتا
ہون اور تم جو اپنے باپ سے سنا ہے وہی کرتے ہو ۳۹ اونہون نے
جواب دیا کہ ابرہام ہمارا باپ ہے یسوع نے اونسے کہا کہ اگر تم
ابرہام کے فرزند ہوتے تو ابرہام کے کام کرتے ۴۰ پر اب تم مجھکو
قتل کرنے کے درپے ہو جسنے وہ سچائی تمسے کہی ہے جو خدا سے
سنی ہے ابرہام نے ایسا نہین کیا ۴۱ تم اپنے باپ کے کام کرتے ہو
اونہون نے اوسسے کہا کہ ہم حرامزادے نہین ہوئے ہمارا ایک باپ
ہے یعنی خدا ۴۲ یسوع نے اونسے کہا کہ اگر خدا تمہارا باپ ہوتا
تو تم مجھسے محبت رکھتے کیونکہ مین خدا سے نکلا اور آیا ہون
اسلئے کہ مین آپ سے نہین آیا پر اوسنے مجھکو بھیجا ہے ۴۳ تم
میرا کلام کیون نہین سمجھتے اسلئے کہ میرا بچن سن نہین سکتے
۴۴ تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشین پوری
کرنا چاہتے ہو وہ تو شروع سے خونی تھا اور سچائی پر قایم نہ رہا
اسلئے کہ اوسمین سچائی ہے ہی نہین جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو
اپنی ہی سی بولتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا اور جھوٹ کا باپ ہے
۴۵ پر مین جو سچ بولتا ہون تو تم میرا یقین نہین کرتے ۴۶ تم مین
کون مجھپر گناہ ثابت کرتا ہے پھر اگر مین سچ بولتا ہون تو تم
میرا یقین کیون نہین کرتے ۴۷ جو خدا سے ہے خدا کی باتین سنتا
ہے اسلئے تم نہین سنتے کیونکہ خدا سے نہین ہو ۴۸ یہودیون نے
جواب دیا کہ ہم اچھی طرح کہتے ہین کہ تو سامری ہے اور تجھمین
بدروح ہے ۴۹ یسوع نے جواب دیا کہ مجھمین بدروح نہین ہے پر
مین اپنے باپ کی عزت کرتا ہون اور تم میری بیعزتی کرتے ہو
۵۰ مین اپنی بڑائی نہین چاہتا ایک ہے جو چاہتا اور انصاف کرتا
ہے ۵۱ مین تمسے سچ سچ کہتا ہون کہ اگر کوئی میرا کلام مانیگا
تو ابد تک موت کو نہ دیکھیگا ۵۲ یہودیون نے اوسسے کہا کہ اب
ہم جان گئے کہ تجھمین بدروح ہے ابرہام مرگیا اور نبی بھی اور تو
کہتا ہے کہ اگر کوئی میرا کلام مانیگا تو ابد تک موت کا مزہ نہ
چکھیگا ۵۳ کیا تو ہمارے باپ ابرہام سے جو مرگیا بڑا ہے اور نبی
بھی مرگئے تو اپنے تئین کیا ٹھہراتا ہے ۵۴ یسوع نے جواب دیا
کہ اگر مین اپنی بڑائی آپ کرون تو میری بڑائی کچھہ نہین جسنے
مجھکو بڑا کیا ہے وہ میرا باپ ہے جسکی بابت تم کہتے ہو کہ وہ
ہمارا خدا ہے ۵۵ اور تم اوسکو نہین جانتے پر مین اوسکو جانتا ہون
اور اگر کہون کہ اوسکو نہین جانتا تو تمہاری مانند جھوٹا ٹھہرونگا
پر مین اوسکو جانتا ہون اور اوسکا کلام مانتا ہون ۵۶ تمہارا باپ
ابرہام میرا دن دیکھنے کی بڑی آرزو رکھتا تھا اور اوسنے دیکھا
اور خوش ہوا ۵۷ یہودیون نے اوسسے کہا کہ ابھی تو تیس برس کا
نہین ہے اور تو نے ابرہام کو دیکھا ہے ۵۸ یسوع نے اونسے کہا کہ
مین تمسے سچ سچ کہتا ہون کہ پیشتر اسکے کہ ابرہام پیدا ہوا مین
ہون ۵۹ تب اونہون نے پتھر اوٹھائے کہ اوسپر پھینکین پر یسوع
چھپکے ہیکل سے نکلکر چلا گیا

۹ اور جاتے جاتے اوسنے ایک شخص کو دیکھا جو جنم کا اندھا تھا
۲ اوسکے شاگردون نے اوسسے پوچھا کہ اے استاد کس نے گناہ کیا
تھا یہ یا اوسکے ماں باپ نے کہ یہ اندھا پیدا ہوا ۳ یسوع نے جواب
دیا کہ نہ اوسنے نہ اوسکے ماں باپ نے گناہ کیا تھا پر یہ اسلئے
ہوا کہ خدا کے کام اوسمین ظاہر ہون ۴ جبتک دن ہے ہمکو اوسکے
کاموں کو جو مجھکو بھیجا ہے کرنا چاہیے رات آتی ہے جسمین کوئی
کام نہین کرسکتا ۵ جبتک مین دنیا مین ہون دنیا کا نور ہون
۶ یہ کہکر اوسنے زمین پر تھوکا اور تھوک سے کیچڑ بنائی اور
کیچڑ اوسکی آنکھون پر لگائی ۷ اور اوسسے کہا کہ جا شیلوخ کے
حوض مین دھو (جسکا ترجمہ بھیجا گیا ہے) سو اوسنے جاکر دھویا
اور بینا ہوکر آیا ۸ تب اوسکے پڑوسی اور جنہون نے پہلے اوسکو
بھیک مانگتے دیکھا تھا کہنے لگے کہ کیا یہ وہی نہین ہے جو بیٹھا
بھیک مانگتا تھا ۹ کئیونے کہا کہ یہ وہی ہے اوروں نے کہا کہ نہین
پر اوسکے سا ہے اوسنے کہا کہ مین وہی ہون ۱۰ پس اونہون نے
اوسسے کہا کہ تیری آنکھین کیونکر کھلین ۱۱ اوسنے جواب دیا کہ
اوس شخص نے جو یسوع کہلاتا ہے کیچڑ بنائی اور میری آنکھون پر
لگائی اور مجھسے کہا کہ شیلوخ کے حوض پر جاکر دھو سو مین نے
جاکر دھویا اور بینا ہوا ۱۲ اونہون نے اوسسے کہا کہ وہ کہان ہے
اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا ۱۳ وے اوس شخص کو جو پہلے اندھا
تھا فریسیون کے پاس لائے ۱۴ اور یسوع نے جو کیچڑ بنائی اور
اوسکی آنکھین کھولین وہ سبت کا دن تھا ۱۵ پس فریسی بھی اوسسے
پوچھنے لگے کہ تو کیونکر بینا ہوا اوسنے اونسے کہا کہ اوسنے
میری آنکھون پر کیچڑ لگائی اور مین نے دھویا اور مین دیکھتا ہون
۱۶ تب فریسیون مین سے کئیونے کہا کہ یہ شخص خدا کی طرف سے
نہین ہے اسلئے کہ سبت کے دن نہین مانتا اوروں نے کہا کہ گناہگار
آدمی کیونکر ایسے معجزے دکھا سکتا ہے اور اونمین پھوٹ ہوئی
۱۷ تب اونہون نے پھر اوس اندھے سے کہا کہ تو اوسکی بابت جسنے
تیری آنکھین کھولین کیا کہتا ہے اوسنے کہا کہ وہ نبی ہے
۱۸ یہودیون نے اوسکی بابت یقین نہ کیا کہ وہ اندھا تھا اور بینا
ہوا ہے جبتک اوسکے ماں باپ کو بلا نہ بھیجا جو اوسکی آنکھین
کھلی تھین ۱۹ اور اونسے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا بیٹا ہے جسکی بابت
تم کہتے ہو کہ جنم کا اندھا پیدا ہوا تھا پھر اب کیونکر دیکھتا ہے
۲۰ اوسکے ماں باپ نے جواب دیا کہ ہم جانتے ہین کہ یہ ہمارا بیٹا
ہے اور یہ بھی کہ جنم کا اندھا پیدا ہوا تھا ۲۱ پر اب کیونکر
دیکھتا ہے ہم نہین جانتے یا کس نے اوسکی آنکھین کھولین ہم
نہین جانتے اوسکی بالغ ہے اوسسے پوچھو وہ آپ اپنی بابت کہیگا
۲۲ اوسکے ماں باپ نے یہ اسلئے کہا کہ یہودیون سے ڈرتے تھے
کیونکہ یہودی آپس مین ٹھہرا چکے تھے کہ اگر کوئی اوسکو مسیح
مانیگا تو عبادتخانہ سے خارج کیا جاویگا ۲۳ اسلئے اوسکے ماں باپ
نے کہا کہ وہ بالغ ہے اوسسے پوچھو ۲۴ تب اونہون نے اوس شخص
کو جو اندھا تھا دوسری بار بلاکر اوسسے کہا کہ خدا کی تمجید کر
ہم جانتے ہین کہ یہ شخص گناہگار ہے ۲۵ اوسنے جواب دیا کہ
مین نہین جانتا کہ گناہگار ہے یا نہین ایک بات جانتا ہون کہ مین
اندھا تھا اب بینا ہون ۲۶ اونہون نے اوسسے پھر کہا کہ اوسنے تجھسے
کیا کیا تیری آنکھین کیونکر کھولین ۲۷ اوسنے اونسے جواب دیا کہ
مین تمسے کہہ چکا اور تم نے نہ سنا پھر کیون سننا چاہتے ہو کیا
تم بھی اوسکے شاگرد ہونا چاہتے ہو ۲۸ تب اونہون نے اوسکو
گالی دی اور کہا کہ تو اوسکا شاگرد ہے پر ہم موسی کے شاگرد ہین
۲۹ ہم جانتے ہین کہ خدا نے موسی سے کلام کیا پر یہ نہین جانتے
کہ یہ کہان کا ہے ۳۰ اوس شخص نے اونسے جواب دیا کہ یہ تو
عجب بات ہے کہ تم نہین جانتے کہ یہ کہان کا ہے اور اوسنے میری
آنکھین کھولین ۳۱ ہم جانتے ہین کہ خدا گناہگارون کی نہین سنتا
پر اگر کوئی خدا پرست ہو اور اوسکی مرضی پر چلے تو اوسکی سنتا
ہے ۳۲ جنم کے اندھے کی آنکھین کھولنا کسی نے کبھی نہ سنا
۳۳ اگر یہ شخص خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھہ نہ کرسکتا
۳۴ اونہون نے اوسکو جواب دیا کہ تو سراسر گناہ مین پیدا ہوا ہے
اور تو ہمکو سکھاتا ہے اور اونہون نے اوسکو باہر نکال دیا
۳۵ یسوع نے سنا کہ اونہون نے اوسکو باہر نکال دیا ہے اور اوسسے
ملکر کہا کہ کیا تو ابن آدم پر ایمان لاتا ہے ۳۶ اوسنے جواب دیا
اے خداوند وہ کون ہے کہ مین اوسپر ایمان لاؤن ۳۷ یسوع نے اوسسے
کہا کہ تو نے اوسکو دیکھا ہے اور وہ جو تجھسے باتین کرتا ہے وہی
ہے ۳۸ اوسنے کہا اے خداوند مین ایمان لایا اور اوسکو سجدہ کیا
۳۹ یسوع نے کہا کہ مین اسی دنیا مین عدالت کے لئے آیا ہون
تاکہ جو نہ دیکھتے ہین دیکھین اور جو دیکھتے ہین اندھے ہوجائین
۴۰ فریسیون مین سے جو اوسکے ساتھہ تھے یہ سنکر اوسسے کہا کہ
کیا ہم بھی اندھے ہین ۴۱ یسوع نے اونسے کہا کہ اگر تم اندھے
ہوتے تو گناہگار نہ ٹھہرتے پر اب کہتے ہو کہ دیکھتے ہین اسلئے
تمہارا گناہ قایم رہتا ہے

۱۰ مین تمسے سچ سچ کہتا ہون کہ جو کوئی دروازے سے بھیڑ
کے باڑے مین نہین جاتا پر اور کہین سے چڑھکر جاتا ہے وہ چور
اور لٹیرا ہے ۲ پر جو دروازے سے جاتا ہے وہ بھیڑون کا چرواہا ہے
۳ دربان اوسکے لئے دروازہ کھولتا ہے اور بھیڑین اوسکا بچن سنتی
ہین اور وہ اپنی بھیڑون کو نام بنام بلاتا ہے اور باہر لیجاتا ہے
۴ جب اپنی سب بھیڑون کو نکال چکتا ہے تو اونکے آگے آگے
چلتا ہے اور بھیڑین اوسکے پیچھے ہولیتی ہین اسلئے کہ اونکی
آواز پہچانتی ہین ۵ اور اجنبی کے پیچھے ہرگز نہ جائینگی بلکہ
اوسسے بھاگینگی اسلئے کہ اجنبیون کی آواز نہین پہچانتی
۶ یسوع نے یہ تمثیل اونسے کہی پر وے نہ سمجھے کہ وہ کیا باتین
ہین جو اونسے کہتا ہے ۷ یسوع نے پھر اونسے کہا کہ مین تمسے
سچ سچ کہتا ہون کہ مین بھیڑون کا دروازہ ہون ۸ جتنے مجھسے
پہلے آئے سب چور اور لٹیرے تھے پر بھیڑون نے اونکا بچن نہ
سنا ۹ دروازہ مین ہون اگر کوئی مجھسے داخل ہو تو نجات پائیگا
اور اندر باہر آئیگا اور چراگاہ پائیگا ۱۰ چور نہین آتا مگر چرانے
اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو مین اسلئے آیا ہون کہ وے زندگی
پائین اور کثرت سے پائین ۱۱ اچھا چرواہا مین ہون اچھا چرواہا
بھیڑون کے لئے اپنی جان دیتا ہے ۱۲ مزدور جو چرواہا نہین ہے
اور نہ بھیڑین اوسکی اپنی ہین بھیڑیے کو آتے دیکھکر بھیڑون کو
چھوڑ بھاگتا ہے اور بھیڑیا اونکو پکڑتا اور پراگندہ کرتا ہے
۱۳ وہ مزدور ہے اور اوسکو بھیڑون کی کچھہ پروا نہین ۱۴ اچھا
چرواہا مین ہون اور اپنی بھیڑون کو جانتا ہون اور میری بھیڑین
مجھکو جانتی ہین ۱۵ جیسا باپ مجھکو جانتا ہے اور مین باپ کو
جانتا ہون اور بھیڑون کے لئے اپنی جان دیتا ہون ۱۶ اور میری
اور بھی بھیڑین ہین جو اس باڑے کی نہین مجھکو اونکو بھی لانا
ضرور ہے اور وے میرا بچن سنینگی تب ایک ہی گلہ اور ایک ہی
چرواہا ہوگا ۱۷ اسلئے باپ مجھسے محبت رکھتا ہے کہ مین اپنی
جان دیتا ہون تاکہ اوسکو پھر لے لون ۱۸ کوئی اوسکو مجھسے نہین
لیتا پر مین اوسکو آپ دیتا ہون مجھکو اوسکے دینے کا اختیار ہے
اور اوسکو پھر لینے کا بھی اختیار ہے یہ حکم مجھکو میرے باپ سے
ملا ہے ۱۹ اونباتون کے سبب سے یہودیون مین پھر پھوٹ ہوئی
۲۰ اونمین سے بہتون نے کہا کہ اوسمین بدروح ہے اور وہ دیوانہ
ہے تم اوسکی کیون سنتے ہو ۲۱ اوروں نے کہا کہ یہ باتین اوس
شخص کی سی نہین جسمین بدروح ہے کیا بدروح اندھون کی آنکھین
کھول سکتی ہے ۲۲ تب یروشلیم مین تجدید کا پرب ہوا اور جاڑا
تھا ۲۳ اور یسوع ہیکل مین سلیمان کے برآمدے مین پھرتا تھا
۲۴ یہودی اوسکے چارون طرف جمع ہوئے اور اوسسے کہا کہ تو کب
تک ہمکو معلق رکھیگا اگر تو مسیح ہے تو ہمسے صاف صاف کہدے
۲۵ یسوع نے اونسے جواب دیا کہ مین تمسے کہہ چکا اور تم یقین
نہین کرتے جو کام مین اپنے باپ کے نام سے کرتا ہون وہی میرے
گواہ ہین ۲۶ پر تم یقین نہین کرتے اسلئے کہ میری بھیڑون مین
سے نہین ہو جیسا مین تمسے کہہ چکا ۲۷ میری بھیڑین میری
آواز سنتی ہین اور مین اونکو جانتا ہون اور وے میرے پیچھے
چلتی ہین ۲۸ اور مین اونکو ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہون اور وے
ابد تک ہلاک نہ ہونگی اور کوئی اونکو میرے ہاتھہ سے چھین نہ
لیگا ۲۹ میرا باپ جسنے اونکو مجھکو دیا ہے سب سے بڑا ہے اور
کوئی انکو باپ کے ہاتھہ سے چھین نہین سکتا ۳۰ مین اور باپ
ایک ہین ۳۱ یہودیون نے پھر اوسکو پتھراؤ کرنے کو پتھر اوٹھائے
۳۲ یسوع نے اونسے کہا کہ مین نے تمکو اپنے باپ کی طرف سے
بہت سے اچھے کام دکھائے ہین اونمین سے کس کام کے سبب سے
تم مجھکو پتھراؤ کرتے ہو ۳۳ یہودیون نے اوسکو جواب دیا کہ
اچھے کام کے سبب سے تجھکو پتھراؤ نہین کرتے پر کفر کے سبب
سے اور اسلئے کہ تو آدمی ہوکر اپنے تئین خدا بناتا ہے ۳۴ یسوع
نے اونسے جواب دیا کہ کیا تمہاری شریعت مین نہین لکھا کہ مین
نے کہا تم خدا ہو ۳۵ اگر اوسنے اونکو خدا کہا جنکے پاس خدا کا
کلام آیا اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہین ۳۶ تو جسکو
باپ نے پاک کیا اور دنیا مین بھیجا تم اوسکی بابت کہتے ہو کہ تو
کفر بکتا ہے اسلئے کہ مین نے کہا مین خدا کا بیٹا ہون ۳۷ اگر مین
اپنے باپ کے کام نہین کرتا تو میرا یقین نہ کرو ۳۸ پر اگر کرتا
ہون تو اگر مجھپر ایمان نہ لاؤ تو کاموں پر ایمان لاؤ تاکہ جانو
اور سمجھو کہ باپ مجھمین ہے اور مین باپ مین ہون ۳۹ تب وے
پھر اوسکے پکڑنے کے درپے ہوئے پر وہ اونکے ہاتھہ سے نکل گیا
۴۰ اور یردن کے پار اوس جگہہ گیا جہان یوحنا پہلے بپتسمہ دیتا
تھا اور وہین رہا ۴۱ اور بہتیرے اوسکے پاس آئے اور کہتے تھے
کہ یوحنا نے تو کوئی معجزہ نہین دکھایا پر جو کچھہ یوحنا نے اوس
شخص کی بابت کہا سچ تھا ۴۲ اور وہان بہتون نے اوسپر ایمان لایا

۱۱ اور بیت عنیاہ کا ایک شخص لعزر نامی بیمار تھا جو مریم
اور اوسکی بہن مرتھا کے گاؤن کا تھا ۲ یہ وہی مریم تھی جسنے
خداوند پر عطر ملا اور اپنے بالون سے اوس

تم فروسیون اور زادوقیون کے خمیر سے پرہیز کرو ۱۲ تب
وے سمجھے کہ اوسنے اونہین روٹی کے خمیر سے نہین بلکہ فریسیون
اور زادوقیون کی تعلیم سے پرہیز کرنیکو کہا ۵ باب لوقا مین
قول مسیحی خطاب سب حواریون مین یون ہے ۴۴ کہ ان
باتون کو کانون سے سن رکھو کہ ابن آدم خلق کے ہاتھہ مین گرفتار
کروایا جائیگا ۴۵ پر وے اسکلام کو نہ سمجھے اور یہہ اون پر پوشیدہ
رہا تا نہو وے کہ وے اوسے دریافت کرین اور اونہون نے مارے
ڈر کے اوس سے سوال نہ کیا انتہی دیکھو یہان سب حواری مطلب
مسیحی کو نہ سمجھے اور مارے ڈر کے سوال ہی نہ کر سکے ۶
باب ۱۸ لوقا مین ہے ۳۱ پہر اوسنے بارہ کو ساتھہ لیکر
اونہین کہا کہ دیکھو ہم یروشالم کو جاتے ہین اور سب چیزین جو
ابن آدم کے حق مین نبیون کے وسیلے لکہی گئی ہین پوری ہونگین
۳۲ اسلیئے کہ وہ عوام کے حوالہ کیا جائیگا اور لوگ اوس سے
ٹھٹھے کرینگے اور اوسکے منہہ پر تہوکین گے ۳۳ اور اوسے
کوڑے مارینگے اور قتل کرین گے اور تیسرے دن وہ پہر
اوٹہیگا ۳۴ اور وے اون باتون سے کچھہ نہ سمجھے اور یہہ
کلام اون پر پوشیدہ رہا اونہون نے اون باتون کو جو کہی گئی

تہین ہرگز نہ جانا انتہی اسسے صاف ہی حواریون کچھہ نہ سمجھے تھے یہہ کہ عروج مسیح تک سب حواری تعلیمات مسیحی سے یہی سمجھے ہوے تھے کہ بادشاہت مسیح کی دنیاوی ہے اور ہمکو یہی سلطنت اور حکومت ملیگی پس اب کونسی دلیل ہے کہ باوجود روایت بالمعنی کرنیکے انجیلیون سے اور جا غلطی نہہ ہوگی اور قرآن نے حواریون کی حال دیکھا ہو انکے بیمتی کی انجیل کا فقط ترجمہ یونانی موجود ہے پس ان تینون کی روایت مین تو مثل روایت اور مورخون اور راویون خبر احاد کی ہے اب اس جاسے یہہ بات یقین ہوتی ہے کہ علماء فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس باب مین بہت ہی سچے ہین کہ حواریونکو منصب مقرر کرنیکی کسی حکم شرعی کا نہ تہا اور سب حواریون نے بعد یکہ پطرس حواری نے بھی بعد عروج مسیح کے آسمان پر بڑی بڑی غلطیان کی ہین اور پولوس غلطی کرنے مین سب کا سردار ہے جیسا کہ نقل اونکے قولونکی جو تیسری فصل مین ذیل بیان اول گذری فائدہ پانچوان یہہ کہ یہودی نے یہہ الزام منکرونکا تسلیم کرلیا کہ یقیناً حواری اور پہلے عیسای غلطی سے ہی امید رکہتے تہے کہ قیامت اونہین کے زمانہ مین آجائیگی اور اس غلطی کا یہہ جواب دیا کہ اونکی گواہی ہمکو چاہیے اور اونکی رای سے کچھہ غرض نہین کہتا ہو نہین کہ اس صورت مین منکرون کو بڑی گنجایش ہے اور اونکا قول پکا نکلا اور موافق اقرار اسکے یہہ بات ثابت ہوگیا کہ کلام حواریونکا الہامی واجب التسلیم نہین بلکہ صرف مثل راویون موثقون

کیے ہیے اور شہادت مین بہی اونکی خوف سہو او خطا کا ہیے فائدہ چھٹا
یہہ کہ قول ہیلی کا حمایت دین عیسوی مین حواری کی ہر دلیل کی صحت کے
لیے درست ہونیکا حامی ہونا ضرور نہین الخ دلالت کرتا ہے کہ سب قول حواریون کے
جو اس مجموعہ عہد جدید مین مکتوب ہین الہامی نہین اب کہتا ہون کہ حواریون
نے اپنی طرف سیے بطور تفسیر کے کلام عیسوی کے ساتھہ ملایا ہے ہر گروہ
بہی واجب التسلیم نہین بلک اگر الحاق اور بے سندی ہونے سیے قطع
نظر کرین تو اتنا ثابت ہوگا کہ اونکا گمان یون تہا خطا ہو یا صواب اور کچہہ
اون تفسیرون کی تفصیل استفسار سولہوین کتاب استفسار مین ہوتی ہے
فائدہ ساتوان یہہ کہ قول ہیلی کا جو اونکے مقدمات سیے نتیجہ نکلے وہ ہم پر
واجب التسلیم ہے لیکن ہم پر واجب نہین کہ تمام مقدمات کو شرح کرین
یا قبول کرین الخ قابل تعجب ہے کیونکہ جب مقدمات دلیل کے مقبول اور واجب التسلیم
نہون تو نتیجہ اونکا کہان سیے مقبول اور واجب التسلیم ہوگا اسی لیے برکس
جو ایک فاضل عیسائی ہے حاشیہ اس قول ہیلی پر لکہہ کر استہزا کرتا ہے
اور کہتا ہے یہہ خیال نہایت نامعقول ہے کہ حواریون نے بڑے مقدمات
استعمال کر کے نتیجہ نیک نکالا اور اوس مطلب مین جو خدا نے پیشتر الہام
کیا تہا غلطی کی حالانکہ وے تازہ الہام کی تعلیم مین مصروف تہے اور اسطرح
یہہ خیال بہی کہ انہون نے ایک حصہ کتب مقدسہ کو دوسرے حصہ کی حالت

لکھنے مین پلٹا اور جو شخص ایسے مقدمات کو استعمال کرے گا وہ یقین
نہین دیانت دار نہین اور استعمال حواریونکا اون مقدمات کو اثبات
مسئلے دین عیسوی کے لیئے ہر ایک عیسائی کے واسطے پوری سند
اون مقدمات کی صداقت کی ہے ورنہ طریقہ دلیل کا بیفائدہ اور بلکہ
بلکہ قابل استہزا کے ہے انتہی اور اس فاضل نے اگرچہ پیلی
بہت بے دیے کی مگر کوئی وجہ اپنی طرف سے ایجی نہ لا سکا بہرحال
مقدمہ اور تینون مقصدون اس کتاب کے ناظر پر یہہ بات بخوبی واضح
ہے کہ اس سب مجموعہ عہد عتیق اور جدید کی جسکو بیبل کہتے ہین نہ
کوئی سند متصل ہے اور نہ یہہ مجموعہ الحاق اور غلطی اور تحریف
سے خالی پس جب ہم حال اصل نسخون بیبل کا لکھ چکے تو ہمکو کچھہ
ضرور نہین کہ حال اون ترجمونکا جو یا دری اونکو انجیل اور توریت
اور اور کتابونکا نام لگاکر تقسیم کرتے ہین لکھین کیونکہ جب اصل کا وہ
حال ہو تو فرع کا بطریقہ اولی بہت کچھہ حال خراب ہوگا مگر تب بھی
بعضے ترجمون مشہور اور معتبر کا ہم حال لکھدیتے ہین اور اورون کو
اوسپر قیاس کرلو پہلا جو سب سے بڑا ہے ترجمہ سپٹواجنٹ
ہے اور اوسکی خرابی کا حال مقصد دوسرے کے آخر مین بیان ہوگا دوسرا
ترجمہ لاطینی کہ فرقہ رومن کاتلک کا مدار اسپر ہے اور اوسکی خرابی کا بیان مقصد

فصل تیسری مین گذرا قدیم النسخہ یونانی اراسمس کا جانا چاہیئے کہ پندرھوین
صدی تک انگلستان مین یونانی زبان کا کچھہ چرچا نہ تھا لیکن جب کہ سنہ ۱۴۵۳ء
مین اہل اسلام نے شہر قسطنطنیہ کو فتح کیا اوسوقت اہل یونان مرزبوم
یورپ کے مختلف ملکون کو نکل گئے اور کچھہ انگلستان مین بھی آگئے تب سے
اس زبان کا وہان بھی چرچا شروع ہوا اور بیگسٹر صاحب لکھتا ہے کہ
سنہ ۱۴۵۳ء مین جب ترکون نے شہر قسطنطنیہ کو لیا تو وہانکے رہنے والے
بھاگے اور اونکے ساتھہ نسخے یونانی تھے اور سنہ ۱۵۱۶ء مین ڈاکٹر لی سیکریٹر
علم یونانی ہنری ہشتم مین داخل کیا انتہی اور سنہ ۱۵۱۶ء مین اراسمس نے اپنا ترجمہ
یونانی تیار کیا ولیم کارنیٹر جو بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہین وہ کہتے ہین
کہ اول اول جو نسخہ یونانی نکلا وہ نسخہ اراسمس کا ہے جو سنہ ۱۵۱۶ء مین بنایا گیا
اور جن نسخون سے اوسنے وہ نسخہ تیار کیا وے صرف چار ہی نسخے تھے
اور اونمین سے بھی تین نسخے جنکو وہ بہت استعمال کرتا تھا پوری نہ تھی بلکہ
اونمین صرف عہد جدید کی کتابون کے جزو تھے اور کچھہ معتبر بھی نہ تھے اور وہ بعض
یونانی مرشدون کے کلام اور ترجمہ لاطینی سے صحیح کرتا تھا اور اگر کسی جا مین
مطلب نہ کہلتا تو اپنے خیال کے موافق صحیح کر دیتا تھا اور حالت اس مصالح
(یعنے قلت نسخون کی) سے جو اراسمس کے پاس تھا یہ ظاہر ہے کہ وہ کیسا ہی فاضل ہو
اوسکا نسخہ بہت بہتر نہین ہو سکتا اور اوسنے پہلے طبع مین بہت سی تبدیلیان

کین گو اونمین بہت اچھی ہی ہین لیکن اصل اوسکے نسخہ مین فرق نہین ہوا
انہتی دیکھو موافق اقرار ولیم کارپنٹر کے نسخہ اراز مس کا صرف جاری
نسخون سے کہ اونمین سے ہی تین ناقص ہے تیار ہوا تہا اور تصحیح اوسکی
بعض بعض جا محض موافق خیال اراز مس کے ہوئی تہی اور گو وہ فاضل
زکی ہو لیکن اوسکا نسخہ بسبب حالات مذکورہ کے اچہا نہ تہا چوتہا ترجمہ
ٹنڈیل صاحب کا انگریزی زبان مین اور اسکو ٹنڈیل صاحب نے نسخہ
اراز مس سے جو تیسری بار مطبوع ہوا تہا بنایا ہے اور جب حال اوسکی
اصل کا اوپر گذرا تو بیان حال اس فرع کی حاجت نہین مگر اتنا کہدینے
ہین کہ ایسا غلط تہا کہ سنہ ۱۶۰۰ء اوسکے عہد سلطنت الزبتھ ششم مین الزام
غلطی کا لگا کر جلایئے گئے اور بشپ نسٹل نے اس ترجمہ سے فقط بر ترجمہ
عہد جدید مین دو ہزار خرابیان نکالین تہین پانچوان ترجمہ جناب لوتہر مصلح
دین عیسوی کا جو ڈچہ زبان مین تہا اور حال اوسکا یہ ہے کہ رویگلس بڑے
عالم فرقہ پروٹسٹنٹ نے اس ترجمہ کے باب مین جناب مصلح دین
کو یون لکہا تہا اے لوتہر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو صورت بڑا بگاڑنیوالا
اور پلٹ دینے والا پاک کتابون کا ہے تجہسے ہمین کتنی شرم آتی ہے
کہ ہم اب تک تیری بیحد قدر کرتے تہے اور اب یہ ثابت کرین کہ تو ایسا ہے
اور اوسکے عوض مین جناب مصلح نے ترجمہ رویگلس کو خارج کیا تہا اور

اور دین کے مقدسہ مین ژوینگلس کو احمق اور کدہا اور دجّال اور فریبی
کہتے ہے اور کلرمن صاحب اس ترجمہ کے حقمین لکھتا ہے کہ یہہ ترجمہ
عہد عتیق کی کتابونکا خصوصًا کتاب ایوب اور اور پیغمبرون کی کتابونکا
داغی (یعنے عیب دار) ہے اور کچھہ تھوڑا نہین اور ترجمہ عہد جدید کا بھی
داغی ہے اور کچھہ تھوڑا نہین اور ڈیوڈ اور اوسیانڈر جن جناب مصلح کو
کہتے ہے کہ تو نے ترجمہ غلط کیا ہے اور سٹافیلس اور اسپیرس نے اس ترجمہ
ترجمہ عہد جدید مین جو دہ سو خرابیان نکالین ہین کہ دیے مدعتی ہین جنہا
ترجمہ بیزا کا جسکے اہل انگلستان پیرو ہین اور حال اس ترجمہ کا یہہ ہے
کہ ایکولمپیدیس اور علما بیزل کے کہتے ہین کہ یہہ ترجمہ بہت جگہہ مین
بد ہے اور بالکل روح القدس کے مخالف اور فاضل سولی نس کہتا ہے
کہ بیزا حقیقت مین عبارت متن انجیل کی تبدیل کرتا ہے اور کاسٹیلیو
کا نونی مذہب کا ایک فاضل ہے اور بقول اوسیانڈر کے واقف اور زبانداں
ہے اپنی کتاب مین جو رباب اثبات خرابیون ترجمہ بیزا کے لکھی ہے
ملامت کرکے کہتا ہے کہ اوسکی مین سب غلطیان نہ لکھونگا اسلیئے کہ اسکے
واسطے ایک بڑی کتاب چاہیے سانولن ترجمہ کاسٹیلیو کا اور اسکا حال
یہہ ہے کہ بیزا کہتا ہے کہ یہہ ترجمہ تو برا اور خراب اور رائی دی ہے اور کاسٹیلیو
جو اوسکے جواب مین ایک کتاب لکھی ہے اوسکے مقدسہ مین لکھتا ہے کہ بعض

لوگون نے ہماری بیبل کی لاطینی اور فرانسیسی ترجمہ کو صرف نالایق ہی
نہ سمجھا بلکہ روح القدس کے ارادہ کے برخلاف سمجھکے رد کیا ہے
آٹھوان ترجمہ علماء زورک کا اور حال اسکا یہہ ہے کہ لوتھر اور اوسکے
اپنی تاریخون مین لکھتے ہین کہ فروشی روس نے اس ترجمہ کو چھاپکر
لوتھر کے پاس بھیجا تو لوتھر نے ناپسند کرکے واپس کیا اور مردود ٹھہرایا نوان
ترجمہ ٹائگرین کا اور حال اسکا یہہ ہے کہ الک مراد سکسنی نے بڑے
غصہ سے اوسے مردود ٹھہراکر جناب لوتھر کا ترجمہ اوسکی جا مقرر کیا دسوان
ترجمہ کتاب الصلوۃ کا جسمین ترجمہ بعض زبور ونکا بھی تھا اور یہہ ترجمہ خاص
انگلستان مین ہوا تھا اور اسکا حال یہہ ہے کہ پروٹسٹنٹ لوگون نے بادشاہ
جیمس اول کو ایک عرضی اس مضمون کی دی تھی کہ ہماری نماز کی کتاب مین
جو زبور داخل ہین اونمین عبری کی مخالف قریب دو سو جگہہ کے زیادتی اور
کمی اور تبدیلی پائی جاتی ہے اور اس سبب سے اونہون نے ایک کتاب
لکھی اور اوسمین سب غلطیان ترجمہ کی بتلائین اور اسیطرح اور ترجمون
اور اونکے مصنفون کا حال ہے مولی لس کہتا ہے کہ کالون نے اپنی کتاب
ہارمنی مین انجیل کی عبارتون کو تہ و بالا کردیا اور انجیل کے لفظون پر اپنا
کیا اور متن مین عبارت بڑہادی اور بشپ کارلائل کہتے ہین کہ انگریزی
مترجمون نے مطلب کو فاکسیڈ سچ کو چھپایا اور جاہلون کو فریب دیا اور انجیل کے

سید ہے مطلب کو بیڑا کیا اور ان لوگون کو نور سے ظلمت اور سچ سے جھوٹ
زیادہ پسند ہے اور جب رینلڈ صاحب نے کلیسیہ انگلستان پر طعن کیا تب
واٹیکر نے بھی لاچار ہوکر یون لکھا کہ کارلائل صاحب یا بعض اور نے
جو ہمارے ترجمہ بیبل کے خلاف مین لکھا ہے سو بیفائدہ ہے اور کچھ
اوس سے مطلب نہین حاصل ہوتا لیکن البتہ بعض چیزین قابل اسکے ہین کہ
درست کیجاوین اور لنکن کے علما نے بسبب پاس دین کے بادشاہ کو اس امر کی
اطلاع دی کہ ترجمہ انگریزی بیبل کا ایسا خراب ہے کہ بعضے جا کہٹا دیا ہے
اور بعضی جا بڑھا دیا ہے اور بعضی بدل دیا ہے اور بعضی جا روح
القدس کی مراد کو پوشیدہ کر دیا ہے اور بعض نے اوس ترجمہ کے حق
مین کہا ہے کہ یہہ بیہودہ اور بے معنی ترجمہ ہے اور بہت جگہہ مین روح القدس
کی مراد کو بلیٹ دیا ہے اور اسی سبب سے اکثر پروٹسٹنٹون نے اوسپر
دستخط نہین کیے چنانچہ مسٹر برجس نے کہا تہا کہ مین ایسے ترجمہ کی
جسمین بہت زیادت ہے اور بہت سی کمی اور بعض جا مطلب کو پوشیدہ
کرتا ہے اور بعض جا اولٹ دیتا ہے کیونکر سند دون مسٹر برون نے
کونسل کی لارڈ لوگون سے درخواست کی تہی کہ ایک نیا ترجمہ انگریزی
تیار ہو کیونکہ جو اب انگلستان مین مروج ہے وہ غلطیون سے پر ہے اور بشپ لوگون نے کہا تہا
کہ تمہارا ترجمہ انگریزی مشہور ایسا ہے کہ عہد عتیق کی کتابون کی عبارت کو

۸۴۸ جگہ اولٹتا ہے اور کروڑہا ادمیونکو عہد جدید کی کتابونکے رد کرنے
اور دوزخین پہنچنے کا سبب ہوا ہے کہتا ہون مین عجیب ہون ترجمہ انگریزی مدار ایمان
کلیسون انگلستان کا تہا کہ جسکو علماء عیسائیون نے تیے لقب دیے
مطلب کا فاسد کرنے والا مسیح کا چہپانے والا انجیل کے سیہ مطلب کو
ٹیڑہا کرنے والا روح القدس کی مراد پوشیدہ کرنیوالا مراد روح القدس
کی پلٹ نیوالا بیہودہ بمعنی غلطیون سے پر کہ جسنے ۸۴۸ جگہ عہد
عتیق کی عبارت کو اولٹ دیا اور کروڑون ادمیون کے لیے سبب پڑا کہ
عہد جدید کو رد کرین ظاہرا کارلائل صاحب اسبات مین بہت ہی پیچھے ہین
کہ انگریزی مترجمون کو نور سے ظلمت اور سچ سے جہوٹ پسند زیادہ ہے
کیونکہ اب بہی ہم جب ترجمون اردو اور فارسی اور عربی کے نسخے مختلف
سالون کے چہپے ہوے لیکر ایسمین مقابلہ کرتے ہین تب وے سب خرابیان
جو اوپر مذکور ہوین ہماری نظر کے سامنے ہوتی ہین اور ترجمے عربی تو
ایسے لغو ہین کہ اکثر جا اونسے صریح مطلب اولٹا سمجہا جاتا ہے یقینا اونکے
مترجمون کو آشنائی زبان عرب سے نہین غریب مترجم کیا کرین کہ وہ اونکے
زبان نہین جب اپنی زبان مین وہ حال ہوچکا بیان اور گذرا تو دوسری
زبانکی کیا شکایت اور لشپ ٹمنٹل نے تندیل صاحب کے ترجمہ سے فقط
عہد جدید مین دو ہزار خرابیان نکالی تہین اور ڈاکٹر کریکری مارٹن نے

خرابی ترجمونمین ایک کتاب لکھی ہے اور مسٹر مل نے عہد جدید مین
تینتیس ۳۳ ہزار اختلاف عبارت کے نکالے ہین اور ہمنے سب اقوال
وارڈ صاحب کی کتاب اغلاط نامہ سے نقل کیے ہین اسمین یا کرز طریقہ
ایک قول لکھتا ہے اور کہتا ہے پروٹسٹنٹ قائل ہین کہ مقدس کتابون کا
خدا حافظ اور اوسمین غلطیان نہین کیا پروٹسٹنٹ نے درباب اختلاف عبارت
کے غل کیا ہے اور کیا کیپلوس اپنی کتاب کو جو درباب اثبات اختلاف کے
عہد عتیق مین ہے پروٹسٹنٹ کی عنایت مین چھپوا سکتا ہے اور دین
پروٹسٹنٹ کا کہتا ہے کہ معجزے ازلی اور ابدی نے عہد عتیق اور جدید کو
ادنی سے ادنی صدمہ سے بچا رکھا ہے لیکن یہہ مسئلہ اوس عمدہ فوج
اختلاف عبارت کے مقابل جو تینتیس ہزار سے کھڑا نہین رہ سکتا انتہی اور
اونکے علماء کے اقرار کی موافق سب ترجمونمین کیا عربی کیا لاطینی کیا یونانی
کیا انگریزی کیا اور یہہ خرابی مثل وبا کے عام ہے کہ مفرد اور تثنیہ اور جمع اور
مرفوع اور منصوب اور مجرور اور مذکر اور مونث مین چندان استعمال مین
فرق نہین ہوتا اور ایک کو دوسرے کے بدلے استعمال کرتے ہین پوپ اربانوس
ہشتم نے جب ترجمہ عربیہ ہیبل کو غلطیون سے پر دیکھا اوسے بہت سے
قیسون اور راہبون اور عالمون زباندان عبری اور یونانی اور عربی کو
جمع کر کے سنہ ۱۶۲۵ء مین حکم کیا کہ اوسمین اصلاح دیکر از سر نو صحیح

تیار کرو اور جب ان علما دینے بڑی کوشش سے تیار کیا اور وہ بھی غلط رہا
اسلیئے بطور عذر کے اول مین اوسکی کچی عبارت مین مقدمہ لکھا جو وہ سب
استفسار مین منقول ہے اور ہم اسمیا بقدر حاجت کے آخر سے اوسکی
عبارت نقل کرتے ہین ثم انك في هذا النقل تجد شيئاً من الكلام
غير موافق قوانين اللغة بل مضاد لها كالجنس المذكر بدل
المونث والعدد المفرد بدل الجمع والجمع بدل المثنى والرفع
مكان الجر والنصب في الاسم والجزم في الفعل وزيادة الحروف
عوض الحركات وما يشابه ذلك فكان سببا لهذا كله هذا
كلام المسيحيين فصاروا بهم نوع تلك اللغة مخصوصا و
لكن ليس في اللسان العربي فقط بل في اللاطيني واليوناني و
العبراني تغافلت الانبياء والرسل والآباء الاولون عن قياس
الكلام لانه لم يرد روح القدس ان تقيد اتساع الكلمة الالهية
بالحدود المضيقة التي حدتها الفرائض النحوية فقدم لنا الاسرار
السماوية بغير فصاحة و بلاغة بكلمات يسيرة الخ انسین بے
عالم زبانداں کئی امر کا اقرار کرتے ہین اول یہہ کہ انکے اس ترجمہ مین بھی بعضا
کلام ضد لغت عرب کی ہے اور یہہ بعض خدا کے فضل سے ایسا عام ہے
کہ کوئی صفحہ بلکہ کوئی سطر بھی اوس سب ترجمہ مین اس سے خالی نہو گی

دوم یہہ کہ عذر مین دو سبب بیان کرتے ہین ایک سادگی کلام سے چونکی
کہ گویا اونکی عادت ہے کہ اپنی بول چال مین مذکر اور مونث اور مرفوع
اور منصوب اور مجرور اور مانند انکی مین تمیز نہین کرتے دوسرا یہہ کہ
روح القدس اور اگلے پیغمبرون اور پولون نے عمدا اسبات سے چشم
پوشی کی ہے کہ کلام ربانی قواعد نحوی کا پابند ہو اب دیکھنا چاہیئے
کہ ان حضرات کی اس سادگی نے اٹھارہ سو برس مین کیا کچھہ خاک اوڑھائی
ہوگی اور موافق انکے اقرار کے یہہ بلا مثل دباسی کے لاطینی یونانی
عبرانی عربی سب مین پہلی ہوئی ہے اور پولون سے تو ہمین کچھہ تعجب
اور شکایت نہین مگر غضب یہہ ہے کہ روح القدس اور اگلے پیغمبرون کو
بھی اس خرافات مین شامل کرتے ہین اور جب کوئی کلام قواعد نحویہ کے
خلاف اور جہت سادگی کے مخالف لغت کے یا لک اوسکی ضد بولا
جاویگا تو بلاشبہہ غلط ہوگا اور حاشا کہ کبھی یہہ مرضی پیغمبرون یا روح
القدس کی ہو اور ہارنصاحب جلد اول اپنی تفسیر کے صفحہ ۶۳۹ مین
درس ۴ باب ۱۷ کتاب اول سلاطین کو نقل کرکے اوسپر طعن منکرین اور
جواب اپنے کو یون لکھتا ہے کہ بعضے منکرون نے اسپر طعن کیا ہے کہ
کسطرح کوی جوناپاک جانور ہین پیغمبر کے لیئے خوراک لاتے لیکن اگر یہ
منکر اصل لفظ کو دیکھتے تو ایسا طعن نکرتے کیونکہ وہ لفظ اورب ہے

اور معنے اوسکے عرب جیسا کہ اوسی معنی مین ورس ۱۰ باب ۲ کتاب ۲ اخبار الایام
اور ورس ۷ باب ۲۴ تحمیا مین مستعمل ہے اور ہر بلیٹ ربا ایک تفسیر علماء
یہود کی کتاب پیدایش پر ہی اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلف کے زمانہ مین
بت شان کی نواحی مین ایک شہر تہا جہان اس پیغمبر (یعنے ایلیاہ) کو حکم
چھپنے کا ہوا تہا اور جیروم کہتا ہے کہ اوریم جو باشندے ایک شہر سے
عرب کے ہین پیغمبر کو کہانا دیتے تہے اور یہہ گواہی جیروم کی بڑی قیمتی ہے
گو ترجمون لاطینی مطبوعہ مین لفظ کوتیے کا لکہا ہے مگر اخبار الایام اور تحمیا
نے اور جیروم نے اوریم کا ترجمہ عرب لوگ کیا ہے اور ترجمہ عربی سے
معلوم ہوتا ہے کہ لفظ عرب اور آدمی مین نہ جانور اور جارچی مفسر مشہور یہود
کا بہی یہی ترجمہ کرتا ہے اور کسطرح ہو کہ پاک پیغمبر جو شریعت کی اتباع پر
بڑا غیرت رکہتے ہے ناپاک جانورون
سے مثل کوون کی گوشت پاتا اور کسطرح جان سکتا کہ یہ ناپاک جانور پہلے
گوشت لانے کے لاشون پر نہ پڑی ہونگی علاوہ اسکے برس دن تک
ایلیاہ کو روٹی اور گوشت پہنچا لیکن کسطرح ایسی خدمت اتنی مدت
تک کوون کی طرف منسوب ہوا اسلیئے بڑا غالب یہہ امر ہے کہ اوریب
یا اوریم کے بعضے باشندون نے پیغمبر کی خدا کا سرانجام کیا ہوگا انتہی
دیکہو اسحاق ار فضاحب دلائل عقلیہ اور تفسیرون یہود اور گواہی جیروم

میزان الحق کی تیسری فصل کا جواب

یہ تسک پکڑیکے کہتا ہے کہ اور بم کے معنی عرب لوگ کرینگے جاہین نہ کوئے یہ اس کی تحقیق
ترجمے سب مترجمون بلک شرح سب شارحین عیسائیونکی اسیا غلط ہے اور روس
باب اکتاب اول سلاطین کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور ایسا ہوگا کہ تو اوس نالے سے پیویگا اور
مینے کوونکو حکم کیا ہے کہ تیری پرورش کرین انتہی اور اب ہمکو خدا کے فضل سے
اثبات دعوی تحریف سے فراغت ہوئی تو اپنے اقرار کی موافق جناب
پادری فنڈر صاحب کی فصل تیسری باب اول میزان الحق کا جواب لکھتے ہین
اور جو پادریصاحب نے نسخہ مطبعہ سنہ ۱۸۴۳ مین بہی اکثر جا مثل بعض مواضع
مقدس کتابونکے تبدیل اور زیادت اور نقصان کرکے دوسری دفعہ
اوس نسخہ کو سنہ ۱۸۵۰ مین چہپوایا ہے اور صحیح اور درست اونکے نزدیک
بہی نسخہ پہلا ٹہرا ہے اسلیئے ہم اگلے نسخہ منسوخہ کو چہوڑکر اس نسخہ پہلے
صحیح سے لفظاً لفظاً عبارت کو نقلکرینگے و باللہ التوفیق پادریصاحب
اوس فصل مین لکھتے ہین تیسری فصل اسبات کی ثبوت مین کہ محمدیونکا
یہہ دعوی کہ کتب مقدسہ تحریف و تبدیل ہوین باطل ہے کہتا ہون نہین کہ محمدیونکا
یہہ دعوی بلاشبہ حق ہے اور پادریصاحب کا باطل کہنا باطل ہے جیسا
ناظر اس رسالہ پر مخفی نہین پادریصاحب کہتے ہین قران اور اوسکے معتقد
دعوی کرتے ہین کہ مسیحی اور یہودیون نے اپنی مقدس کتابین تحریف
کین اور اون ایتونکو جو محمد کی طرف اشارہ نہین نکالکر دوسرے لفظ لیکے

مقام پر رکھہ دیئے ہین اور اس سبب سے مقدس کتابین جواب اونکے
یہان موافق اور رایج ہین صحیح اور قابل اعتماد نہین ہان واجب اور ضرور ہے
کہ ہم بڑی دقت سے اس دعوی کے تحقیق پر متوجہ ہوون کہتا ہون کہ
فی الحقیقت قرآن سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہودیون ہم عہد حضرت
صاحب بعضے مثل بنی قریظہ اور بنی نضیر وغیرہما کے تحریف لفظی یا معنوی کیا
کرتے تھے اور قرآن مین انہین پر بابت تحریف کے لیے دیے ہوئی ہے
اور یہہ دعوی قرآن کا بلا شبہ سچا ہے اور اونکی تحریف لفظی اور معنوی
ثابت ہو گئی ہے اگر پادریصاحب یا حامیون پادریصاحب کو اس
دعوی کے بطلان پر کوئی دلیل ہو تو پیش کرین اور دعوی اہل اسلام کا
یہی ہے کہ اس سب مجموعہ عہد عتیق اور جدید کی سند متصل نہین اور اس
مجموعہ مین یقینا الحاق اور غلطی پائی جاتی ہے اور بعض بعض جا تحریف
قصدی بھی ہوئی ہے اور حال ترجمون قدیم اور جدید کا بلا شبہ اصل سے
ہی بدتر ہے اور اس دعوی کا اثبات اچھی طرح اس رسالہ مین ہو چکا
اور ہرگز مسلمانون کا یہہ دعوی نہین کہ فقط اونہین اتیونمین تحریف ہوئی ہے
نہین محمد صاحب کی طرف اشارہ ہے بلکہ دعوی انکا عام ہے اور سبب ثبوت
الحاق اور تحریف کے وہ مجموعہ انکے نزدیک قابل الاعتماد اور واجب الاعتقاد نہین ہے قول
ونکا اور ضرور ہے کہ ہم بڑی دقت سے الخ محض ایک سرسری عبارت

کہ ہرگز اوسکو پادریصاحب نے پورا نہین کیا وگرنہ کسطرح خیال کیا جاوے
کہ اپنے گھر سے خوب واقف ہوکر مسلمانونکے اوس دعوی کے ابطال پر
کمر باندہتے پادریصاحب کہتے ہین جب کہ ہم محمدیون سے اس دعوی کا
ثبوت چاہتے ہین تو تعجب ہے کہ اونہن سے کسینے اب تک اس دعوی کو
معتبر دلیلون سے ثابت نہین کیا ہے اور دیے ان چار سوالونکے جواب
دینے ہین کہ ایا پرانے اور نئے عہد کی مقدس کتابین کس وقت ہین
اور کن لوگونکی معرفت اور کیونکر تحریف ہوئین اور پہر کیسے بیلے لفظ
کون سے ہین اب تک مسیحیونکے قرضدار رہتے ہین اور سب محمدی صرف دعوی بلا دلیل
پیش لاکے حکومت کی راہ سے کہتے ہین کہ ایسا ہی ہے اور ضرور ہے کہ ایسا ہی ہو کیونکہ
انجیل اور پرانے عہدکی کتابین قرانکی موافق نہین اور قرآنمین بھی مسیحیون اور یہودیونکی
مقدس کتابونکی تحریف کا اشارہ ہوا ہے لیکن جبتک کہ محمدی لوگ اپنے اس دعوی کو معتبر
دلیلون سے ثابت نکرین اور اون چار سوالونکا جواب نہ دین مسیحیونکو کچھ ضرور نہین کہ اونکے اس دعوی کا
جواب دین کیونکہ جس دعوی کی ثبوت کی معتبر دلیلین نہون
وہ بیجا اور بیفائدہ ہے بلکہ بغیر دلیل دعوی کرنا عقلمندونکا کام نہین
کہتا ہون فیصل اونکا جب کہ ہم الخ مخدوش ہے کیونکہ اس قول مین لفظ ہم
اور لفظ محمدیون سے کیا مراد رکھتے ہین آیا سب عیسائی سلفا اور خلفا
جو بعد ظہور محمد صاحب کے گذرے ہین اور اسیطرح سب کے سب ہی سلفا اور خلفا

جواب کی بابت محض پادریصاحب کا وہم ہے اسلیئے کہ اس وہمی قرضہ
کے بارین پادریصاحب کے جمہور سلف اور مقتدای دین عیسوی کے بھی
بیچارہ مسلمانونکے ساتھہ شریک ہیئے اور وہی سلف اپنی طرف سے اصالۃً
اور مسلمانونکی طرف سے وکالۃً اس قرضہ کو ادا کرنیکے سبکدوش ہوگئے ہیئے
اور اونکے سبکدوش ہونیکی تصدیق خلف عیسائیون سے بھی بڑے
بڑے محقق فاضلون نے کی ہے اور قول انکے منقول ہوئے اگر پادریصاحب کو
اوس دین کا ادا ہونا مشکوک ہے یا خلاف انصاف کے یہ دعوی منظور ہے
تو ہم اب پھر پادریصاحب اور اور مسیحیونکو رسیدین وصول اوس قرضے
کی دستخطی سلف اور خلف کے دکھلا دیتے ہین اس قرضہ کی کسوقدر تمہید
یہ ہے کہ بعضی تحریفونکا تو زمانہ متعین ہے مثل تاریخون واردات مندرجہ
عہد عتیق کے کہ موافق رای عام قدما مسیحیون کے یہودیون نے عبرین
قریب سنہ ۱۳۰ ایکسوتیس کے وہ تحریف کی تہی اور مثل تحریف ورس ۴ باب ۲۷
کتاب استثنا کے کہ پانسو برس بعد وفات موسی ع کے موافق مختار
جمہور علما عیسائی مذہب کے سامریون نے توریت سامری مین اور
موافق مختار ڈاکٹر ہیلز اور ڈاکٹر کینی کاٹ کے یہودیون نے عبرین وہ
تحریف کی تہی اور بہت تحریفونکا زمانہ قدما اور متاخرین مفسرین نے
کہ وقت مین وہ وجہت سے مقرر نہ کرسکے ایک یہہ کہ صدہا سال تک

ترجمہ سپٹواجنٹ واجب التسلیم فرقون مسیحیون مین تہا اونسے عبری انیکے
پاس بہت نہ تہے کہ اونہین معلوم رہتا دوم یہہ کہ جو سند متصل اون
کتابونکی اونیکے پاس نہ تہی تو وے غریب لاچار تہے اور سوای اس امر کے
کہ کچہہ انکلون کہین کچہہ اونسے نہ بن آتا تہا اور ظاہر یون معلوم ہوتا ہے کہ اکثر
ایسی خرابیان اوس زمانہ مین ہوی ہونگی جس زمانہ مین یہودیون نے
بعضی کتابین پہاڑ والین اور بعضی جلادین اور بہت سی کتابین گم کردین
اور جب قدماء سے زمانہ ان کتابون کی بربادی کا متعین نہ ہوسکا تو یے
غریب زمانہ زیادت یا نقصان یا تبدیل حرفون اور جملونکا کیونکر متعین کرسکتے
اور اس قرضہ کی کن لوگونکی معرفت رسید یہہ ہے کہ یہودیون اور سامریون
اور حضرت دیندار مسیحیون اور کاتبون اور ملحدون کی معرفت اور اس قرضہ
کی اور کیونکر تحریف ہوئین رسید یہہ ہے کہ اس قول سے اگر غرض ہے کہ سبب
اوسکا کیا تہا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ بعض جاحد اور بعض جاہل شرارت
یہود یا ملحدون کی اور بعض جاہل تغافلی کاتب کی کہ جنکی تفصیل اس رسالہ
مین گذری اور اگر غرض یہہ ہے کہ کس طور سے ہوی تو جواب اوسکا یہہ ہے
کہ کسی جا زیادت اور کسی جا نقصان اور کسی جا تبدیل کے ساتہہ اور بعض جا
اس تحریف سے رتبہ بڑہا کر ساری کتابونکو جلادیا یا پہاڑ ڈالا اور بہت سے
کتابین گم کردین اور اس قرضہ کے اور یہہ سے بدلے لفظ کو سی ہین جلد

کرتا ہے تین واردات مندرجہ عہد عتیق کی جنکا ذکر پہلے اور دوسرے
اور تیسرے اختلاف مین مقصد اول کی فصل تیسری کے اندر گذرا اور لفظ
گندم کا بجائی عیبال کے سامری مین یا بالعکس عبری مین جسکا بیان جوتھے
اختلاف مین فصل مذکور کے اندر اور رسید قرضہ اول مین گذرا اور درس
۱۰ باب ۱۴ ثمار کا توریت عبری اور سامری مین یا یونانی مین جسکا ذکر انیسوین ۱۹
اختلاف مین فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ گلے کا بجای گڈریہ کے درس ۳۳ و
۸ باب ۲۹ کتاب پیدایش مین جسکا ذکر اکیسوین ۲۱ اختلاف مین فصل مذکور کے اندر
گذرا اور لفظ خبر دنکا بجای قربیار یع کے درس ۸ باب ۱۳ کتاب پیدایش
مین اور لفظ دان کا بجای لیت کے درس ۱۴ باب ۱۴ کتاب پیدایش مین اور
ان دونو کا ذکر سندسوین اور گیارہوین مین مقصد اول کی فصل دوسرے کے
اندر گذرا اور لفظ پچھتر کا بجای ستر کے ترجمہ سپٹواجنٹ اور انجیل مین جسکا
ذکر روایت بارہوین مین مقصد اول کی اندر گذرا اور یہہ جملہ دونون ماتہہ میرے
مانند شیر کے مین بجای اس جملہ کی اونہون نے میرے ماتہہ اور میرے بانو
جہہ کے عبر مین درس ۱۶ از نور ۲۲ مین جسکا ذکر پانچوین شاہد مین مقصد
دوسرے کی فصل تیسری کے اندر گذرا اور درس ۶ زبور چالیسوین مین
یہہ جملہ تو نے میرے کان کہولے عبر مین بجای اس جملہ کی تو نے میرے لیئے
ایک بدن طیار کیا یا بالعکس یونانی اور انجیل مین جسکا ذکر چھٹے شاہد مین

فصل مذکور کے اندر گذرا اور ورس ۶۱ زبور ۱۱۹ مین یہہ جملہ گروہ شریرون نے
مجھے چورایا عبریمین بجای اس جملہ کے شریرون کے جالون نے مجھے کہیرا
جسکا ذکر نوین شاہد مین فصل مذکور کے اندر گذرا اور ورس ۴ باب ۳۸
کتاب ایوب کا عبریمین یا ترجمہ سپٹواجنٹ مین جسکا ذکر شاہد سولہوین
مین گذرا اور ورس ۳ و ۱۷ باب ۱۳ کتاب دوم اخبار الایام مین غالبا لفظ
چار لاکھہ اور آٹھہ لاکھہ اور پانچ لاکھہ کا بجای چالیس ہزار اور اسی ہزار
اور پچاس ہزار کی عبریمین جسکا ذکر شاہد اکتسوین مین فصل مذکور کے اندر
گذرا اور لفظ بیالیس کا بجای بائیس کے ورس ۲ باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام
مین جسکا ذکر فساد اولمین مقصد دوسرے کی چوتھی فصل کے اندر گذرا اور لفظ
سات کا بجای سات ہزار کے ورس ۴ باب ۶ کتاب ۲ سموئیل مین اور
ورس ۱۸ باب ۱۱ اوسی کتاب مین جسکا ذکر دوسرے اور تیسرے فساد مین
فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ سات برس کا بجای تین برس کے ورس ۱۳
باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل مین یا بالعکس ورس ۱۲ باب ۱۷ کتاب ۱ اخبار
الایام مین جسکا ذکر فساد چوتھے مین گذرا اور لفظ بیس کا بجای تیس کے
ورس ۴ باب ۶ کتاب ۲ سلاطین مین اور لفظ بیالیس ہزار کا بجای دو ہزار
چالیس کے ورس ۶ باب ۱۲ کتاب القضات مین اور اون دونون کا ذکر
چھیے اور ساتوین فساد مین گذرا اور لفظ دو ہزار کا بجای تین ہزار کے

ورس ۲۶ باب کتاب اول سلاطین یا لفظ تین ہزار کا بجای دو ہزار کے
ورس ۵ باب ۴ کتاب ۲ اخبار الایام مین جسکا ذکر فساد نوین مین گذرا
اور لفظ تیسرے سال کا بجای ساڑھے تین برس کے ورس ۱۰ باب ۱۸
کتاب اول سلاطین مین یا بالعکس ورس ۲۵ باب ۴ لوقا اور ورس ۷ باب
نامہ یعقوب مین جسکا ذکر فساد دسوین مین گذرا اور لفظ جالیس کا بجای
چار کے ورس ۷ باب ۵ کتاب ۲ سموئیل مین جسکا ذکر فساد گیارہوین مین گذرا
اور لفظ ہدرعزر کا بجای ہدد عزر کے تین جا باب ۱ کتاب دوم سموئیل مین اور
سات جا باب ۱۸ کتاب اول اخبار الایام مین اور لفظ عکن کا بجای عکر کے
ورس ۱۸ باب یوشع مین اور لفظ واشب بسبت کا بجای یسبعام کے
ورس ۸ باب ۲۳ کتاب ۲ سموئیل مین اور لفظ عمی ایل کا بجای الیعام کے
ورس ۵ باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین اور لفظ عزریاہ کا بجای عزیاہ کے
ورس ۲۱ باب ۴ کتاب ۲ سلاطین مین اور لفظ یہواخذ کا بجای اخذیاہ کے
ورس ۷ باب ۳۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین اور ورس ۴ باب ۶۴ اشعیا کا اور لفظ بہائی
بجای حجاے کے ورس ۱ باب ۳۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین اور لفظ بادشاہ
اسرائیل کا بجای بادشاہ یہودا کے ورس ۱۹ باب ۴۸ کتاب دوم اخبار
الایام مین اور ورس ۱ باب ۳ ملاکیا کا اور ورس ۲ باب ۵ میکا کا اور ورس ۸
و ۹ و ۱۰ و ۱۱ زبور ۱۶ کا اور ورس ۱۱ و ۱۲ باب ۹ عاموس کا اور ورس

۶ و ۷ ۴۰ و ۸ ۴۱ زبور چالیسوین کا اور ورس ۴ ۴۲ زبور ۱۰۱ کا اور لفظ ۴۳ پینتیس ۳۵ کا
بجای پچیس ۲۵ کے ورس ۱۹ باب ۱۵ کتاب ۲ اخبار الایام اور لفظ ۴۴ اڑتیس ۳۸ کا بجای
چھبیس کے ورس ۱ باب ۱۶ اوسی کتاب مین اور لفظ ۴۵ گانٹھون کا دوجا
ورس ۲۴ باب ۷ کتاب اول سلاطین مین اور یہہ لفظ ۴۶ کاٹ ڈالا بجای
اس لفظ کے محنت کروائی ورس ۳ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام
مین اور لفظ ۴۷ فیلپ کا بجای ہیرودیس کے ورس ۹ باب ۳ لوقا مین اور لفظ
ابیاتہر کا بجای اخیملک کے ورس ۲۶ باب ۲ مرقس مین اور لفظ ۴۸ یسا
بجای زکریا کے ورس ۹ باب ۲۷ متی مین اور اسیطرح اور جا بہی کثرت سے
ایک لفظ بدلے دوسرے لفظ کے عہد عتیق اور جدید مین لکہا گیا ہے
ور تفصیل اکثر کی اون مواضع سے اس رسالہ کے مقصدون مین
ذری ہے اور جو تحریف سے مراد ہماری عام ہے خواہ اسطور ہو کہ ایک
فظ دوسرے کی جا کہا جاوے خواہ اسطور کہ بعضے الفاظ یا جملے بڑہائے
باوین یا گہٹائے جاوین اور یکہہ تہوڑی مثالین قسم اول کی مرقوم
وئین تو مناسب یہہ ہے کہ اسجا مثالین دونون قسمون اخیر کی
بہی لکہی جاوین پس کچہہ مثالین قسم دوم کی یہہ ہین ورس ۱ باب ۳۶
کتاب پیدایش کا اور ورس ۱۴ باب ۲۲ کتاب شمار کا تمام باب ۳۴ کتاب استثنا کا
اور یہہ جملہ اوسوقت ملک مین کنعانی تہے ورس ۶ باب ۱۲ پیدایش مین

اور دسے جملے جنمین لفظ آجکے دن تک یا آج تک کا ہے ورس ۹ باب ۲ اور ورس ۹ باب ۵
اور ورس ۲۸ و ۲۹ باب ۸ اور ورس ۲۷ باب ۱۰ اور ورس ۱۲ باب ۱۳ اور ورس ۱۴
باب ۱۴ اور ورس ۶۳ باب ۱۵ اور ورس ۱۰ باب ۱۶ کتاب یوشع مین اور پانچ
ورس اخیر باب ۲۴ کتاب یوشع کے اور ورس اول سے ورس ۲ تک
باب ۱۲ نحمیا مین اور سات باب اخیر کے کتاب امثالین اور باب ۹ کتاب میکا
مین اور ستائیس باب کتاب اشعیا مین باب ۴۰ سے باب ۶۶ تک اور ورس ۱
باب ۱ کتاب یرمیاہ کا اور یہہ جملہ تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہو ورس ۳۵
باب ۲ متی مین اور اسقدر عبارت جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور
کلام اور روح قدس اور یہ تینو ایک ہین اور تین ہین جو زمین پر ورس
۷ و ۸ باب ۵ نامہ اول یوحنا مین اور یہہ جملہ زمین اور اوسکی معموری خداوندکی ہے
ورس ۲۸ باب ۱۰ نامہ اول کرنتھیون مین اور لفظ بھی کا ورس ۱۵ باب ۱۲ متی مین
اور لفظ دل کا ورس ۳۵ باب ۱۲ متی مین اور یہہ جملہ کیونکہ بادشاہت
اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے ورس ۱۳ باب ۶ متی مین اور باب ۵ ورس
باب ۲ و ۸ یوحنا مین اور اور جا اور شالین قسم سیوم کی یہہ ہین یہہ جملہ اور سید انکو
چلین ورس ۸ باب ۴ پیدایش مین اور لفظ رات کا ورس ۷ باب ۲ پیدایش
مین اور یہہ جملہ وہ بڑا تھا اوسکی نگاہ مین ورس ۲۲ باب ۳۵ پیدایش مین اور لفظ
لفظ ورس ۲۵ باب ۴۵ پیدایش مین اور یہہ لفظ نجات ہمارے خدا کی ورس ۵

باب ۴ اشعیا میں اور مثل انکے اور ہم تحریف بالتبدیل اور بالزیادت اور بالنقصا
بہ نسبت بعضے حرفون یا جملونکی کیا شکایت کرین یہہ تو ایک عادت اہل کتا
کی ہے جناب اگسٹائن جنکی عظمت فرقہ کاتلک اور پروٹسٹنٹ کے نزدیک مسلم
ہے اور اسیطرح اور قدما مسیحی چلاتے تھے کہ تاریخون وارد ات مندرجہ
عہد عتیق میں یہودیون نے قریب ۱۳۰ سنہ ایکسوتیس کے بسبب دشمنی دین عیسوی
کے تحریف کی ہے اور ڈاکٹر ہیلر صحت تاریخون مندرجہ سامری کو قطعی
دلیلون سے ثابت کرکے غیر من یہودیونکی تحریف کا قائل تہا اور ڈاکٹر کیتھ
سامریونکی دینداری کا لحاظ کرکے حکم کرتا تہا کہ تحریف کا الزام جو محققون نے
بیبل کے سامریون کو دیا ہے ایک امر بے بنیاد ہے بلکہ وہ الزام یہودیونکو
دیا جاوے اور ڈاکٹر ہمفری کہتا تہا کہ یہودیون کے وہم نے عہد عتیق
کی کتابونکو کیسی جا ایسا خراب کیا ہے کہ پڑہنے والا اوسکو بسہولت
معلوم کرسکتا ہے اور کہتا تہا کہ یہود کے عالمون نے بشارات مسیح کو
بہت بری طرح سے بگاڑ ڈالا ہے اور ایک اور فاضل پروٹسٹنٹ کہتا
تہا کہ برائے مترجم نے اور طرح لکہا ہے اور اب یہودی اوسکو اور طرح
پڑہتے ہین اور میرے نزدیک خطا کی نسبت طرف یہود کی کرنی قوی ہے
اور ارجن تیسری صدی مین چلاتا تہا کہ ہم غلطی کاتبون اور اونکی لاپرس
بد دیانتی اور بیباکی کا جیکے ساتہہ یہودیون نے متن کو صحیح کیا ہے کیا شکایت

کرین اور اونکی اوس بے قیدی کا حال جس سے اونہون نے کمی اور زیادتی
کی کیا کہین اور جسٹن شہید غل کرتا تہا کہ یہود نے کئی پیشین گوئیان
نکالڈالین اور اس قول عزرا کو یہہ کہا نا عید فصح کا ہمارے خداوند نجات دہندہ
اور پناہ کا کہا نا ہے پس سمجھو کہ اگر تم خداوند کو اس نشان (یعنے کہانے)
سے اچہا سمجھو گے اور اوسپر ایمان لاؤگے تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی
اور اگر تم اوسپر ایمان نہ لاؤگے اور اوسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومونکے
ہنسائی کا سبب ہوگے اور وائی ٹیکر اور ڈاکٹر ای کلارک کے دونون بیٹے
عالم محقق عیسائیون مین مشہور ہین اسباب مین تصدیق جسٹن کی کرتے
ہین اور مارضاحب بہی اس بات کے مقر ہین کہ بلاشبہ بعضی خرابیان
قصداً اوینداز مسیحیون نے کی ہین اور بعد اونکے وہی خرابیان ترجیح دیجاتی
ہین تاکہ اپنے دعوے کو قوت دین یا اپنے سے کسی اعتراض کو دفع کرین
انتہی اور صدی اول سے دسوین صدی تک جعلسازی اور جہوٹی کتابین
بنانے کا چرچا تہا اور دوسری صدی سے ایسا جہوٹ جسمین یہودی
مذہب کی ہو عیسائیون مین بمنزلہ مستحبات دینی کے ہڑ گیا تہا پس اب ایک دو جعلی
گرانے یا بڑہانے کا ہم کیا گلہ کرین حضرات اہل کتاب نے بیس بائیس کتابین انبیاء
کی قصداً گم کردین اور کئی کتابین عہد عتیق مین اور قریب پچیس ہر خیلون اور نامون
اور مشاہدات کے جعلی بنا کر کہڑے کردی ہین جب دیانت کا یہہ حال ہو تو

اسصورت مین اگر ایک دو لفظ مفید اہل اسلام کے گرائے گئے یا مضر
دنیکے بڑہائے گئے ہون تو کیا وہ نئی بات ہے ہرگز نہین قول اونکا اور
سب محمدی صرف دعوی بلا دلیل الخ محض تعصب کی راہ سے ہے شاید
دلیل کوئی ایسا امر ہے کہ اوسکا وجود فقط باد ریصاحب کے ذہن مین ہے
اور پس قول اونکا جب تک الخ جناب من اب تو غیر محمدیون نے معتبر
دلیلون سے ثابت کردیا اور چارون سوالونکا جواب دیدیا اب آپ
اور اور مسیحی اس دعوی پر توجہ کیجیے اور جواب دیجیے قول اونکا بغیر دلیل
دعوی کرنا عقلمندونکا کام نہین کہتا ہو نہین کہ یہہ سچ ہے لیکن مسلمان ہرگز
بے دلیل دعوی نہین کرتے اور جیسا یہہ عقلمندونکا کام نہین ویسا ہی سچی
دعوی اور سچی دلیلون سے چشم پوشی کرنا اور بیہودہ اون پر اعتراض
سے پیش آنا بھی عقلمندونکا کام نہین پس اب آپ بھی بمقتضای عقل اور
انصاف کے مثل اپنے بزرگون سلف کے چارون قرضے کی رسید دستخط
کردیجیے ورنہ جو اوسکے ادا ہونے کے گواہ آپکے سلف ہین تو ہم کو کچھ اندیشہ
نہین پادری صاحب کہتے ہین پوشیدہ نرہے کہ مسیحی لوگ بطریق اولی
کہہ سکتے ہین کہ قرآن مین تحریف پائی ہے اور یہہ قرآن جواب محمدیون
مروج ہے اصل قرآن نہین ہے کہتا ہون کہ باد ریصاحب نے دعوی تو بیہودہ
بہت کیا مگر حیف کہ اونسے بطریق ادنی بھی جو دلیل التفات ہو یہہ اثبات

ہوسکا اسلیئے اس باب مین ترکی اونکی فقط اوسیقدر ہے جیون
ارشاد کرتے ہین کیونکہ پہلے تو اوسنے ابوبکر نے اکٹھا اور مرتب کیا
پھر عثمان نے دوبارہ ملاحظہ کرکے اصلاح دی ہے حال انکہ شیعی لوگ
ان اشخاص کو کافر اور بیدین جانتے اور کہتے ہین کہ عثمان نے کئی سورتین
جو علی کی شانمین تہین قرآن سے نکالڈالا اور فانی کی کتاب دبستان مین یون
مسطور ہے کہ کہتے ہین کہ عثمان نے قرآن کو جلاکر بعض سورتین جو علی اور
اوسکی اولاد کی شانمین تہین نکالڈالین اور کتاب عین الحیات کے ۲۰۸
ورق ۲ صفحے مین ایک حدیث مرقوم ہے کہ امام جعفر نے فرمایا ہے کہ
سورہ احزاب مین قریش کے اکثر مرد اور عورت کی برائیان تہین اور وہ سورت
بقر سے بڑی تہی لیکن کم کی گئی کہتا ہون مین کہ اسمین موافق مذہب اہل
تشیع کی یا ربصاحب نے دو دعوے کئی ایک یہہ کہ معاذ اللہ ابوبکر اور
عثمان رض کافر اور بیدین تہے دوم یہہ کہ عثمان رض نے کئی سورتون کو نکالڈالا ہے
اور دعوی اول کو مشہور سمجہکر اوسکی کوئی تائید نلائے اور دعوی دوم
کی تائید مین دو قول کتاب دبستان اور عین الحیات سے نقل کیے اور یہہ دونون
دعوی الزاما اور تحقیقا بے بنیاد ہین اور انکا جواب الزامی اور تحقیقی ہے

جواب الزامی موسیم اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ۷۰ مین لکہتا ہے
کہ فرقہ ابونی جو اول صدی مین تہا یہہ عقیدہ رکہتا تہا کہ حضرت عیسے صرف

ایک آدمی تھے اور حضرت مریم اور یوسف نجار سے مثل اور آدمیوں کے پیدا
ہوئے تھے اور اطاعت شریعت موسیٰ کی فقط یہودیوں ہی پر نہیں بلکہ
اوروں پر بھی واجب ہے۔ اور عمل کرنا اوسکے احکام پر نجات کے لیئے
ضروری ہے اور جو پولوس اس عمل کو ضروری نہیں کہتا تھا اور بڑے زور سے
اس امر میں انکا مقابلہ کرتا تھا تو اوسکو بہت برا کہتے تھے اور اوسکی
تحریروں کے ساتھ بہت ہی بے ادبی سے پیش آتے تھے اور لارڈنر
اپنی تفسیر کی چھٹی جلد کے صفحہ ۳۸۳ میں قول ارجن کا یوں نقلکرتا ہے
کہ فرقہ ابیونی کے دونوں گروہ کے لوگوں نے پولوس کے نامجات کو رد کیا تھا
اور پولوس کو دانا اور نیک آدمی نہیں جانتے تھے پھر اوسی صفحہ میں
قول یوسی بیس کا نقلکرتا ہے کہ یہہ فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا تھا
اور اوسکو توریت سے پھرا ہوا کہتا تھا اور جلد دوسرے کے ۶۷ صفحہ
میں لکھتا ہے کہ قدما نے ہمکو اطلاع دی کہ یہہ فرقہ پولوس اور نامجات
پولوس کو رد کرتا تھا اور بل صاحب اپنی تاریخ میں اس فرقہ کے بیان
حال میں لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ ساری مقدس کتابوں عہد عتیق سے صرف توریت
ہی کو مانتا تھا اور داؤد اور سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہم السلام کے
نام سے نفرت رکھتا تھا اور عہد جدید سے اونکے پاس فقط انجیل متی
کی تھی اور اوسمیں بھی بہت جا اونہوں نے خرابی کی تھی اور دونوں باب

باب اول کے خارج کر دیتے ہیے اور بل صاحب فرقہ مارسیونی کے بیان
حال مین لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ عقیدہ رکھتا تہا کہ دو خدا ہین ایک خالق خیر کا
اور دوسرا خالق شر کا اور کہتا تہا کہ توریت اور سب کتابین عہد عتیق کی
دوسرے خدا کی عطا کی ہوئی ہین اور یہہ سب مخالف عہد جدید کے ہین پھر
لکھتا ہے کہ وہ فرقہ عقیدہ رکھتا تہا کہ عیسیٰ ع بعد مرنے کے جہنم مین
اوترے اور وہان سے قابیل اور سدوم کے لوگون کی ارواح کو نجات
دی کیونکہ وے عیسیٰ ع کے سامہنے حاضر ہوئے اور اونہون نے اپنی زندگی
مین خدا خالق شر کی اطاعت نہ کی تہی اور ہابیل اور نوح اور ابراہیم اور
اور قدما سنیکون کی روحون کو دوزخ مین رہنے دیا کیونکہ اونہون گروہ اول کا
خلاف کیا تہا اور یہہ فرقہ عقیدہ رکھتا تہا کہ خالق جہان کا وہی خدا نہین
جسنے حضرت عیسیٰ کو بہیجا ہے اسی لیئے عہد عتیق کی کتابون کو الہامی نہین مانتا
تہا اور عہد جدید مین سے انجیل لوقا کو مانتا تہا اور اوسمین سے بہی دو تو باب اول کو نہین مانتا تہا اور پولوس کے
نامجات سے دس نامی مانتا تہا لیکن انمین بہی جو اوسکے خیال کے مخالف تہا
اوسکو رد کر دیتا تہا اور لارڈنر اٹہارہین جلد کے صفحہ ۴۸۴ مین لکھتا ہے
کہ مارسیون نے عہد عتیق کی کتابون کو بالکل الگ کر دیا تہا اور کہتا تہا
کہ یہ کتابین اوسکی بہیجی ہوئی ہین جو سارے گناہون اور برائیون کا خالق ہے
اور اوسکے پیرو کہتے ہے کہ توریت اور انجیل ایک شخص کی بہیجی ہوئی نہین

اسلیئے کہ بہت سی چیزین اول مین دوسریکے مخالف ہین اور کہتے ہے
کہ اول مین بیان ہے کہ جہان کا خالق جاہل ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہان ہے
اور اسیطرح مشتبہ ہے کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہانکے پیدا کرنے اور
ساول کے بادشاہ کرنے سے پچھتایا پھر صفحہ ۸۶ مین اوسی جلد کے فرقہ
مارسیونی کے حالمین لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ عہد عتیق سے اسقدر نفرت رکھتا
تہا کہ عہد جدید کی اون کتابون سے جسکو وہ مانتا تہا اون سب سونکو
جنمین ذکر توریت یا اور پیغمبرونکا تہا یا اونمین اون کتابون سے حوالا لیا گیا تہا
یا اونمین حضرت عیسے کے آنے کی پیشین گوئی تہی یا اونمین باپ کو دنیا کا
خالق کہا تہا نکال کے بہت سے فقرے اپنی طرف سے لگا دیئے تہے اور کہتے تہے کہ
یہودیونکا خدا اور ہے اور عیسی کا باپ اور اور عیسی آئین کے مٹانے کو آیا تہا
کیونکہ وہ انجیل کے مخالف تہا پہر اوسی جلد مین بڑی تفصیل سے حال اونکا
مرقوم ہے اور کچھہ تھوڑا اوس سے بطور خلاصہ کے لکھا جاتا ہے کہ مارسیون
عہد جدید سے کل گیارہ کتابین مانتا تہا اور ان گیارہون کو بہی ناقص اور
تبدیل کی ہوئی اور انکو دو قسم کرتا تہا انجیل اور نامے اور انجیل سے فقط
انجیل لوقا کی مانتا تہا اور ناموں سے پولوس کے نامجات کو اور ان دونو
قسمونسے بہی بہت کچھہ نکالڈالا تہا اور بہت جا الحاق کیا تہا اور بعض
مواضع جو انجیل سے نکالے یا بدلے تہے وے مین مواضع نکالے ہوئے

تمام باب اول اور دوم	باب ۳ سے حال اصطباغ پانے مسیح ع کا یحییٰ ۱ ع سے اور نسب نامہ
باب ۴ سے حال امتحان کرنے شیطان کا مسیح ع کو اور حال جانے مسیح ع کا ہیکل میں اور پڑھنا کتاب یشعیاہ کا	باب ۱۱ سے تمام ورس ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ اور یہہ لفظ سوا یونہ نبی کی نشان سے
باب ۱۲ سے یہہ ورس ۶ و ۲۸	باب ۱۳ سے ورس اول سے چھٹے تک یعنے ۶ ورس
باب ۱۵ سے ورس ۱۱ سے ۳۲ تک یعنے ۲۲ ورس	باب ۱۸ سے ورس ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ یعنے ۳ ورس
باب ۱۹ سے ورس ۲۸ سے ۴۶ تک یعنے ۱۹ ورس	باب ۲۰ مین ورس ۹ سے ۱۸ تک یعنے ۱۱ ورس
باب ۲۱ سے ورس ۱۸ و ۲۱ و ۲۲ یعنے ۳ ورس	باب ۲۲ سے ورس ۱۶ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۵۰ و ۵۱ یعنے ۶ ورس
باب ۲۳ سے ورس تینتالیسوان	باب ۲۴ سے ورس ۲۶ و ۲۷

اور ان سب خرابیو کا حال اپی فانیس نے لکھا ہے اور ڈاکٹر مل کہتا ہے کہ ورس ۳۸ و ۳۹ باب ۴ کو بھی نکال ڈالا تھا اور لارڈ نر تیسری جلد مین فرقہ مانی کیزم کے بیان حالمین قول آگسٹائن کا یون نقل کرتا ہے کہ یہہ فرقہ کہتا تھا کہ وہ خدا جسنے موسی کو توریت دی اور عبرانی پیغمبرون کے ساتھہ بولا سچا

خدا نہین بلکہ ایک شیطان ہے شیطانونمین کا اور عہد جدید کی مقدس
کتابونکو مانتا ہے لیکن الحاق کا امین قائل ہے اور جو اوسکی پسند آتا ہے
بے لیتا ہے اور باقی کو ترک کرتا ہے اور بعض جھوٹی کتابونکو اون پر
سبقت دیکے کہتا ہے کہ یہ کتابین بالکل سچ ہین پھر لکھتا ہے کہ سب
مورخون کا اتفاق ہے کہ تمام فرقہ مانی کبیر کا ہر وقت مین مقدس کتابون عہد عتیق
کو نہین مانتا تھا اور اعمال ارکلاس مین اوسکا یہہ عقیدہ لکھا ہوا ہے کہ شیطان نے
یہود کے پیغمبرونکو فریب دیا ہے اور شیطان ہی موسی اور اور یہودیکے
پیغمبرونسے بولا ہے اور ورس ۸ باب ۱ یوحنا کو سند پکڑتے ہے کہ
مسیح نے ان سب کو چور اور ڈکیت کہا ہے اور اعمال حواریین کو خارج
کردیا نہا اور فاسٹس کہتا تھا کہ اگر تم انجیل کو مانتے ہو تو تمکو چاہیئے کہ
سب اون چیزونکو مانو جو اوسمین لکھی ہین اور تم جو عہد عتیق کو مانتے ہو تو
کیا اون سب چیزون کو جو اوسمین لکھی ہین یقین کرتے ہو بلکہ سوا اون
بیشمین گوئیون کے جو حقین اوس بادشاہ یہود کے جسکو تم مسیح سمجھتے ہو
تہین اور سوا بعض نصیحتون اخلاق کے تم زیادہ اوسکی قدر نہین کرتے
بہ نسبت پولوس کے جو اوسکو گندگی خیال کرتا ہے پس تب کیون مین
عہد جدید کے ساتھہ ایسا ہی کرون اور جو میری نجات کے لیئے ممد اور درست
ہے اوسے مانون اور اون چیزونکو جو فریب سے تمہارے باپ دادون نے

الحاق کردین ہین انکار کرون اور اوسکی خوبصورتی اور عمدہ پی لو بدستور
کردیا ہے کیونکہ یہہ تحقیق ہے کہ اس عہد جدید کو نہ حضرت عیسیٰ نے لکھا ہے
اور نہ اونکے حواریون نے بلکہ ایک مدت کے بعد کسی گمنام شخص نے
لکھا ہے اور اوسنے اس لحاظ سے کہ ایسا نہو کہ اوسکو اون حالات سے
جو لکھتا ہے غیر واقف سمجھکر اعتبار نکرین حواریون اور حواریون کے رفیقو
نام لگا دیئے ہین اور اوسنے مریدون عیسیٰ ع کو بڑی تکلیف دی ہے
کہ اونکے نام سے اون کتابونکو جنمین بہت سی غلطیان اور تضاد ہی بنایا
کیا یہہ برا ہی کرنی حضرت عیسےٰ کے مریدون کی جو باہم متفق اور ایکدل تھے
نہین ہے اور ہمنے یہہ دیکھکر یہہ طور درست لیا ہے کہ ہر چیز کو موافق قاعدہ
عقل اور ادراک کے دریافت کرکے اون چیزونکو جو ایمان مین مفید اور مسیح اور
اونکے باپ ای بزرگ کی عزت کے قابل ہین قبول کرین اور اون چیزونکو جو
مفید اور قابل نہین رد کردین اور جیسا حضرت عیسیٰ نے عہد عتیق مین بعض
چیزونکو سکھایا اور اوردن کو رد کیا اوسیطرح سے روح القدس جسکی بابت
عیسیٰ ع نے انجیل مین وعدہ کیا تھا ہمین سکھاتا ہے کہ کیا ہم مانین اور کیا
رد کرین اور کس لیئے ہم وسیلہ روح القدس سے وہی نکرین جو تمنے
وسیلہ مسیح ع سے عہد عتیق مین کیا خصوصًا اوسحالین جیسا کہ پیشتر
کہا گیا کہ اوسنے نہ عیسیٰ نے لکھا اور نہ حواریون نے بالجملہ جیسا تم عہد عتیق سے

صرف بیتین گوئیان اور باتین اخلاق کی لیتے ہو اور حکم ختنہ اور قربانی
اور یوم السبت وغیرہا کو رد کرتے ہو تو پھر کونسی بہبودگی اسمین ہے
کہ ہم بھی عہد جدید سے صرف وہی چیزین مانین جو عزت ابن کے قابل ہین
اور انکو اوسنے یا اوسکے حواریون نے کہا ہے اور خارج کرین اونکو جو
حواریون نے جہالت سے کہا ہے یا جھوٹ اور بیحیائی سے اونکی طرف
منسوب ہوین انتہی پس موافق لکھنے موشیم اور لارڈنر اور بل کے فرقہ ایبونی
حضرت عیسی کو صرف آدمی اور بیٹا یوسف نجار کا کہتا تہا اور اطاعت
شریعت موسوی کی یہود اور غیر یہود پر واجب اور پولوس کو بہت ہی برا
اور توریت سے پھرا ہوا اور بیوقوف اور بدبنلاتا تہا اور اوسکے نامجات کو
رد کرتا تہا اور داؤد اور سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہ السلام کے نام سے
نفرت رکہتا تہا اور موافق لکھنے بل اور لارڈنر کے فرقہ مارسیونی کا کہتا
تہا کہ دو خدا ہین اول یزدان جسنے انجیل بہیجی اور دوسرا شیطان جسنے
سب کتابین عہد عتیق کی عطا کین اور یہ سب کتابین انجیل کی مخالف ہین اور ان
کتابون سے بہت ہی نفرت رکہتا تہا اور سب کو رد کرتا تہا اور کہتا تہا کہ
یہہ دوسرا جاہل اور متلون ہے اور عہد جدید سے فقط انجیل لوقا اور دس
نامجات پولوس کو مانتا تہا اور اسمین بہی باب کے باب اور فقرے کے فقرے
مردود بتلاتا تہا اور اعتقاد رکہتا تہا کہ بعد مرنے کے جب عیسے جہنم مین آیا تہا

تو اون لوگونکی روح کو جنہین جمہور عیسائی اور یہودی کافر سمجھتے ہین مثل قابیل
اور قوم لوط کی جہنم سے نجات دی اور اون لوگونکی روح کو جنہین جمہور عیسائی
اور یہودی انبیاء اور نیک سمجھتے ہین جہنم مین رہنے دیا کیونکہ کروہ اول پیرو
سچے خدا کے اور گروہ دوم پیرو شیطان کے تھے اور موافق لکھنے لارڈ کے
فرقہ مانی کیز کا کہتا تہا کہ موسی اور سب پیغمبرون عبرانی کا خدا جسنے توریت دی
اور ان پیغمبرون کے ساتہہ بولا شیطان ہے اور شیطان ہی نے ان سب
پیغمبرونکو فریب دیا تہا اوورس ۸ باب ۱ یوحنا مین ان سب کو چور اور ڈکیت
کہا ہے اور سب عہد عتیق کی کتابونکو رد کرتا تہا اور عہد جدید مین الحاق کا قائل تہا
اور سب عہد جدید کو واجب التسلیم نہ مانتا تہا اور بعضی چوٹی کتابون کو بالکل
سچی جانکر اسپر سبقت دیتا تہا اور کہتا تہا کہ کتابین عہد جدید کی تصنیف
حواریون کی نہین بلکہ بعد مدت کے کسی گمنام شخص نے تصنیف کرکے
حواریون اور رفیقون حواریون کا نام لگا دیا ہے اور یہ کتابین غلطیون اور
ضدون سے برہین اسواسطے انمین سے جو موافق قاعدہ عقل کے درست
ہو مقبول و گرنہ مردود ہے اور یہ تینون فریقے جو عدد اونکا موافق عدد
تثلیث کے کامل ہے مسیحی تہے اور زور شور سے سچے مسیحی ہونے کا دم بہرتے
تہے گو پادریصاحب اونکو بدعتی بتلاوین جیسا وے سب سلف پادریصاحب کو
جو اونکے مخالف تہے بدعتی بتلاتے تہے اب ہم پوچہتے ہین کہ جو پادریصاحب بہتر فرقون اسلامی سے

ایک فقیہ کے قول کی جو وہ قول بھی اچھی طرح پورا نہیں جیسا عنقریب ظاہر ہوتا ہے
سند لیکر طعن کرتے ہیں تو کیا اقوال ان فرقوں کے جنکا عدد موافق
عدد تثلیث کے کامل ہے خیال نہ کرینگے بلکہ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ
الوہیت حضرت عیسیٰ سے انکار کریں اور صرف یوسف نجار کا بیٹا جانیں
اور مفتاح الاسرار کو پہاڑ دالیں اور اوسکی تصنیف سے جو گناہ ہوا توبہ
کریں اور عیاذاً باللہ موسیٰ کے خدا کو شیطان اور جاہل اور متلون جانیں
اور موسیٰ اور سب پیغمبرون عبرانی کو جو اہل اسلام کے نزدیک بھی رتبہ
ان لوگونکا غریب ابوبکر اور عثمان رضی سے یقیناً بہت بڑا ہی رسول شیطانکی
جانیں اور عہد عتیق کے سب کتابون کو جو تبہ اونکا پادریصاحب کے نزدیک
قرآن سے بڑھ کر ہے کلام شیطانی کہیں اور اعتقاد رکھیں کہ نوح اور ابراہیم
اور اور سب نبی پیرو شیطان کے تھے اور ارواح اونکی دوزخ میں ہیں اور
قابیل اور قوم لوط کی ارواح جنت میں ہیں اور باتفاق تینون فرقون کے
عہد جدید سے بہت کچھ مردود مانیں اور اگر پادریصاحب اپنے زعم میں ان
فرقون کے قولونکو جمہور مسیحیون کے قول یا انجیل کی مخالف سمجھتے ہیں تو ویسا ہی
بلاکم وکاست قول اہل تشیع کو بھی سمجھیں جیسا عنقریب جواب تحقیقی میں آتا ہے۔

جواب تحقیقی ہم دعوی کرتے ہیں کہ خلفاء کرام اور اصحاب
مہاجرین اور انصار عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کیطرف کفر کا نسبت کرنا موافق

شریعت حقہ احمدی کے بالکل باطل ہے اور ایات قرآنی اور اسیطرح اقوال
ائمہ علیہم السلام کے جو کتب معتبرہ اہل تشیع مین منقول ہین اس وہم باطل کو
بالکل رد کرتے ہین اور اسکے ایات اور اقوال کو نقلکر دیتا ہون اول یہہ کہ
ایہ ۱۰۰ سورہ توبہ مین ہے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا
عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یعنے جو لوگ قدیم ہین پہلے مہاجرین اور انصار سے
اور جو اونکے پیچھے آئے نیکی سے (یعنے ایمان اور طاعت سے) اللہ راضی اونسے
(اونکی طاعت اور نیک عملون کے سبب) اور وے راضی اوس سے (یعنے
سب چیزون پر جو دینی اور دنیاوی نعمتون سے اوسنے اونکو عطا کین ہین)
اور رہنے ہین واسطے اونکے باغ نیچے بہتی نہرین رہا کرین اونمین ہمیشہ یہی ہے
بڑی مراد ملنی جاننا چاہیئے کہ جنک بدر تک جو مسلمان ہوئے ہین وے
قدیم کہلاتے ہین اور باقی اونکے تابع پس اس آیۃ مین اللہ تعالے پہلے مہاجرین
اور انصار اور اسیطرح اونکے تابعین باحسان کے حقمین چار باتین ارشاد
کرتا ہے پہلے یہہ کہ اللہ اونسے راضی ہے دوسرے یہہ کہ وے لوگ اللہ سے
راضی ہین تیسرے یہہ کہ اللہ اونکو بہشت عطا کریگا چہارم یہہ کہ یقینا وے
اوسمین ہمیشہ رہینگے اور بلاشبہ ابوبکر رضہ اور عثمان رضہ باعتبار ایمان اور ہجرت

کے پہلے مہاجرین مین داخل ہین پس اونکے لیئے چار ون باتین ثابت ہین
دوسرے یہہ کہ سورہ توبہ مین ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا
نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ جو یقین لائے (اللہ پر اور
اوسپر جو اوسکی طرف سے آیی) اور گھر چھوڑا ئے اور لڑے اللہ کی راہ
مین اپنے مال اور جان سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہی مراد
(دو جہانی) کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار اونکا اپنی طرف سے مہربانی کی
اور رضامندی کی اور باغونکی جنمین اونکو ارام ہے ہمیشہ کا رہا کرین اونمین مدام
اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔ ان ایتونمین اللہ تعالی نے مہاجرین اور مجاہدین
صحابہ کے حقمین پانچ باتین ارشاد کین پہلے یہہ کہ اللہ کے نزدیک اونکا
بڑا درجہ ہے دوسرے یہہ کہ اونہون نے اپنے دو جہان کی مراد پائی تیسرے
یہہ کہ اللہ تعالی کی مہربانی اون پر ہے جو تیسرے یہہ کہ خدا اونسے راضی ہے
پانچوین یہہ کہ یہہ لوگ ابدالاباد بہشت مین رہینگے تیسرے یہہ کہ سورہ توبہ مین
لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

لیکن رسول اور جو ایمان لاے ہین ساتھہ اوسکی لڑے ہین اپنے مال اور
جان سے اور اونہین کو ہین خوبیان (دونو جہان کی دنیا مین فتح اور غنیمت اور
آخرت مین بہشت) اور وہی پہنچی مراد کو طیار کیے ہین اللہ نے اونکے
واسطے باغ بہتی ہین نیچے اونکے نہرین رہا کرین ہمیشہ اونمین یہی ہے بڑی
مراد ملنی ان آیتونمین اللہ تعالی نے اون لوگونکے حقمین جو رسول اللہ پر ایمان
لاے اور اونکے ساتھہ جہاد کیا تین باتین ارشاد کی ہین ایک یہہ کہ خوبیان دونو
جہان کی اونکے لیئے ہین دوسرے یہہ کہ وے اپنی مراد کو پہنچے تیسرے یہہ کہ
آخرت مین جنت ہمیشہ کے لیئے اونکو نصیب ہوگی چوتھے یہہ کہ سورہ توبہ مین ہے

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ
لَهُمُ الْجَنَّةَ ط يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا
عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ
مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ۝ اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
السّٰجِدُوْنَ الْآمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی اللہ نے خرید لی مسلمانونسے
اونکی جان (کہ اللہ کی راہ مین لڑین) اور مال (کہ اللہ کی راہ مین اونسے خرچ
کرین) اس قیمت پر کہ اونکو بہشت دیگا وے کرتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین

(دشمنون دین خدا کو) اور مرتے ہین (اونکے ہاتھہ سے) وعدہ ہوچکا اوسکے
ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے
زیادہ (کیونکہ وہ بڑا کریم ہے اور کریم وعدہ کو ضرور وفا کرتا ہے جیسا ہوتے
ہے خلاف وعدہ محال ست از کریم آید لئیم گر نکند وعدہ را وفا شاید)
سو خوشیان کرو (ای اسلام والو) اس معاملہ پر جو تمنے کیا ہے اوس سے
کیونکہ چیز فانی دیکر چیز باقی کو مول لیا ہے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی (پے مسلمان ہین)
توبہ کرنیوالے (بری باتون سے) بندگی کرنیوالے (اخلاص کے ساتھہ) شکر کرنیوالے
(نعمۃ اسلام کے) تعلق رہنے والے (بسبب روزہ رکھنے یا ہجرت کے یا دل
نہ لگانے والے دنیا کے مزونمین) رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے
حکم کرنیوالے نیک بات کو (مثل ایمان اور بندگی کے) اور منع کرنیوالے
بری بات سے (مثل کفر اور گناہون کے) اور تھامنے والے حدین باندھی
اللہ کی (یعنے بغیر حکم شرع کے کوئی کام نہین کرتے) اور خوشخبری سنا
ایمان والونکو (کہ اللہ نے اونکو ایسی اچھی صفتون کے ساتھہ موصوف کیا)
ان آیتونمین اللہ تعالی نے صحابہ مجاہدین کے لیئے وعدہ پکا جنت کا کرکے
نو صفتین اونکی بیان کین پس بلاشبہ ان لوگونمین یہ صفات پائی جاتی
تہین پانچوین یہہ کہ آیۃ اخرجوا الذین سورہ حج مین قول خدا تعالی کا مہاجرین کے
حقمین یون ہے الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتو

الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر ولله عاقبۃ
الامور ترجمہ وے کہ اگر ہم انکو مقدور دین ملک مین کھڑی کرین نماز اور دین
زکوٰۃ اور حکم کرین بھلے کام کا اور منع کرین برے سے اور اللہ کے اختیار
آخر ہر کار کا یعنے یہہ امت دین قایم کریگی ایک مدت تک آخر اللہ ہی جانے
پس اس آیہ مین اللہ تعہ صحابہ مہاجرین کے حقین فرماتا ہے کہ اگر ہم ان لوگونکو
حاکم کرین تو انسے وے سب امور حسنہ صادر ہون اور اسمین شبہ نہین
کہ اون مہاجرین سے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کو حاکم کیا پس چاہیے کہ
وے سب امور حسنہ بھی اونسے ظہور مین آئے ہون نہین تو کلام خدا بے
معنی ہوتا ہے پس یہہ آیہ بھی صحت خلافت خلفاء راشدین کی ایک
دلیل ہے اور حال حکومت اونکی کا سب جہان پر روشن ہے اور اسجا
ڈاکٹر ٹیلر کی لب التواریخ سے نقلکر دیتا ہون تاکہ عیسائیون کو زائد اوسکا
اعتماد ہو دوسری جلد کے باب پہلے کی چوتھی فصل مین مرقوم ہے ابوبکر نے
قرآن کی تدوین و ترویج کی اور محمدؐ کی ظفر کی پیروی مشرقی سلطان
ہیراکلیس کی فوج کو اوسنے ہزیمت دی اور اور شام اپنے قبضہ مین لایا
اور لبنان کے پہاڑ سے لیکر بحر روم تک سارے ملک کو مطیع کیا ابوبکر
کے انتقال کے بعد عمر از راہ بیعت کے خلیفہ مقرر ہوا اور ایک ہی خروجین
اوسنے ممالک سیریا اور فونیقی (مع فلسطین کے) اور میسوپوتیمیا اور خالدیہ

جو کہ یونان کی مملکت سے متعلق تھے لے لیا دوسری چڑھائی مین فارس
کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب مین لایا اور اوسی
زمان مین اوسکے سپہ سالارون نے ملک مصر اور لیبیا اور نومیدیا کو طبع
کیا پھر پانچوین فصل مین ہے عمر کے خلیفہ عثمان نے ملک ایکتریانہ اور ملک
تاتار کے بعض دیار کو اپنے قبضہ مین لایا اور رہودس (یعنے رودس) اور
یونان کے جزائر کو لوٹ لیا اوسکے بعد ختن محمد (یعنے علی) خلیفہ ہوا جو
آج تک محمدیون مین مکرم ہے انتہی پھر یہہ آیہ ۷۸ سورہ حج مین ہے
وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ
فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ
مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ
تَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ
یعنے جہاد کرو اللہ کے واسطے (خدا کے دشمنون سے ظاہری ہون مثل کفار
کی یا باطنی مثل نفس اور شہوت کی جیسا چاہیے جہاد کرنا (یعنے دل کی
صفائی اور نیت کے خلوص سے) اوسنے تمکو پسند کیا اور نہین
رکھی تم پر دین مین کچھہ مشکل دین تمہارے باپ ابراہیم کا اوسنے نام
رکھا تمہارا مسلمان حکم بردار پہلے سے (یعنے پہلے قرآن کے اگلی کتابون مین)

اور اس قرآن مین تا رسول ہو بتانے والا تم پر اور تم ہو بتانے والے
لوگون پر سو کھڑی کرو نماز اور دیتے رہو زکوۃ اور بھروسا کرو اللہ پر
(سب اپنے سارے کامونمین) وہ تمہارا صاحب ہے سو خوب صاحب ہے
اور خوب مددگار دیکھو اللہ تعالی اس ایۃ مین صحابہ کو مسلمان کہتا ہے
نہ کافر اور بیچ مین ساتوین پہ کہ ایۃ ۵۵ سورہ نور مین وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ
بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ یعنے وعدہ دیا اللہ نے اون لوگونکو جو (وقت
نزول اس سورۃ کے) تمسے ایمان لائے اور کیے ہین نیک کام البتہ یقینا
خلیفہ کریگا اونکو ملک مین جیسا خلیفہ کیا تھا اونسے اگلون کو (یعنے داؤد
کو جیسا خدا تعم فرماتا ہے یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ
اور اسیطرح سلیمان ع وغیرہ کو) اور جما دیگا اونکو دین اونکا جو پسند
کردیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری بندگی کرینگے شریک
نہ کرینگے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس پیچھے سو وہی لوگ ہین بے حکم
اور جو لفظ منکم مین ضمیر مخاطب کی اور نوجا ضمیر غایب کی صیغہ جمع کے ساتھ

واقع ہوی ہے اور جمع کا اطلاق تین سے کم پر نہین ہوتا پس اس آیۃ
مین وعدہ ہے کہ اون صحابہ سے جو اس آیۃ کے نزول کے وقت ایمان
لا چکے تھے تین آدمی یا زائد تین سے درجہ خلافت پر مثل داؤد اور سلیمان کے
پہنچین گے اور اونکے وقت مین وہی دین ظاہر ہوگا جو خدا کے نزدیک پسندیدہ
ہے اور اونکے وقتمین مسلمانونکو امن کامل حاصل ہو جاگا اور مسلمان لوگ
خالص بندگی خدا کی کرینگے اور اس وعدہ کو اللہ تعالی نے پورا کیا اور خلفاء
اربعہ رضوان اللہ علیہم کو درجہ خلافت کبری پر پہنچا کر دین احمدی کو شرقاً غرباً
ظاہر کیا پس یہ چارون بلاشبہ سچے خلیفہ ہین اور انکے وقتمین جو دین ظاہر
ہوا وہی دین ہے جو پسندیدہ خدا کا تھا اور کوئی اونمین سے کافر نہ تھا
اور جو اونکی خلافت کا منکر ہے وہ بے حکم ہے آٹھوین یہہ کہ اللہ تعالے آیۃ
۲۶ سورہ فتح مین اون مہاجرین اور انصار کے حقمین جو صلح حدیبیہ مین
حاضر اور قریب جودہ سو کے تھے فرماتا ہے اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ یعنے جب رکھی منکرون نے اپنے
دلمین بیچ نادانی کے ضد پھر اوتارا اسنے اپنی طرف سے جس اپنے رسول
اور اون مسلمانون پر اور لازم کر دیا اونکو کلمہ تقوی کا یعنے کلمہ شہادت کا کبھی اونسے

جدا نہوگا) اور یہی ہے اسکے لایق اور اہل اسکے (غیرون کی نسبت) اور ہے
اللہ ہر چیز سے خبردار آسمین اللہ تعالی نے اون سب صحابہ کے حقین جنمین
ابوبکر اور عمر بھی یقیناً داخل ہین چار باتین فرمائین ایک یہہ کہ وے ایمان
والے ہین دوم یہہ کہ نزول سکینہ مین رسول مقبول کے شریک تھے سیوم
یہہ کہ کلمہ تقوی کا اونکو لازم تھا چوتھے یہہ کہ کلمہ تقوی کی اونکو لیاقت کامل تھی
بس جو اونکو بے ایمان یا مثل اوسکے سمجھے قول اوسکا مخالف قرآنکے اور
بالکل مردود ہے نوین یہہ کہ آیۃ ۲۹ سورہ فتح مین ہے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ
وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم
مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ط یعنے محمد رسول اللہ کا ... اور جو اوسکے ساتھ ہین
(یعنے اصحاب اوسکے) زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو
دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدے مین (کیونکہ اکثر وقت اونکا نماز ہی مین
گذرتا ہے) ڈہونڈہتے ہین اللہ کا فضل (یعنے ثواب) اور اوسکی خوشی
بانا اونکا اونکے منہہ پر ہے سجدے کے اثر سے آسمین اللہ تعالی مدح اونکی
کرتا ہے کہ کافرون پر زور آور اور آپسمین محبت والے اور نماز مین بڑے مشغول
رہنے والے اور ثواب اور رضا خدا تعالی کے طالب ہین پس جو مدعی اسلام
ہوکر اونکو ایسا نہ سمجھے وہ بڑا خطاکار ہے دسوین یہہ کہ آیۃ ساتوین سورہ

حجرات مین ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ یعنے پر اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دلمین ایمانکی
اور اچہا دکہایا اوسکو تمہارے دلونمین اور بُرا لگایا تمکو کفر اور گناہ اور بیحکمی
وہ لوگ وہی ہین نیک چال پر اسمین مصرح ہے کہ اللہ نے اصحاب رسول اللہ کے
دلونمین ایمانکی محبت اور خوبی اور کفر اور گناہ اور بیحکمی
کی برائی جادی تہی اور اونکا چال چلن نیک تہا پس جو اونکو کافر اور بیحکم سمجہے وہ
بلاشبہ خود خطاکار اور بیحکم ہے گیارہوین یہہ کہ سورہ حشر مین ہے
لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ
يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ
ترجمہ یعنے واسطے اون مفلسون وطن چہوڑنے والونکے جو نکالے آئے
ہین اپنے گہرون سے اور مالون سے اپنے کفار مکہ نے اونکو نکالدیا تہا اور مال اونکا ضبط
کرلیا تہا وہ ڈہونڈتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی

(یعنے اونکی ہجرت تجارت یا اور دنیاوی غرض کے لیئے نہین بلکہ محض
خدا کی خوشنودی اور دوستی رسول کے لیئے اونہون نے اپنا وطن اور مال
چھوڑ دیا ہے) اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی (اپنے مال اور جان سے)
وہ لوگ ہی ہین سچے (دین مین قولاً اور فعلاً) اور جو گھر بگار رہے ہین (یعنے انصار)
اس گھر مین اور ایمان مین اون سے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑکر آوے اونکے پاس
(اور نہین یوجہہ سمجھتے اپنے اوپر بلکہ اپنے گھر وہین اوتارتے ہین اور اپنے
مالوہین شریک کرتے ہین) اونہین ملتے اپنے دلمین غرض اوسچیز سے جو اونکو ملی
اور اول رکھتے ہین اونکو اپنی جان سے اگرچہ ہو اپنے اوپر بہوکہہ ان آیتوہین
اللہ تعہ مہاجرین اور انصار کی مدح کرتا ہے اور اونکے حقمین جیہہ باتین ارشاد
کرتا ہے ایک یہہ کہ ہجرت ان مہاجرین کی طمع دنیا کے لیئے نہ تہی بلکہ محض
خدا اور رسول کی دوستی کے سبب سے تہی دوسرے یہہ کہ وے اپنے
مال اور جان سے خدا اور رسول کے دین کے مددگار رہتے تیسرے یہہ کہ دین
مین قولاً اور فعلاً سچے تہے چوتہے یہہ کہ انصار کو مہاجرین سے دوستی
محبت تہی پانچوین یہہ کہ مہاجرین کو اگر کوئی چیز ملتی تہی تو انصار خوش ہوتے
تہے چھٹے یہہ کہ اپنے سے اونکو اول اور مقدم رکھتے تہے گو آپکو بیہی حاجتمند
ہون اور فی الحقیقت یہہ جیہہ باتین علامت کمال ایمان مہاجرین اور انصار
کی ہین بارہوین یہہ کہ آل عمران مین ہے کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

تَأمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ وَتُؤمِنُونَ بِاللّٰهِ
یعنے تم ہو بہتر سب امتوں سے جو پیدا ہوئی ہیں لوگوں نمیں حکم کرتے ہو پسند
بات پر (یعنے ایمان اور اطاعت رسول پر) اور منع کرتے ہو ناپسند سے
(یعنے کفر اور سب بری چیزوں سے) اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اسمیں اللہ تعالیٰ
صحابہ کو سب امتوں سے بہتر اور امر معروف اور نہی عن المنکر کے کرنیوالے
اور ایمان والے فرماتا ہے اور اسیطرح اور ایات ہیں مگر خوف طوالت
سے انہیں بارہ پر جو موافق عدد بارہ حواریں مسیح ع اور عدد بارہ امامون
علیہم السلام کے ہیں اکتفا کرکے کچھ قول ایمہ علیہم السلام کے جنکو اہل تشیع
بھی مانتے ہیں اونہیں کی کتابوں سے نقل کر دیتا ہوں سنیے **اول قول**
حضرت علی رض کا نہج البلاغۃ میں جو شیعوں کے نزدیک کتاب معتبر ہے
یوں ہے للّٰہ در فلان فلقد قوّم الاود وداوی العمد واقام
السنة وخلف البدعة ذهب نقي الثوب قليل العيب اصاب
خيرها وسبق شرّها ادّى الى الله طاعته واتقاه بحقّه رحل
وتركهم في طرق متشعبة لا يهتدي فيه الضال ولا يستيقن
المهتدي یعنے انعام کرے خدا فلانے پر البتہ اوسنے کجی کو سیدھا
کیا اور رستوں کی اصلاح کی اور سنت کو کھڑا کیا اور بدعت کو پیچھے ڈالا پاک
دامن گیا کم عیب پائی اوسنے خوبی خلافت کی اور آگے گیا فلانے

ادائی خدا کیطرف بندگی اوسکی اوپر پرستکاری کی جیسی چاہیئے تہی کوچ کیا
اور چہوڑگیا راہون بیچ دیرہ بیچ مین کہ اونمین گمراہ رستہ نہین پاتا اور راہ
پانیوالا یقین کرتا ہے اور لفظ فلان سے موافق مختار اکثر شارحین
نہج البلاغۃ کیجو امامیہ ہین ابوبکر رضہ مراد ہین اور موافق مختار بعض کے
عمر رضہ پس اس قول مین حضرت علی نے دس صفتین حضرت ابوبکر یا حضرت
عمر کی بیان فرمائی ہین پس ان صفتونکا پایا جانا اونمین ضرور ہے اور اونکی
قوت ایمانکی دلیل دوسرا یہہ کہ کشف الغمۃ مین جو تصنیف علی بن عیسی
اربیلی امامی اثنا عشری کی ہے اور علماء امامیہ بہی اوسکو عالم معتمد جانتے
ہین یون منقول ہے سئل الامام ابوجعفر علیہ السلام عن حلیۃ
السیف ھل یجوز فقال نعم قد حلّی ابوبکر الصدّیق سیفہ فقال
الرّاوی تقول ھکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق
نعم الصدّیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق
اللہ قولہ فی الدنیا والاٰخرۃ یعنے سوال کیئے گیئے امام ابوجعفر
(یعنے امام محمد باقر) علیہ السلام تلوار کے زیور سے آیا جایز ہے پس کہا
امام محمد باقر رضہ نے ہان تحقیق ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کو ارراستہ کیا تہا
زیور سے پس کہا راوی نے آیا تم کہتے ہو ایسا (یعنے کیا آپ یہی اونکو
صدیق فرماتے ہین) پس اوچہیلے امام اپنی جگہہ سے پس فرمایا ہان کہتا ہون صدیق

ہان کہتا ہون مین صدیق ان کہتا ہون مین صدیق پس جو کوئی نہ کہے اونکو (یعنے ابوبکر کو)
صدیق نہ سچا کیجو اللہ اوسکے قول کو دنیا اور آخرت مین دیکھو اول امام محمد
باقر رضہ نے ابوبکر رضہ کو صدیق فرمایا اور سائل جو شیعی تہا اوسنے بطور
تعجب کے عرض کیا کہ آپ بہی اونکو صدیق کہتے ہین امام رضہ نے اوسپر خفا
ہوکر تین بار فرمایا کہ ہان مین اونکو صدیق کہتا ہون اور جو اونکو صدیق نہ جانے
اللہ اوسکو دنیا اور آخرت مین جہوٹا کیجو اور جب موافق ارشاد امام محمد باقر
رضہ کے ابوبکر رضہ سچے صدیق ہین تو یقیناً منکر اونکی صدیقیت کا دو جہان مین
جہوٹا ہے اور مرتبہ صدیقیت کا بعد مرتبہ نبوت کے ہوتا ہے تیسرا یہہ کہ
حضرت علی کے خط کو جو امیر معاویہ کو لکہا نہج البلاغۃ کے شارحین نے
نقل کیا ہے اور اوسمین ابوبکر اور عمر رضہ کے حق مین یہہ عبارت ہے

لعمري ان مكانهما من الاسلام لعظيم وان المصاب
بهما لجرح في الاسلام شديد رحمهما الله وجزاهما الله
بأحسن ما عملا یعنے اپنی زندگی کی قسم تحقیق مرتبہ اون دونونکا
(یعنے ابوبکر اور عمر رضہ کا) اسلام مین بہت ہی بڑا ہے اور تحقیق واقعہ
اونکی وفات کا بہت ہی سخت حادثہ اسلام پر ہے اللہ دونونپر رحمت کیجو
اور اونکے نیک عملونکا بدلہ نیک دیجو دیکھو حضرت علی اون دونونکا مرتبہ
اسلام مین بہت بڑا بتلاتے ہین اور دعای نیک اونکے حق مین کرتے ہین

پس جو اونکا رتبہ اسلام مین کمتر جانیے اور اونکے حقمین بد دعا کریے وہ حضرت
علی کی مخالفت پر کمر باندہتا ہے چوتھا یہہ کہ صاحب فصول کا جو فرقہ امامیہ
اثنا عشریہ کا بڑا عالم ہے امام محمد باقر رضہ سے ایک روایت یون نقل
کرتا ہے انہ قال لجماعۃ خاصوا فی ابی بکر و عمر و عثمان الا تخبرونی
انتم من المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم و اموالہم یبتغون
فضلا من اللہ و رضوانا و ینصرون اللہ و رسولہ قالوا لا قال
فانتم من الذین تبوؤا الدار و الایمان من قبلہم یحبون من ہاجر
الیہم قالوا لا قال اما انتم فقد برئتم ان تکونوا احد ہذین
الفریقین و انا اشہد انکم لستم من الذین قال اللہ تعالی و الذین
جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا
بالایمان و لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک
رؤف رحیم یعنے تحقیق امام محمد باقر رضہ نے فرمایا واسطے ایک گروہ
کے جو کلام کر رہے تہے ابوبکر اور عمر اور عثمان کے حقمن کیا تم خبر نہین دیتے
مجکو کیا تم مہاجرین سے ہو جو نکالے گئے اپنے گہرون اور مالون سے ڈہونڈتے
آتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضا مندی اور مدد کرتے ہین اللہ اور
اوسکے رسول کی اوس گروہ نے کہا نہین امام نے فرمایا پس تم اون
لوگون سے ہو جو گہر پکڑ رہے ہین (یعنے انصار) اس گھر مین (یعنے مدینہ مین)

اور ایمان مین اونسے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ آوے
اونکے پاس اوس گروہ نے کہا نہین امام رضؑ نے فرمایا تم آپ ہی تحقیق الگ
ہوئے اِس سے کہ ایک فرقہ ان دو فرقون مین سے ہو اور مین گواہی
دیتا ہون کہ البتہ تم نہین اون لوگون سے جنکے حقین اللہ تعالی نے فرمایا اور جو
آئے اونسے پیچھے کہتے ہوئے ای رب بخش ہمکو اور ہمارے بہائیونکو جو ہمسے
آگے پہنچے ایمانمین اور نہ رکھہ ہمارے دلمین بیر ایمان والونکا ای رب تو ہی ہے
نرمی والا مہربان دیکھو امام محمد باقر رضؑ نے اس گروہ کو گمراہ اور دائرہ اسلام
سے خارج فرمایا پانچوان یہہ کہ اوس تفسیر مین جسکو شیعہ امام حسن عسکری
رضؑ کی طرف نسبت کرتے ہین یہہ روایت موجود ہے ان اللہ اوحی
الی آدم لیفیض علی کل واحد من محبی محمد وال محمد واصحاب محمد بالو
قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدھر الی آخرہ وکانوا
کفارا لاداھم الی عاقبۃ محمودۃ وایمان باللہ حتی یستحقوا
بہ الجنۃ وان رجلا من یبغض ال محمد واصحابہ اوواحدا منھم
یعذبہ اللہ عذابا لو قسم علی مثل خلق اللہ لاھلکھم اجمعین
یعنے تحقیق وحی کی اللہ تعالی نے آدم کی طرف یہہ کہ البتہ محمد اور آل محمد اور
اصحاب محمد کے دوستون سے ہر ایک کو اسقدر فیض دیگا کہ اگر اوسکو
ساری مخلوق پر جسکو اللہ تعالی نے زمانہ کی ابتدا سے انتہا تک پیدا کیا

اور وہ سب کافر ہو تقیم کرین البتہ اونکو عاقبت نیک اور ایمان کو پہنچا دیے
تاکہ اوسکے سبب جنت کے مستحق ہو جاوین اور البتہ جو دشمنی رکھتا ہے
آل محمد اور اصحاب مجھ سے یا ایک کی اون سے البتہ عذاب دیگا اوسکو
اللہ تعم اوسقدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی برابر تقیم کرین تو سبکو ہلاک
کر دیے دیکھو اسمین صاف ہے کہ محبت سارے آل اور اصحاب کی
ضروری ہے اور بغض ایک کا بھی ہلاک ہونے کا وسیلہ ہے اسی لیے
مقام محبت مین او و احدا منہم نفرمایا اور مقام بغض مین اسکلمہ کو بڑہایا
تاکہ معلوم ہو جاوے کہ محبت سبکی رکھنی چاہیے اور دشمنی ایک کی
بھی معذب ہونے کے لیے کافی ہے پس اسصورتمن اگر بر تقدیر کوئی
نفسانیت اور تعصب بیجا سے خلاف ایات قرآنی اور اقوال ائمہ علیہم
السلام کے کہے تو اوسکے قول کی کیا سند ہے اور جب حال کفر و ایمان
ابوبکر اور عثمان رضہ کا معلوم ہو چکا تو اب حال تحریف قرآنکا مذہب فرقہ امامیہ
اثنا عشریہ مین سنیے کہ دعوی تحریف قرآن کا اونکے جمہور اور علماء محققین کے
نزدیک بالکل غلط اور بیہودہ ہے اور جو تہوڑے سے لوگ اوس فرقہ سے اسکے
قائل ہوئے ہین اونکا قول اون جمہور اور علماء محققین کے نزدیک ساقط عن
الاعتبار ہے اور خوف طوالت سے اونکے علماء محققین کے قولون سے چند قول
نقل کر دیتا ہون اشیخ صدوق ابوجعفر محمد بن علی بابویہ جو بڑا عالم

اس فرقہ کا ہے رسالہ اعتقادات مین لکہتا ہے اعتقادنا فی القرآن
ان القرآن الذی انزل اللہ تعہ علی نبیہ ھوما بین الدفتین
وھو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذالک ومبلغ سورہ
عند الناس مائۃ واربعۃ عشر سورۃ وعندنا والضحی
والم نشرح سورۃ واحدۃ ولایلاف والم ترکیف سورۃ
واحدۃ ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک
فھو کاذب انتہی یعنے اعتقاد ہمارا قرآن مین یہہ ہے کہ تحقیق قرآن
جسکو اللہ تعہ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا تہا وہی ہے جو دو دفتون مین
موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون کے ہاتہہ مین پایا جاتا ہے اس سے
زیادہ نہین اور اوسکی سورتین لوگونکے نزدیک ایکسو چودہ ہین اور ہمارے
نزدیک والضحی اور الم نشرح ایک سورۃ ہے اور سورۃ الفیل ولایلاف
ایک سورۃ ہے اور جو شخص ہماری طرف نسبت کرتا ہے کہ ہم کہتے ہین
کہ قرآن اس سے زائد تہا پس وہ جہوٹا ہے دیکہو اسمین علامہ ابن بابویہ قمی صاف
کہتا ہے کہ ہمارے نزدیک قرآن یہی ہے اور اس سے کچہہ کم نہین ہوا
اور ہمارا اختلاف فقط شمار سورتون مین ہے اور بس اور جو ہمکو
کہتے ہے کہ یہ لوگ قرآنین کم ہوجانے کے قایل ہین وہ جہوٹا ہے

۲ سید مرتضی جو بہت بڑا مجتہد فرقہ شیعہ کا ہے کہتا ہے ان العلم

بصحة القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار والوقائع
العظام المشهورة واشعار العرب المسطورة فان العناية
اشتدت والدواعی توفرت علی نقله وبلغت الی حد لم تبلغ
الیه فیما ذکرناه لان القرآن معجز النبوة وماخذ العلوم الشرعیة
والاحکام الدینیة وعلماء المسلمین قد بلغوا فی حفظه وعنایته
الغایة حتی عرفوا کل شیء فیه من اعرابه وقراءاته وحروفه
وایاته فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایة
الصادقة والضبط الشدید یعنے البتہ قرآنکی صحت کا علم العلماء کے
جیسا شہرون اور بڑے بڑے مشہور حادثون اور واقعون اور عرب کے
شعرون لکھے ہوئی کا علم کیونکہ نقل کرنے قرآن مین بڑی کوشش اور رغبت
سے سبب تھے اور وے قرآن کے مقدمہ مین اوس حد تک پہنچے تھے جو اشیا
مذکورہ مین اوس حد کو نہین پہنچے اسلئے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی
علمون اور دینی حکمونکا اصل ہے اور اسلام کے عالم اوسکی محافظت
اور نگاہداشت مین نہایت کے درجہ کو پہنچے ہین یہان تک کہ جو قرآن مین
حرکتون اور قراءتون اور حرفون اور آیتون سے تہا اونہون نے اوسکو
معلوم کر رکہا ہے پس ایسی سچی محافظت اور بڑی نگاہداشت مین
کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوسمین تغیر یا نقصان ہو گیا ہو ۳ محمد بن الحسن العالم

جو بڑا محدث فرقہ اہل تشیع مین گذرا ہے اور اوسنے ایک رسالہ اپنے
بعضے ہمعصر کی رد مین لکھا ہے اوس رسالہ مین لکھتا ہے کہ ہر کسیکہ
تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غایت
و اعلی درجہ تواتر بودہ و الاف صحابہ حفظ و نقل میکردند ان را و در عہد
رسول خدا ص مجموع مولف بود انتہی ملخصاً یعنے جسنے حدیثون اور تاریخونکو
خوب دیکھا ہے وہ اس بات کو یقینی جانتا ہے کہ قرآن نہایت شہرت
اور اعلی درجہ تواتر پر تہا اور ہزارون صحابی اوسکو حفظ اور نقل کرتے
تہے اور عہد رسول خدا ص مین جمع اور مولف ہوچکا تہا اور اسیطرح
اور علماء شیعہ کی تصریح ہے پس جمہور اور بڑے بڑے عالم اس فرقہ
کے قائل عدم تحریف کے ہین بدیکہ شیخ صدوق نے کہا کہ جو ہماری
طرف نسبت کرے کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن سے کچھ کم ہوگیا ہے وہ جہوٹا ہے
اور بعضے جو اسکے قائل ہوئے ہین اونکا اوس فرقہ ہی مین کچھ اعتبار نہین اور
ان غیر معتدون کا قول بہی ان کے عمل اور اعتقاد کے مخالف تہا کیونکہ وے
بہی نماز اور تلاوت کے وقت اسی قرآن کو پڑہتے تہے اور اسیکا ثواب اپنے
مردونکو بخشتے تہے اور خوب جانتے تہے کہ سب اہل بیت نماز غیر نماز مین اسی
قرآنکو پڑہتے تہے اور اپنے لڑکون اور لڑکیون اور خادمون اور سب علاقہ
دارون کو اسی قرآن کی تعلیم کرتے تہے پس ان بعضون کا قول جو خود

اونکے ہی عمل اور اعتقاد اور اسیطرح اونکے فرقہ کے جمہور کے مخالف تہا
بالکل قابل سماعت نہین اور اونکے قول کا خود قرآن ہی مین رد موجود ہے
آیہ نوین سورہ حجر مین ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون یعنے
تحقیق ہمنے آپ اوتارا اس قرآنکو اور تحقیق ہم اوسکے البتہ نگہبان ہین
(یعنے ہر وقت مین زیادت اور نقصان اور تحریف اور تبدیل سے)
اور سورہ حم سجدہ مین ہے لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من
خلفه تنزیل من حکیم حمید یعنے اسپر (یعنے اس کتاب پر) باطل
(یعنے تحریف اور تناقض) کا دخل نہین آگے سے نہ پیچھے سے (یعنے کسی
وجہ سے) اوتاری ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی جب حال ابطلان
دونون دعوی پادریصاحب کا معلوم ہوا اب حال اونکی دلیلون کا سنئے قول
اونکا فانی کی کتاب دبستان مین یون مسطور ہے الخ کہتا ہون مین اولا پادریصاحب
اس حوالہ مین کچہہ تہوڑی سی تحریف کی ہے کیونکہ عبارت دبستان کی یہان
مذہب فرقہ اثنا عشریہ مین یون ہے یعنے از یشان گویند کہ عثمان مصاحف را
سوختہ بعضے از سورہ ہا کہ در شان علی و فضل آنش بود برانداخت پس
پادریصاحب نے لفظ بعض کا ہضم کر گئے ثانیا یہہ کہ یہہ بعض ہی ہین جنکا فرقہ امامیہ
اثنا عشریہ مین کچہہ ہی اعتداد نہین اور جو صاحب دبستان نہ مسلمان ہے اور نہ
مسلمانونکے مذہب اور کتابونسے واقف اور سنی سنائی باتین لکہتا ہے

لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه
یعنی لا یاتیه الباطل من الوجهه
الاعلی ارکے

شاید اوس سے کسی عالم اثنا عشری غیر معتبر نے کہدیا ہو گا قول اونکا اور
کتاب عین الحیات کی الٹی کہتا ہونگین کہ یہہ روایت احاد بسبب مخالفت
اولہ قطعیہ کے متروک اور مردود ہے اور علماء اثنا عشریہ کے بھی اصول
مین مقرر ہے کہ جو روایت احاد مخالف قطعی دلیل کی ہو وہ ماول یا مردود ہے
گو وہ روایت کافی کلینی کی جو اونکے نزدیک اصح الکتب ہے ہو ویسے مولوی
دلدار علی مجتہد لکھنؤ کتاب صوارم مین ذیل عقیدہ ۱۲ کے لکھتے ہین
وما نمیگوئیم کہ ہر یک از احادیث کافی گو روایات ان ضعیف و مجروح
باشند قطعی الصدور اند چنانچہ شما ادعای آن میکنید و ایضاً بر تقدیر
قطعی بودن ہرگاہ آیات قرآنی منسوخ باشند و ماول چرا بعضی احادیث
کافی ماول نباشند بنا بر مخالف بودن ان از اجماع و الا احادیث
المستفیضہ اور کتاب ذوالفقار مین ذیل مقدمہ ہشتم کے لکھتے ہین
بالاتفاق میان علماء اسلام قاعدہ مقررہ ست کہ انچہ از آیات
و احادیث کہ بر خلاف قطعیات دلالت داشتہ باشد می اندازند اگر قابلیت
داشتہ باشد والا ماول میسازند اور جب حال روایات کلینی کا اور سب روایات
آحاد کا ایسا ہو جیسا بیان ہوا پس ایک دو روایت احاد عین الحیات
اور مانند اوسکی متروک ہونے مین کیا بعد لازم آتا ہے پادریصاحب
کہتے ہین اور مشکاۃ المصابیح مین جو اہل سنت کی معتبر

دمشہور کتاب ہے کتاب فضائل قرآنکی پہلی فصل مین لکہا ہے کہ عن عمر بن
الخطاب قال سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرء سورة الفرقان على غير
ما اقرءها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرانيها فكدت ان اعجل
عليه ثم امهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انى سمعت هذا يقرء
سورة الفرقان على غير ما اقرتنيها فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ارسله اقرء فقرء القراءة التي سمعته يقرء فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم هكذا انزلت ثم قال لي اقرء فقرءت فقال
هكذا انزلت ان هذا القران انزل على سبعة احرف فاقرءوا
ما تيسر منه متفق عليه واللفظ لمسلم * یعنے عمر ابن الخطاب کہتا ہے
کہ مین نے ہشام ابن حکیم ابن حزام کو سنا کہ وہ سورۂ فرقان میری قرأت
کے خلاف پڑہتا تہا حال آنکہ مجہکو وہ سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑہائی تہی پس میرے جی مین آیا کہ جلد اوسے منع کرون لیکن مین نے اوسے
مہلت دی یہان تک کہ وہ پڑہ چکا بعد اسکے مین اوسکی چادر پکڑ کر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگیا اور کہا یا رسول اللہ مینے اس شخص کو سورۂ
فرقان ایک اور قرأت سے پڑہتے سنا ہے خلاف اوس قرأت کے
جو آپ نے مجہے بتائی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے فرمایا

کہ اسے چھوڑ دیے اور اوسے کہا پڑھ پس اوسنے وہی قراءۃ پڑھی جو میں نے
پڑھتے سنی تھی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسیطرح
نازل کی گئی ہے پھر مجھسے فرمایا کہ تو پڑھ پس میں نے بھی پڑھی فرمایا کہ اسیطرح
نازل کی گئی ہے اور قرآن سات قراءت پر نازل ہوا ہے جس قراءت پر
آسان ہو اوسپر پڑھو یہہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے

* پھر تیسری فصل میں مرقوم ہے * * عن زید بن ثابت قال ارسل الی
ابوبکر مقتل اھل الیمامۃ فاذا عمر بن الخطاب عندہ قال ابوبکر
ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استمر یوم الیمامہ بقراء القرآن و
انی اخشی ان استمر بالقتل بالقراء بالمواطن فیذھب کثیر من
القران وانی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر کیف یفعل شیئا
لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر ھذا واللہ
خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری لذلک ورایت فی ذلک
الذی رای عمر قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل لا نتھمک
وقد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتتبع القران
فاجمعہ فواللہ لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی
من جمع القران قال قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعلہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم قال ھو واللہ خیر فلم یزل ابوبکر یراجعنی حتی

میزان میں
ہے استمر
یعلم یکثر
یقتل استمر
بالقاف ۱۲

شرح الله صدري للذي شرح له صدر ابي بكر وعمر فتتبعت
القران اجمعه من العسب واللخاف وصدور الرجال حتى وجدت
آخر سورة التوبة مع ابي خزيمة الانصاري لم اجدها مع احد غيره * لقد
جاءكم رسول من انفسكم * حتى خاتمة براءة فكانت الصحف
عند ابي بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حيوته ثم عند حفصة
بنت عمر رواه البخاري * * یعنے زید ابن ثابت کہتا ہے کہ ابوبکر نے
مقتل اہل یمامہ مین آدمی بھیجکر مجھے بلوایا مین گیا دیکھا تو عمر بھی اوسکے پاس تھا
ابوبکر نے مجھ سے کہا کہ عمر نے میرے پاس آکر کہا کہ یمامہ کی لڑائی کے دن
قرآن کے قاری بہت مقتول ہوے ہین ڈرتا ہون کہ اگر اور مقامون مین
بھی ایسا ہی مقاتلہ ہوگا تو قرآن مین سے بہت جاتا رہیگا مین ایسا بہتر جانتا ہون
کہ تم قرآن کے جمع کرنیکا حکم دو مینے عمر سے کہا کہ وہ کام جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین کیا تم کیونکر کروگے اوسنے کہا خدا کی قسم یہ بہتر ہے
پس عمر بتکرار یہی بات مجھ سے کہتا تھا حتی کہ اللہ تعالی نے میرے دل کو اوس
امر پر آگاہ کیا اور وہ فائدہ جو قرآن کے جمع کرنے مین عمر کو معلوم ہوتا تھا
مجھے بھی معلوم ہوا اب زید کہتا ہے کہ ابوبکر نے مجھ سے کہا تم مرد جوان عاقل
ہو اور تمھپر تہمت نہین ہے میرا ہوا اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین
وحی لکھا کرتے تھے پس تم قرآن کی تتبع کرکے اوسے جمع کرو خدا کی قسم اگر کوئی

مجھے ایک پہاڑ اوٹھانیکی تکلیف دیتے تو مجھہ پر بھاری نہ پڑتا جیسا قرآنکا جمع
کرنا بھاری پڑا میںنے اونسے کہا کہ جسکام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہیں کیا تم کیونکر کرتے ہو اونہون نے کہا واللہ یہہ بہتر ہے پس ابوبکر نے
مجھہ سے تکرار کیا حتی کہ اللہ تعالی نے میرے دلکو بھی اوس امر کے فائدہ
آگاہ کردیا جس پر ابوبکر اور عمر کے دلکو آگاہ کیا تھا پس میں نے قرآن کی تتبع
اور تلاش کی اور خرما کے پتون اور پتھرون اور حافظ لوگون کے دلون سے
لیکر اونسے جمع کیا حتی کہ سورۃ التوبۃ کی آخر کی یہہ آیت * لقد جاءکم
رسول من انفسکم * خاتمہ براءۃ تک ابی خزیمہ انصاری کے
سوا کسیکے پاس لکھی ہوئی نہ پائی پس قرآن کے وہ اجزا ابوبکر کے پاس رہے
جب اونہون نے وفات پائی تو عمر کے پاس رہے اونکے بعد اونکی بیٹی
حفصہ کے پاس رہے یہہ بخاری کی روایت ہے * * وعن انس بن مالک
ان حذیفۃ بن الیمان قدم علی عثمان وکان یغازی اھل الشام
فی فتح ارمینیۃ واذربیجان مع اھل العراق فافزع حذیفۃ
اختلافھم فی القراءۃ فقال حذیفۃ لعثمان یا امیر المؤمنین
ادرک ھذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتب اختلاف
الیھود والنصاری فارسل عثمان الی حفصۃ ان ارسلی الینا
بالصحف ننسخھا فی المصاحف ثم نردھا الیک فارسلت

بها حفصة الى عثمان فامر زيد بن ثابت وعبد الله بن الزبير و
سعيد بن العاص وعبد الله بن الحارث بن هشام فنسخوها في
المصاحف وقال عثمان للرهط القرشيين الثلاث اذا اختلفتم
انتم وزيد بن ثابت في شيئ من القرآن فاكتبوه بلسان قريش فانما
نزل بلسانهم ففعلوا حتى اذا نسخوا الصحف في المصاحف رد
عثمان الصحف الى حفصة وارسل الى كل افق بمصحف مما نسخوا
وامر بما سواه من القران في كل صحيفة او مصحف ان يحرق قال ابن
شهاب فاخبرني خارجة بن زيد بن ثابت انه سمع زيد بن ثابت
قال فقدت آية من الاحزاب حين نسخنا المصحف قد كنت اسمع
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقراء بها فالتمسناها فوجدنا
بها مع خزيمة بن ثابت الانصاري * من المومنين رجال صدقوا
ما عاهدوا الله عليه * فالحقناها في سورتها في المصحف رواه البخاري

* * یعنی انس ابن مالک کہتا ہے کہ حذیفہ ابن یمان عثمان کے پاس آیا
درحالیکہ وہ ارمینہ میں اہل شام کے ساتھ اور آذربیجان میں اہل عراق
کے ساتھ جہاد کر رہا تھا اور قاریوں کی مختلف قراءت سے ڈر کر عثمان سے
کہا کہ اے امیر المومنین اس امت کی خبر لیجئے قبل اسکے کہ وہ کتاب
میں اختلاف کریں جیسے یہود و نصاریٰ نے اختلاف کیا پس عثمان نے

حفصہ کے پاس آدمی بھیجا کہ تم اجزا ہمارے پاس بھیجدو تاکہ ہم اوسکے متعدد نسخے لکھین
اور پھر تمھین دیدین حفصہ نے وہ اجزا عثمان کے پاس بھیجدیئے تب عثمان نے
زید ابن ثابت اور عبد اللہ ابن زبیر اور سعید ابن العاص اور عبد اللہ
ابن الحارث ابن ھشام کو مامور کیا انہون نے اوسکو متعدد نسخون
مین لکھا اور عثمان نے ان تینون شخصون (یعنے عبد اللہ ابن زبیر اور
سعید ابن العاص اور عبد اللہ ابن حارث) سے جو قوم قریش سے تھے کہا کہ
جسوقت تم تینون شخص اور زید قرآن کے کسی امر مین اختلاف کرو تو اوسے قریش
لہجہ پر لکھنا کیونکہ قرآن اونہین کی زبان مین نازل ہوا ہے پس انہون نے ایسا
ہی کیا جبکہ اجزا کو متعدد نسخون مین لکھہ چکے تو عثمان نے اوسے
حفصہ کے پاس پھر بھیجا اور ہر طرف ایک ایک صحیفہ اون نسخون مین سے
جنھین اب لکھا تھا بھیجدیا اور اوسکے ماسوا جتنے قرآن کے صحیفے تھے انکے جلادینکا
حکم دیا ابن شہاب کہتا ہے کہ خارجہ ابن زید ابن ثابت نے مجھے خبر دی کہ اوسنے زید
ابن ثابت یعنے اپنے باپ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ جسوقت قرآن کو ہمنے لکھا
سورہ احزاب کی ایک آیت جو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا
مجھے لکھی ہوئی نہ ملی تب ہمنے اوسے ڈھونڈھا تو خزیمہ ابن ثابت انصاری کے پاس ملی
اور وہ آیت یہ ہے ** من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ
علیہ ** پس ہمنے اوسے سورۂ احزاب مین ملحق کرکے کتاب مین داخل کیا یہ ہمکو روایت

کہتا ہون نہین ان تینون حدیثون کو ہم مانتے ہین لکن انکو بادر یصاحب کے
دعوی سے کچھ بھی مناسبت نہین کیونکہ اونکے زعم کے موافق ان حدیثون سے
چار باتین نکلتی ہین جیسا خود ہی لکھتے ہین اب شکوہ کی ان حدیثون سے کیا
ثابت ہوتی ہین پہلے یہہ کہ خود محمد کے وقت مین ایک شخص نے ایک آیت کی
اور دوسرے نے اوسی آیت کو ویسا پڑہا تہا دوسرے یہہ کہ قرآن محمد کے
وقتمین ایک جلد مین جمع نہین ہوا تہا بلکہ ابوبکر نے آیات کو جمع کرنیکا حکم دیا
اگرچہ محمد سے اس کام کے واسطہ اوسکو حکم نہین ملا تہا بلکہ صرف مسلحت
کی راہ سے کیا تاکہ مبادا آیات گم ہوجاوین تیسرے یہہ کہ عثمان نے خلافت
کے تخت پر بیٹہکر جب دیکہا کہ لوگ پہر ہی قرآن کے پڑہنے مین فرق کرتے
ہین اور ڈرا کہ قرآن مین آگے اور زیادہ خرابیان ہون تو زید وغیرہ کو حکم
دیا کہ قرآنکو دوبارہ صحیح کرین اور سب آیات قریش کی زبان مین لکہین جو ہے
اوسنے سب اگلے نسخے جمع کرکے جلا دیئے اور اوس نے نسخہ سے اور نسخے
لکہوا کر سب جگہہ بہیجدیئے اور اسطرح اوسکو مشہور کیا اب ہم پوچہتے ہین
کہ عثمان نے کسواسطے اگلے نسخونکو جلا دیا اگر وہ نیا نسخہ جو اوسنے مشتہر
اور اب مستعمل ہے اگلے نسخون سے مضمون اور الفاظ مین بعینہ برابر
اور موافق تہا اور اوسنے صرف آیات اور سورتون ہی کی ترتیب اور ترکیب
اور طور پر کی تہی تو کیا سبب تہا کہ انکو جلا دیا بلکہ لازم تہا کہ اگر سب کو نہین

تو بعض کو تو ضرور ہی رکھہ چھوڑتا تا اگر کوئی کہے کہ تم نے قرآن کو تغیر دیا اور بدل
ڈالا تو ان اگلے نسخونکو اوسکے سامنے رکھیے اور کہیے کہ لو یہ اگلے نسخے
ہین دیکھو اور مقابلہ کرو تا کہ تمہین معلوم ہو کہ یہہ قرآن مضمون اور الفاظ مین اگلے
نسخون سے موافق اور مطابق ہے لیکن اس بات سے کہ عثمان نے ایسا
نہین کیا بلکہ سب اگلے نسخونکو جلا دیا تو کچھہ اور گمان نہین ہوتا مگر یہی کہ اگلے
نسخونمین سے ہر ایک اور طرح کا تہا یا یہہ کہ جیسا شیعی کہتے ہین کہ اوسنے قرانکو
قصدا کم کیا اور بعض ایات مین تغیر و تبدیل کی ہے اور اوس نسخہ کو جو حفصہ کے
پاس تہا اور عثمان نے اوسکو پھیر دیا اوسکی خبر کسیکو نہلی اور نہ کسینے اوسکو
پھر دیکھا شاید عثمان نے من بعدہ اوسکے جلا دینے کا بہی حکم دیا ہوگا اگر کسی
محمدی پاس ہو تو اوسے ظاہر کرے تا اب کے قرآن کو اوس سے مقابلہ کرین
اور معلوم ہو وے کہ یہہ اوس سے مطابق ہے کہ نہین اب اس صورت مین
کہ شیعی ایسا کہتے ہین اور سینونکی مشہور اور معتبر کتاب مین بہی ایسی باتین
لکہی ہین تو ہر صاحب فہم و شعور کے دلمین قرآن کے صحیح اور اصل ہونے کی بابت
شک کلی ہوگی اگر محمدی ایسی باتین توریت و انجیل کی بابت مسیحیونکی مشہور
اور معتبر کتابون سے نکال لا سکتے تو البتہ اونکا یہہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف
ہوئی ہین بیجا نہوتا کہتا ہون قول اونکا پہلے یہہ الم مخدوش ہے کیونکہ یہہ
اختلاف فقط قراۃ مین تہا جیسا خود ہی یاد دیا صاحب نے اول حدیث کے

ترجمہ مین لکھا ہے کہ وہ سورہ فرقان میری قرارت کے خلاف پڑہتا ہا
الخ اور یا رسول اللہ یعنے اس شخص کو سورہ فرقان ایک اور قراءت سے
الخ اور قرآن سات قراءۃ پر نازل ہوا ہے الخ اور ہر ایک قاری نے
اپنی قراءۃ کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح کر کہا تہا اور سا تون
قراءتین متواتر ہین اور سبکی سب رسول اللہ صہ سے منقول ہین پس پادریصاحب
کی ذات سے بڑا تعجب ہے کہ اسکو اثبات تحریف مین کیا سمجھکر نقل
کرتے ہین ہان اگر یہہ اختلافات قراءت ایسے ہوتے کہ خدا یتعالے کی طرف
سے ایک ہی عبارت نازل ہوتی اور انحضرت صنے بہی اوسکو ایک ہی طرح
پڑہا ہوتا اور بعد انحضرت کے اوسکو لوگ بدل ڈالتے اور اور عبارتین
اپنی طرف سے بنا کے پڑہنے لگتے اور عبارت قرآنکا تواتر ہی نہوتا بلکہ
وہ عبارت لوگونکی عبارتون کے ساتہہ ملکر ایسی مخلوط ہو جاتی کہ پہر میز نہو سکتی
تو البتہ گفتگو کی گنجایش تہی اور پادریصاحب کا دعوی بجا ہوتا لیکن یہہ بات
نہین ہے یہہ امر تو عہد عتیق و جدید ہی کے حصہ مین آچکا ہے یعنے اوسمین
ایسے اختلافات عبارت موجود ہین کہ جنمین معلوم نہین ہوتا کہ اونمین سے کونسی
عبارت اصل مصنف کی ہے اور کونسی ملحدون اور کاتبونکے وسیلہ سے
یا دیندار مسیحیونکے طفیل سے نسخونمین داخل ہوئی چنانچہ ہارنصاحب جلد

تو انمین سے سچی ایک ہی ہوسکتی ہے اور باقی یا قصدًا تحریف ہے یا سہو کاتب
اور اصل کو ساختہ سے پہچاننا اکثر دشوار ہے پس جہان ہتوڑا سا ہی
شبہ ہوتا ہے تو سب کو اختلاف عبارت کہتے ہین لیکن جب صریح
معلوم ہو کہ کاتب نے جھوٹ لکھا ہے تو اوسکو غلطی کاتب شمار کرتے
ہین انتہی اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ ایسے اختلاف عبارت مین
بجز ظن و تخمین کے ہرگز کسی کلام کو اونمین سے مصنف کی طرف یقینا
نسبت نہین کرسکتے اور اسطرح کا اختلاف عبارت کہ اہل اسلام کی
اصطلاح مین عین تحریف ہے کیونکہ کلام غیر الہامی کلام الہامی کے
ساتھ ایسا مخلوط ہوگیا کہ ہرگز متمیز نہین ہوسکتا صرف دو چار ہی جگہ
نہین بلکہ بہت سے ہین چنانچہ ڈاکٹر مل نے جو عہد جدید کے نسخے ملائے
تو ایسے تیس ہزار اختلافات عبارت کے نشان دیئے اور ڈاکٹر گریسبک
نے جو اوس سے زیادہ نسخون یعنے تین سو پچپن ۳۵۵ کا مقابلہ کیا تو ڈیڑھ
لاکھ ویسے ہی اختلاف عبارت کے بتلا دیئے پس خیال کرنا چاہیئے
کہ اگر جہان کے سب نسخے ملائے جاوین تو خدا جانے کتنے اختلاف
نکلین گے کس لیئے کہ ابھی تو ہزارون نسخے ایسے موجود ہین کہ اونکو
کسینے بھی مقابلہ نہین کیا چنانچہ واٹیکن کتب خانہ کے نسخون مین سے صرف
۴۳ نسخے ملائے گئے ہین اور فلارنس کے کتب خانہ مین بھی قریب ایکہزار

نسخے موجود ہین لیکن اونمین سے بھی صرف ۲۴ نسخہ ملائے گئے ہین اور پارس
کے نسخونمین سے بھی صرف ۹۴ نسخے مقابلہ ہوئے ہین سوا انکے بلانچینی نے
بہت سے نسخونکا بیان کیا ہے کہ اونکا بھی مقابلہ نہین ہوا اور لطف یہہ ہے
کہ یہہ تین سو پچپن ۳۵۵ نسخے بھی عہد جدید کے پورے پورے نسخے نہین بلکہ کسی
مین تو چند ورس اور کسی مین چند جزو اور کسی مین ایک انجیل اور کسی مین
چار اناجیلین اور کسی مین نامے پولوس کے غرض پرانے نسخونمین تو کوئی
بھی پورا نہ تھا چنانچہ نمونے کے طور پر ہم یہان چند اون نسخونکا ذکر کرتے
ہین کہ جنہین علماء عیسائیون نے پرانا اور معتبر سمجھکے اپنی کتابونمین
بیان کیا ہے سنیئے اول کوڈکس کوٹیانوس اسمین چار جزو ہین جزو اول مین
متی کے ۱۶ باب کے ورس ۵ سے ۶۵ تک یعنے ۹ ورس دوسرے
جزو مین اوسی انجیل کے باب ۲۷ کے ورس ۲۶ سے ۴۳ تک یعنے ۹ ورس
تیسرے جزو مین یوحنا کی انجیل کے ۱۴ باب کے ورس ۲ سے ۱۰ تک یعنے ۹
ورس چوتھے مین اوسی انجیل کے باب ۱۵ کے ورس ۱۵ سے ۲۲ تک یعنے
۸ ورس فقط پس کل ورس جو اس پرانے نسخے مین موجود ہین ۳۴ ہوئے
حالانکہ کل ورس عہد جدید مین سات ہزار نو سو اوسنٹھ ہین سو اب خیال کرنا
چاہیئے کہ کتنے ورسون کو ایک نسخہ قرار دیا ہے دوسرا نسخہ کوڈکس بزی
اسمین ۴ انجیلین اور اعمال ہے اسمین بھی چھیاسٹھ ۶۶ ورق بہت پھٹے

اور خراب ہوئے ہوئے ہین جسمین سے دس کسی کاتب بے بیچے سے لکھکر
ملادیئے ہین اور رہتے پہلے باب کے بیس ۲۰ ورس غایب ہوتے تیسرا نسخہ کو دس
افریمی اسکا ذکر کوڈکس واٹیکانوس اور اسکندریہ نوس کے ساتھہ گذرا
چوتھے نسخے مین صرف بولوس کے نامے ہتے اب ہم صرف اتنے نسخو
اکتفا کرتے ہین جسکو زیادہ اسکی تفتیش منظور ہو کریزبیک اور میکالس کی
کتابون مین دیکھہ لے پس اس بیان سے صاف واضح ہے کہ ان
تین سو پچین نسخو کو اگر پورے پورے نسخے بنایئے جاوین تو غالبا سو سے
بہی کم ہونگے معہذا اگر ڈیڑ لاکھہ اختلافات عبارت کو سو نسخون پر تقسیم
کرین تو یہ ڈیڑھ ہزار اختلاف عبارت فی نسخہ بانٹے آوین گے
اب ہم چند اختلاف عبارت بہی بطور نمونہ کے لکھتے ہین تاکہ لوگ جانین
کہ اونمین تمیز کرنا کہ کون کلام الہی ہے کیا دشوار ہے مثلا خروج کے
اکیسوین باب کے آٹھوین ورس مین حضرت موسے ایک عبرانی کے باب مین
جو اپنی بیٹی دوسرے کے ہاتہہ بیچتا تہا اس خیال سے کہ وہ اوس سے نکاح کریگا
یون حکم فرماتے ہین اگر وہ آقا اوسکا جو اوسے اپنے نامزد نہین کرکے رہ گیا
ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیکے الخ اور حاشیہ پر عبرانی نسخہ کی اور نسخہ
سے یون عبارت نقل ہوئی ہے اگر وہ آقا اوسکا جو اوسے اپنے
نامزد کرکے رہ گیا ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیکے الخ اور یہی عبارت

اب ترجمہ نہین لکہی جاتی ہے ۲ کتاب احبار کے باب ۱۱ کے ورس
۱ ۲ مین اون چیزونکے بیان مین جو بنی اسرائیل کے لیئے پاک و حلال
ہین عبرانی نسخہ کے متن مین یون مرقوم ہے پر تم سب رینگنے والے
پرندونمین سے جو چار پایون سے چلتے ہین اور اونکی پہلی ٹانگین اگلے
پانون سے لپٹتی ہوئی نہین ہین کہ وہ اونسے کودکر زمین پر چلتے ہین
تم اونمین سے کہاؤ اور اس جملہ کی عوض اور اونکی پہلی ٹانگین اگلے
پانون سے لپٹتی ہوئی نہین ہین الخ عبرانی نسخہ کے حاشیہ پر اور
نسخونسے یہہ عبارت لیکے لکہی ہے اور اونکی پہلی ٹانگین اگلے پانون سے
لپٹتی ہوئی ہین الخ اور اسی حاشیہ کی عبارت کو اب عیسائی لوگ
ترجمہ کرتے ہین چنانچہ ترجمہ انگریزی مہری و ترجمہ ہندیہ و فارسیہ مین
یہی عبارت ترجمہ ہوئی ہے ۳ کتاب احبار کے باب ۲۵ کے ورس
۳۰ مین یون لکہا ہے اور اگر سال بہر کی مدت مین اوسکا فدیہ ندیا
جاوے تو وہ گہر جو شہر پناہ کے اندر نہین ہے خریدار پاس اوسکے
قرنونمین ہمیشہ تک اوسکا ہوا وہ یوبل کے سال مین چہوٹ نجائیگا
اور اس جملہ کی عوض تو وہ گہر جو شہر پناہ کے اندر نہین ہے حاشیہ پر
اور نسخہ کی عبارت یون نقل کی ہے تو وہ گہر جو شہر پناہ کے اندر ہے
اور اسی عبارت کو اب ترجمہ کیا جاتا ہے اب ذرا خیال کرنیکی بات ہے

کہ جب کتب مقدسہ مین ایسے اختلافات عبارت کے جو آپسمین ایک دوسیکے
متناقض ہین پائے جاوین اور انمین سے کسیکو بالجزم نکہا جاسکے کہ یہی
اصل مصنف کی عبارت ہے بلکہ دونون پر صدق و کذب کا احتمال ہو
تو پہلا اس صورت مین اوس مسئلہ پر کہ جس سے وہ عبارتین متعلق
ہین کیونکر حکم قطعی ہوسکتا ہے لہذا بہت سے مسئلونمین شبہ رہا
مثلاً حلت و حرمت کے مسئلہ مین کہ اب نہین معلوم ہوسکتا کہ کونسی
جانور حلال تھے ایا وہ جنکی پچھلی ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی نہین
یا وہ جنکی ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی نہ نہین کیونکہ دونو عبارتین
موجود ہین یا مثلاً گونڈی کی بابت کے مسئلے مین کون شخص اوسے ارداد
کریے ایا وہ شخص جسنے اوسے اپنے نام زد کرلیا ہے یا وہ شخص جسنے
اوسے اپنے نام زد نہین کیا کیلیے کہ اسمین بھی دونو عبارتین موجود
ہین یا مثلاً حضرت مسیح کی زانیہ عورت کو نے سزا دیئے جہور ویکا
مسئلہ جو یوحنا کی انجیل کے آٹھوین باب مین مرقوم ہے کیونکہ اوسمین
بھی بہت سے اختلافات عبارت کے ہین بحدیکہ بہت سے علماء عیسائی
اوسکی صداقت پر گفتگو کی ہے چنانچہ تیسرے مقصد مین اونکا حال
گذرا ہے اوسی طرح سے اور مسئلہ بھی مشتبہ ہین لیکن بخوف طوالت
انتون ہی پر اکتفا کیا گیا پس اب پادری لوگونکا یہہ کہنا کہ اختلاف عبارت سے

کسی مسئلہ مین نقصان نہین آیا کیا پوچ بڑا اور جب اختلافات
عبارت کا حال سن چکے تو اب اختلاف قراءت کو سنیے کہ وہ کیسے ہین
جانا چاہیے کہ ساتون قراءت قرآن مین اختلاف اس قسم کا ہے کہ بعض
قراءت کی موافق فتحہ خالص اور بعض کے موافق امالہ کے ساتھہ اور بعض
کے ادغام اور بعض کے اظہار اور مانند اسکے پڑہا جاتا ہے اور مضمون سب
ایک ہے اور ہرگز ایسا اختلاف نہین کہ موافق بعض کے ایک حکم اور موافق
دوسرے کے دوسرا حکم نکلے قول اونکا دوسری پہیلی بہی صرف پوچ ہے
کیونکہ قرآن گو ایک جلد مین جمع نہین ہوا تہا لیکن سب قرآن پتہرون کے
ٹکڑون وغیرہ پر مرقوم تہا اور حضرت صہ کے وقت مین چوبیس ۲۴ آدمی
وحی کے لکہنے والے تہے اور بہت صحابہ حافظ تہے قول اونکا تیسرے
پہیلی یہہ بہی کچہہ نہین بلکہ حقیقت حال اتنی ہے کہ قرآن اصل مین موافق
لغت قریش کے نازل ہوا پہر حضرت صہ کے التماس سے فراخی ہوگئی تہی
اوسکے موافق خلافت عثمان رضہ تک پڑہتے رہے اور عثمان رضہ نے
اپنی خلافت مین جب دیکہا کہ بعضے اپنی قراءت کو دوسری قراءت پر ترجیح
دیتے ہین اور نزاع بیہودہ کرتے ہین اور یہہ بات بری تہی انہون نے
اس نزاع کے رفع کرنے کے لیے بمشورہ پچاس ہزار آدمیون کے مناسب
جانا کہ سب موافق لغت قریش پڑہتے رہین اور اون صحیفون سے جو

عہد ابوبکر رضہ مین لکہے گئے تہے موافق لغت قریش کے مصحف نقل کرکے
اطراف مین بہیجے گئے اور جانا چاہیئے کہ یہہ اختلاف اور لغتون کا لغت
قریش سے ایسا تہا کہ لفظ التابوت موافق لغت قریش کے ت کے ساتہہ
اور موافق قرأت زید رضہ کے جو انصار سے تہے ہا ہوز کے ساتہہ پڑہا
جاتا تہا اور اسیطرح اور جا قیاس کرنا چاہیئے اور کسیطرح عثمان نے
اپنی طرف سے اصلاح نہین دی اور اگر پادریصاحب امر مذکورہ بالا کو
اصلاح کہتے ہین تو کوئی محل طعن نہین قول اونکا اور اونسے صرف آیات الخ
عثمان رضہ نے آیتون کی ترتیب مین بہی دخل نہین دیا بلکہ آیتون کی ترتیب
وہی ہے جو حضرت صہ کے زمانہ مین تہی کیونکہ جب جبرئیل ع کوئی آیہ قرآن کی
لاتے تہے تو فرما دیتے تہے کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیہ کے رکہو
اور وہ وہان رکہی جاتی تہی بہرحال ایات مین بہی ترتیب زمانہ حضرت صہ مین تہی
اور اسی ترتیب سے پڑہتے تہے قول اونکا تو کیا سبب تہا الخ سبب اسکا وہی تہا
کہ یہود نزاع اور ترجیح بعض قراءۃ کے بعض پر اوٹہہ جاوے قول اونکا
بلکہ لازم تہا کہ اگر سب کو نہین الخ مخص توہم ہے کیونکہ عثمان نے کچہہ اپنے
گہر مین بیٹہہ کے چپکے قرآن مین نہ بنا دیا تہا اور بسبب تواتر قرآن کے مسلمانو
یہہ امید نہ تہی کہ کوئی ایسا کہیگا اور غیر اسلام والون سے گو وہ قرآن کو
نہین مانتے کیونکر یہہ گمان یہود کا بہ نسبت قرآن کے نہین کیا تہا فقط پادریصاحب نے

اپنی ندامت ٹالنے کو کیا ہے قول اونکا جیسے شیعی کہتے ہین الخ اور گذرا
کہ اونکے جمہور اور علما محققین اس امر سے انکار کرتے ہین اور اوس فرقہ سے
جو تھوڑے سے لوگ مجہول اس امر کے قایل ہوئے ہین اوسی فرقہ والے
اونکو غیر معتبر اور اونکے قول کو باطل سمجھتے ہین مگر حیف کہ پادریصاحب ان بعض کے
قول کی سند پکڑتے ہین اور اپنے فرقون سے فرقہ ابیونی اور مارسیونی اور
مانی کیز کے قولونکو نہین دیکھتے انصاف تو یہہ ہے کہ ان بعض کے قول کو
اپنے اون تینون فرقون کے قولون سے مقابلہ کرین قول اونکا اب اس صورت
مین الخ شیعون مین سے اونہین بعض مجہول غیر معتبر نے کہا ہے جنکو
اونہین کے جمہور علما محققین نے جھٹلایا اور اور فرقون اسلامی کا تو کیا
اور اونسے بڑھکر پادریصاحب کے فرقون نے انبیاء اسرائیلی اور عہد عتیق
اور جدید کی کتابون کی نسبت کہا ہے اور بسینونکی مشہور کتابون سے تو
پادریصاحب نے خاک بہی نہ نکالا تو اسحال مین ایسا ذی شعور جیسے
پادریصاحب ہین شک کلی رکھتے مضائقہ نہین ورنہ اور کوئی عیسائی
جو منصف ہے ایسا ہرگز نہ کہیگا کیونکہ حضرت عثمان رض اصحاب رسول اللہ
تھے اور اونہون نے قران شریف کو بلاواسطہ رسول مقبول سے
خود صحیح کرلیا تہا اور وہ کل قرآن کے حافظ تھے اور جو صحابہ قرآن کے
جمع کرنے مین مصروف تھے خود کاتبان وحی تھے اور سواء انکے اور

بہت صحابہ حافظ تھے خصوصاً حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ جو بعد اونکے مسند خلافت پر بیٹھے اور اسی قرآنکے موافق حکم کرتے رہے قول اونکا اگر محمدی ایسی باتین الخ کہتا ہو نمین کہ خدا نکرے کہ ایسی ضعیف حجتون سے کوئی محمدی یہہ دعوی کرے یہہ منصب عالی تو پادریصاحب کا ہے اور بس بلکہ محمدیون کے پاس تو اثبات تحریف کے لیئے بڑی بڑی قوی دلیلین موجود ہین چنانچہ کچھہ تو اسی رسالہ مین بھی لکھی گئی ہین ازانجملہ وہ کہ جمہور قدما عیسائیہ عبرانی نسخہ کے محرف ہونے کے قایل تھے اور یہودیون کو تحریف کرنے کا الزام دیتے تھے مثلاً یوستینوس شہید نے طریفون یہودی کے مقابلہ مین دعوی کیا کہ یہود نے عہد عتیق سے کتنی پیشین گوئیان جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حقین تھین نکالڈالین اور ہارنصاحب نے بھی لکھا ہے کہ جسٹن اپنی کتاب مین بمقابلہ طریفون یہودی کے دعوی کرتا ہے کہ عزرا نے لوگون سے کہا تھا کہ یہہ عید فسح کا کہانا ہمارے خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کہانا ہے تو سمجھو کہ اگر تم خداوند کو انکشان یعنے کہانے سے اچھا سمجھوگے اور اوسپر ایمان لاؤگے تو یہہ زمین کبھی ویران نہوگی اور اگر تم اوسپر ایمان نہ لاؤگے اور اوسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومون کی ہنسائی کا سبب ہوگے اور وائیٹکر

اس فقرہ کی سچائی کا حامی ہے اور کہتا ہے کہ یہہ فقرہ عزا کی کتاب کے
باب کے ورس ۲۰ و ۲۱ کے مابین تہا اور ڈاکٹر ای کلارک بہی اوسکی
صداقت پر راغب ہے اور ڈاکٹر مربیٹ صاحب کہ نسخہ عبری کا بڑا
حامی ہے اپنی کتاب مین یون لکہتا ہے کہ البتہ اس باب مین مجہکو کچہہ
شک نہین ہے کہ جسٹن نے طریفون کے ساتہہ مباحثہ کرنے کے وقت
جن عبارتون کے نکال ڈالنے کا الزام یہودیون کو لگایا تہا گو اب عبری
اور سیٹواجنٹ کے نسخون مین نہین پائی جاتی ہین پر حقیقت مین جسٹن
اور اریناوس کے وقت مین دونون مین موجود اور کتاب مقدس کی
جزو تہین خصوصا وہ عبارت جسکی نسبت جسٹن یہہ کہتا ہے کہ وہ یرمیاہ کی
کتاب مین تہی سلبر جیس جسٹن کے حاشیہ مین اور ڈاکٹر گریب
اریناوس کے حاشیہ مین یہہ لکہتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس کو
اپنے پہلے خط کے چوتہے باب کے چھٹے ورس کے لکہنے کے وقت
اسی پیشین گوئی کا خیال تہا از انجملہ وہ کہ بزرگون کی تاریخ کی بابت
جامعین تفسیر ہنری و اسکات کے یون لکہتے ہین کہ اگسٹائن ان
تاریخون کی بابت یہود کو تحریف کا الزام دیتا تہا اور یہی رای جیروم قدما کی
معلوم ہوتی ہے از انجملہ وہ کہ ان کتابون مین یقینی الحاق ہوئے
ہین جیسا تینون مقصدونکی دوسری فصل مین گذرا ہے از انجملہ

وہ کہ ان کتابون سے کچھ درس بہی عائب ہو گئے ہین سو اسکی ہم
کیا شکایت کرین اہل کتاب نے تو کتنی کتابین ہضم کر ڈالین اور بعض
جلادین اور بعض پہاڑ ڈالین جیسا کہ اس کتاب مین گذرا ہے ازانجملہ
وہ کہ صرف عہد جدید کی کتابون مین ڈیڑہ لاکہہ ایسے اختلاف عبارت
کے ہین کہ جنمین سے ایک کے بہی بالجزم مصنف کی عبارت نہین کہہ سکتے
ہین اور اسیطرح اور بہت سی دلیلین ہین کہ اونمین سے کچہہ اس کتاب
مین لکہے گئے ہین اور یہہ باتین محمدیون نے صرف معتبر کتابون سے
ثابت ہی نہین کین بلکہ اونہون نے تو پادریصاحب سے بہی ساتہہ مانتے
تحریف اور ۳۰۰۰۰ تیس ہزار اختلافات عبارت کے تسلیم کر لئے
لہذا پادریصاحب اب بمقتضاے انصاف یہہ کہا کرین کہ محمدیونکا
یہہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہو گئی ہین بیجا نہین ہے کیونکہ جو وجوہ
ثبوت کہ پادریصاحب طلب کرتے تہے محمدیون نے اونسے بڑہ کر پیش کر دیے
پادریصاحب کہتے ہین اب اگرچہ کچہہ لازم نہین کہ محمدیونکی اوس دعوی
بلا دلیل پر توجہ کرین پر اسلیئے کہ یہودیون اور مسیحیونکی مقدس کتابونکی
تحریف ہونیکا دعوی بہت مشہور ہے پس ہم اون محمدیونکی خاطر جو
حق جو ہین اوس دعوی پر غور کرکے معلوم کرا دین کہ آیا مقدس کتابون کی
تحریف کسی وقت ہوئی ہے یا نہین کہتا ہون کہ دعوی محمدیون کو

بلا دلیل کہنا محض ایک تعصب کی بات ہے اور اس تعصب کا لحاظ
کرکے گو ہم کو یہی چاہیئے تہا کہ ہم ایسے متعصبونکے قولون کی طرف
التفات نکرین مگر بلحاظ عیسائیون حق جو کے پادریصاحب کی دلیلونکے
ابطال پر متوجہ ہوتے ہین پادریصاحب کہتے ہین ہان ایسی تحریف کے
زمانہ کے لیئے قرآن کی آیتونمین کچہہ خبر ہے چنانچہ سورۂ انبیاء مین لکہا ہے
وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحي اليهم فسئلوا اهل الذكر
ان كنتم لا تعلمون ** یعنے ہم نے تجہہ سے پہلے کسیکو
نہین بہیجا مگر اون آدمیونکو جنسے اپنے ارادے بیان کیئے پس اہل ذکر یعنے
اہل کتاب سے پوچہو اگر تم اوسے نہین جانتے * اور پہر سورۂ یونس مین لکہا ہے
** فان كنت في شك مما انزلنا اليك فسئال الذين
يقرءون الكتب من قبلك ** یعنے اگر تو اون چیزونکے حقین
جو ہمنے تیرے لیئے نازل کین شک رکہتا ہے تو اون لوگون سے پوچہہ
جنہون نے تجہہ سے پہلے کتاب کو پڑہا ہے * پس قرآن کے ان مقامون سے
ثابت ہوتا ہے کہ محمدؐ کے زمانہ تک اہل کتاب کی مقدس کتابین تحریف
نہین ہوئی تہین نہین تو اگر بالفرض قرآن سچا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے
کہ خدا ان آیتونمین حکم کرے کہ مسیحیون اور یہودیونکی کتاب پر متوجہ ہو
اور شک کے وقت اون سے پوچہو کیونکہ نہین ہو سکتا کہ خدا کسیکو ایسی

کتاب کی طرف جو تحریف ہوئی رجوع کریے مگر اس شرط پر کہ معلوم کیا
ہو کہ اس کتاب کے کون کون سے لفظون مین تحریف ہوئی ہے حالانکہ
قرآنمین کوئی بات ایسی نہین جسسے معلوم ہو کہ نیے اور پرانے عہدی کتابون
کے کون مقام اور کون آیتین تحریف ہوئی ہین بلکہ صرف یہہ کہا ہے
کہ مسیحیون خصوصاً یہودیون نے اپنی مقدس کتابین تحریف کین چنانچہ
سورہ بقر مین لکھا ہے کہ * * یا بنی اسرائیل لا تلبسوا الحق بالباطل
وتکتموا الحق وانتم تعلمون * * یعنے ای بنی اسرائیل سچ کو
جھوٹھ نکرو اور سچ کو نہ چھپاؤ جسحالمین کہ اوسے جانتے ہو * اور اسی
سورہ کی دوسری جگہہ مین لکھا ہے کہ * * افتطمعون ان یومنوا
لکم وقد کان فریق منھم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ
من بعد ما عقلوہ وھم یعلمون * * یعنے کیا چاہتے ہو کہ وے لوگ
یعنے یہودی تم پر یقین لاوین اور حال آنکہ انمین سے ایک فرقہ نے
خدا کا کلام سنا بعد اوسکے تحریف کی اور یہہ بھی سمجھتے اور جانتے تھے
بعد کیا ہے * ان دونون آیتون مین تحریف بلا تعین وقت ایک
عام معنی سے بیان ہوئی ہے اب ہم اُن آیتون کو لاتے ہین جنمین
تحریف کے زمانہ اور وقت کا اشارہ ہوا ہے چنانچہ سورۂ بینہ مین
لکھا ہے کہ * * لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب

والمشرکین منفکین حتی تاتیهم البینة رسول من الله یتلوا
صحفا مطهرة فیها کتب قیمة وما تفرق الذین اوتوا الکتاب
الا من بعد ما جاءتهم البینة * یعنے اہل کتاب اور مشرکون نے
حق سے منہہ نہ پہیرا جب تک کہ روشن دلیل یعنے قرآن اور پیغمبر
یعنے محمدؐ خدا کی طرف سے اون پاس نہ آئے کہ وے مقدس کتابونکو
جنمین مضبوط حکم آئے ہین اون سے بیان کرین اور اون لوگون نے
جنکو کتاب ملی تہی جدائی نہ کی مگر اوسکے بعد کہ اونہین روشن دلیل پہنچی
پس اگر ہم بالفرض مان لین کہ قرآن کا یہہ دعوی سچا ہے تو اس آیت سے
یہہ نکلتا ہے کہ یہودی اور مسیحیون نے اپنی مروج کتابونکو محمدؐ کے ظاہر
ہونے اور تعلیم کے شروع کرنے کے بعد تحریف کیا ہے نہ پہلے
کہتا ہون مین کہ ان آیتون کے نقل کرنے سے پادریصاحب نے اپنے زعم مین
قرآن سے تین مطلب ثابت کئے ایک یہہ کہ رسول اللہؐ کے زمانہ
ظہور تک اہل کتاب کی مقدس کتابین محرف نہوی تہین دوسرا یہہ کہ
کہ قرآن مین تحریف ایک معنی عام سے بیان ہوئی ہے تیسرا یہہ کہ
رسول اللہ کے ظہور کے بعد تحریف اون کتابون مین ہوئی ہے
اور پہلے مطلب کے ثابت کرنے کے لیئے دو آیتین نقل کین لہذا
ہم اون دو نو آیتون کو معہ ترجمہ کے نقلکر کے خوب توضیح اونکی کر دیتے ہین

تاکہ یکو شبہ نرہے آیہ ساتوین سورہ انبیا کی یون ہے وَمَا اَرْسَلْنَا
قبلك اِلَّا رِجَالًا نوحي اليهم فاسئلوا اهل الذِّكْرِ
ان كنتم لا تعلمون یعنے اور پیغام نہین بہیجا ہمنے تجھ
ہی گے مگر یہی مردون کے ماتہہ کہ حکم بہیجتے تہے ہم اونکو (یعنے وے سب
آدمی ہی تہے نہ فرشتے) سو پوچھو (اس بات کو کہ وے آدمی ہی
ہوتے تہے نہ فرشتے) اہل کتاب سے اگر تم نہین جانتے اور اس آیہ کو
کچھ بہی پادری صاحب کے مدعا سے ربط نہین کیونکہ یہہ آیہ جواب ہے اون
مشرکونکے قول کا جو آیہ ۳ اوسی سورۃ مین یون منقول ہے هل هذا
الا بشر مثلكم أفتاتون السحر وانتم تبصرون
یعنے یہہ شخص (یعنے محمد ص) کون ہے ایک آدمی تمہین سا (یعنے کہاتا
پیتا چلتا پہرتا) پہر کیون پڑتے ہو جادو مین (یعنے جو یہہ خارق عادات
اور معجزے دکہلاتا ہے سب جادو ہین) آنکہون دیکہتے پس مشرک لوگ
اس شبہ مین تہے کہ پیغمبر لوگ فرشتے ہوتے ہونگے نہ آدمی اور محمد ص
جو ہمارے مثل کہاتا پیتا پہرتا چلتا آدمی ہے تو یہہ پیغمبر نہوگا اور سب
معجزے اوسکے جادو ہونگے اور مشرکونکو خیبر اور مدینہ کے یہودیون سے
بڑا راہ و ربط تہا اور محمد ص کی نبوت باطل کرنیکو اونسے مشورہ کیا کرتے
تہے اور ایسے امرین اونکے قول مان لیا کرتے تہے اوسپر اللہ تعالی

آیہ ساتوین مین الزا گا فرمایا کہ تم اپنے دوستون یہود سے پوچھ لو کہ
اگلے نبی آدمی ہتے یا فرشتے اور آیہ آٹھوین مین فرمایا وما جعلناھم
جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین
یعنے اور نہ بنائے تھے ہمنے اونکو (یعنے پیغمبرونکو) ایسے بدن کہ وے کھانا نہ کہاوین
اور نہ تھے رہ جانے والے (یعنے کھانا ہی کھاتے تھے اور موت بھی
اونکو آئی) پس اسجا اتنی ہی غرض ہے کہ یہہ شبہہ مت کرو اور دوستون
یہودیون سے پوچھ لو کہ اگلے نبی آدمی ہتے یا فرشتے کہاتے پیتے تھے
یا نہین اور یہہ بات تو یہودیون کو خوب معلوم ہی کو مقدس کتابین محرف
ہون پس پادریصاحب نے اس آیہ کو تو ناحق نقل کیا ہے اور غلطی کہا کر آیہ
مین کاف اپنی طرف سے بعد لفظ ارسلنا کے بڑہا دیا ہے اور آیہ تیرا توین
سورہ یونس کی یون ہے فان کنت فی شک مما انزلنا الیک
فاسال الذین یقرءون الکتب من قبلک یعنے سو اگر تو ہے
شک مین (اے سامع) اوسچیز سے جو اوتاری ہمنے تیری طرف
تو پوچھ اونسے جو پڑہتے ہین کتاب تجھ سے آگے اور اس آیہ مین شاید اللہ تعالے
شک اون لوگون کا اوٹہاتا ہے جو بمقتضاے بشریت کبھی ایسے خلجان مین پڑتے
تھے کہ قرآن مین بعضے ایسی باتین ہین جو ہماری عقل مین بعید معلوم ہوتی
ہین مثل زندہ ہونے مردون کے دن قیامت مین اور مانند اسکے اور

بعضی باتین ایسی ہین جو انتظام دنیاوی سے متعلق ہین اور بعض
قصے اگلون کے ہین پس یہہ قرآن کلام خدا نہین ہے اور کلام خدا کا اور ڈہب کا ہوتا ہوگا
پس اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر تم کو یہہ شک ہے تو تم اہل کتاب سے
پوچہہ لو کہ خدا کا کلام جو نبیون پر اوترتا تہا اس قسم کا ہوتا تہا یا نہین اور
اس بات کو یہود اور نصاری خوب جانتے ہے گو مقدس کتابین محرف
ہون پس اس آیہ سے یہی مثل آیہ اول کی یہہ بات ثابت نہین
ہوتی کہ زمانہ ظہور رسول صہ تک مقدس کتابین محرف نہین ہوی
تہین قول اونکا پس قرآن کے ان مقامون سے ثابت ہوتا ہے
کہ محمد صہ کے زمانہ تک اہل کتاب کی مقدس کتابین تحریف نہین ہوی تہین
کہتا ہون نہین کہ یہہ مجرد زعم پادریصاحب کا ہے ان آیتون سے
یہہ مدعا ثابت نہین ہوتا جیسا اوپر بیان ہوا قول اونکا نہین تو
اگر بالفرض قرآن سچا ہو تو کیونکر ہوسکتا ہے کہ خدا ان آیتونمین
حکم کرے کہ مسیحیون اور یہودیون کی کتاب پر متوجہ ہو کہتا ہون نہین
ان آیتونمین یہودیون اور مسیحیون کی کتاب کی طرف متوجہ ہونیکا
ہرگز حکم نہین ہے قول اونکا اور شک کے وقت لون سے پوچہو
کہتا ہون نہین کہ جن باتون کے پوچہنے کا حکم ہے وے باتین انکو معلوم
تہین گو اونہون نے بے دیانتی سے بہت کچہہ مقدس کتابون مین تحریف

کی ہو قول اونکا کیونکہ نہین ہوسکتا کہ خدا کسی کو ایسی کتاب کی طرف
جو تحریف ہوئی رجوع کرنے کہتا ہو نہین اسمیں احتمال ہے کسیکو
کتاب محرف کی طرف رجوع کرنے کو نہین کہا یہہ تو یا دریصاحب کا
محض وہم ہے اور بس کیونکہ وہ باتین جنکے پوچھنے کا حکم ہوا ہے
کتاب کی تحریف و عدم تحریف پر موقوف نہین بلکہ وہ ان لوگونکو
زبانی روایت سے معلوم ہوسکتی تہین اور دوسرے مطلب کے
ثابت کرنے کے لیے یہہ دو آیتین سورۂ بقر کی نقل کرتے ہین اول آیہ
۴۲ جو یون ہے ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا
الحق وانتم تعلمون یعنے اور مت ملاؤ صحیح مین غلط اور یہہ کہ
چھپاؤ سچ کو جانکر اور اس آیہ مین اپنی طرف سے یا دریصاحب نے
بطور اصلاح کے یہہ لفظ یا بنی اسرائیل جو شروع اوس رکوع
مین تہا بڑہا دیا کیا کرین کہ یا دریصاحب سے عادت کی موافق ایسا امر زد
ہوگیا ہے اسلیئے کہ مسیحی ایسا کچہہ انجیل مین ہی بطور عادت کے کرتے
ہین اور اس آیہ مین اگرچہ نشان مقام محرف کا نہین بتایا گیا مگر بلاشبہہ
بی اسرائیل پر بابت تحریف کے ملامت ہے اور کوئی ایسا کلمہ نہین
کہ جس سے یہہ ثابت ہو کہ قبل زمانہ محمد صہ کے تحریف مقدس کتابون مین
نہین ہوئی دوسری آیہ ۷۵ جو یون ہے افتطمعون ان الخ

یعنے اب کیا تم مسلمان توقع رکھتے ہو کہ وہ مانین تمہاری بات اور ایک لوگ
تہی اونمین کہ سنتے کلام اللہ کا پہر اوسکو بدل ڈالتے بوجہکہ اور اونکو معلوم
ہے (کہ ہم جہوٹ اور افترا باندہتے ہین پس جب انکے سلف کا یہہ حال ہو
تو انسے تحریف کا ہونا کیا محل تعجب ہے) اور اس آیہ مین بہی اگرچہ تصریح
نشان مقام محرف کی نہین مگر اتنا تو بیان ہوا ہے کہ اہل کتاب کے
سلف کا ایک فرقہ تحریف کیا کرتا تہا اگر خلف بہی کرین تو کیا تعجب ہے
اور اس صورت مین یہہ آیہ پادریصاحب کی غرض اصلی کے مخالف پرتی
ہے پادریصاحب نے اسکو بہی بحث نقل کیا اور تیسرے مطلب کے ثابت
کرنے کے لیئے سورہ بینہ کی آیات کو نقل کرتے ہین کہتا ہون ان
آیتونکا ترجمہ دو طور پر ہے اول اسطور پر جسکو اکثر مفسر احتمال اول کرکے
لیتے ہین اور شاہ عبدالقادر صاحب نے بہی اپنے ترجمہ مین اوسیکو لیا ہے
یعنے نہ تہے وے لوگ جو منکر ہوئے کتاب والے (یعنے یہود و نصاری)
اور شرک والے (یعنے بت پرست) باز آنے والے (یعنے اپنے دین
اور بری رسمون اور برے عقیدون سے مثل عدم اعتقاد نبوت
جناب مسیح کے جیسا یہود کو تہا اور اعتقاد تثلیث کے جو عیسائیونکو تہا
اور مانند انکی) جب تک نہ پہنچی اونکو کہلی بات ۲ ایک رسول اللہ کا پڑہتا
ورق پاک ۳ اونمین لکہی کتابین (یعنے سورتین) مضبوط ۴ اور

ہوئے وے جنکو ملی کتاب (یعنے اپنے دین اور رسمون اور عقیدون
سے اسطور پر کہ بعضون نے اونکو چھوڑکر اسلام قبول کیا اور بعضے
تعصب سے اونہین پر قایم رہے) مگر جب کہ آچکی اونکو کھلی بات (یعنے
رسول اللہ اور قرآن) اور شاہ عبد القادر صاحب آیت اول کے ترجمہ کے
آخر مین حاشیہ پر بطور فایدہ کے یون لکھتے ہین حضرت سے پہلے
سب دین والے بگڑ گئے تھے ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور اب چاہیے
کہ کسی حکیم یا کسی ولی کی یا بادشاہ عادل کے سمجھانے سے راہ پر آوین
سو ممکن نہ تھا جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر ساتھ کتاب
اللہ کے اور عہد قوی کے کہ کئی برس مین ملک ملک ایمان سے بھر گئے
پس ان آیتونکا حاصل اتنا ہی کہ کیا اہل کتاب اور کیا اہل شرک اپنے دین اور پہلی
رسمون سے بدون مبعوث ہونے رسول زبردست کے باز آنے
والے نہ تھے اور بعد اوسکے مبعوث ہونے کے اہل کتاب سے
جو مخالف ہوا اوسکی مخالفت ضد کی راہ سے ہے اور اسصورت مین
ان آیتونمین سے پادریصاحب کو کچھ بھی استدلال کی جگہہ نہین اور دوسرے
طور پر ترجمہ یہ پہلی اور چوتھی کا یون ہے انتھے وے لوگ جو منکر ہوے
کتاب والے اور مشرک لوگ باز آتے (یعنے اپنے وعدے سے
جو پہلے مبعوث ہونے پیغمبر صہ کے کرتے تھے کہ جب وے مبعوث ہونگے

تو ہم ایمان لائینگے اور ان رسمون بری اور اپنے دین کو چھوڑ دینگے)
حتیٰ کہ پہنچی اونکو کہلی بات ہ اور نہین ہوئے وے جنکو ملی
کتاب (یعنے اپنے اوس دعوی سے جو کرتے تہے) مگر جبکہ آچکی اونکو
کہلی بات اور اسصورت مین ان آیتون سے اتنی بات معلوم
ہوتی ہے کہ اہل کتاب کو حضرت صہ کے مبعوث ہونے کے پہلے
انتظاری تہی اور یہہ بات تو جب ہی صادق آتی ہے جب کہ اکثر
بشارات حضرت صہ کی تحریف سے محفوظ ہون اور یہہ ہمارے دعوے
کو مخالف نہین کیونکہ ہم نہین کہتے کہ مقدس کتابون کی اہل کتاب نے
ساری عبارت اول سے آخر تک محرف کر ڈالی ہے اور کوئی لفظ یا
حرف کلام نبوت کا اونمین باقی نہین بلکہ سچا دعوی اونکا وہی ہے
جو اوپر بیان ہوا اور ان آیتون سے ہرگز یہہ بات ثابت نہین ہوتی
کہ مقدس کتابون مین پیشتر زمانہ رسول اللہ سے کسی مواضع مین
تحریف نہین ہوئی قول اونکا پس اگر بالفرض مان لین کہ قرآن کا
الخ محض ایک توہم ہے اور ہرگز اوس آیت سے یہہ بات ثابت
نہین ہوتی جسکو پادریصاحب سمجھے جیسا عنقریب گذرا پادریصاحب
کہتے ہین مصنف کتاب استفسار نے بہی آیت مذکورہ کا مضمون
۴۸۴ صفحہ مین اسطرح بیان کیا ہے کہ نبی سابق الانتظار کے اعتقاد

رکھنے سے جدا یا اسکے اعتقاد رکھنے مین مختلف و متفرق نہین ہوئے
مگر جبکہ یہہ نبی آیا ان معنونکی راہ سے البتہ یہہ کہا جاسکتا ہے کہ نبی
آخر الزمان کی بشارتونمین اوسکے ظہور کے زمانے تک کچھہ تحریف
و تبدیل نہین واقع ہوئی ورنہ ویسے اوسکے منتظر نہوتے اسطرح پر
کہ جب وہ آویگا تو ہم مانینگے اور اوس پر ایمان لاوینگے سو اسکا
جواب یہہ ہے کہ اس استدلال سے درصورتیکہ صحیح اور درست کیا
جاوے اتنا ہی ثابت ہوا کہ صرف نبی کے لیئے جو بشارتین ہین اونمین
تحریف و تبدیل نہین واقع ہوئی مگر بعد ظہور اوس نبی کے نہ یہہ کہ بیبل
بھر مین اور کہین کسیطرح کی خرابی نہین ڈالی گئی مگر بعد ظہور اوس نبی کے
تم کلام اب ہم کہتے ہین کہ مصنف استفسار کی یہہ تقریر عین ہمارا
مطلب ہے کیونکہ درحالیکہ اون آیتونمین جنہین محمدی بشارتین کہتے ہین
تحریف و تبدیل واقع نہوئی تو اور آیات مین کیلیئے ہوئی کہتا ہونمین کہ یہہ جواب
صاحب استفسار کا تنزلی ہے جیسا کہ اوسکا یہہ قول کہ استدلال
درصورتیکہ صحیح اور درست کہا جاوی صاف اس امر پر دلالت کرتا ہے
پس صاحب استفسار کے نزدیک اول یہہ استدلال ہے صحیح اور درست
نہین کیونکہ ان آیات کے دو معنے ہین اور معنی اول قوی اور یہہ قاعدہ ہے
کہ عبارت کے دو معنی ہون اور ایک اونمے جو مقصود مستدل ہے

مخالف ہے قوی ہو یا دونون برابر ہون تو اوس سے استدلال پورا
نہین ہوتا اسی لیئے صاحب استفسار نے بعد لکھنے معنے اون کے کہا تہا
اور جب ایک معنے اس آیہ کے یہہ ٹہہرے تو یہہ دعوا پادریصاحب کا کہ قرآن سے
اونکا مطلب ثابت ہوتا ہے غلط ہو گیا اور اگر اسسے تنزل کرین اور
استدلال کو درست مان لین تو جواب اوسکا وہ دیا جو پادریصاحب نے
نقل کیا اور وہ جواب کسیطرح مفید پادریصاحب کو نہین اور قول اونکا
تو آیات مین کس لیئے ہوی بالکل وہم ہے کیونکہ یقینا اور آیات بے شمار
مین تحریف ہوی ہے اور بہت ایسی آیتون کو ہم معہ اونکے سببونکے
اس رسالہ مین بیان کر چکے ہین اب پادریصاحب اپنی طرف سے جو
چاہین اور اون آیتونکی تحریف کا عذر گہڑین گو اہل انصاف کے نزدیک جایز نہو نہین
پادریصاحب کہتے ہین اور یہہ بات کہ فی الحقیقت کتب مقدسہ کی کسی
بات مین کسی وقت تحریف واقع نہین ہوئی آگے چلکر بیان و مدلل
ہو گی اور قرآن کے مفسر یہی کہتے ہین کہ مسیحی اور یہودی محمدؐ کے ظاہر
ہونے کے منتظر تہے لیکن ظاہر ہونیکے بعد عداوت کے سبب اوسسے
روگردان ہو گئے اور اکثر اون آیتونکو جنمین محمدؐ کے آنیکا اشارہ تہا اپنی مقدس
کتابون سے نکال ڈالا تاکہ وے اس طرح اپنی بے ایمانی کے واسطے
ایک عذر بنا دین لیکن جب قرآن مین اس دعوی کی کوئی دلیل مذکور نہین ہے

رکھنے سے جدا یا اسکے اعتقاد رکھنے مین مختلف و متفرق نہین ہوتے
مگر جبکہ یہہ نبی آیا ان معنونکی را ہ سے البتہ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ نبی
آخر الزمان کی بشارتونمین اوسکے ظہور کے زمانے تک کچھہ تحریف
و تبدیل نہین واقع ہوئی ورنہ ویسے اوسکے منتظر نہوتے اسطرح پر
کہ جب وہ آویگا تو ہم مانینگے اور اوس پر ایمان لاوینگے سو اسکا
جواب یہہ ہے کہ اس استدلال سے درصورتیکہ صحیح اور درست کیا
جاوے اتنا ہی ثابت ہوا کہ صرف نبی کے لیئے جو بشارتین تہین اونمین
تحریف و تبدیل نہین واقع ہوئی مگر بعد ظہور اوس نبی کے نہ یہہ کہ بیبل
بہر مین اور کہین کسیطرحکی خرابی نہین ڈالی گئی مگر بعد ظہور اوس نبی کے
تم کلام اب ہم کہتے ہین کہ مصنف استفسار کی یہہ تقریر عین ہمارا
مطلب ہے کیونکہ درحالیکہ اون آیتونمین جنہین محمدی بشارتین کہتے ہین
تحریف و تبدیل واقع نہوئی تو اور آیات مین کیسے ہوئی کہتا ہونمین کہ یہہ جواب
صاحب استفسار کا تنزلی ہے جیسا کہ اوسکا یہہ قول کہ استدلال
درصورتیکہ صحیح اور درست کہا جاوی صاف اس امر پر دلالت کرتا ہے
پس صاحب استفسار کے نزدیک اول یہہ استدلال نہیں ہے صحیح اور درست
نہین کیونکہ ان آیات کے دو معنے ہین اور معنی اول قوی اور یہہ قاعدہ ہے
کہ جس عبارت کے دو معنی ہون اور ایک اونمے جو مقصود مستدل کے

مخالف ہے قوی ہو یا دونون برابر ہون تو اوس سے استدلال پورا
نہین ہوتا اسی لیئے صاحب استفسار نے بعد لکھنے میرے اون کے کہا تہا
اور جب ایک معنے اس آیہ کے یہہ ٹہہرے تو یہہ دعوا پادریصاحب کا کہ قرآن سے
اونکا مطلب ثابت ہوتا ہے غلط ہو گیا اور اگر اس سے تنزل کرین اور
استدلال کو درست مان لین تو جواب اوسکا وہ دیا جو پادریصاحب نے
نقل کیا اور وہ جواب کسیطرح مفید پادریصاحب کو نہین اور قول اونکا
تو اور ایات مین کس لیئے ہوی بالکل وہم ہے کیونکہ یقینا اور آیات بے شمار
مین تحریف ہوی ہے اور بہت ایسی آیتون کو ہم معہ اونکے سببونکے
اس رسالہ مین بیان کر چکے ہین اب پادریصاحب اپنی طرف سے جو
چاہین اور اون آیتونکی تحریف کا عذر گہڑین گو اہل انصاف کے نزدیک جانچنے کی بات نہین
پادریصاحب کہتے ہین اور یہہ بات کہ فی الحقیقت کتب مقدسہ کی کسی
بات مین کسی وقت تحریف واقع نہین ہوئی آگے چلکر بیان و مدلل
ہو گی اور قرآن کے مفسر یہی کہتے ہین کہ مسیحی اور یہودی محمد کے ظاہر
ہونے کے منتظر تہے لیکن ظاہر ہونیکے بعد عداوت کے سبب سے
روگردان ہو گئے یا در اکثر اون آیتونکو جنمین محمد کے آنیکا اشارہ تہا اپنی مقدس
کتابون سے نکال ڈالا تاکہ وے اس طرح اپنی بے ایمانی کیواسطے
ایک عذر بنا دین لیکن جب قرآن مین اس دعوی کی کوئی دلیل مذکور نہین ہے

اور بلحاظ اون سببونکے جو ہم بعد ذکر کرینگے قرآن کو بے دلیل نہین
قبول کر سکتے تو نہین ہو سکتا کہ ہم قرآنکے دعوی پر اس بات مین ہم سکوت اختیار
کرین بلکہ لازم ہے کہ جب قرآنمین اس دعوی کے ثابت کرنیکے لیئے
کوئی دلیل نہین تو تلاش کرین اور دیکھین کہ شاید ہم اس طرف سے
اس دعوی کے بیجا ہونیکے واسطے کوئی معتبر دلیل پاوین اور اسطرح
سے حقیقت کو دریافت کرین * کہتا ہون مین قول اونکا کسی بات
مین کسی وقت مین تحریف نہین ہوئی محض ایک دروغ بیفروغ ہے
اور بہت شاہد اسکے کاذب ہونیکے پہلے بیان ہو چکے قول اونکا اور
قرآن کے مفسر الحکمین قرآن کے مفسر یہہ بات نہین لکھتے کہ ساری
بیبل مین محمد صاحب کے ظہور سے پہلے کسی موضع مین تحریف نہین ہوئی ہی
اور نہ یہہ بات کہ بعد ظہور کے اون سارے یا اکثر آیتونکو جنمین اونکا
اشارہ تہا مقدس کتابون کے ساری نسخون سے جو سارے جہان
مین پائے جاتے تہے نکال ڈالا ہے پادریصاحب کو چاہیے کہ ایک دو
تفسیر کا حوالہ دیوین قول اونکا شاید ہم اسطرف سے الخ بحمداللہ کہ
پادریصاحب جیسے یہان اس دعوی کے بیجا ہونے مین شاکی ہین
ویسی ہی نکلے کہ کوئی دلیل اچھی انکے ہاتہہ نہین لگی جیسا عنقریب کہلجاتا ہے
پادریصاحب کہتے ہین اس مطلب کی تحقیق کے وقت پہلا سوال یہہ

کہ آیا مسیحی و یہودی ایسے کام کیے لیئے کوئی جہت یا سبب کہتے
تہے یا نہین کیا مقدس کتابونکی تحریف کرنے سے اونہین کچھہ فائدہ ملا
یا محمدؐ اور اوسکی اُمت کے آگے عزت دار ٹہرتے یا دولت حاصل
کرتے تہے یا خلیفون اور اسلام کے بادشاہونکے ملکونمین سے
گذران کرتے یا اِس کام کے باعث خدا کی رضامندی اونکے شامل حال
ہوئی ہرگز نہین بلکہ بالفرض اگر مقدس کتابونکو تحریف کرتے تہے تو کیا
اس جہان مین اور کیا اوس جہان مین خلاف مطلب حاصل کرتے تہے
چنانچہ اس جہان مین اس سبب سے کہ محمدیون نے مقدس کتابونکے
تحریف ہونیکا گمان کیا اور اس تحریف کو اونکی بے ایمانیکا باعث
سمجہا ہے مسلمانونکی عملداری کے ہر ایک ملک مین جسمین مسیحی اور
یہودی رہتے ہین بہت سا ظلم اور برا سا عذاب مسلمانون سے
اُنہا یا اور اُنہاتے ہین اور وہ جو قیامت کا عذاب ہے اوسکی بابت
مقدس کتابون مین صاف خبر دی ہے کہ خدا کے کلام مین کمی و بیشی
کرنیوالے بڑے عذاب مین پڑینگے چنانچہ موسیٰ کی پانچون کتاب کے
۴ باب کی ۲ آیت مین لکہا ہے * کہ تم اس بات مین جو مین تمہین کہتا ہون
نہ کچھہ زیادہ کیجو نہ کم تاکہ تم خداوند اپنے خدا کے حکمونکو جو مینے تم تک پہنچائے ہین حفظ
کرو * پہر مکاشفات کی ۲۲ فصل کی ۱۸ و ۱۹ آیت مین لکہا ہے کہ مین ہر ایک شخص کے لیئے

جو اس کتاب کی نبوت کی باتین سنتا ہے یہہ گواہی دیتا ہون کہ اگر کوئی
ان باتون مین کچھہ بڑہاوے تو خدا اُن افتونکو جو اس کتاب مین لکھی
ہین اوسپر بڑہاویگا اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتون مین سے
کچھہ نکال ڈالے تو خدا اوسکا حصہ کتاب حیات اور شہر مقدس
اور اون باتون سے جو اس کتاب مین لکھی ہین نکال ڈالیگا * پس اس
حال مین کسطرح خیال کیا جاتا ہے کہ مسیحی اور یہودیون نے بیکبارگی
بے سبب بے جہت ایسا کام کیا ہوا باوجودیکہ خوب جانتے تھے کہ
اسطرح کا کام اونکو اس جہان مین مسلمانونکے ظلم اور اوس جہان مین خدا
کے غضب مین گرفتار کریگا اور اسکے برخلاف اگر محمدؐ سے صدق کرتے
اور اوسکا کہا مان لیتے تو محمدیونکے ظلم سے بچکر مسلمانون کی ولایت
مین باآرام سے رہتے اور محمدؐ کے جہاد و غزوات مین عزت و اعتبار حاصل
کرکے دشمنونکی لوٹ کے مال مین سے بہی حصہ پاتے پس اگر فی
الحقیقت مسیحی اور یہودیونکی مقدس کتابون مین محمدؐ کی خبرین نہین تو البتہ
انہین کوئی سبب نہ تہا کہ محمدؐ کا انکار کرکے اپنی کتابون مین تحریف
کرین اور یہہ مسیحی اور یہودیون نے محمدؐ کو قبول نکیا اور اوسکے
نہ قبول کرنے کے سبب نہایت سختیان اوسپر اور اوسکے تابعدارون
پر انہاین اسکا باعث صرف یہہ تہا کہ انکی کتابون مین اوسکی کچھہ خبر نہی اور

اونہون نے اوسکی تعلیم کو بہی مقدس کتابونکے موافق نپایا کہتا
ہونمین کہ یہہ تردیدات جو اس سوال مین مذکور ہین محض بیجا ہین کیونکہ مسلمان
ہرگز مدعی اسکے نہین کہ تحریف فقط بعد ظہور محمد ؐ کے ظہور مین آئی ہے۔
اور بس بلکہ اونکا دعوی عام ہے جیسا مکرر بیان ہوا علاوہ اسکے فائدہ
عام ہے خواہ نفس الامر مین ہو خواہ تحریف کرنے والے کے زعم مین اور
خلقت کو اپنا دین چہوڑنا گو برا ہی ہو مشکل ہوتا ہے اور اکثر
آدمیون کو اپنی بات کی بہی گو ناحق ہی ہو سچ ہوا کرتی ہے اور ان لحاظون
سے بہت حرکتین بیہودہ کر بیٹہتے ہین اور اونکو مفید سمجہتے ہین قول اونکا

چنانچہ موسی کی پانچوین کتاب کے چوتہے باب کی ۲ آیت مین لکہا ہے
کہتا ہونمین جب مقدس کتابونمین باب کے باب اور فقرے کے فقرے
الحاقی ہین اور اونکے الحاقی ہونے پر علما عیسائی کا اقرار ہے مثل تمام ۳۴
باب کتاب استثنا کی اور دس ۱۴ باب کتاب استثناء اور پانچ دس اخیر باب ۲۴ کتاب یوشع کے
اور مثل لفظ آجکے دن تک کے جو بیسیون جگہہ عہد عتیق کی کتابون مین
واقع ہے اور مثل ۲۶ درسون باب ۱۲ انجیل کے اور سات باب اخیر
کتاب امثال کے اور باب ۵۲ دو قوین کتاب یرمیا کے اور غیر انکے کے
جنکی تفصیل مفصلاً اس رسالہ مین گذری پس اب کونسی دلیل ہے
کہ یہہ ایک آیہ الحاقی نہو جایز ہے کہ یہودیون نے خوب تحریف کیے

اس آیہ کو عوام کے بہکانے کے لیے بڑہادیا ہو قول اونکا پہر مکاشفات
کی ۲۲ فصل کی ۱۸ و ۱۹ آیت مین لکہا ہے الخ کہتا ہو مین کہ
اخیر جو تہی صدی تک کتاب مکاشفات کی جمہو عیسائیونکے نزدیک
واجب التسلیم اور الہامی نہ تہی اور اسمین بہی شبہ تہا کہ تصنیف یوحنا
کی ہے اور بہت عالمون فرقہ پروٹسٹنٹ نے اس کتاب کو جعلی
اور جہوٹی سمجہا ہے اور سریانی کلیسون اور اسیطرح عرب کے
کلیسون نے اسکو نہین مانا اور بعض علماء کے نزدیک یہہ کتاب تصنیف
سرنتہس ملحد کی ہے جیسا مشروحاً فصل دوسری مقدمہ مین
گذرا پس اسمین اگر یہہ بات لکہی بہی ہو تو محرفون کے نزدیک اوسکا
کیا اعتبار تہا وے تو اوسکو ایک بیہودہ کلام سمجہتے تہے اور اگر
کونسل کارتہیج نے ۳۹۷ مین تین سو برس تخمیناً کے بعد اسکو کتاب
الہامی مانا ہے تو اوسکا کچہہ اعتبار نہین اوسنے تو کتاب جوڈتہ اور
کتاب وزڈم اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب باروق اور کتاب
ایکلیزیاسٹیکس کو بہی الہامی کتابون مین داخل کرکے واجب التسلیم
کرادیا تہا اور ابتک رومن کاتاک اونکو الہامی مانتے ہین اور پادریصاحب
اور تمام فرقہ پادریصاحبان اون کتابونکو الہامی نہین مانتے پس جیسا ان کتابونکے حقین پادریصاحب
اور فرقہ پادریصاحب کے نزدیک حکم اس کونسل کا مردود ہے

اسیطرح ہمارے نزدیک حکم اس کونسل کا کتاب شاہدات کے
حقین سمجھا جاوے قول اونکا پس اسحال مین کسطرح ہوا الخ کہتا
ہونمین کہ اگر مان لین کہ یے ورس الہامی تھے تو بہی تحریف بعید نہین
جسا باوجود موجود ہونے اوسی ورس ۲ باب ۴ کتاب استثنا کے
موافق رائے جمہور عیسائیون کے پانسو برس بعد وفات موسی ع کے سامریون
نے ورس ۴ باب ۲۷ کتاب استثناء مین اور ایسیطرح بزرگونکی عمر کے
برسون کی تعداد مین اور اور جا تحریف کی ہے اور موافق رائے قدماء
عیسائیون کے یہودیون نے تعداد برسون اور اور جا مین جسکی تفصیل
اس رسالہ مین گذری تحریف کی ہے اور آدمی نے جب بے ایمانی پر
کمر باندہی اوسکو ایک دو ایسے قول کب روک سکتے ہین قول اونکا
اسکا باعث صرف یہہ تہا الخ اسیطرح یہود ہی حضرت عیسی کے
حقین کہتے ہین کہ ہرگز عیسی وہ مسیح نہین جسکے ہم منتظر ہین اور اوسنے
محض جہوٹا دعوی مسیح ہونے کا کیا ہے اور اوسکی تعلیم بہی ہماری مقدس
کتابونکی موافق نہین پادریصاحب کہتے ہین قطع نظر اسسے کہ مقدس کتابونکی
تحریف ہونیکا کوئی سبب نہ تہا اگر کبہی کوئی ایسی نالایق فکر کرنا بہی تو اوسکا
انجام ممکن نہ تہا کیونکہ محمدؐ کے وقتمین بلکہ اوسسے کتنے برس آگے مسیحی دین
اکثر ملکونمین پہیلا تہا اسطرح پر کہ اناطولی اور شام اور یونان اور مصر

اور افریکہ کے اور طرف والے سب مسیحی ہیے اور سوائے اسکے عرب اور
عجم اور ہندوستان مین بہی مسیحی رہتے ہیے اور ایطلیہ اور فرنس اور
سپانہ اور انگلش کے ملک کے رہنیوالون اور جرمنی کے ملک کے
اکثر حصہ کے لوگون نے دین مسیحی کو قبول کیا تہا پس ہزارون مسیحی جو
دور اور نزدیک ملکون کے چارون طرف ہیے کسطرح ہوسکتا تہا کہ
ایسے بڑے کام کے لیے متفق ہون اور اوسکے سوائے یہودی اور
مسیحی ہمیشہ آپسمین ایسی عداوتین رکہتے ہیے کہ کبہی ممکن نہ تہا کہ وے
ایسے کام مین سب یکدل ہو جاوین اور بالفرض اگر متفق ہوبہی جاتے تو
تو دونون طرف ایسے ایسے لوگ بہی ہیے جو اس بات کو ظاہر کرکے پردہ
فاش کردیتے * کہتا ہون کہ اون قول اونکا کوئی سبب نہا اِن بیان
سب کا رسیدون مین گذرا قول اونکا تو اوسکا انجام ممکن نہ تہا
الخ بلحاظ اون خرابیون کے جو مقدمہ کی تیسری فصل مین بیان ہوئین دسیون
صدی تک انجام اوسکا ممکن نہتا خصوصًا ساتوین صدی تک تو بہت
ہی ممکن اور آسان تہا اور بلاشبہ اکثر مواضع مین علماء محققین عیسائی
مذہب کے اقرار کی موافق تحریف واقع ہوئی ہے پادریصاحب
کہتے ہین اور اسکے سوا محمدؐ کے وقت مین اور اوسکے زمانے کے بیشتر
خود مسیحی بہی ایسی غیرت والے کی حجت اور نکہبانی مین پڑے ہیے

کہ جب کبھی ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کی تعلیم مین کچھہ ہیرپھیر پائی ویسی
وقت بیان وظاہر کردیا پس ظاہر ہے کہ ایسی کوشش دباریک بینی اور
اسقدر طرفداری کے ساتھہ کیونکر ہوسکتا تہا کہ وے سب دور دور نزدیک
کے رہنیوالے اپنی مقدس کتابونکی تحریف کرنے کے لیے جمع اور متفق
ہوئے ہون اور فرض کیا کہ اگر بعضے مسیحی مثلاً وے جو عرب وشام
مین رہتے تہے انجیل کی تحریف کرنے مین قدم بڑہاتے بہی تو دوسرے
ولایت کے مسیحی جلد اس بات کو دریافت کرکے ظاہر کردیتے لیکن
اگلوکی تواریخ مین جنمین اگلے مسیحیونکے سب احوال کی کیفیت اور
اونکی آپس کی حجت وتکرار جو بیجاوناسنا سب حرکتین تہین صاف بیان
ہوئی ہین ایسی تحریف کی کچھہ خبر نہین ایسے فقط اتنا سمجہا جاتا ہے کہ ایکے
جہگڑونکا سارا سبب یہہ تہا کہ بعضے معلمون اور مفسرون نے کتب مقدسہ
کی بعضی باتونکو اور طرح اور بعض نے اور طرح پر شرح کیا ہے مگر کتب مقدسہ کی تحریف
ہونیکی بابت کبھی کچھہ حجت اور جہگڑا نہین پڑا پس ان باتون سے ظاہر ویقین ہے کہ
ممکن نہ تہا کہ کوئی کتب مقدسہ کو تحریف وتبدیل کرے * جیساکہ انجیل یونکے لئے غیر
ممکن ہے کہ اوس سب غیرت وتعصب کو جو اونکے مختلف فرقونمین اب واقع ہے چہوڑکر
سارے قرآنونکو جو نزدیک اور دور کے ملکونمین محمدیونکے پاس ہین تحریف کرنیکے لیے
جمع کرین اور تحریف کرکے اسطرح پہر سبمین کہ کچھہ معلوم نہو ویسے

اور مسیحی بھی اس بات سے آگاہ نہون پس جیسے کہ یہہ بات ناممکن ہے
اسیطرح مسیحیونکے واسطے بھی محمدؐ کے وقت اور اور ایام مین اپنی مقدس
کتابین تحریف کرنا محال وغیر ممکن تہا کہتا ہونمین کہ محمدؐ کے زمانہ مین اور
بیشتر اونکے زمانہ سے خود حضرات مسیحی اوازبلند سے چلاتے ہے
کہ یہودیون نے عہد عتیق کی مقدس کتابونمین تحریف کی ہے قول اونکا
جیساکہ اب محمدیونکے لیئے غیر ممکن ہے الخ یہہ قیاس مع الفارق ہے کیونکہ
قرآنمین بسبب متواتر ہونے ہر ہر لفظ کے اور بسبب ہونے عبارت
اوسکیکے اعلی درجہ بلاغت مین تحریف کسی کی چل نہین سکتی ہی اور مقدس
کتابونمین کہ نہ اونکے الفاظ بطور تواتر کے منقول ہین اور نہ اونکی عبارت
اعلی درجہ بلاغت پر ہی تحریف کی گنجایش ہی خصوصًا اون خرابیو کا لحاظ
کرکے جنکا ذکر فصل ۳ مقدمہ مین گذرا یا در یصاحب کہتے ہین اور یہہ بات
کہ نئے اور پرانے عہد کی مقدس کتابین حقیقت مین تحریف و تبدیل نہین ہوئین
اگلے نسخونکی طرف رجوع کرنے سے صاف ظاہر و ثابت ہوتی ہے
کیونکہ اب مقدس کتابونکے ایسے نسخے موجود ہین جو محمدؐ کے زمانہ سے بہت
پہلے یونانی زبانمین جو انجیل کی اصل زبان ہے قلم سے پوستین کے
کاغذ پر مرقوم ہوکر اب تک برقرار ہین کہ اون مین سے بعضون مین پرانے
اور نئے عہد کی سب کتابین لکہی گئین اور بعضون مین صرف کئی کتابین

اور پرانے عہد کی کتابونکے لکھے گئے ہین چنانچہ ان مین سے ایک جلد
جو ہجرت سے دوسو پچاس برس پہلے لکھی گئی اور ہمارے وقت تک
باقی اور اوسکا نام قدکس واطیکانوس ہے شہر روم واقع ولایت
اطالیہ کے کتب خانہ مین ہے اور ایک اور جلد جو ہجرت سے دوسو برس
پہلے لکھی گئی شہر لندن مین موسوم برطینیہ کے کتب خانہ مین موجود
اور اوسے قدکس الکسندرینوس کہتے ہین پھر ایک اور جلد کہ اوسی کتاب
کی مانند پرانی ہے پارس شہر کے ایک کتب خانہ مین موجود ہے اور
اوسے قدکس افریمی کہتے ہین اور ان نسخونکے سوا اس طرح کے اور بہت
نسخے مسیحیونکے پاس ہین کہ محمدؐ سے پہلے اور بعضے اوسی وقت مین
اور بعضے اوسکے بعد یونانی و عبری زبان مین لکھے گئے ہے اور جو کہ
عبری زبان مین لکھے گئے پرانے عہد کی کتابین ہین اس لئے کہ وے
دراصل اوسی زبان مین لکھی گئین اور اون سب نوشتونکا سارا الحوا
یہان بیان کرنا ضرور نہانکے ہمنے اسی قدر ظاہر کرنے پر کفایت کی
اور اگر اون نسخونکو جو محمدؐ سے پہلے لکھے گئے اون نسخون سے جو بعد لکھے
گئے اور کتب مقدسہ کے ان نسخون سے جو اب مسیحیونمین رائج ہین ملاوین
اور مقابلہ کرین تو ثابت ہوتا ہے کہ قدیم نسخے باہم موافق اور اس زمانہ
کے مروج نسخون سے مطابق ہین چنانچہ اس راہ سے بھی ظاہر اور

روشن ہے کہ نئے اور پرانے عہد کی مقدس کتابون مین کہیں کچھ تحریف
نہین ہوئی * کہتا ہون مین کہ اسنجا پادریصاحب نے پرانے نسخون سے
دلیل پکڑی ہے اور اون نسخون مین عیسائیون کے نزدیک باعتبار قدامت
کے اگر کچھ خاک دھول اعتبار رکھتے ہین تو یہی متن نسخے ہین قدکس واطیکانو
اور قدکس الکسندریوس اور قدکس افرمی جنکو پادریصاحب نے صراحۃ
ذکر کیا اور حال دونون اول کا مشروحا مقصد دوم کے آخر مین بیان
ہوا اسلیئے ان دونونکا حال ہسجا بطور اجمال کے اور پچھلیکا حال بطور
تفصیل کے لکھا جاتا ہے قول اونکا چنانچہ اونمین سے ایک جلد
جو ہجرت سے دوسو پچاس برس پہلے لکھی گئی ہے محض دعوی بلا دلیل
ہے اور ہرگز ایسی قدامت اس نسخہ کی اب تک کسی اچھی دلیل
سے ثابت نہین ہوئی بلک خود علماء محققین عیسائیونمین خلاف ہے
بعضے اخیر چوتھی صدی کا اور بعضے پانچوین صدی کا اور بعضے چھٹی
صدی کا اور بعضے ساتوین صدی کا لکھا ہوا بتلاتے ہین اور ہریک ٹکلون کا غذ وغیرہ کا
لحاظ کرکے کہتا ہے کہ شائد فلانی صدی کا لکھا ہوا ہوگا اور باوجود ایسکے
وہ نسخہ بسبب پرانے پن کے بہت ہی خراب ہوگیا تھا اور حرف
اوسکے اکثر جگہ سے بالکل مٹ گئے ہے اوسمین از سر نو لکھے
گئے ہین اور عبارتین کی عبارتین اوسمین داخل ہوئین ہین اور بعض جا

چاکو یہ لفظونکو چھیل ڈالا ہے قول اونکا اور ایک اور جلد جو ہجرت سے
دو سو برس الخ یہہ بھی مثل اول کے ایک دعوی بلا دلیل ہے اور اسمین
بھی علماء عیسائیونکا خلاف ہے بعض اونسکو چوتھی صدی کا اور بعضے
ساتوین صدی کا اور بعضے آٹھوین صدی کا اور بعضے دسوین صدی کا لکھا ہوا بتلاتے ہین اور ہرایک
اٹکلون کا ملہیا اور مونٹ فاکن کہتا ہے کہ چھٹی صدی سے پہلے کا کوئی نسخہ لکھا ہوا نہین نہ
قدکس الکسندرینوس اور نہ کوئی اور نسخہ یونانی اور میکالس کہتا ہے کہ
یہہ نسخہ آٹھوین صدی کے قبل کا لکھا ہوا نہین اور اوڈن کہتا ہے کہ دسوین
صدی کا لکھا ہوا ہے اور بہت علماء عیسائی نے اس نسخہ کی بڑی مذمت
کی ہے اور یہہ نسخہ اور قدکس واطیکانوس آپسمین ایسی مختلف ہین کہ کوئی
دو نسخہ آپسمین ایسے مختلف نہین قول اونکا پھر ایک اور جلد کہ اوسی کتاب
کی مانند پرانی ہے پارس شہر کے الخ یہہ نسخہ بھی پادریصا حب کے نزدیک
ہجرت سے قریب دو سو برس پیشتر کا لکھا ہوا ہے مگر یہہ بھی پادریصاحب کا
ایک دعوی ہے اور بس ہارنصاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے صفحہ ۹۴
و ۹۵ مین پرانے نسخون عہد جدید کے بیانمین لکھتے ہین کہ عہد جدید کے اندر
اس نسخہ مین بہت سے نقصان جنکو وسٹین نے اول اظاہر کیا اور میکالس
اور کریس بیک نے ثانیاً وسٹین کے اظہار سے نقل کیا ہے پائے جاتے
ہین علاوہ اون نقصانونکے بہت جا سے بڑھا بھی نہین جاتا اور وسٹین

خیال کرتا ہے کہ یہہ نسخہ ایک اون نسخون مین سے ہے جو اسکندریہ
مین ترجمہ سریانی کے مقابلہ کے لیئے جمع کیئے گیئے لیکن کوئی دلیل اس امر کی نہین
اور ورس ے باب ۵ نامہ عبرانیون پر ایک حاشیہ لکھا ہوا ہے اوس سے
وہی محقق استدلال پکڑتا ہے کہ یہہ نسخہ قبل پانسو بیالیس کے لکھا گیا ہے
لیکن اوسکی دلیلون کو میکالس فیصل نہین سمجھتا اور خود اتنا کہتا ہے
کہ پرانا ہے اور بشپ مارش ساتوین صدی کا لکھا ہوا کہتا ہے اور اسکی
عبارت ترجمہ لاطینی سے ملتی ہے لیکن کوئی دلیل نہین کہ اوسنے خراب
کرکے ترجمہ لاطینی کی موافق بنا لیا ہے اور اس نسخہ مین کسی محقق نے
تبدیل کی ہے اور گریس بیک سمجھتا ہے کہ یہہ تبدیل اوس نسخہ کے
لکھے جانے کے بعد بہت عرصہ کی پہنچی ہوئی ہے اور اوسنے بہت
سی پرانی عبارتونکو جھیلا ہے انتہی ملخصا پس اس نسخہ مین اول تو صرف
عہد جدید ہے اور اوسمین بھی بہت سے نقصان پائے جاتے ہین
اور باوجود اوسکے بہت حاشیے پڑھا بھی نہین جاتا اور کوئی دلیل اس
امر کی بھی نہین کہ کونسی صدی کا لکھا ہوا ہے اور بشپ مارش ساتوین صدی کا
لکھا ہوا بتلاتا ہے اور بعد مدت کے کسیئے اوسمین تحریف بھی کی ہے
اور بہت سے پرانی عبارتونکو جھیل بھی ڈالا ہے پس جس صورت مین
کہ کوئی راجح دلیل نہین کہ یہہ تینون نسخے کس عہد کے لکھے ہوئے ہین بلکہ

بقول بعضے عالمون عیسائي مذہب کے پہلا نسخہ ساتوین صدی کا
اور دوسرا آٹھوین یا دسوین صدی کا اور تیسرا ساتوین صدي کا
لکھا ہوا ہے اسصورت مین یہہ دعوی پادریصاحب کا کہ پہلا اڈھائی سو
برس اور تیسرا اور دوسرا دو سو برس ہجرت کے پہلے کا لکھا ہوا ہے
کیونکر مانا جاوے اور ظاہر یہہ ہے کہ جو حضرات عیسائیونمین دسوین
صدي تک جعل کا بڑا زور رہا اور دوسری صدی سے ایسے جھوٹ کا
بولنا اور ایسے فریب کا دینا جسمین دین عیسوي کی بہبودي ہو علماء
مسیحي مین بمنزلہ مستحبات دینی کے ٹھہر گیا تہا کسی پوپ یا متعلقین
پوپ نے کہ حال انکی دیانت اور امانت کا پادریصاحب اور اونکے فرقہ کو
بہت کچہہ معلوم ہے اسلام کي روز بروز ترقی دیکھکر ایسے نسخے جعلی بناکر
ہدیا ہوگا کہ یہ نسخے ہجرت کے قبل کے لکہے ہوئے ہین تا عوام عیسائي
انکے جال مین آجاوین اور اس جعل کی کیا شکایت ہے عیسائیونے تو بیشتر انجیلین
وغیرہا کہڑکے تیار کردي ہین جیسا عبارت موسیم سے جو نقل
اوسکی مقصد تیسرے کی پہلی فصل مین گذری سمجہا جاتا ہے یا پادریصاحب
لکہتے ہین اوپر کا مطلب ثابت کرنیکے واسطے ایک اور دلیل ان معلمین
اور دین کے خادمونکی کتابونسے جو حواریونکے بعد سے حاصل ہوتی ہے
وہ یہ ہے مسیحیونکے مشہور معلم محمد سے بہت مدت آگے ہوئے اور

بہت سی کتابین لکہین کہ انمین سے اکثر ابتک مسیحیونکے درمیان موجود
ہین اب اس جگہہ ہم انمین سے کئی ایک اشخاص کا ذکر کرکے اونکے زمانوکو
بہی معین کرتے ہین اسطرح پر کہ سنہ مسیحی کی پہلی اور دوسری صدیون
کلمنس نامی اُسقف اور یگناتیوش اور پولیکارپوس شہید اور ایریناوس
اور کلمنس الکسندریہ اور ترطولیانوس نے کتنی کتابین تصنیف کین کہ
اب تک انمین سے بعضی تمام اور بعضی کسی قدر موجود ہین اور ان معلمون
مین سے بعض تو حواریونکے شاگرد اور بعض حواریونکے شاگردونکے شاگرد تہے
غرض کہ صعود مسیح کے نوے برس بعد سے دوسو برس تک یعنی سنہ
ہجری کے چار یا پانچ سو برس پہلے اونہون نے یہ کتابین لکہین اور پہر سنہ
مسیحی کے تیسری صدی مین یعنی سنہ ہجری کے تین سو برس پہلے اوریگنس
وکبریانوس نے بعضی کتابین بنائین جو اب تک ہین اور اسیطرح یہ
اشخاص یعنی اینریپیوس وایفرم شامی وامبروشیوش وباسیلیوس
وخریسوسطموس وھیرونیموس واکوستینوس ہی جو مسیحی قوم مین بڑے
مشہور معلم تہے سنہ ۴۰۰ و ۵۰۰ مسیحی مین یعنی سنہ ہجری سے
۲۰۰ و ۱۰۰ برس آگے بہت سی کتابین بناکر چہوڑگئے جو اب تک باقی
ہین اور وے سب کتابین مسیحی دین کے بیان مین لکہی گئین اور اکثر انمین سے
نے اور پرانے عہد کی کتابونکی شرح وتفسیر پر شامل ہین اور اسی سبب

اپنے اور نئے عہد کی کتابونکے بہتیرے مقام اونمین لکھی ہین اور
قدس کتابونکے وے مقام جو اونمین ہین اگر ہم انکو کتب مقدسہ کے
ان نسخون سے جو اب مسیحیونمین رائج ہین مقابلہ کرین تو وے سب آئین
جنکا ذکر ان معلمون نے اپنی کتابونمین کیا ہے ٹھیک ویسے ہی ہین
جیسے اب مسیحیونکے مروج نسخونمین لکھی ہین پس اس سے یہی بالیقین
معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کسی وقت مین تحریف نہین ہوئی اور اس انجیل
کے سوا جو اب مسیحیونکے پاس ہے کوئی اور انجیل نہ تھی اور اصل انجیل یہی ہے

* **کہتا ہونمین** کہ اسجا پادریصاحب مشایخ کی کتابون سے دلیل
لاتے ہین مگر یہہ دلیل بھی ضعیف ہے اور صورت تسلیم مین ہرگز مسلمانونکے
دعوے کو جسکا بیان اوپر گذرا منافی نہین اور جو اونہون نے پانچوین
صدی کے علماء تک جنکے قولونمین قوت دیکھی ہے اونکے نام یہان لکھے
ہین پس حقیقہ مسیحیونمین بڑی سند انہین کے قول کی ہے اور ہم اسجا
خوف طوالت سے فقط کلیمنس اور اگناتیوس کا جو صدی اول کے علماء
اور حواریون کے شاگرد کہلاتے ہین اور پادریصاحب نے بھی انکو بڑا
معتبر سمجھکر اول لکھا ہے حال لکھدیتے ہین علاوہ اسکے جو دوسری
تیسری صدی سے حضرات مسیحیونمین مذہب عیسوی کی بہبودی کے
لیئے جھوٹ بولنا بمنزلہ مستحبات دینی کے ٹھہر گیا تھا تو اونکے قول کی

صداقت مین بھی شک ہے اور بڑا سندی اول پادریصاحب کے
نزدیک کلیمنس ہے جو روم کا اسقف تہا اور حال اوسکا یہہ ہے
کہ اوسکا صرف ایک ہی خط ہے جو کلیہ روم کی طرف سے گرنتہیو
کلیہ کو لکہا تہا اور اوسکے سال تحریر مین خلاف ہے مگر کسی قول
کے موافق وہ سال سنہ ۹۶ سے تجاوز نہین کرتا کیونکہ وہ خط آرچ بشپ
آف کینٹربری کے نزدیک مابین سنہ ۶۴ و سنہ ۷۰ کے اور لیکلرک کے نزدیک
سنہ ۶۹ مین اور وڈاوڈل کے نزدیک سنہ ۶۴ مین لکہا گیا ہے اور ڈیون
اور ٹلی منٹ کہتے ہین کہ سنہ ۹۱ یا ۹۳ تک کلیمنس بشپ ہی نہوا تہا
اور موافق مختار لارڈنر کے سنہ ۹۶ مین مقوم ہوا ہے پس اول اسی
امر کی سند نہین کہ کونسے سنہ مین لکہا گیا ہے باوجود اسکے اوس کے
خط مین کسی جا سے صاف نہین سمجہا تہا کہ وہ اسجا کسی انجیل کا
حوالہ لیتا ہے بلکہ جو چند عبارتین اوسکی اتفاقاً کسی انجیل کی عبارت
سے مضمون مین کچہہ موافق پڑ گئی ہین اونکی بابت علماء عیسائی نے
زبردستی دعوی کیا کہ ان عبارتونکو ان انجیلون سے لیا ہوگا
گو حوالہ صریح نہین دیا اور ہم اول بطور نمونہ کے ایک عبارت نقل
کرکے تحکم ان لوگون کا ظاہر کرتے ہین اور بعد اوسکے دو اور عبارتین جنکو
کتب اسناد کی سنہ سمجہتے ہین اور اونسے بڑہ کر اوس خط مین

کوئی عبارت سند کے لایق نہین اسی لیئے ملی نے اپنی کتاب مین بطور
تصریح کے اونہین دو کو لیا ہے معہ قول فیصل کے اس باب مین انکی
معتبر کتابون سے نقل کر دیتے ہین مسٹر جونس کہتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے
کہ کلیمنس نے اس فقرے مین جو عیسی کو پیار کرتا ہے اوسکو چاہیئے کہ
اوسکے حکم پر عمل کرے حوالہ ورس ۱۵ باب ۱۴ یوحنا کا لیا ہے انتہی جانا چاہیئے
کہ وہ ورس یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے
حکمون پر عمل کرو اسمجا اگرچہ سب لفظون مین موافقت نہین مگر اہم
مسٹر جونس نے محض اس لحاظ سے کہ ان دونون فقرون مین باعتبار
مضمون کے کچھ اتحاد ہے دلیل پکڑی کہ کلیمنس نے اسمجا یوحنا کی
انجیل سے حوالہ لیا ہے اور اپنے گمان مین یہہ ایک سند وجود انجیل
یوحنا کی اوسوقت مین نکالی اور یہہ تو محض ایک وہم ہے کیونکہ موافق
کسی قول کے سال تحریر خط کلیمنس کا سنہ ۹۶ سے تجاوز نہین کرتا اور یہی
مسٹر جونس کہتا ہے کہ یوحنا نے اپنی انجیل سنہ ۹۸ مین لکھی ہے جیسا
نار صاحب اپنی تفسیر کی جو نہی جلد کے صفحہ ۳۰۷ مین لکھتا ہے
کہ یوحنا نے موافق مختار کرزاسٹم اور ایرانی فانیس کے قدماء سے اور موافق
مختار ڈاکٹر ہل اور فی بری شس اور لیکلرک اور بشپ ٹامالائن کے
متاخرین سے سنہ ۹۷ مین اور موافق مسٹر جونس کے سنہ ۹۸ مین اپنی انجیل کو

لکھا ہے اتنی پس جب اوسکے نزدیک وہ انجیل ۹۸ء مین تصنیف ہوئی
تو ۹۶ء مین یا اوس سے پہلے کلیمنس نے کسطرح اوس سے حوالہ لیا ہے
بلکہ ظاہر یہ ہے کہ جو کلیمنس صحبت یافتہ حواریون کا تہا اور بارہا اوسنے
اونکا وعظ بہی سنا تہا تو یہہ بات بہی وعظ مین کئی دفعہ سنی ہوگی
اور اوسی سنی بات کو لکہا ہوگا علاوہ اسکے یہہ بات کچہہ سننے پر ہی موقوف
نہین بلکہ امر دیگر ہی ہے کہ محب وہی ہوتا ہے کہ اپنے محبوب کے حکمون پر
عمل کرتا ہے نہین تو دعوی محبت کا غلط ہے پس جایز ہے کہ کلیمنس نے
یہہ بات اپنی طرف سے لکہی ہو اور کوئی دلیل نہین کہ اس فقرہ کو
انجیل یوحنا سے لیکر لکہا ہے اور اگر مجرد مناسبت سے گو تہوڑی ہی ہو
نقل ثابت ہو جاتی ہے تو لازم آتا ہے کہ اکثر فقرے جو انجیل مین اقوال
مسیح کے اندر پائے جاتے ہین حکما اور بت پرستونکی کتابون سے
منقول ہوئے ہون اور نکتہ یہہ طعن کہ انجیل مین جو تین چار باتین اخلاق کی
اچہی پائی جاتی ہین اونہین کتابون سے منقول ہین بیہودہ ہے صاحب
اکسپوزیٹر لکہتا ہے کہ وے عمدہ اخلاق مندرجہ عہد جدید کے جن پر عیسائی
بڑا فخر کرتے ہین لفظاً لفظاً کنفیوشس کی کتاب اخلاق سے جو قریب
چہہ سو برس کے پیشتر مسیح سے تصنیف ہوئی ہے منقول ہین مثلاً
ذیل خلق ۲۴ کے یون مرقوم ہے دوسرے وہ کرو جو تم چاہتے ہو کہ وہی

تم سے کرے اور نہ کرو وہ جو تم نہین چاہتے کہ وہ تمسے کرے اور تمکو صرف
اسی خلق کی حاجت ہے اور یہہ سب خلقون کی اصل ہے اور ذلیل
خلق ۱۵ کے مرقوم ہے اپنے دشمن کی موت نچاہ کہ وہ خواہش
بیفائدہ ہے اور اوسکی زندگی خدا کے اختیار مین ہے اور ذلیل خلق
۱۵ کے ہے نیکی کا بدلہ نیکی کے ساتھہ کرو اور کبھی بدی کے بدلے مین
بدی نکرو اور ذلیل خلق ۶۳ کے ہے ہم دشمن سے اعراض بدون انتقام
لینے کے کرسکتے ہین اور طبیعت کے خیال ہمیشہ گنہگار نہین انتہی پس حق
یہہ ہے کہ مجرد مناسبت سے نقل نہین ثابت ہوتی اور وہ دعوی مخدوش
غلط ہے اور اسجا لارڈ ٹرنر نے انصاف کیا اور مسٹر جونس کی حمایت
اچھی نہ سمجھی اور اپنی تفسیر کی جلد دوسری صفحہ ۴۸۰ مین لکھا کہ مین سمجھتا
ہون کہ اس حوالہ مین شبہہ ہے کیونکہ کلیمنس بسبب وعظ اور صحبت حواریون کے
اسبات سے خوب واقف تھا کہ اقرار عشق عیسوی کا آدمیون مین یہہ اثر
کرتا ہے کہ اوسکے حکمون پر عمل کرین انتہی اب حال اون دو بڑی سندی
عبارتونکا سننے اول یہہ کہ باب ۱۳ اوس نامہ مین یون واقع ہوا ہے
اور ہم کرین جیساکہ لکھا ہوا ہے اسلیئے روح القدس نے اسطرح کہا ہے
کہ دانا آدمی اپنی دانائی پر فخر نکرے خصوصًا یاد رہین خداوند یسوع کے الفاظ
جو بہت بار ہی اور مجاہدہ کی تعلیم کے وقت یون فرمائی تبھی رحم کرو تاکہ تم پر رحم

کیا جاویگا بخشو تاکہ تم بخشے جاؤ جیسا تم کروگے ویسا ہی تمہارے ساتھہ
کیا جائیگا جیسا تم دوگے ویسا ہی تمہین دیا جائیگا جیسی تم عیب گیری
کروگے ویسے ہی تمہاری عیب گیری کیجائیگی جیسی تم مہربانی دکھاؤگے
ویسی ہی تمکو مہربانی دکھائی جائیگی اور جس پیمانہ سے تم ناپوگے اوسی پیمانہ
سے تمہارے لیئے ناپا جائیگا انتہی علماء عیسائی اسمجا کہتے ہین کہ کلیمنٹ نے
یہہ الفاظ درس ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ باب ۶ لوقا اور درس ۱ و ۲ و ۱۲
باب ۷ متی سے نقل کیے ہین اور عبارت باب ۶ لوقا کی یون ہے ہندیہ
سنہ ۱۸۴۱ ع ۳۶ اسواسطے تم جیسا تمہارا باپ رحیم ہے رحیم ہو ۳۷
نکتہ چینی نکرو تب تمہاری نکتہ چینی نہ کیجائیگی اور گناہ ثابت نکیا کرو تو
تمہارے گناہ ثابت نکیے جائینگے بخشو کہ تم بخشے جاؤگے ۳۸ دو کہ
تمہین دیا جائیگا اچھا پیمانہ داب داب کے اور ہلا ہلا کے منہا منہ بہرا ہوا
تمہاری گود مین رکھہ دینگے اسلیئے کہ جس پیمانہ سے تم پیمایش کرتے ہو
اوسی سے پھر تمہارے لیئے پیمایش کی جائیگی اور عبارت باب ۷ متی کی
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ ا نکتہ چینی نکرو تاکہ تمہاری نکتہ چینی نکی جاوے ۲
کیونکہ جو نکتہ چینی تم کروگے ویسی ہی تمہاری نکتہ چینی کی جائیگی اور جس
پیمانے سے تم پیمایش کرتے ہو اوسی سے تمہارے واسطے پیمایش
کیجائیگی ۱۲ پس جو سلوک تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھہ کرین تم بھی اونکے

کہ شرع اور انبیا، یہی ہین انتہی دوسری عبارت یہہ ہے جو کلیمنس نے
باب ۴۶ اوس نامہ مین نقل کی ہے یاد رکہو خداوند یسوع مسیح کے الفاظ
اسلیئے اوسنے کہا ہے کہ اوس آدمی پر افسوس (جسکی طرف سے جرم آوے)
اوسکے لیئے بہتر تہا کہ وہ پیدا نہوتا اس سے کہ وہ میرے کسی برگزیدہ کو
دکہہ دیوے اوسکے لیئے یہہ بہتر تہا کہ چکی کا پاٹ اوسکی گردن مین باندہ کر
سمندر مین ڈبویا جاتا اس سے کہ وہ میرے کسی ایک کو چہوٹے بچون سے
دکہہ دیوے انتہی کہتے ہین کہ یہہ فقرے ورس ۴ ۲ باب ۲۶ متی اور ورس ۶
باب ۱۸ متی اور ورس ۴۲ باب ۹ مرقس اور ورس ۲ باب ۱۷ لوقا سے منقول
ہوئے ہین اور عبارت اون ورسون کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۱ اور ۲۴
باب ۲۶ متی کا ابن آدم جیسا کہ اوسکے حقین لکہا ہے چلا لیکن اوس شخص پر
جسکے ہاتہہ سے ابن آدم پکڑوایا جاتا ہے اوس شخص کے لیئے
یہہ بہتر تہا کہ وہ پیدا نہوتا ورس ۶ باب ۱۸ متی کا پر جو کوئی کہ ایک کوان
لڑکون سے جو میرے معتقد ہین ٹہوکر کہلاوے یہہ اوسکے لیئے بہتر تہا
کہ ایک چکی کا پاٹ اوسکی گردن مین باندہا جاتا اور وہ دریا مین تہتک
پہنچایا جاتا ورس ۴۲ باب ۹ مرقس کا اور جو کوئی ان چہوٹون مین جو مجہہ پر
اعتقاد رکہتے ہین ایک کو ٹہوکر کہلاوے اوسکے لیئے یہہ بہتر تہا کہ چکی کا
پاٹ اوسکے گلے مین لٹکایا جاتا اور وہ دریا مین ڈبویا جاتا ورس ۲ باب ۱۷ لوقا کا

اگر چکی کا پاٹ اوسکی گردنمین لٹکایا جاتا اور دریا مین پھینک دیا جاتا
تو اوسکے لیئے اوس سے یہہ بہتر ہوتا کہ وہ اون چھوٹون مین سے ایک کو
ٹھوکر کہلاوے انتہی اور لارڈنر بعد نقل اس عبارت کلیمنس اور جوالیہ
ورسون انجیل کے اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳ مین لکھتا ہے
کہ ہمنے مقابلہ مین کئی انجیل نویسون کے الفاظ اسلیئے نہ کہدیئے ہین
تاکہ ہر شخص خوب سمجھ لے لیکن عام خیال یہہ ہے کہ اس عبارت کا جزء اخیر
ورس ۲ باب ۱۷ لوقا سے لیا گیا ہے انتہی دیکھو دونون جا مین سب فقرون
کے اندر کلیمنس کی عبارت انجیلون کی عبارت سے توافق لفظی نہین
رکھتی اور بعض فقرونمین مضمون مین پورا اتحاد نہین نکلتا کیونکہ ایک
فقرہ عبارت اول کلیمنس کا اقوال مسیحی سے یون ہے رحم کرو تاکہ تم پر
رحم کیا جاوے اور ورس ۳۶ باب ۶ لوقا مین یون ہے پس جیسا تمہارا
باپ رحیم ہے رحیم ہو اور یہہ فقرہ جیسی تم مہربانی دکھاؤ گے ویسی
ہی مہربانی تمکو دکھائی جائیگی کلیمنس کی عبارت مین ہے اور متی اور لوقا
مین نہین پایا جاتا اور یہہ فقرہ اور گناہ ثابت نکیا کرو تو تمہارے
بھی گناہ ثابت نہ کیئے جائینگے لوقا مین ہے اور کلیمنس مین ندارد ہے
اور حال دوسری عبارت کا بھی ایسا ہی کچھہ خراب ہے پس دعوی نقل کا
محض بجا ہے اسلیئے اگر انجیل سے نقل کرتا تو نام اوسکا لیتا اور اگر نام لیتا

تو عبارت مین موافق ہوتا اور اگر یہہ بھی نکلتا تو ادنی درجہ یہہ تہا کہ اوس سب
مضمون مین تو موافقت رکہتا البتہ دونون چاہیے اتنی بات ثابت
ہوتی ہے کہ کلیمنس کے نزدیک یہہ قول ارشاد جناب مسیح کے تہے اور جو
کلیمنس صحبت یافتہ حواریونکا اور حواریون کی صحبت سے مثل حواریون اور اور مریدونکے
واقف تہا تو کہان سے ثابت ہوسکتا ہے کہ اوسنے انجیل متی یا لوقا
یا مرقس سے دیکہہ کر لکہا ہے اسی لیئے اس دعوی سے بشپ پیرسن نے
فارغخطی دی اور کہا کہ کلیمنس نے حوالہ نہین لیا لارڈ نر اپنی تفسیر کی جلد
دوسری مین دونو عبارتون کے حقمین لکہتا ہے کہ جنہون نے ہمارے
خداوند کے حواریون اور مریدون کی صحبت پائی تہی اور ہمارے خداوند
مسئلون اور تاریخ سے ایسے واقف تہے جیسے انجیل نویس اونکے
ملفوظات کے دیکہنے سے اکثر ایک مشکل واقع ہوا کرتی ہے جب تک
اونکے حوالے صریح اور ظاہر نہون اور یہان وہ مشکل یہہ ہے کہ آیا
کلیمنس ان جگہونمین اون الفاظ عیسوی کی طرف رجوع کرتا ہے جو مکتوب تہے
یا کرنتہیونکو وہ الفاظ عیسوی یاد دلاتا ہے جو اوسنے اور اونہون نے
خداوند کے حواریون اور اور مریدون سے سنے ہونگے لیکلرک اول کو
اختیار کرتا ہے اور بشپ پیرسن دوسرے کو اور مین اسبات کو مانتا ہون
کہ پہلے تینون انجیلین اس وقت سے پہلے لکہی گئی تہین اور کلیمنس نے اگر رجوع

کہا ہو سکتا ہے گو لفظون اور عبارت مین خوب موافقت نہیں
رکھتا لیکن یہہ بات کہ اوسنے رجوع ہی کیا ہے آسان نہین کہ
فیصل ہو جاوے کیونکہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ جو انجیلون کے لکھے
جانے سے پہلے ان چیزونسے خوب واقف تہا اور بعد اونکے
لکھے جانے کے بہی ممکن ہے کہ اسی طور سے کہ پہلے اوسکی بیانکی
عادت تہی بدون رجوع کے طرف انجیلون کے اون چیزونکا جنسے
وہ خوب واقف تہا بیان کرتا ہو لیکن دونون صورتون مین انجیلونکی
سچائی خوب مضبوط کرتا ہے اسلیئے صورت رجوع مین تو مقدمہ
صاف ہے اور صورت عدم رجوع مین بہی انجیلون کی تصدیق ہے
کیونکہ یہہ الفاظ موافق ہین اونکے جو وہان لکھے ہین اور ایسے مشہور
کہ وہ اور گرد انتہی اونکو جانتے تہے پس کلیمنس نے ہمکو یقین کرایا کہ ہمارے
انجیل نویسون نے الفاظ عیسوی کو جنکو بوباری اور ریاضت کی تعلیم
کے وقت ہمارے خداوند نے فرمائے تہے ٹھیک ٹھیک اور سچ سچ
لکہا ہے اور یہ الفاظ لایق انکے ہین کہ بڑے ادب سے یاد رکہے
جاوین اور اگرچہ یہان مشکل ہے لیکن یہہ بہی مین خیال کرتا ہون کہ اکثر
فضلاء کی رائی لیکلرک کی رائے کے موافق ہون البتہ پولوس و رسل
باب ۲۰ اعمال مین اسطرح سے بشپ کو یون نصیحت کرتا ہے یاد رکہو

الفاظ خداوند یسوع کے جو اوسنے کہا ہے کہ دینا لینے سے زیادہ تر
مبارک ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ یہہ عام مانا گیا ہے کہ پولوس اسیجا
کسی لکھے ہوئے کیطرف رجوع نہین کرتا بلک صرف بعضے اون الفاظ
عیسوی کیطرف جو اون سے یہہ اور وہ واقف تھے مگر اس سے یہہ
نہین لازم آتا کہ ایسا طور رجوع کا ہمیشہ ایسا ہی سمجھا جاوے
بلک یہہ طور لکھے ہوئے اور غیر لکھے ہوئے کیطرف استعمال مین
آسکتا ہے اور ہم پاتے ہین پولیکارپ کو یہی طور استعمال مین لاتا ہے
اور غالبًا بلک یقینًا لکھی ہوئی انجیلونکی طرف رجوع کرتا ہے اسلئے کہتا
ہون مین کہ انکے علما کے نزدیک ہرگز یہہ امر بطور یقین کے نہین ثابت
ہوسکتا کہ کلیمنس نے انجیلون سے ان عبارتونکو نقل کیا ہو اور پشپ نیسن
تو صاف اس امر کا انکار کرتا ہے اور حق بھی اسیکی طرف ہے کیونکہ اولًا
تو کلیمنس حالات مسیحی اور اقوال مسیحی سے خوب واقف تھا ثانیًا عبارت
اور لفظون مین بھی موافقت نہین ثالثًا کوئی امر ایسا اوسکے کلام مین
نہین کہ اوس سے سمجھا جاوے کہ اوسنے حوالہ لیا ہے دیکھو پولوس
مقدس بھی مثل کلیمنس کی س ۳۵ باب ۲۰ اعمال مین کہتے ہین باوجود اسکے
باتفاق علما مسیحی کے کسی لکھے ہوئے کیطرف رجوع نہین کرتے پس
ایسا ہی کلیمنس کو سمجھو اور وہ جو لارڈنر کہتا ہے کہ صورت دوسرے مین بھی انجیلونکی

تصدیق سے الخ بہت ہی عجب ہے کہ بعض فقرونکے مضمون مین موافق
ہوجانے سے کہان تمام انجیلونکی تصدیق نکل سکتی ہے بالفرض اگر
تصدیق ہی ہو تو فقط اسقدر ہوگی کہ یہہ فقرے ان انجیلونمین قول عیسوی
سے منقول ہوئے ہین اور وہ جو کہتا ہے کہ اور ہم پاتے ہین پولیکارپ کو
کہ یہی طور استعمال کرتا ہے الخ مردود ہے کیونکہ جو پولیکارپ بھی تابعی
اور یوحنا کا شاگرد اور مثل کلیمنس کی سب حالات مسیحی سے واقف تھا
تو حال اوس کا مثل حال کلیمنس کے ہے اور جس جا یہی طور استعمال کرتا ہے
اوس جا ہم کہتے ہین کہ وہ بھی مثل کلیمنس اور پولوس کے لکھی ہوئی انجیلونکی
طرف رجوع نہین کرتا پس بحمد اللہ کہ جو مزعومہ بسم اللہ کے اور بڑا سندی
پاڈریصاحب کا تھا اوسکے کلام سے کچھہ بھی سند انجیلونکی نہ نکلی اب
حال دوسرے کا سنیئے کہ وہ بڑا سندی اگناٹیوس ہے جو ۳۷ برس
بعد عروجکے انطاکیہ کا اسقف ہوا تھا اور یہہ شخص تابعین حواریون سے ہے
لارڈنر اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین لکھتا ہے کہ یوسی بیس اور جیروم نے
اوسکے سات خط کا ذکر کیا ہے اور انکے سوا اور خط بھی اوسکی طرف
منسوب ہین کہ جنکو جمہور علماء جعلی سمجھتے ہین اور میرے نزدیک بھی ظاہر
یہی ہے اور اون سات خطونکے دو نسخے ہین ایک بڑا دوسرا چھوٹا
اور سوائی مسٹر وسٹن اور دو چار اوسکے تابعین کے سبکی یہی رائے ہے

کہ نسخہ بڑے مین الحاق ہوا ہے اور نسخہ چھوٹا اسکی قابلیت رکھتا ہے
کہ اوسکی طرف منسوب ہو اور مینے جو غور سے دونون نسخون کا مقابلہ
کیا یہہ بات معلوم ہوئی کہ چھوٹے نسخہ مین الحاق کرکے بڑا نسخہ بنالیا
اور یون نہین کہ چھوٹا نسخہ بڑے نسخہ سے مختصر کرلیا ہو اور جو ایک قدر
کے بھی چھوٹے نسخہ سے مناسبت بہ نسبت بڑے نسخے کے زائد
رکھتے ہین باقی رہا یہہ سوال کہ آیا خطوط مندرجہ چھوٹے نسخہ کے بھی حقیقت مین
اگناتیوس کے ہین یا نہین اسمین بڑا جھگڑا ہے اور بہت بڑے بڑے
محققون کے قلم اس بحث مین کام مین آئے ہین اور مین جانبین کی تحریر کو
دیکھکر اس سوال کو مشکل سمجھتا ہون اور میرے نزدیک اتنی بات
ثابت ہے کہ یہہ خطوط وہی ہین جنکو یوسیبیس نے پڑھا ہے اور اُرجن کے وقت
مین موجود تھے اور بعض فقرے ٹھیک زمانہ اگناتیوس کے مناسب نہین تو
یہہ بات معقول معلوم ہوتی ہے کہ اونہین الحاقی مانین نہ یہہ کہ
اونکا لحاظ کرکے اون سب خطونکو رد کردین خصوصًا صورت کیمانی
نسخون مین جسمین ہم اب مبتلا ہین اور جو بڑے خطون مین کسی ایرین نے
الحاق کیا ہے اسیطرح ہوسکتا ہے کہ چھوٹے خطون مین بھی کسی
ایرین یا کسی دیندار یا دونون نے دست اندازی کی ہو گو میرے
نزدیک اوس دست اندازی سے بڑی خرابی نہین آئی انتہی ملخصًا

اور کتاب بیلی کا مصنف اوسکے حاشیہ مین لکھتا ہے کہ پہلے دونون مین
اگناتیوس کے تین خطونکا ترجمہ سریانی ظاہر ہوا اور اوسکو کیوری ن
نے طبع کیا ہے اور اس نے ملفوظ نے قریب تحقیق کیے اس امر کو کر دیا
کہ جھوٹے خطون یونانی مین جنکو آشر نے درست کیا ہے الحاق ہوا ہے
اور بعد اسکے چار دلیلین اسکی ذکر کرتا ہے جسکو منظور ہو اوسمین دیکھ
لے اور جب حال اوسکے خطون کا یہہ ہو تو ہم کو اوسکے فقرونکی نقل کرنے
جواب دینا ضروری نہین بلکہ کہتا ہون مین کہ جب سب علماء مسیحی ہوا
دو تین عالمونکے اگناتیوس کے بڑے خطونکو بالاتفاق غیر معتبر کہتے
اور کہتے ہین کہ اونمین کسی ہاریں نے الحاق کیا ہے تو اس صورت مین اونکی
مسیحیونکے نزدیک بھی کچھہ سند نہین باقی رہے جھوٹے خطاونکے
جعلی اور عدم جعلی ہونے مین بہت بڑے بڑے محققونمین جھگڑا ہے
پس اونکا بھی اگناتیوس کے خط ہونا ہمارے نزدیک مسلم نہین بلکہ
انکو بھی دوسری تیسری صدیمین کہ جسمین جھوٹ بولنا اور فریب دینا
بہبودی دین عیسوی کے لیے بمنزلہ مستحبات کے ٹھہر گیا تھا کسی نے
بنا لیا ہوگا اور ان سات خطون اگناتیوس کی کیا حقیقت ہے
قریب پہنچے ہوئے انجیلون وغیرہا کے حضرت مسیح اور مریم اور حواریون
طرف سے جعلی بنائی گئی تھین اور اگر مان بھی لین تو بھی علماء عیسا

کے نزدیک یہہ مسلم ہے کہ ان چھوٹے خطوں مین کئی فقرے الحاقی ہین
اور لارڈ ٹرنے اقرار کیا ہے کہ یقینا نسخے اون خطوں کے بہت کیا
ہین اور ممکن ہے کہ انمین بہی کسی ایرین یا کسی دیندار یا دونون نے
الحاق کیا ہوا ور جب یہہ مسلم ہوا اور حضرات دیندار بہی اپنی عاقبت
سنوارنے کو ایسے امر کے درپے تہے تو اون خطون کا پہر کیا اعتبار رہا
جائز ہے کہ بعض فقرے اس قسم کے یہی حضرات دیندارون نے الحاق
کردیے ہونگے بہرحال بحمد اللہ کہ صدی اول مین علماء سے تو کسیکے کلا مین
سند ان انجیلونکی نہ نکلی اور دو بڑے سندی پادریصاحب کے کلا سے
کچہہ بہی ان انجیلونکی سند نہ ثابت ہوئی اور سارے مجموعہ عہد جدید
کی سند کیے تو کیا معنی پادریصاحب کہتے ہین اور اگر کوئی یہہ
دعوی کرے کہ جب محمد صاحب کے وقتمین کتب مقدسہ قدیمہ کو تحریف کیا
تو اون معلمون کی کتابونکو بہی تحریف کرڈالا سو اسکے واسطے
ہمارا یہہ جواب ہے کہ پہلے تو اس دعوی کے ثابت کرنے کی کوئی دلیل
نہین محض دعوی ہے اور بس دوسرے جیسا کہ ہم پہلے ثابت کرچکے ہین
مسیحیونکو کوئی سبب نہا کہ محمد کے وقت مین پرانے اور نئے عہد کی کتابونکو
تحریف کرین اسیطرح ان قدیم کتابونکے تحریف کرنیکا بہی کوئی سبب نہا جسطرح
جسطرح محمد کے وقتمین کتب مقدسہ کے سارے نسخونکا تحریف کرنا غیر ممکن تہا

اسیطرح یہہ دعوی بہی ہرگز واقع نہین ہوسکتا اور جیسے کہ اب فی زمانہ
اون سب کتب دینیہ کی جو محمدیونکے پاس ہین تحریف کرنا اور اون مقاموں کا
جن مین محمدؐ کے واسطے اشارے ہین نکال ڈالنا غیر ممکن ہے ایسے ہی
محمدؐ کے وقت مین مسیحیونکی بیشمار کتابونکی تحریف بہی ممکن نہ تہی کہتا ہون
کہ اول مسلمان اس بات کے قائل نہین کہ مقدس کتابین پہلے محمدؐ کے تحریف
نہین ہوئین تاکہ یہہ کلام پادریصاحب کا التفات کے قابل ہو لہذا تینون جواب
پادریصاحب کے مردود ہین کیونکہ نہ تو دعوی مسلمانونکا بے دلیل ہے اور نہ
یہہ بات سچ ہے کہ مسیحیونکو کوئی سبب نہا چنانچہ صدق ان دو دعوونکا
اس رسالہ کے ناظر کو خوب معلوم ہے اور نہ یہہ بات سچ ہے کہ اونکی
تحریف ممکن نہ تہی دیکہو بڑی کتاب مجموعہ خطوط اگناتیوس کی جمہور
علماء اور محققین عیسائیونکے نزدیک جعلی اور محرف ہے اور لارڈ نراوسمین فرقہ
ایرین کی تحریف کا قائل ہے اور چہوٹی کتاب مجموعہ خطوط کی بہی بعض محققین کے
نزدیک جعلی ہے اور بعض کے نزدیک اگرچہ سب جعلی نہین لیکن موافق
تحریر لارڈ نر کے اوسمین بہی الحاق ہوا ہے اور عمدہ دست اندازی
فرقہ ایرین یا دیندار عیسائیون سے خالی نہین اور بلاشبہ ان مشایخ
کی کتابون کے نسخے بہی بہت ہی قلت سے پائے جاتے تہے قطع نظر
اسکے ڈیوسیس بشپ آف کورنتہ دوسری صدی مین باآواز بلند چلاتا تہا

کہ مین نے بہائیون کی خاطر سے خط لکھے تھے لیکن ان شیطان کے
خلیفون نے میرے خطونکو خراب کیا بس کیا تعجب ہے کہ بعض نے
کتب مقدسہ کو بہی خراب کرنیکا ارادہ کیا ہو چنانچہ اسکا حال مفصلاً
آگے گذر چکا ہے تو اب ذرا خیال کرنا چاہیئے کہ جب عیسائیون نے
ڈیونیسیش کی جن حیات ہی مین اوسکے خطونکا یہہ حال کیا ہو تو
اوسکی موت کے بعد تو خدا جانے کیا کچہہ خاک اوڑہائی ہوگی اور
ایسا ہی کچہہ اور مشایخ کی کتابون کا بہی حال ہے جیسا کہ لارڈ نر کے
قول سے مفہوم ہوتا یا ریصا حب کہتے ہین قطع نظر ان سب باتون کے
محمدؐ کے مرنیکے بعد عمر خلیفہ نے اوسوقت کے مسیحیونکے کہی
ایک بڑے بڑے کتب خانے اپنے قبضہ مین کر لیئے ان مین سے شام
کی ولایت مین قیصریہ کا کتب خانہ اور مصر مین اسکندریہ کا کتب خانہ تہا
ان کتب خانون مین کتب مقدسہ کے قدیم نسخے اور اکثر مسیحی معلمونکی
کتابین تہین جیسا کہ اگلی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے پس اس صورت
مین محمدیونکو آسان تہا کہ مقدس کتابونکے قدیم نسخے اور قدیم معلمونکی
کتابین ظاہر کرکے تحریف کا دعوی ثابت کرتے حال آنکہ کتب خانونکے
جہین لینے کے بعد عمرؓ نے انکے جلا دینے کا حکم دیا اور اوسوقت سے
اور محمدیونکا بہی یہہ حال تہا کہ جو پرانی کتابین پاتے تھے برباد کرتے سو

اس برباد کرنے مین یا تو پرانی کتابونکی قدر نہین جانتے یا یہہ سمجھتے
تھے کہ اونکا مضمون قرآنکے خلاف ہونے پر گواہی دیتا ہے اور یہی قدیم
کتابونکا برباد کرنا محمدیونکی ایسی بیخبری کا باعث ہوا ہے کہ وے مسیحیونکے
اگلے حالات اور اور قومونکی کیفیت و حقیقت سے جو محمدؐ کے پہلے
تھے ای خبر و آگاہی نہین رکھتے کہ ایسے ایسے دعوی کرتے ہین مثل
دعوی تحریف کتب مقدسہ وغیرذالک اور اس لیئے کہ محمدی قدیم
کتابین اور مسیحیونکی تاریخون سے کچھہ اطلاع نہین رکھتے پھر اونکے
واسطے تواریخ سے دلیل لانا مشکل ہے اور سوائے
اسکے محمدیون نے اون کتابونکی تلاش و جستجو اب تک نہین کی
جو فرنگستان کے مسیحیونکے پاس ہین لیکن اس زمانہ کے محمدی اگر تعصب
داونکے تعصب کو کنارے رکھکر انصاف کی راہ سے ایام گذشتہ
عوض کیا چاہین تو فرنگستان مین جاکر وہان کے کتب خانونکو دیکھین
کہ اون مین کتب مقدسہ کے دوسرے ترجمے اور مسیحی معلمونکی وے
کتابین جو ہم نے ذکر کین دیکھہ سکتے ہین اور اگر اون کتابونکی زبان
سیکھہ لین تو اونکا پڑھنا بھی اون پر آسان ہوجائیگا اور اون
کتب خانون مین ایسی کتابین بھی بہت پاوینگے جنمین یہہ مطالب جو ہم نے
اس فصل مین لکھے مفصل و مشرح مذکور ہین اور کتب سابق الذکر کے قدیم

اسناد بھی اونمین بتفصیل بیان ہوئی ہے کہتا ہونمین کہ اسوقت تک
صدہا فاضل یہودی اور عیسائی مسلمان ہو چکے تھے اور اونہون نے
اسلام کی حقیقت پر اپنی کتابونکی موافق گواہی دی ہی اور اوسوقت
عیسائیونمین بڑا زور شور پوپ کی حکومت کا تہا اور اوسکے متعلقین خود
عبری کتابونمین عہد عتیق کی تحریف کیے قائل تھے تو محمدیونکو کچھہ ضرور نہ تہا
کہ ان کتابونسے کچھہ ثابت کرتے رہا مرجلا دینے کا سو اوسکا حال یہہ ہے
کہ اون کتب خانون مین ہر قسم کی کتابین تہین پس جو علم فلسفی کی تہین اونکے
جلا دینے مین کچھہ بھی ہرج نہ تہا زمانہ پولوس مقدس مین بھی اس قسم کی کتابین
قیمتی پچاس ہزار روپیہ کی اون لوگون نے جو پہلے یہودی یا مولوی تھے یہہ مسیحی ہو گئے تھے
جلادی تہین اور اوسپر نہ پولوس مقدس نے اونکو منع کیا تہا اور نہ یہہ
کہا تہا کہ ان کتابون کو رہنے دو تاکہ جو مسیحی نہین ہوئے اون پر اونسے
ڈہونڈکر دلیل پکڑی جاویگی اور نہ پھونک دینے پر کچھہ طعن کیا تہا باب ۱۹
اعمال مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء اور بہتیرون نے اونمین سے جو ایمان لائے
تھے آگے اپنے کامونکو قبول دیا اور ظاہر کیا ۱۹ اور بہتون نے جو جادو
کرتے تھے اپنی کتابین اکٹھی کرکے لوگونکے آگے جلادین اور جب اونکی قیمت کا
حساب کیا تو پچاس ہزار روپیے ٹہرے انتہی پس اس جہت سے عمرؓ پر کچھہ
بھی الزام نہین اور جو کچھہ دینی تہین اکثر ترجمے تھے اور جو سب فساد کے بانی تہین

تو اوسکا جلا دینا ہی کچھ قابل طعن نہ تھا کتاب والسن منطبعہ ۱۷۹۱ کی جلد
تیسیرمین ہے کہ جب جلا دینے ترجمہ وکلف کا حکم نکل چکا بٹلر نے ۱۴۰۱
مین ایک کتاب لکھی اور ۱۴۳۹ مین ایک کونسل بیٹھی اور اوسکے حکم سے ترجمہ وکلف کی بدبان تنکا کر جلا دی
اور دریا مین بہائی گئین اور ۱۵۲۶ مین کارڈنل ولسی اور اور بشپ لوگون نے
حکم کیا کہ ٹنڈل کا ترجمہ نہ پڑھا جاوے اور ممانعت کے واسطے اس مضمون کا
اشتہار اپنے اپنے علاقون مین جاری کیا کہ لوتھر کے بعضے پیرو ون نے
ترجمہ غلط کیا ہے اور خدا کے کلام کو جیوئے ترجمہ اور الحادی حاشیون سے
خراب کیا ہے اسلیئے وہ ترجمہ جسکے پاس ہو تیس ۳۰ دن کے اندر اوانکے حضور
کے پاس حاضر کرے ورنہ کلیسیا سے نکالا جاویگا اور تہمت بدعتی ہونے
کی اوسکو لگے گی اور اسی سال مین ٹونسٹل بشپ لندن اور ٹامس مور
عنقریب تمام نسخونکے خرید کرکے پال کے کراس مین جلا دیئے اور ۱۵۲۹
مین ٹونسل نے معرفت آسٹن پیکنٹن سوداگر کے اوس ترجمہ کے نسخے
خرید کرکے مقام چیپ سائڈ مین علانیہ جلا دیئے بعد اوسکے جب ٹنڈل نے
نظر ثانی کرکے پھر دوبارہ ۱۵۳۰ مین مطبوع کرایا اور معرفت جان ٹنڈل
اپنے بھائی اور ادرون کی اوسکو پوشیدہ پھیلایا اوسپر بشپ لندن نے
ان پھیلانے والونکو طلب کیا اور تفتیش کرکے اونہین کے ہاتھ سے سب نسخونکو
چیپ سائڈ مین جلوایا اور اٹھارہ ہزار آٹھ سو چالیس پونڈ اور دس پنس

اون پر جرمانہ ہوا کہ جیکے ہمارے ملک کی رواج کی موافق ایک لاکھ
اٹھاسی ہزار چار سو روپیہ اور ساڑھے چھ آنے تخمینا ہوتے ہین اور سنہ ۱۵۳۶
مین بادشاہ ہنری ہشتم کا حکم ہوا کہ ترجمہ ٹنڈیل اور کوورڈیل کا اور اسیطرح
اور کتابین جنکی پارلمنٹ نے اجازت نہین دی اور فرقت اور وکلف
وغیرہا کی کتابین نہ پڑہی جاوین ملک جلا دینے کے لیئے ملکی اور کلیسیو نکے
افسرون کے حوالہ کیجاوین چنانچہ بشپ لندن کے حکم کے موافق
پال کراس مین جلائی گئین اور سنہ ۱۵۴۲ مین نمار کی کتاب معہ انجیل کے جلائی
گئی اور سنہ ۱۵۵۵ مین ایک اشتہار اس مضمون کا جاری ہوا کہ بدعتی
کتابین نہ کہین بھیجی جاوین اور نہ پڑہی جاوین اور نہ کوئی اپنے پاس رکہے پیارہوین صدی مین
ہے کہ ہارمنی ٹی شین کی تہیوڈورٹ کے وقت مین موجود تہی اور سب
کلیسون مین پڑہی جاتی تہی لیکن اوسنے اوسکے سب نسخون کو غارت
کردیا تاکہ انجیل کو اوسکی جاگہہ قایم کرے انتہی اور فرقہ پروٹسٹنٹ
جسمین بادریصاحب داخل ہین اپنی ابتداء تسلط مین فرقہ کاتلک کے
بہت سے کتب خانونکو جو غالبًا اونمین دینی کتابین تہین جلا دیا ہے کہ
آج تک کاتلک اونکی بابت غم کرتے ہین پس اگر مطلقًا کسی کتاب کا
جلا دینا قابل الزام ہے تو عیسائی لوگ بدرجہ اولی ملزم ٹہرینگے
اور عیسائی لوگ حضرت عمرؓ پر تہمت لگاتے ہین وہی تہمت بلکہ

اوس سے زیادہ اون پر اولٹی پڑے گی کیونکہ حضرت عمر رضی تو
محرف کتابین کہ جنہین وہ خود بہی ایسا سمجھتے تھے جلوا ڈالین مین بخلاف
عیسائیونکے کہ اونہون نے وہ کتابین غائب کین کہ جنہین وے
لوگ خدا کا خالص کلام جانتے تھے قول اونکا لیکن اس زمانہ
کے محمدی اگر باپ دادونکے الخ کہتا ہو نمن کہ غریب محمدیونکو
فرنگستان مین جانے اور اون نسخون کے دیکھنے کی حاجت نہین
کیونکہ آپ کی کتب اسناد کے مصنفون نے باوجودیکہ اونکے
حامی ہین بہت کچہہ اونکے حال سے ہمکو مطلع کردیا ہے جیسا کہ اوپر
بیان ہوا اور اونکی تحریر کے موافق دعوی پادریصاحب کا ایک
مغالطہ ہے اور ممکن نہین کہ پادریصاحب بطور جزم کے یہہ بات
ثابت کردین کہ وے نسخے محمد سے پیشتر کے لکہے ہوئے ہین
پادریصاحب کہتے ہین جس حال مین ہم دلیل لاچکے کہ مقدس
کتابین نہ محمد کے وقت مین اور نہ اوسکے بعد تحریف و تبدیل ہوئین پس
ہم نے محمدیونکے دعوی کے خلاف ہونیکو جواب شافی ثابت
کردیا اور اب ہوسکتا تہا کہ ہم بے تامل اس مطلب کو چہوڑ کر دوسرے
باب کے مطالب بیان کرتے لیکن درحالیکہ بعضے محمدی کبہی کبہی قرانکے
معنی نہ سمجہنے سے یا تعصب و کج بختی کی راہ سے کہتے ہین کہ کتب مقدسہ

محمد صہ کے وقت سے پہلے تحریف ہوئے ہین اور حال آنکہ ایسی بات قرآن کے
بھی برخلاف ہے مگر اب ہم اس حجت کا بھی مختصر جواب دینگے اسطرح
سے اولاً مخفی نرہے کہ جو کچھ ہم نے اب تک پرانے اور نئے عہدنامہ کی
کتابونکے تحریف نہونے کی بابت ذکر کیا اس حجت کے رد مین بھی
جواب کافی ہے کیونکہ ہم ذکر کرچکے کہ مسیحیون مین کتب مقدسہ اور
قدیم معلمونکی کتابونکے ایسے نسخے اب تک موجود ہین جو محمدؐ کے
زمانے سے کچھ مدت پیچھے اور بعضے اونمین سے خود حواریونکے زمانے
کے نزدیک لکھے گئے اور یہہ بھی ہم نے اونہین جگہونمین بیان کیا ہے
کہ کتب مقدسہ کے وے قدیم نسخے اون نسخون سے جو مسیحیونکے
درمیان ہین خوب ملتے ہین پس صاف معلوم ہوگیا کہ کتب مقدسہ
محمدؐ سے پہلے اور ہر وقت ایسی ہی تھین جیسے اب ہین دوسرے
یہہ کہ اگلے مسیحیون نے حواریونکے وقت سے تین سو برس تک مسیح پر
ایمان لانے اور انجیل قبول کرنے کے سبب یہودیون اور بت پرستون
سے بہت ظلم اور دکھ سہے چنانچہ لوگ اونسے دشمنی رکھتے اور دکھ
دیتے اور اونکا مال و متاع زبردستی سے چھین لیتے تھے اور اون
رنجون اور مصیبتونمین صرف ایک انہی تسلی اونکے لیئے باقی تھی کہ مسیح پر
اعتقاد اور انجیل کے مضمون سے تسلی دلی اور خوشحالی روحانی حاصل ہین

حاصل تہی ہول کی خاطر خلش خار کے متحمل ہوتے اور خوش رہتے
تہے لہذا اس دنیا مین انکا بڑا خزانہ یہی انجیل تہی اور بس سو اسی سبب
اپنی دولت و مال اور ہر چیز خوشی سے دیڈالتے تہے تاکہ اس خزانہ
کی نگہبانی کرین یہان تک کہ بعض اون مین سے اپنا قتل ہونا اس سے
بہتر سمجہتے تہے کہ بت پرست اونکی انجیل کو جلا دیوین پس کیونکر ہو
سکتا کہ ایسے مسیحی اپنی کتب مقدسہ کی تحریف تبدیل پر راضی ہوتے
ہون اس صورت مین ایسی بحث اور بحث درمیان مین لانا بڑی
بیخبری اور کم عقلی ہے پس بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب سے پہلے
بلکہ حواریونکے زمانے تک بہی کبہی مسیحیونکی مقدس کتابونکے تحریف
ہونیکا اتفاق نہین ہوا اور ہر اپنے اور نئے عہد کی کتابین جیسی اصل
مین تہین اب تک ویسی ہی ہین **کہتا ہون مین** قول پس ہم
محمدیونکے دعوی کو الزام مخدوش ہے اور ہرگز مسلمانونکا یہہ دعوی نہین
کہ زمانہ محمد صاحب تک تمام مقدس کتابونکے نسخے تحریف سے مصئون
اور پاک تہے اور فقط بعد زمانہ ظہور رسول اللہ صاحب کے اومین فقط
بشارتون رسول اللہ صاحب کے اندر تحریف ہوئی اور بس بلکہ اونکا
دعوی عام ہے جسکا بیان اوپر گذرا اور جب دسوین صدی عیسوی
جہوٹ اور جعلسازی کا بازار بہت ہی گرم تہا تو بلاشبہ وہان تک

بہت کچھہ خرابیان اون کتابون مین ہوئی ہین قول اونکا لیکن
درحالیکہ بعضے بعضے محمدی قرانکے معنے نہ سمجھنے سے یا تعصب
اور کج بختی کی راہ سے الخ کہتا ہون مین کہ غریب محمدی تو قرانکے
معنی سمجھتے ہین اور اونہون نے تعصب اور کج بختی نہین کی مگر
پادریصاحب یا تو بسبب عدم مہارت زبان عربی کے قرانکے معنی
غلط سمجھہ گئے ہین اور اسی سبب سے قرآن کے معنے سمجھنے مین
اکثر پادریصاحب غلطی کھاتے ہین جیسا کہ ازالہ اوسکو کے
مقدمہ کے اندر اور اور جا مصرح ہوا ہے اور دعوی مسلمانونکا وہی
عام ہے جسکا بیان اوپر گذرا قول اونکا مگر اب ہم اس حجت کا مختصر
جواب دینگے الخ لہذا ہم بھی پادریصاحب کی دونون وجہون کا مختصر
جواب دیتے ہین کہ کوئی نسخہ پرانا مقدس کتابونکا ایسا نہین کہ جسپر
یقین کیا جاوے کہ زمانہ رسول اللہ سے پیشتر کا ہے اور فقط گمان
پادریصاحب کا ہمارے کام کا نہین اور اگلے قرنون مین بھی تحریف ہوگئی ہے
قول اونکا اس صورت مین ایسی حجت اور بحث درمیان مین الخ
مسلمانونکا دعوی تو بفضل اللہ صحیح اور پادریصاحب کی حجت اور بحث
بیجا ہے پھر خود ملاحظہ فرمائیے کہ بیخبر اور بے عقل کون ہے قول اونکا
ہی بالیقین معلوم ہوتا ہے الخ جب تحریف کا ہونا پہلے زمانہ محمد سے

ثابت ہوگیا تو یہہ یقین حقیقۃ جہل مرکب ہے اور بس یا در یصاحب کہتے ہین
خلاصہ بعضے شخصونکے اس قول پر بھی ہم متوجہ ہوکر تحقیق کرتے ہین کہ
گویا یہودیون نے مسیح کے وقت مین دشمنی کے سبب اون مقامونکو
جنمین مسیح کا اشارہ تہا پرانے عہد کی کتابون سے نکال ڈالا اسکا
جواب یہہ ہے کہ جسطرح محمدیونکا وہ اگلا دعوی بے دلیل تہا اسیطرح
یہہ دعوی بہی ثابت نہین ہوا بلکہ صرف ایک خیال ہے بے بنیاد کیونکہ
اگر یہودی مسیح کی خبرین اپنی مقدس کتابون سے نکالتے تو پہلے اون
آیتون کو نکالتے جو صریح اور صاف گواہی دیتی ہین کہ مسیح جسکا وعدہ
یہودیونکو دیا تہا یسوع ہے مثلاً اشعیا کی ۷ فصل کی ۱۴ آیت اور
اوسی کتاب کی تمام فصل اور دانیال کی ۹ فصل کی ۲۴ آیت سے
۲۷ تک اور موسی کی پہلی کتاب کی ۴۹ فصل کی ۹ آیت سے ۱۲ تک
اور میخا کی ۵ فصل کی ۲ آیت اور زکریا کی ۱۲ فصل کی ۱۰ آیت اور ۲۲ زبور کی ۱۶
و ۱۷ و ۱۸ آیت * سوائے اسکے درحالیکہ خدا نے یہودیونکو تاکید کے
ساتہہ فرمایا تہا کہ اپنی کتابون مین کچہہ کمی بیشی نکرین جیسا کہ موسی کی
۵ کتاب کی ۱۲ فصل کی ۳۲ آیت مین لکہا ہے پس اس حکم کے بموجب
یہودی کتب مقدسہ کی محافظت پر ایسے متوجہ ہوئے ہین کہ اونہون نے
پرانے عہد کی ہر ایک کتاب کے تمام لفظ اور حرف گن گن کر جمع کئے ہین

کہ مبادا ایک لفظ یا ایک حرف کم وبیش ہو جاے اور اگر پرانے
عہد کی کتابونکے ویسے نسخے جو مسیحیون پاس موجود ہین اون نسخونسے
جو یہودیون مین رایج ہین مقابلہ کیے جائین تو ثابت ہوتا ہے کہ بلا کم و
بیش ٹھیک ٹھیک اُنمین موافق ہین * پھر پہلے مسیحی اکثر یہودی تھے
پس اگر یہود کے معلم مسیح کے زمانے مین یا اوس سے پہلے پرانے
عہد کی مقدس کتابون کو تحریف کرتے تو وے البتہ اس بات سے
اگاہ ہوکر مسیحی ہونے کے بعد اوسکو ظاہر کرتے حال انکہ مسیحیونکی
کتابون مین کچھہ خبر نہین ہے کہ یہودیون نے مقدس کتابونکی ان مبینہ
گونیون کو جو مسیح کیطرف اشارہ تہین نکال ڈالا ہو مان مگر مسیحی
دین کے پہلے معلم فقط یہی سچا دعوی کرتے ہین کہ یہودیون نے
اون ایات کو جنمین یسوع مسیح کا اشارہ ہے نالایق اور نامناسب
طور پر تفسیر اور حلاف بیان کیا ہے مگر کہتا ہو نہین قول اونکا بعضے
خصوصونکی الخ مخدوش ہے کیونکہ بعض نہین یہہ تو قدماء مسیحیونکی
عام راے تہی کہ عبری کے بعض مواضع مین یہودنے قصداً تحریف
کی ہے اور بڑے بڑے اب کے مشایخ نے تحریف کا الزام یہودیونکو
دیا ہے اور جسٹن شہید نے تو کئی مبینہ گونیان پیش کی ہین کہ
یہودیون نے انکو مقدس کتابون سے نکال ڈالا ہے اور اسیطرح

اور مشائخ کا بھی حال ہے جیسا کہ کریزاسٹم نے کہا ہے کہ یہود نے بہت
سی کتابین گم کردین اور بعض پہاڑ ڈالین اور بعض جلادین اور آگسٹائن نے
الزام دیا کہ یہودیون نے بزرگون کی عمر کی تاریخون کو بدلا ہے پس اگر
پادریصاحب کے نزدیک یہودی پاک دامن ہین تو اونکے یہہ پیشوا محرف
ومفتری ہے کہ اپنی طرف سے پیشین گوئیان گھڑکے پیش کرتے اور
کہتے تھے کہ یہ مقدس کتابون مین ہین اور یہودیون نے انکو نکالدالا ہے
ہمکو اگر ارشاد ہو تو یہودیونکو پاک دامن سمجھکر نسبت تحریف کی
آپ کے مقتدایون کی طرف کیا کرین قول اونکا تو پہلے اون
آیتونکو نکالیئے جو صریح اور صاف گواہی دیتی ہین الخ کہتا ہون
کہ اولا صریح اور صاف نہین کسلیئے کہ اونمین سے ایک بھی ایسی صریح
نہین ہے کہ بلا تکلف حضرت عیسیٰ پر جم جاوے مثلاً اشعیا کے
ساتوین باب کی ۱۴ آیت کے معنی ہین خود علماء اہل کتاب کو خلاف ہے
بعض کہتے ہین کہ اس ورس مین حضرت اشعیا اپنی بی بی کی طرف اشارہ
کرتے اور کہتے ہین کہ وہ لڑکا جنیگی اور وہ لڑکا ابھی طرح ہوش
نہ سنبھالنے پاویگا کہ اخاز کے دشمن پامال ہوجاوینگے چنانچہ اسکا حال
ڈاکٹر بنس نے بھی لکھا ہے اور یہی معنی قرین قیاس بھی ہین کیونکہ ربط
کلام اسی بات کو مقتضی ہے اور ورس ۱۶ مین اسی بات کی

تصدیق کرتا ہے ورنہ اس ورس کے کچھ معنی نہ ہونگے کیونکہ
حضرت اشعیا بادشاہ احاذ کی تشفی کرتے اور کہتے ہین کہ اوس لڑکے
کے ہوتے ہی چند روز بعد اوسکے دشمن ہلاکت کو پہنچینگے پس
یہان اگر حضرت مسیح مراد لیے جاوین تو پہلا احاذ کو کیا تشفی ہوتی
کیونکہ اوسکے زمانہ سے حضرت عیسیٰ تک سات سو برس سے بھی
زیادہ فاصلہ ہے قطع نظر اس سے ورس ۸ مین اوسکے وقوع کی
میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتین اس
مدت کے اندر ہونی چاہین نہ یہہ کہ سات سو برس کے بعد ہون پس
باقی رہا وہ لفظ کہ جسکے معنی کواری ترجمہ ہوئے ہین اور وہ عیسائیون کے
زعم مین گویا بڑی قوی دلیل ہے سو اوسی لفظ کو سمیکس اور ایکویلا اور
تہیوڈوشن نے جوان عورت ترجمہ کیا ہے اب اسصورت مین یہ پیشین
گوئی کسی حالت مین ایسی صریح نہین کہ بلا تکلف حضرت عیسیٰ پر
جم جاوے اور دوسری پیشین گوئی جو باب ۵۳ اشعیا مین ہے
اوسمین بہی اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ اسجگہہ حضرت اشعیا حضرت
یرمیا کے غم کا بیان کرتے ہین اور میسیری خبر دانیال کے نوین ہفتہ
کی بہی حضرت مسیح پر صادق نہین آتی کیونکہ اوس معیاد معینہ
کے اندر حضرت عیسیٰ کا ہرگز خروج نہین ہوا بالفرض اگر یہہ باتین

کہ دن سے یہان برس مراد ہے جیسا کہ عیسائی لوگ اب توجیہہ کرتے ہین
گو حقیقت مین یہہ بہی اون لوگون کا محض ایک تحکم ہے تو بہی یہہ خبر حضرت
عیسیٰ پر نہین جمتی کیونکہ برس ۲۵ مین اونکے آنیکی میعاد ۶۹ ہفتہ
کہ جسکے ۴۸۳ دن ہوتے ہین مقرر ہوی تہی پس اگر ان دونکو برس
بہی قرار دین تب بہی پہلے فرمان سے کہ بادشاہ قرش نے عزرا کو دیا تہا
حضرت مسیح تک اتنے برس نہین ہوتے بلکہ بخلاف اسکے ۵۳۶ برس
ہوتے ہین اور یوسیفس مورخ کے نزدیک تو اوس فرمان سے حضرت
عیسیٰ تک چہہ سو برس کے قریب گذرے ہین علاوہ برین اسمین
ذکر ختم نبوت کا ہے تو اس صورت مین حواریون کی نبوت پر کہان تک ثابت ہوگی
لہذا عیسائی لوگون کو چاہیئے کہ اس دعوی سے فارغ خطی دین اور جو تہی
پیشین گوئی جو عیسائیون کے زعم مین بڑی قوی دلیل ہے یعنے حضرت
موسیٰ کی پہلی کتاب کی خبر سو وہ بہی حضرت عیسیٰ پر کئی وجہہ سے نہین
جم سکتی اول یہہ کہ سپٹر یعنے ریاست کی جو یہودا سے لاگور یعنی حاکم کے لفظ
اسبات پر مقتضی ہین کہ حضرت مسیح کے آنے تک اوس قوم مین
حکومت رہے حالانکہ ایسا نہین ہوا کیونکہ چہہ سو برس پیشتر وہ
سب کی سب قوم قید ہوکر بابل کو گئی اور اسیطرح مصریون اور رومیونکی
غلامی کرتی رہی اور انطوکس کے وقتمین تو بڑی بلا مین مبتلا تہی

دویم یہہ کہ بالفرض اگر یہہ بھی ہم تسلیم کرلین کہ لفظ عصا اور حاکم سے شنا مت قوم مراد ہے جیسا اب عیسائی لاچار ہوکر تاویل کرتے ہین تب بھی کچھہ بات نہین بنتی کیونکہ یہہ بات تو حضرت عیسےٰ کے بعد تک بھی جاری رہی چنانچہ تاریخون سے خوب واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ متبرک تک عرب مین یہود بہت ملکون پر قابض اور خودسر اور آزاد تھے یہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ ایسے تباہ ہی آئی کہ پھر اونمین کوئی حاکم نہین ہوا اور جہان رہے وہان دوسری قوم کے مطیع ہوکر رہے ہین پس اس پیشین گوئی سے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیجاوین تو مضائقہ نہین سیوم یہہ کہ لفظ شیلوح کے معنے مین اختلاف ہے لاطینی و لگیت مین (وہ جو بھیجا جانے کو ہے) ترجمہ ہوا ہے اور سپٹواجنٹ مین چیزین اوسکے لیے رکھین ہین یا وہ جسکے لیئے وہ رکھا ہے ترجمہ کیا ہے اور سریانی مین اوسی لفظ کا وہ جسکا وہ ہے ترجمہ ہوا ہے اور عیسائیونکا مشہور اور بڑا محقق و مفسر لیکلرک اوس لفظ کا اوسکا انجام یا موقوف ہونا ترجمہ کرتا ہے پس اس حالت مین تو یہہ خبر حضرت عیسےٰ پر ہرگز نہین جمتی بہرحال یہہ ہی پیشین گوئی ایسی صریح نہین ہے کہ بلاتکلف حضرت عیسےٰ پر جم جاوے

باقی رہین اور تین پیشین گوئیان کہ جنکو پادریصاحب نے صریح جانکر یہان
نقل کیا ہے سو اونکا حال ان سے بھی بدتر ہے کیونکہ میکا کی عبارت مین
وعدہ ہے کہ شخص موعود حاکم ہوگا اور حضرت عیسی حاکم نہ تھے پس اسی سبب سے
یہود حضرت عیسی کو مسیح برحق نہین جانتے کیونکہ اونکے زعم مین مسیح
دنیا مین بادشاہت اور داؤدی سلطنت کو قایم کریگا اور اونکے وقت
مین سب ۱۲ قومین بنی اسرائیل کی جمع ہوکے ایک جگہہ رہینگے اور حواری
بھی حضرت عیسی کی نسبت اونکی زندگی بھر دنیاوی بادشاہت کا خیال
کرتے رہے اور زکریا کی خبر مین بھی کوئی ایسا لفظ نہین کہ جو حضرت عیسی پر
چسپے کیونکہ اوسمین اللہ تعالے خود متکلم ہے اور ۲۲ زبور مین حضرت داؤد
اپنا حال بیان کرتے اور خدا یتعالے کیلیے مناجات کرتے ہین پس اوسے
حضرت عیسی سے کیا علاقہ چنانچہ ورس ۱۸ کی شرح مین اگرچہ یکن کنڈالف
نے لاجار ہوکر یون لکہا کہ اتنا تو سچ ہے کہ داؤد کے دشمنون نے
اوسکا مال لوٹ لیا اور اوسکا اسباب خراب کیا اور گرین صاحب نے
بھی ورس ۱۶ کی شرح مین کہا ہے کہ ایک مغیے کرکے تو یہہ الفاظ حضرت
داؤد پر جچتے ہین لیکن حضرت عیسی پر پورے ہوئے بہرحال ان مین سے
بھی کوئی پیشین گوئی ایسی صریح نہین کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر چسپان جاوے
تسپر بھی لطف یہ ہے کہ یہودیون نے بعض کو انمین سے بھی تحریف کرڈالا

مثلاً ۲۲ زبور کو کہ جسکا ذکر صفحہ ۱۰۷ مین گذرا ہے اور میخا کے ۵ باب کا
۲ ورس جسکا اکتیسوین ۳۱ فاد صفحہ ۱۴۱ مین گذرا اور دانیال کی چھتیس
گوئی مین ایک رہا دیکر اوسکو ایسا بکاڑ ڈالا کہ اب ہرگز حضرت عیسیٰ کی
نہین جم سکتی چنانچہ ڈاکٹر بریٹ اوس رسالہ مین جو والٹن کی تیسری
جلد مین بھی لکھتا ہے ثانیاً اگر صریح ہوتا اونکا مان بھی لیوین تو پھر یہ کیا ضرور ہے
کہ جو بعض جا ایسی خبرین رہ گئی ہون تو کسی جا اونسے تحریف طور مین
نہ آئی ہو کسلیئے کہ جایز ہے کہ بعضی صریح خبرین نکالڈالی ہون جیسا جلسٹن
کہتا ہے اور بعضی محض قدرت خدا سے اونکے الزام کے لیئے باوجود
اونکی ایسی بے ایمانی کے رہ گئی ہون ثالثاً بعض مواضع مین اب بھی
یقیناً آپکے متاخرین مفسرین نے لاچار ہوکر تحریف کا اقرار کیا ہے
جیساکہ بیان اوسکا اوپر گذرا **قول اونکا** یہودی کتب مقدسہ کی محافظت پر
الخ **کہتا ہونمین** کہ کسوقت مین اونہون نے ایسی محافظت پر توجہ کی
ہے اگر پہلے ولادت مسیح ع کے یا اول صدیون کی ہوتی تو ہرگز
اون کتابون مین خرابیان پڑتین کہ کچھ کا کچھ کا اونمین سے آپ کی سند کی کتابون
مین اقرار ہوا اور مضطرب قول بولے گئے کیونکہ ایسی محافظت مین
ممکن نہ تھا کہ سب جہانکے نسخون مین غلطی ہوجاتی کہ جسکو بعض جا کاتبونکے
سہو اور بعض جا اونکے سر پر تہوپی جاتی ہے اور اسیطرح الحاقی

فقرون مین یقینًا معلوم ہوتا کہ فلانے وقتمین فلانے شخص نے فلانی جگہ
مین فلانہ لفظ یا فقرہ لاحق کیا ہے حالانکہ کسیکو اسناد کی کتابون کے
مصنفون سے یہہ بات ہاتھہ نہین آئی اور یہہ بھی ممکن نہ تہا کہ ایسی محافظت
مین اصل عبارت مصنف کی کسی ایک نسخہ مین اول سے آخر تک محفوظ رہتی
حالانکہ ہارنصاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی ایک نسخہ مین اول سے
آخر تک سب کی سب اصل عبارت مصنف کی محفوظ نہین رہی امید اگر
ایسی محافظت اب پچھلے زمانے مین کی ہے تو مسلم مگر کسکام کی کیونکہ
۱۴ صدی تک تو اسطرحکے باب اور ورس بہی نشان نہوے تہے تو
حروف کے گننے کا تو کیا ذکر ہے بلکہ حقیقت حال یہہ ہے کہ اسحاق ناتہان
یہودی نے ۱۵ صدی مین ورسونکا نشان دیا ہے چنانچہ اسکا حال
ہارنصاحب نے جلد دوسری کے ۱۵۶ صفحہ مین بیان کیا ہے پس
اسکے بعد بالفرض اگر محافظت ہوی بہی تو کیا یہود تو اپنا کام پہلے ہی کر چکے
تہے قول اونکا پہر پہلے مسیحی الخ کہتا ہونمین کہ اون بیچارون نے
تو بہتیرا پکار پکار کر کہا کہ یہود نے تحریف کی ہے جیسا جسٹن اور کریسٹم
اور اگسٹائن اور اور قدماء کا حال گذرا ہے قول اونکا حال اینکہ مسیحی
کتابون مین الخ اونکا علم اور فضل خوب روشن کرتا یا اونکی دیانت و صداقت
کو ظاہر کرتا ہے کیلیے کہ یہودیون کی تحریف کرنے کا حال توجسٹن اور

کریزاسٹم اور آگسٹائن وغیرہ کی کتابون مین موجود ہے اور اون سے
اور متاخرین لوگون نے نقل کیا مثلاً ہارن اور جامعین تفسیر ہنری
اور ہاسکاٹ اور ڈاکٹر بریٹ اور ممفرڈ اور وائیٹیکر وغیرہ نے پس
مین پوچھتا ہون آیا پادریصاحب نے انمین سے کوئی کتاب دیکھی ہے یا نہین
صورت اول مین تو پادریصاحب کی دیانت مصداقت کا حال روشن
ہوتا ہے کہ باوجود جان لینے کے حق کو چھپاتے ہین اور صورت دوسری مین
افسوس کی بات ہے کہ پادریصاحب کا حال تو یہہ ہو کہ اپنی مشہور
کتابون سے بھی خبر نہین رکھتے تو پھر مسلمانون سے مقابلہ آکے قرآن شریف
کی خلاف واقع تفسیر کرکے مفسرون کو نام رکھتے ہین سبحان اللہ
ہوتا ہو نہہ بڑی بات پس کس برتے پر پادریصاحب مسلمانونکی
دین کتاب لکھنے پر مستعد ہوئے یہہ مونہہ اور یہہ سالیا زعم
جاتی ہے عجب زمانہ آیا کہ جسکے ماتھہ مین قلم کاغذ ہوتا ہے
چاہتا ہے سو لکھتا ہے پادریصاحب کہتے ہین اور صحیح
حواریون نے بھی کسی جگہہ کوئی بات نہین کہی کہ یہودیون نے اپنی مقدس
مین تحریف کی ہو بلکہ اوسکے برعکس گواہی دی ہے کہ عہد عتیق
مقدس کتابین سب کی سب خدا کا کلام ہین اور اوسکے پڑھنے اور
طالعہ کرنیکا حکم دیا ہے اسطرح پر کہ مسیح نے یوحنا کی ۵ فصل کی

۳۹ آیت مین فرمایا ہے کہ * کتابون مین ڈھونڈھو کیونکہ تم گمان کرتے ہو کہ
اون مین تمہارے لئے ہمیشہ کی زندگی ہے اور یہی وہی ہین جو میرے لئے گواہی
دیتی ہین اور دوسرے تیموتیوس کی ۳ فصل کی ۱۶ آیت مین لکھا ہے
* کہ ساری کتاب (یعنی عہد عتیق کی ساری کتاب) الہام ہے ہے
اور تعلیم اور الزام اور سدھارنے اور راستبازی مین تربیت کے واسطے
فائدہ مند ہے * اور متی کی ۵ فصل کی ۱۷ و ۱۸ آیتون مین مسیح نے یہودیون
سے کہا * کہ یہہ خیال مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کی کتابین منسوخ
کرنے آیا مین منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پوری کرنے آیا کیونکہ مین تم سے
سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاے ایک نقطہ یا
ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ ٹیگا جب تک سب کچھہ پورا نہو * پھر یسا
یوحنا کی ۵ فصل کی ۴۶ و ۴۷ آیتون مین لکھا ہے اون سے فرمایا *
کہ اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجھہ پر بھی ایمان لاتے اسلیے کہ اوسنے میرے حق مین لکھا ہے
لیکن جب تم اوسکے لکھے ہوئے پر ایمان نہین لاتے تو میری باتونکو کیونکر
یقین کروگے * اور متی کی ۲۲ فصل کی ۳۱ و ۳۲ آیتون مین کہا ہے
کہ مردونکے جی اوٹھنے کی بابت خدا نے جو تمہین فرمایا کیا وہ تم نے نہین
پڑھا کہ مین ابرام کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہون خدا مردونکا
نہین بلکہ زندونکا خدا ہے * پھر یوحنا کے ۱۰ باب کی ۳۵ آیت مین یہودیونکی

نسبت فرمایا * کہ اونکیے پاس خدا کا کلام آیا * اور لوقا کیے ۲۴ باب کی
۲۵ آیت سیے ۲۷ تک اپنیے شاگردون سیے کہا کہ * ای نادانو اور
نبیونکی ساری باتونکیے ماننیے مین سست مزاج کیا ضرور تہا کہ مسیح دکھہ
اوٹہاوے اور اپنے جلال مین داخل ہو اور موسی اور سب نبیون کی
دیے باتین جو سب کتابون مین ہین شروع سیے اونکیے لیئے بیان کین
* اور لوقا کیے ۱۶ باب کی ۲۹ و ۳۱ آیتون مین مرقوم ہے کہ مسیح نے
ایک تمثیل مین فرمایا * کہ ابراہیم نے اُس سیے (یعنیے دولت مند سیے)
کہا کہ اُونکیے پاس موسی اور نبی ہین جاہیئے کہ وے اونکی سنین ہر فرمانے
جب وے موسی اور نبیونکی نہ سنینگے تو اگر مردون مین سیے کوئی اُٹہے
اوسکی نہ مانینگے کہتا ہون مین کہ مسیح اور حواریون نے تو کہین یہہ بہی
نہین کہا کہ سامریون نے اپنی توریت کیے نسخہ مین تحریف کی پس
چاہیے کہ پادریصاحب کے نزدیک وہ بہی غیر محرف ہو حالانکہ جمہور
علماء یہود و عیسائیہ کا اسبات پر اتفاق ہے کہ اونہون نے عیبال
کی جا گذرم بنا لیا ہے اور احکام عشرہ مین ایک حکم اپنی طرف سیے
گہڑکے داخل کر دیا پس حضرت مسیح اور حواریون کا اس امر مین خاموش
رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام نہ دینا عدم تحریف کی دلیل نہین ہو سکتی
قول اونکا بلکہ اوسکیے برعکس گواہی دی الخ کہتا ہون مین کہ

پادریصاحب کا ان دونوں سے استدلال کرنا کئی وجہ سے مخدوش ہے اولاً
یہہ کہ عہد جدید کی کتابین بے سند اور غیر متواتر ہین اور اونمین الحاق ہوا ہے
اور وہ محرف بھی ہوگئین لہذا اونسے سند پکڑنا محض بیجا ہے ثانیاً یہہ کہ
اگر بالفرض یہہ بھی مان لیا جاوے کہ ان خاص دونوں سونمین تحریف نہین
ہوئی اور یہہ الحاقی بھی نہین ہین تب بھی انسے عہد عتیق کی سند نہین ہوسکتی
کیونکہ اونمین سے ایک میں بھی نہ کتابون کے نام ہین اور نہ اونکی تعداد
نہین بتائی گئی ہے کیونکر معلوم ہو کہ وہ کتابین جنکی طرف اون دونون سونمین
اشارہ ہے یہی کتابین ہین جو اب عیسائیونمین مستعمل ہین اور جو
شاید پادریصاحب یہہ کہین کہ یہودیون کے یہان بھی کتابین الہامی مانی جاتی
ہین تو یہہ بھی غلط ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کے ہمعصر یہود کتاب دانیال
کو وحی سے لکھی ہوئی نہین مانتے اور نہ دانیال کو پیغمبر جانتے ہے اور کتاب
استر بھی قدماء عیسائیہ کے نزدیک مشتبہ تھی چنانچہ ملیٹو کی قانونی
کتابون کی فہرست مین بھی داخل نہین ہے اور کتاب حزقیل پر
بھی سنہدرم کے علماء کا شبہ تھا کہ قانون مین داخل کیجاوے
یا نہین چنانچہ ان کتابون کا مفصل حال مقدمہ کی فصل اول مین گذرا
اور یوسیفس جو بڑا مورخ مشہور ہے اور جسکی گواہی عہد عتیق کے
بابت بڑی معتبر سمجھی جاتی ہے اور وہ نسخہ عیسوی مین گنداصرف اتنا ہی لکھتا ہے

ہمارے یہان ہزارون کتابین نہین ہین کہ ایک دوسرے کی مخالف اور
متناقض ہون بلکہ ہمارے یہان صرف بائیس کتابین ہین اور وہین
تمام اگلے زمانون کا حال ہے اور وے الہامی سمجھی جاتی ہین پانچ
اونمین سے موسیٰ کے آئی ہین سو اونمین آئین اور عالم کی پیدائش
سے موسیٰ کی موت تک کا احوال ہے اور اوسکی موت سے بادشاہ
اردشیر تک پیمبرون نے اپنے اپنے وقت کا حال ۱۳ کتابونمین لکھا
اور باقی چار کتابین خدا کی حمد و ثنا پر شامل ہین پس اس گواہی سے اگر
یہہ تسلیم بھی کیجاوے تو صرف یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یوسیفس حضرت
موسیٰ کی پانچ کتابین تصنیف بتلاتا اور اونہین مانتا ہی ہے لیکن اس سے
یہہ نہین ثابت ہوسکتا ہے کہ وہ یہی پانچ کتابین ہین یا وہ پانچ
کتابین لفظاً لفظاً ان کتابون کی موافق ہین بلکہ اوسکی تاریخ سے
تو اسکے برخلاف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ بزرگون کی تاریخوں کے حالمین
گذرا ہے اور باقی کتابون کی نسبت تو اس گواہی سے کچھہ بھی نہین
نکل سکتی کیونکہ یوسیفس کہتا ہے کہ موسیٰ کی موت سے بادشاہ
اردشیر کے زمانہ تک سب پیغمبرون نے ۱۳ کتابونمین حال لکھا
اور باقی ۴ کتابین حمد و ثنا پر شامل ہین پس سب ملکے ۱۷ ہوئین
حال آنکہ اب موسیٰ کی پانچ کتابون کے سوا عہد عتیق ہین ۳۴

کتابین ہین قطع نظر اس سے ایوب کی کتاب کو بعض علما حضرت موسے
سے پہلے کی تصنیف بتلاتے ہین چنانچہ اسکا حال مفصلاً مقدمہ کی
پہلی فصل مین بیان ہوا ہے علاوہ برین دو سو قیمین اور بہت کتابین ہین اور ان مین
قدما عیسائیے نے مانا ہی ہے مثلاً ٹوبیاس و جوڈتھ اور وزڈم اور مکابی
اور اکلیزیاسٹیکس وغیرہ گو اب وہ ساختہ ٹھہرے پروٹسٹنٹونکے نزدیک
واجب التسلیم نہین ہین پس ہو سکتا ہے کہ یہان وہ بھی مراد ہون
لہذا فرقہ رومن کاتلک اور گریک کو اون کتابون کے قانونی ہونے
کے لیئے یہہ ایک بڑی سند ہوگی قطع نظر اس سے بہت سی کتابین اب
گم ہین پس کیا وجہہ کہ اون کتابون کی طرف گواہی کا اشارہ نہو کیونکہ
وہ ہی یوسیفس مورخ جسکا عیسائیون کو بڑا اعتبار ہے حضرت
عزرا قتیل کیطرف اور دو کتابین منسوب کرتا اور کہتا ہے کہ عزرا قتیل نے
یروشلیم کے غارت ہونے اور حمد قیا کے بابل کو نہ دیکھنے کی بات
پیشین گوئی کرکے اوس ملفوظ کو یروشلم مین بھیجدیا پس اب وہ ملفوظ
کہان ہے اور اسی طرح اور بہی کتابین گم ہین چنانچہ اونکا حال دوسرے
مقصد کی پہلی فصل مین گذرا ہے ثالثاً یہہ کہ بالفرض الزیہہ بہی ہم تسلیم
کرلین کہ ان درسو مین انہین کتابون کی طرف اشارہ ہے تو بہی اس سے
عہد عتیق کی عدم تحریف کی سند نہین ہو سکتی اور یہہ گواہی ہمارے دعوی

مخالف نہین پڑسکتی کیونکہ ان ورسون سے صرف اتنا ہی ثابت
ہوگا کہ یہہ کتابین اوسوقت مین مروج اور یہودیون کے یہان واجب
التسلیم تہین چنانچہ یہی کہ جسکی کتاب کو پادریصاحب نے بہی بڑا مستند
جان کر حل الاشکال کے صفحہ ۱۵۵ مین کتاب اسناد مین ذکر کیا ہے
اپنی کتاب کے تیسرے حصہ کے تیسرے باب مین یون لکہتا ہے کہ ہمارے
شفیع نے بلاشبہ آئین موسوی کو من جانب اللہ کہا ہے اور مین
اسبات کو مشکل سمجہتا ہون کہ اوسکا انکار اور وجود اوسکیطرف سے ہے
ہو خصوصًا اسحال مین کہ یہودی لوگ جو مذہب مین آدمی اور اوپر وہن
مثل فن لڑائی اور صلح کے لڑکے تہے توحید خدا کے ساتہہ چپٹے ہوئے ہون
اور اونکے سبیل خدا کے باب مین بہرہون اور اور لوگ بہت معبودون
کی قائل ہون اور بلاشبہ ہمارے شفیع نے اکثر اونکے برملے لکہنے
والون کی نبوت کو تسلیم کیا ہے اور اس حدتک ہم عیسائیونکو جانا
واجب ہے اور سب عہد عتیق یا ہر ہر فقرہ کی سچائی اور اصل ہونے
ہر کتاب کے اور تحقیق پر لکہنے والے کے لیئے دین عیسوی کو مدعا علیہ کرنا بہت
تو مین نہین کہتا لیکن بلاضرورت تمام سلسلہ کو مشکل مین ڈالنا ہے
یہہ کتابین عام پڑہی جاتی تہین اور ہمارے شفیع کے ہمعصر یہودی مانتے
تہے اور اوسنے اور اوسکے حواریون نے معہ تمام یہودیون کے اونکی طرف

رجوع کیا ہے اور اشارہ کیا ہے اور استعمال مین لائے ہین پر بھی
اس استعمال اور رجوع سے اور کچھ نتیجہ سوا اسکے نہین نکلتا کہ
جہان حضرت عیسیٰ نے کسی پیشین گوئی کے حقمین صاف کہدیا ہے
کہ من جانب اللہ ہے وہ تو الہامی ہے ورنہ فقط اتنا ثابت ہوتا ہے
کہ اسوقت مین یہ کتابین مشہور اور مسلم تھین اور اسمضمون تھین
ہماری مقدس کتابون کی یہود کی کتابون کے لیئے خوب گواہی ہے
مگر اس گواہی کی خاصیت یہی سمجھنی چاہیئے کہ وہ یقیناً مختلف ہے اوس
جو بعض دفعہ بیان کی گئی ہے یعنی استحکام خصوص ہر معاملہ اور
رائے کا بلک ہر کام کی علت کا یہی معہ قیاس اوس علت کے یعقوب
اپنے نامہ مین کہتا ہے تم نے ایوب کا صبر سنا ہے اور خداوند کا مطلب
دریافت کیا ہے باوجود اسکے علماء عیسائی مذہب مین ایوب کے حال
کی حقیت بلک وجود ایسے شخص پر بھی ہمیشہ نزاع اور گفتگو رہی ہے اور
یعقوب کی گواہی اتنی ہی خیال کی گئی ہے کہ اوس وقتمین یہہ کتاب یہود
اور یہودی مانتے تھے اور پولوس اپنے دوسرے نامہ تمتھی مین
ایسی ہی مناسبت رکھتا ہے اور جس طرح یاناس اور یمبرا اس نے
موسیٰ کی مخالفت کی اوسیطرح وے صدق کے مخالف ہین اور
بے نام عہد عتیق مین نہین پائے جاتے اور معلوم نہین کہ پولوس نے

انکو کسی جھوٹے ملفوظون سے لیا ہے یا باعتبار روایت کے معلوم کیا ہے
لیکن کسینے یہان خیال نہین کیا کہ یوسس اسمیں سند ملفوظ سے
لیتا ہے اگر وہ احوال لکھا ہوا تھا جسکو اوسنے نقل کیا یا وہ اپنے
تئین مدعا علیہ سمجھا ئی اسشرایت کا کرتا ہے جہ جا اسکے کہ اوسنے
اون سوالون کے سبب سے اپنے تئین مبتلا کیا ہو کہ اوسکی تاریخ
اور رسالت اسحال کے تحقیق پر موقوف ہے کہ ایا یاناس اور یہراس ہوسی
کے مقابلہ مین آئے تھے یا نہین پھر کس سبب سے چاہیئے کہ اوراحوالون کی
تحقیق کیجاوے اور میری اس تقریر سے یہہ غرض نہین کہ اور فقرے
یہودیون کی تاریخ کے بہ نسبت تاریخ ایوب اور یاناس اور یہراس کی
بہتر گواہی نہین رکھتے بلکہ مین اور طرح پر خیال کرتا ہون اور میری مراد
یہہ ہے کہ رجوع کرنا عہد جدید مین کسی فقرہ عہد عتیق پر اوس فقرہ کی
صداقت کے ایسی مقرر نہین کر دیتا کہ اوسکے باعتبار مین یا اوسکی دلیل
خارجی مین جو اوسکے اعتبار کی بنیاد ہے تحقیق کی حاجت نہو اور جایز نہین
کہ یہودیونکی تاریخ کی نسبت یہہ قاعدہ مقرر کرین کہ چاہیئے کہ ہر بات
یہود کی کتابون کی سچی ہو کر نہ ہو سب کتابین جھوٹی ہین کیونکہ
یہہ قاعدہ کبھی دوسری کتاب کے واسطے مقرر نہین ہوا اور اس امر کا
بیان اسلیئے مینے ضرور سمجھا کہ والٹیر اور اوسکے شاگردون کی

پچھلے دنون سے یہہ رسم غالب ہوگئی ہے کہ وے دین عیسوی پر
یہود کی بغل مین ہوکر حملہ کرتے ہین اور اونکے بعض اعتراض اوٹھے
ترجمہ کرنے اور بعض مبالغہ کرنے سے ناشی ہوئے ہین لیکن اونکے
اعتراضون کا مبنی یہی ہے کہ حضرت مسیح اور پہلے معلمونکی گواہی موسیٰ
اور اور پیغمبرونکی رسالت پر ہر ہر بات اور ہر ہر جزو یہودیونکی تاریخ
کی تصدیق کرتی ہے اور دین عیسوی پر عہد عتیق کے ہر حال کی سچائی کی
ضمانت واجب ہے انتہی دیکھو موافق اقرار پیلی کے مسیح اور حواریونکی
گواہی اور اونکے رجوع سے یہودیون کی کتابون کی طرف اثنا ثابت
ہوتا ہے کہ جہان کسی پیشین گوئی کے حقین صاف کہدیا ہے کہ یہہ صاحب اللہ
ہے وہ تو الہامی ہے ورنہ یہہ سمجھا جاہیئے کہ اوسوقت مین یہ کتابین
مشہور تہین اور رجوع سے کسی فقرہ کیطرف صداقت اوس فقرہ کی
یا صداقت اوسکی دلیل کی ایسی ثابت نہین ہوتی کہ اوسمین تحقیق
کی حاجت نہو جیسا کہ قول یعقوب اور پولوس کا اسپر دلالت کرتا ہے
اور پیلی سچ کہتا ہے دیکھو مائیس[۲۲] وجہ ہے جنکا بیان مقدمہ کی پہلی
فصل مین گذرا ایوب کی کتاب مین اختلاف ہے اگر یعقوب کی گواہی
کافی ہوتی تو کیون اسقدر اختلاف پڑتا رہا بیگا یہہ کہ اگر بفرض محال
یہہ بہی ہم مان لین کہ پیلی نے بہی یہان غلط سمجھا اور پادریصاحب ہی

ٹھیک کہتے ہین تب بھی ہمارے دعوی کو اس گواہی سے کچھ بھی نقصان
نہین پہنچ سکتا کیونکہ اسصورت مین صرف اتنا ہی ثابت ہوگا کہ حضرت
عیسیٰ کے عہد تک وہ کتابین محرف نہین ہوئی تہین اور اونمین
یہودیونے تصرف نہین کیا تھا لیکن کریزاسٹم اور اگسٹائن اور
جسٹن کی گواہی کو جو آگے گذری ہے پادریصاحب کیا کرینگے جو
دعوی کرتے ہین کہ یہودیونے بعد حضرت عیسیٰ کے تحریف کی ہے
اور ڈاکٹر کینی کاٹ اور بشپ الٹن جو پرانے نسخونکے نہ ملنے کی وجہ
یون بیان کرتے ہین کہ یہودیون کی کونسل نے ساتوین آٹھوین
صدی کے قبل کے لکھے ہوئے نسخونکو غلطی کا الزام لگاکر جلوادیا
پس اس سے یہہ گمان کہ یہودیون نے ضرور تحریف کی ہے خوب مضبوط
ہوتا ہے بہرحال یہہ گواہی جسے پادریصاحب اپنے زعم مین بہت
ہی معتبر سمجھے ہوئے ہین کچھ بھی ہمارے دعوی کے منافی نہین بلکہ
اوس سے عہد عتیق کی کتابون کی ذرا بھی سند نہین ہوتی لیکن
تعجب کی بات ہے کہ باوجود اس بیان کے پادریصاحب کچھ
اور ہی راگ گاتے ہین ذرا سنیئے وہ کیا خوب اوچ لیتے ہین پادریصاحب
لکھتے ہین پس ان آیتون مین مسیح نے کھلا کھلی اقرار کیا اور گواہی
دی کہ پرانے عہد کی کتابین جو اُن دنون یہودیون مین مستعمل تہین

حق اور صحیح اور خدا کی طرف سے ہین اگر یہودی اونمین کچھہ دخل و تصرف
یا تحریف و تبدیل کرتے تو مسیح ایسے امر قبیح کو مشہور کرکے تحریف
کی ہوی آیتین سب بتا دیتا اور انہین صحیح بھی کر دیتا * اور اس بات
پر یہہ بھی نکلتا ہے کہ جب کہ بنی اسرائیل بابل مین قید ہوے اوسوقت
بھی کتب مقدسہ تحریف و تغیر سے بچی رہی ہین کیونکہ ہرگز نہین
ہو سکتا کہ ایسا ہوا ہو اور مسیح نے اوس امر کی حقیقت بیان
نہ کرکے جھوٹی حامی بھری ہو الحاصل کتب عہد عتیق کی صحت اور
حقیقت کے لئے مسیح کی گواہی ایک بڑی دلیل ہے اس
صورت مین ادعا مذکورہ کی کچھہ اصل نہین اور خوب یقین ہے کہ
یہودیون نے اپنی کتب مقدسہ کو نہ مسیح کے عہد مین تغیر و تبدیل
کیا نہ بابل مین قید ہونیکے زمانہ مین بلکہ اب تک ویسی ہی
ہین جیسی خدا کے ہان سے پیغمبرونکی معرفت اونہین ملی تھین *
کہتا ہو نہین کہ مسیح نے تو کہین بھی کہلا کھلی گواہی نہین دی چنانچہ
اسکا یہی حال گذرا ہے قول اونکا اگر یہودی اونمین کچھہ
دخل و تصرف یا تحریف و تبدیل کرتے تو مسیح الخ کہتا ہون
یہہ مسیح علیہ السلام نے سامریون کے اوس امر قبیح کو کہ اونہون نے
توریت مین تحریف کی تھی مشہور کرکے محرف آیتین کون نہ بتا دین

اور اونہین صحیح کیون نہ کر دیا پس درحالیکہ اونہون نے ایسا
نہین کیا تو پادریصاحب کی تقریر کے موافق لازم آتا ہے کہ
توریت سامری بہی غیر محرف ہو حالانکہ یہہ بات جمہور علماء
یہود و عیسائیکے خلاف ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ کا
اس امر مین خاموش رہنا کبہی عدم تحریف کی دلیل نہین ہو سکتا
قول اونکا اور اس بات سے یہہ بہی نکلتا ہے الخ کہتا ہون مین
کہ پادریصاحب نتیجہ تو خوب نکالتے ہین لیکن افسوس یہہ ہے
کہ اون ہی کے علماء اونکو اس نتیجہ کی بابت جہٹلاتے ہین شپ ہارسلی
جو عیسائیون مین بڑا فاضل ہے اور اوسکی کتاب بڑی مستند
سمجہی جاتی ہے تیسری جلد کے ۲۱۵ صفحہ مین یون لکہتا ہے
یہہ بات یقینا بہت درست ہے کہ عبرانی متن بخت نصر کے
ہیکل کو غارت کرنے کے بعد بلکہ شاید کچہہ زمانہ بیشتر سے
بہی اون نقلون مین جو لوگون کے پاس تہین بہت بری تحریف
کی حالتمین تہا نسبت اسکے کہ اوسکا یہہ حال عزرا کی تصحیح کے بعد
کہی ہوا ہو انتہی پس جبحال مین یہہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ نسخے
جو لوگون کے پاس تہے سو محرف تہے اور اصل نسخہ بخت نصر کے
وقت مین غارت ہو گیا چنانچہ شپ ہارسلی ہی اوسی صفحہ مین

لکھتا ہے کہ اصل نسخہ کھویا گیا اور ملنر کی کتاب کی عبارت بھی
نقل ہو چکی ہے کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اصل نسخہ
بخت نصر کے وقت مین غارت ہوا اور عزرا کا صحیح کیا ہوا نسخہ
انطیوکس کے وقتمین ضایع ہوا تو اب بالبداہت یہہ بات ظاہر
ہوی کہ جتنے نسخے باقی رہے ہین سو سب کے سب محرف ہین
اسی لیئے ہارن صاحب کہتا ہے کہ اب کسی نسخہ مین مصنف
کی سب عبارت نہین ہے بلکہ سب جہان کے نسخون مین ہیل
رہی ہے قول اونکا کیونکہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ انے کہتا ہو یہ
کہ مسیح نے تو کہین بھی اون کتابون کی یہہ حامی نہین بھری ہے
کہ وہ غیر محرف ہین بلکہ بعض درسون کے مضمون سے تو یہودیون
کی بے ایمانی خوب ظاہر ہوتی ہے چنانچہ درس ۶ ۴ و ۷ ۴ باب ۵ یوحنا
اور درس ۲۹ و ۳۱ باب ۱۶ لوقا وغیرہا ان یہہ بات مسلم ہے کہ ان
کتابون مین کہ جنکا عیسائیون نے عہد جدید نام رکھا ہے یہہ نہین
بیان ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہودیون کو تحریف کی بابت الزام دیا
لیکن حضرت عیسیٰ کے اس امر مین خاموش رہنے سے یہہ نہین لازم
آتا ہے کہ وہ کتابین محرف نہین ہین کیونکہ اسکا لیتین سامری
کی ریت کے لیئے بھی یہی بات لازم آویگی کیلیئے کہ حضرت عیسیٰ نے اوسکے

حقین بھی سامرہ عورت کے سامنے خاموش رہے حال آنکہ ایسے
ذکر کا وہان پر بڑا موقع تہا کیونکہ اوس سامری عورت نے اوسی
پہاڑ گذرم کے حقین کہ جسکی بابت سامریون پر تحریف کا الزام
دیا جاتا ہے یون کہا تہا (ورس ۲۰ باب ۴ یوحنا) ہمارے باپ
دادون نے اس پہاڑ پر سجدہ کیا اور تم کہتے ہو کہ وہ مقام
جہان چاہئے کہ لوگ سجدہ کرین یروشلم مین ہے لیکن اسکے جواب
مین حضرت مسیح نے الزام تحریف کا نہ دیے کے صرف اتنا ہی
کہا ورس ۲۱ یسوع نے اوسے کہا اے عورت میری بات کو
سچ جان کہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ مین اور نہ یروشلم
مین باپ کو سجدہ کروگے پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ اس امر مین حضرت مسیح کو خاموشی منظور رہی لہذا سامریہ
عورت کی بات پر قدح نہ کی اور ایسے نہ کہا کہ تم لوگون نے تحریف
کی ہے اور حق وہی ہے جو یہود کہتے ہین تو اب بخوبی ظاہر ہوا کہ
حضرت مسیح کا خاموش رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام نہ دینا
عدم تحریف کی دلیل نہین بن سکتا لہذا پادری صاحب کا اس بات سے
عدم تحریف کے لیئے استدلال کرنا اور نتیجہ نکالنا سب بوج ٹہرا
مخفی نرہے کہ اب آگے پادری صاحب نے کتاب استفسار رشید اعتراضات

کرکے اپنی دانست مین مصنف استفسار کے نقض کو مرتفع
کیا ہے اور اس خیال محال مین کئی ایک صفحہ اپنی کتاب کے
سیاہ کئے اور اپنی اوقات ضایع کی ہے سو ہرچند وہ اعتراضات
قابل التفات تو نہ تھے اور نہ یہہ دل چاہتا تھا کہ ایسی لغوبات کے
جواب مین مصروف ہو کر اپنی تضیع اوقات کرون لیکن ابن جہت سے
کہ اس رسالہ مین میزان الحق کی ساری فصل کا جو تحریف کے
باب مین ہے جواب لکھا گیا ہے مناسب معلوم ہوا کہ کچھہ اون
باتونکا اجمالی جواب لکھدون کیونکہ ان سب باتونکا تفصیلی جواب
صاحب استبشار نے لکھا ہے اور عنقریب پادریصاحب کی
نظر سے گذریگا پادریصاحب کہتے ہین پوشیدہ نرہے کہ کتاب
استفسار کے مصنف نے بڑی جد وجہد کی ہے تاکہ خواہ نخواہ کتب
عہد عتیق وجدید کا تحریف ہونا ثابت کرے اور جتنے اعتراض کو
اس بات پر بعبارت طول وطویل اپنی کتاب مین اوسنے پیش کئے
ہین اون سب کا خلاصہ بارہ دلیل ہین ۲۷ صفحہ سے ۴۰ تک لکھا ہے
مگر تعجب یہہ ہے کہ اُن بارہ دلیلون مین جنہین مصنف نے نہایت
معتبر جانا اور جابجا اون پر رجوع کیا ہے صرف ایک ہی دلیل بجا
اور مطلب کے موافق ومناسب ہے باقی کوئی دلیل کتب مقدسہ کی

تحریف سیے علاقہ نہین رکھتی چہ جاکہ مثبت تحریف ہو اِس تفصیل سیے کہ
پہلی اور دوسری اور تیسری اور پانچوین دلیل مین تو وہی ایک
اعتراض پیش کیا ہے یعنے بیبل نری کلام اللہ نہین ہے بلکہ اوسمین
اور ونکا کلام بہی جابجا داخل ہے اور ساتوین اور اٹہوین اور نوین
اور دسوین دلیل مین پہر اسی مطلب کا ذکر کیا ہے صرف اتنا فرق ہے
کہ توریت و انجیل کی بعضی آیتونکو خلاف بیان کرکے اپنے مطلب کے
موافق بنالیا پس یہ آٹہہ دلیلین صرف اسی ایک بات پر رجوع
کرتی ہین کہ بیبل مین غیرونکا کلام ملکر اوسمین خرابیان ہوگئی ہین اور
بہت جگہہ یہہ بہی کہا ہے کہ یہ خرابیان ابتدا سیے بلکہ اون کتابونکی
تالیف کیے وقت سیے پڑی ہین جیساکہ ۴۲۰ و ۴۳۰ و ۴۳۵
و ۴۵۹ وغیرہ صفحون مین اسی قسم کی باتین لکہی ہین سو بالفرض
اگر مصنف کا دعوی درست بہی ہو تب بہی اس سیے یہہ ثابت
نہوگا کہ کتب مقدسہ مین تحریف واقع ہوئی بلکہ یہہ پایا جائیگا کہ
وے کتب کلام الہی نہین ہین مگر شخص محمدی توریت و انجیل کے
کلام اللہ ہونے سے منکر نہین ہوسکتا ہے اور تحریف صرف
اوس وقت ثابت ہوگی جب معتبر دلیلون سیے مدلل وہ مین
ہوجاے کہ اب کی کتابین اگلی کتابونکے موافق مطابق نہین ہین حالانکہ

اس بات کے اثبات مین اون دلیلون کے درمیان ایک حرف
بھی نہین ہے امر واقعی تو یون ہے کہ کتب مقدسہ ہر وقت
ایسی ہی تھین جیسی اب ہین اور مصنف نے بھی انجان اس
بات کی گواہی دی ہے چنانچہ اوسنے مواقع مذکورہ مین اقرار
کیا ہے کہ وہی خرابیان جنکو اوسنے دلیل تحریف بنایا ہے
ابتداء سے اور تالیف کے وقت سے ہوئی ہین لیکن ویسے کتابین
اگر ابتدا سے ایسی تھین جیسی اب ہین تو ظاہر ہے کہ تحریف و
تبدیل نہین ہوئین اور یہہ کہنا کہ ابتدا سے کلام غیر داخل ہوا ہے
تو یہہ وہی بات ہے کہ توریت و انجیل کلام اللہ نہین حالانکہ
محمدی اتنا نہین کہہ سکتے * کہتا ہون مین صاحب استفسار کی
سب دلیلین بجا ہین اور پادریصاحب کا یہہ کہنا کہ اونمین سے صرف ایک
دلیل مطلب کے موافق و مناسب ہے اور باقی دلیلون کو تحریف سے
کچھہ علاقہ نہین سراسر لغو و بیجا کیونکہ تحریف عام ہے خواہ قصداً
ہووے خواہ بسبب عدم تواتر کے سہو کاتبان وغیرہ سے
وقوع مین آوے القصہ کسیطرح ہو ما بہ المقصود یہہ ہے کہ اوس
کتاب مین کسی غیر کی عبارت داخل ہو جاوے اور صاحب استفسار
بھی یہی مطلب ہے۔ اس صورت مین جاے تعجب ہے کہ پادریصاحب

پھر کیونکر کہتے ہین کہ اون دلیلونکو تحریف سے کچھہ علاقہ نہین قبول اونکا
سو بالفرض الخ ہرگز درست نہین ہے کیونکہ یہہ قاعدہ کلیہ ٹھہرا ہے
کہ جب کوئی کتاب کسی مصنف کی تصنیف ثابت ہو اور پھر اوسمین
ایسے جملے پائے جاوین جو اسکی تصنیف سے نہ معلوم ہوون
خواہ باعتبار ابتدا و زمانے کے ہون خواہ بنظر محاورہ کے تو ان جملونکو
بیشک الحاقی جانین گے اور یہہ سمجھین گے کہ یہہ جملے کسی نے پیچھے سے
ملائے ہین نہ یہہ کہ کل کتاب کو ان جملون کے باعث رد کرکے یہہ بات
کہہ دین کہ یہہ ساری کتاب اصل مصنف کی تصنیف نہین ہے
چنانچہ ہارن صاحب پہلی جلد کے صفحہ ۶۸ مین لکھتا ہے کہ محققین
اور قاعدہ دانون کے کہنے سے کہ الیڈ اور اوڈیسی مین چند ورس
الحاقی ہین کسی نے اون کتابون کو ہومر کی تصنیف ہونے سے
انکار نہین کیا اور لارڈنر جلد دوم کے صفحہ ۶۷ مین اگناشس شیلی
خطون کے جھوٹے نسخے کے حال مین لکھتا ہے کہ جو عبارتین اگناشس
کے ٹھیک زمانے کے مناسب نہ معلوم ہون تو اسسے یہہ
اون سارے خطونکو رد کردین یہہ بات معقول ہے کہ اون
فقرات کو الحاقی جانین اور اسیطرح یوسیفس کی تاریخ کو بھی
اوسکی تصنیف ہونے سے کوئی شخص انکار نہین کرتا گو اسمین بھی

الحاق ہوا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت عیسیٰ کا ذکر ہے بیشک
الحاقی مانا گیا ہے جیسا کہ لارڈنر نے خوب محکم دلیلون سے ثابت
کیا ہے اور علی ہذا القیاس قدماء کی تصنیفات سے بہی کوئی منکر
نہین ہے گو اون لوگون کی کتابین بہی الحاق سے خالی نہین ہین
پس جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ کوئی کتاب الحاق ہونے کے باعث
مصنف کی تصنیف سے خارج نہین ہو جاتی بلکہ یہہ بات سمجہی
جاتی ہے کہ اوس کتاب مین تحریف ہوئی ہے لہذا صاحب
استفسار کی آٹہون دلیلین بجا ہین اور پادریصاحب کا جواب
سراسر بیجا لیکن اگر پادریصاحب کے نزدیک یہہ بات نادرست ہے
اور انکے نزدیک یہی بجا ہے کہ الحاق ہو جانے کے باعث کتاب
مصنف کی تصنیف نہین رہتی تو ہمارا کیا نقصان ہے پادریصاحب
بہت سے قدماء کے کلام سے ہاتہ دہوئین اور اونہون نے
بہت ہی بیجا کیا جو اگناشس کے کلام سے سند پکڑی کیونکہ
اسکے خطون مین تو یقینی الحاق ہوا ہے جیسا کہ لارڈنر اور ویلی
کی کتاب مین مفصل لکہا ہے علی ہذا القیاس کتب عہد عتیق اور عہد جدید
سے بہی دست بردار ہون کیونکہ اونکے الحاق مین کسیطرح کا
شبہ باقی نہین ہے چنانچہ پہلے اور دوسرے اور تیسرے مقصد

اسکا ثبوت کیا گیا ہے قول اونکا مگر محض محمدی توریت و انجیل کے
کلام اللہ ہونے سے الخ نادانستگی یا محض مغالطہ دہی کی راہ سے
ہے کیونکہ محمدی تو اوس توریت و انجیل کے قایل ہین جو حضرت
موسی اور حضرت عیسی علی نبینا و علیہما السلام کے اوپر نازل ہوی
تہین نہ اس مجموعہ عہد عتیق اور عہد جدید کے جسمین بہت سی
ایسی کتابین ہین جنکے مصنفون کا بہی ٹہکانا نہین قول اونکا
تحریف صرف اوسوقت ثابت ہوگی الخ کہتا ہون مین ہرگاہ
الحاق ثابت ہوگیا تو ثبوت تحریف کے لیے اب اور کسی دلیل
کی حاجت باقی نہین کیونکہ اگلے نسخون کا پچھلے نسخون سے فرق ثابت
ہوگیا یا دیباچہ جو ہی دلیل مین کہا ہے کہ انجیل کی روایتون مین اختلاف ہے
اور کیا ہوا دلیل مین کہا ہے کہ بیبل کے ترجمے جو مختلف بولیون مین کیے ہین
مطابق نہین ہین لیکن اسسے بہی ثابت نہین ہوتا کہ کتب مقدسہ مین تحریف
و تبدیل ہوئی ہے اگر انجیل کی روایتون مین فی الحقیقت اختلاف معنوی نکلتا
تو اسسے یہہ ثابت ہوتا کہ انجیل حق اور خدا کی طرف سے نہین ہے نہ یہہ کہ تحریف
ہوئی اور اون اختلافون سے جو ترجمون مین واقع ہوئے ہین صرف مترجمین کا
سہو معلوم ہوگا نہ یہہ کہ کتب مقدسہ کے اصل نسخون مین اختلاف پڑگیا ہو
تحریف جیسا کہ مذکور ہوا صرف اسحالتمین ثابت ہوگی کہ اصل نسخ یونانی و

عبرانی کے درمیان اختلاف معنوی ہو اور بارہوین دلیل مین مصنف نے محمد کے
قول کو تحریف کی دلیل بنایا ہے لیکن اورونکے نزدیک محمد کا قول دلیل
نہوگا جبتک کہ اوسکی رسالت معتبر اور صحیح دلیلون سے ثابت نہوگی پس یہہ
دلیل بھی بیجا اور بے مطلب ہے * کہتا ہون مین کہ پادریصاحب کا جواب جب
درست ہوتا کہ صرف ترجمون ہی مین نقصان پایا جاتا حال آنکہ یہہ بات نہین ہے
بلکہ اصل یونانی و عبرانی نسخے باہم مختلف ہین چنانچہ ڈاکٹر مل صاحب نے
عہد جدید کے چند نسخے مقابلہ کرنے سے تیس ہزار اختلاف عبارت کے
نشان دیئے اور ڈاکٹر گریس باخ نے ڈیڑھ لاکھہ جیسا انکا مفصل حال
اسی فصلمین گذر چکا ہے پس اب پادریصاحب کو چاہیئے کہ اب اپنے قول کے
موافق تحریف کا اقبال کرین کیونکہ اصل عبرانی اور یونانی نسخونکا باہم مختلف
ہونا اظہر من الشمس ہے چنانچہ پادریصاحب نے بھی نسخ متعددہ مین تیس ہزار
اختلاف عبارت کے کہ جسے وہ سہو کاتب سے تعبیر کرتے ہین مجمع عام
مین سب کے سامنے قبول کر لئے بلکہ اوسکے بعد خط مورخہ ۱۸ اپریل مین
بصراحت ایسا کچھہ لکھا ہے کہ تحریف خوب طرح ثابت ہوگئی صاحبو ذرا انصاف
سے ملاحظہ کرو مین اوس عبارت کو نقل کر دیتا ہون وہ یہہ ہے پھر لوتھر کے
تحریف کے جواب مین ہماری بات یہہ تھی کہ تحریف و تبدیل از سہو کاتبان وغیرہ
نکتون اور حروف اور لفظون مین اور بعض آیتون مین بھی ہوا ہے اور یہہ کہ ہمارے

علماء نے قدیم نسخون سے تیس ہزار غلطیان اسطرحکی نکالیں ہین انتہی
اور یہہ خط مورخہ ۱۴ اگست مین لکھتے ہین ہان مین ویریوس ریڈنگ
یعنے کاتبونکے سہو کا مقرر ہوا انتہی اور بشپ پارسلی جلد سیوم کے صفحہ
۲۸۱ و ۲۸۲ مین کتاب ہوشیع کے باب مین یون لکھتا ہے مگر
آج بشپ نیوکم مقرر ہے کہ محرف عبارتون سے جو متن مطبوعہ کو خراب کیے
ہوئے ہین بڑی مشکلات واقع ہوتی ہین گو بشپ پارسلی آج بشپ نیوکم
کے اس قول پر اعتراض کرتا ہے لیکن یہہ خود یہی یون لکھتا ہے اور یہہ کہ پاک متن نے
تحریف پائی یہہ بات تو بلاشبہہ ہے اور اختلاف نسخون سے یہہ ظاہر ہے
اسلیئے کہ مختلف عبارتون مین صرف ایک ہی درست ہوسکتی ہے اور یہہ
بات بہی غالب بلکہ مین کہتا ہون کہ عنقریب یقین کے ہے کہ خراب سے خراب
عبارت بعض دفعہ چھپے ہوئے متن مین راہ پاگئی ہین مگر یہہ کہ ہوشیع کی کتاب
مین عہد عتیق کی اور کتابون سے زیادہ تحریفات ہین مجھے اسکی کوئی دلیل نظر نہین
آتی اور مین اس بات کا انکار کرتا ہون کہ کسی جگہہ اتنی بہت تحریفات
ہین یا وہ ایسی ہین کہ اوس کتاب کی عبارت کے سمجھ ہونیکا سبب بڑی
ہون انتہی پس اب پادریصاحب کو عدم تحریف کے دعوی کے لیئے
کسی دلیل باقی نہی رہی کیونکہ جس آڑ مین وہ چھپتے تہے وہ آڑ تو اب
باقی نہی رہی لیکن باوجود اسکے پادریصاحب چھپے اور ہی کہتے ہین شاید پادریصاحب

کو اوسوقت یہہ خیال ہوگا کہ ہماری کتابون سے کب کیکو خبر ہوگی جو ہمین
اوسکے سامنے اقبال کرنا پڑیگا پس اس گمہند مین پادریصاحب کہتے ہین
باقی رہی چھٹی دلیل سو ایک وہی مطلب کے موافق اور مطابق ہے
اور وہ یہہ ہے کہ سرکیس ہارونی نے جو سینچی معلمون مین سے تہا
اور جس نے پوپ اربانوس ثامن کے زمانہ مین بیبل کے عربی ترجمہ کو صحیح کیا
دیباچہ مین کہا ہے کہ کاتبون کے سہو سے کتب مقدسہ کے اصل نسخ
عبرانی و یونانی مین ایک تہوڑا سا خلل پڑگیا ہے چنانچہ معلم
مذکور کا قول کتاب استفسار کے ۳۷ صفحہ مین نقل ہوا ہے **
کہ من سہو الکاتبین فی اصل العبرانی والیونانی نقص یسیر او غلط
صغیر الخ * یعنی کاتبونکے سہو سے اصل کتاب عبرانی و یونانی
مین تہوڑا سا نقصان و غلطیان تہوڑی سی ہین * اب اگرچہ مصنف
مذکور نے مبالغہ کی راہ سے ہر جاہل کو بہت سا بیان کیا اور کج فہمی سے
اوسکو فساد و تحریف کی دلیل بنایا اور ۱۷ صفحہ مین کہا ہے کہ ہرگاہ
حمایت کرنیوالا اوس کتاب کا تہوڑے سے نقصان اور فساد کا اقرار
کرتا ہے تو واقع مین نہ معلوم کتنا تہا جسکو وہ تہوڑا کہتا ہے مگر
اس سے ہی تحریف و تبدیل ثابت ہوگی کیونکہ ہر عارف و منصف کو
معلوم و یقین ہے کہ کاتبونکے سہو سے کتاب کی تحریف و تبدیل

ثابت نہین ہوتی سہو کاتب تو قرآن کے نسخون مین پایا جاتا ہے لیکن
اس سبب سے کوئی یہہ نہ کہیگا کہ قرآن تحریف پاگیا یوشیدہ رہے
کہ اس زمانہ کے مسیحی معلمون نے ہزار طرح سے محنت کرکے
قریب و بعید سے کتب مقدسہ کے سارے برلنے نسخے جو اب تک
موجود رہتے آپس جمع کرکے بڑی دقت سے مقابلہ کیا تاکہ معلوم
ہوجائے کہ کاتبون کے سہو سے کتب مقدسہ کے مضمون و مطلب
مین خلل پہنچا ہے کہ نہین سو اس مقابلہ سے ظاہر و ثابت ہوگیا کہ اگرچہ
تیرہ سو چودہ برس کے عرصہ مین جو حواریون کے عہد سے کتب مقدسہ کے
چھپنے وقت تک منقضی ہوا کاتبونکا سہو از قسم تبدیل اعراب و حروف
کے اور بعضی جگہہ الفاظ کا بہی مقدم و موخر ہوجانا بہت سا وقوع
مین آیا پہر سب نسخے مطالب و مضمون مین موافق و مطابق ہین
چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصایح مین مطابق و
یکسان ہین پس اس تحقیقات سے یہی ثابت ہوا کہ نئے اور پرانے
عہد کی کتب مقدسہ مین کسی وقت تحریف و تبدیل نہین پائی اب تک
وہی ہین جو قدیم سے تہین اور ظاہر ہے کہ کتاب کی تحریف صرف
اسوقت ثابت ہوتی ہے کہ اوس کتاب کے معتبر اور مشہور
نسخون مین اختلاف پایا جائے چنانچہ قدیم نسخے جہہ اور ہون تو بہی

مروج نسخے کیہہ اور جیسا کہ بالفرض اگر کوئی کہے کہ درصورتیکہ قرآن
مین سہو کاتب پایا جاتا ہے اور بعض اعراب وحروف والفاظ
کی قراءت مین اختلاف ہے مثلاً سورۂ یوسف کے اوائل مین
یرتع ویلعب کی جگہہ لفظ مرتع ولعب پایا گیا اور ایسے ہی
سورۃ الحج کے وسط مین بعض قرآن مین صواف کی جگہہ لفظ
صوافن واقع ہے اور سورۃ الفرقان کے وسط مین لفظ بشرا
کی جگہہ نشرا ہے اور سورۂ قاف کے آخر بعض قرآنمین توعدون
کی جگہہ یوعدون پایا جاتا ہے اور سورہ تکویر کے آخر بعض قرآنمین
بضنین کی جگہہ بضنین ملتا ہے خلاصہ قرآن کے دو نسخون معہ
تفسیر کے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ سورۂ یوسف سے سورہ
تکویر تک ۳۳ لفظ ہین جنمین حروف کا ایسا ہی اختلاف پڑگیا ہے
جیسا مذکور ہوا اور شک نہین اگر قرآن کے سود و سو نسخے دیار قریب
وبعیدہ سے جمع کرکے اول سے آخر تک مقابلہ کیے جائین تو کاتبون کی
صدہا غلطیان نکلینگی ماورائے اون مشہور اختلافون کے جو اعراب
مین ہین پس اگر کوئی کہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مین تحریف
وتبدیل ہوئی ہے تو کیا محمدی کہینگے کہ درحالیکہ باوجود اختلاف
مذکورہ کے سب قرآن احکام ومطالب مین باہم موافق ومطابق ہین

تو تیرا یہہ اعتراض بیجا و بے بنیاد ہے بس جبتک کہ محمدی لوگ ایک
ایسا قدیم و معتبر نسخہ جو روایات و احکام اور نصایح وغیرہ مین
اپکی مروج کتب مقدسہ کے ماوراے ہو پیش نہ کرین مسیحیونکا جواب
یہی اونکے سارے اعتراضون پر جو وے بیبل کی تحریف کی بابت
کرتے ہین وہی اونکا سا جواب ہوگا * اور اگر کوئی شخص تعصب
کی راہ سے ویسا کہے جیسا مصنف استفسار نے ۴۵۹ و ۴۶۰
وغیرہ صفحون مین کہا ہے کہ محال ہے کہ مسیحیون مین ایسی کتاب اور ایسے
قدیم نسخے جنکا ذکر ہوا ابتک موجود ہون تو ایسی بات کا یہہ جواب
ہے کہ فرنگستان مین جاکر مذکورہ کتب خانونکی سیر کرے تا اون
کتابونکو اپنی آنکھون دیکھہ لے اور اگر ضروری علم اور بولیان سیکھہ لے
تو اون کتب خانونمین وے کتابین بھی اوسے ملینگی جنمین وے
اسناد بیان ہوئی ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ وے قدیم کتابین
اوسی اگلے زمانے مین لکھی گئی ہین اور اگر یہہ بات اوسے منظور
نہو تو واقف کارونکی بات ملنے اور بیجا کفتگو نہ کرے * کہنا ہوگا
سبحان اللہ یا دریصاحب نے کیا چھوٹا نقصان سمجھہ لیا ہے اگر یہہ
نقصان تھوڑا ہی سہی ہے تو بڑے نقصان کا حذا حافظ مقام
غور ہے کہ تین سو پچین نسخون مین جو بوے بوے نسخے بنانے سے قریب

سو ہی کیے ہونگے ڈیڑھ لاکھ اختلاف عبارت کے نکلے جو بتقسیم مساوی
فی نسخہ ڈیڑھ ہزار ہوتے ہین اونمین سے ایک کو بھی مصنف کی
اصل عبارت بالیقین قرار نہین دے سکتے چنانچہ اسکا
مفصل حال آگے گذرا ہے پس کیا پادریصاحب کو ذرا بھی حیا و شرم
نہین ہے جو صاحب استفسار پر کہ اوسکا قیاس بہت ہی حق اور بجا
طعن و تشنیع کرتے ہین قول اونکا مگر اس سے ہی تحریف و تبدیل
ثابت ہوگی الخ کہتا ہو نہین پادریصاحب کیا سمجھتے ہین جو ایسی لغو
باتین کہے جاتے ہین ہان اگر تحریف کا مدار صرف سہو کاتب ہی پر
قرار دیا جاتا تو البتہ یہہ بات کہنے کی گنجایش تھی سہو کاتب تو اسکو
کہتے ہین کہ کوئی شخص الف لکھنیکا ارادہ رکھتا تھا سہوًا ب لکھ گیا
یا ل لکھنا چاہتا تھا سو سے م لکھ گیا اور علی ہذا القیاس سو اسطرح
سہو کاتب قابل اصلاح ہین اور ممکن ہے کہ درست ہو جاوین
بشرطیکہ اصل عبارت مصنف کی کسی نسخہ مین محفوظ یا کسیکو
یقینًا معلوم و یاد ہو پر و یریوس ریڈنگ جسکو پادریصاحب سہو
کاتب کہتے ہین اور جسکی تعریف بار بار آچکی ہے کہ یہہ وہ عبارتین ہین
جنمین نہین معلوم ہو سکتا کہ انمین سے مصنف کی عبارت کونسی ہے
اور بنائی ہوئی کونسی بلکہ انکا صحیح ہونا محال ہے علاوہ اسکے

یہہ اختلافات صرف کاتبون کے سہو سے وقوع مین نہین آئے
بلکہ قصداً بدعتیون اور دیندارون نے بھی بہت سا تصرف کیا ہے
جیسا کہ ہارنصاحب نے دوسری جلد کے آٹھوین باب مین ویریوس
ریڈنگ کے بیان مین لکھا ہے کہ اونکے وقوع کے چار سبب ہین
اول سبب غفلت اور سہو کاتب اور یہہ کئی وجہہ سے ہوسکتا ہے
پہلی وجہہ یہہ لکھانے والے نے خود کچھہ کا کچھہ بتلایا یا لکھنے والے نے
بتلانے والے کی بات نہ سمجھکر کچھہ کا کچھہ لکھدیا **دوسری وجہہ** یہہ
عبرانی اور یونانی حروف باہم مشابہہ ہین پس ایک کی عیوض سہوًا
دوسرا لکھا گیا **تیسری وجہہ** یہہ کہ کاتب نے اعراب کو لکیر سمجھا
یا لکیر کو جسپر لکھتا تھا اسکو حرف کا جزو جانا یا اصل مطلب نہ سمجھکر
عبارت بنادی اور یون غلطی کی **چوتھی وجہہ** یہہ کہ کاتب کہین سے
کہین لکھہ گیا اور جب مطلع ہوا تو نچاہا کہ جہان سے چھوڑدیا تھا
پھر وہین سے لکھنا شروع کیا اور جو عبارت کہ لکھہ چکا تھا اسکو بھی
رہنے دیا یا **پانچوین وجہہ** یہہ کہ کاتب نے کچھہ چھوڑدیا اور بعد کچھہ
لکھنے کے خیال آیا تو اوس چھوٹی ہوئی عبارت کو لکھہ لیا پس اس
صورت مین ایک جگہہ کی عبارت دوسری جگہہ چلی گئی **چھٹی وجہہ** یہہ
ہے کہ کاتب کی نظر چوک کر ایک سطر سے دوسری سطر پر جا پڑی

پس کچھ عبارت رہگئی **ساتوین** وجہ یہہ کہ کاتب نے الفاظ
مخفف اور کوتاہ کو کچھہ کا کچھہ سمجھکر پورا لفظ لکھدیا اور اسیطرح
غلطی ہوئی **آٹھوین** وجہ یہہ کہ جہالت یا غفلت کاتبون کی
ویریوس ریڈنگ کے وقوع کا بڑا منشا و منبع ہوئی ہے کہ اونہون نے
حاشیہ یا تفسیر کو جزو متن سمجھکر داخل کرلیا و **سر سبب**
غلطی کا نقصان خود نسخہ کا جس سے نقلکی گئی اور وہ بھی کئی طور پر ہے
اولا یہہ کہ حرکات اور شوشہ حروف کے اوڑ گئے اور محو ہوگئے
ثانیا وہی حرکات اور شوشے جو صفحہ کے دوسری طرف تھے
ہوٹ کر اس صفحہ کے حروف کے ساتھہ ایسے مل گئے کہ انکا جزو سمجھے گئے
ثالثا یہہ کہ کوئی فقرہ کسی نسخہ مین چھوٹ گیا اور کاتب نے اسکو حاشیہ
مین بے نشان لکھدیا سو اس سے دوسرے لکھنے والے کو غلطی ہوئی
اور معلوم نہ ہوا کہ اوس عبارت حاشیہ کو کہان داخل کرے **تیسرا**
سبب اختلاف کا خیالی تصحیح اور اصلاح ہے اور یہہ بھی کئی صورت پر
ہوئی **اول** یہہ کہ کاتب نے کسی عبارت کو جو حقیقت مین ناقص تھی
ناقص سمجھا یا مطلب کے سمجھنے مین غلطی کی یا خیال کیا کہ اوس عبارت
مین قاعدہ کی غلطی ہے حالانکہ وہ خود غلطی پر تھا یا وہ قاعدہ کی
غلطی جسکو وہ صحیح کرتا ہے حقیقت مین مصنف ہی سے واقع ہوئی

دوم بعض محقق کاتبون نے صرف قاعدہ کی غلطی درست نہین
کی بلکہ عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا یا فضول لفظون یا الفاظ مترادف کو
جنکا فرق اونکو نہ معلوم ہوا حذف کردالا اور اوڑ ادیا سیوم
سب سے زیادہ صورت یہہ ہوئی ہے کہ مقابل فقرون کو یکسان کیا
اور اسطرح کا تصرف انجیلون مین خصوصًا ہوا اور یولوس کے ناموں مین
اسکے سبب اکثر الحاق ہوا تا کہ عہد عتیق سے جو حوالے اوسنے دیئے
ہین سپٹواجنٹ کے موافق ہون چہارم بعض محققون نے عہد جدید کو
ولگیٹ (یعنے لاطینی) ترجمہ کے موافق بنادیا پنجم سبب
اختلاف عبارت کا قصدًا تحریف ہے جو کسی نے اپنے مطلب کے لیئے
کی ہو سے عام اس سے کہ تحریف کرنیوالا دیندار ہو یا بدعتی اور
قدیم بدعتیون مین مارسیون سے زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہین دیا
گیا ہے اور نہ کوئی ایسے حرکت ناشایستہ کے سبب اوس سے زیادہ
ملامت کا مستحق تھا سو اسکے یہہ بھی تحقیق بات ہے کہ بعض
تحریفات قصدی اون لوگون نے کی ہین جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد
اونکے وہی تحریفات ترجیح دیجاتی ہین تا کہ مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو
یا جو کچھ اعتراض اوسپر وارد ہوتا ہوا ہٹہ جاوے انتہی ملخصًا مخفی
نہیں ہے کہ ہارنصاحب نے ہیریوس یدمنگ کے واقع ہونے کے سبب ان

ساتھہ بہت سی مثالین بطور نمونے کے لکھی ہین مگر اون سب کا بیان
موجب تطویل سمجھکر یہان چھوڑ دیا گیا ہے پر کئی نمونے جو ہارلصاحب
خاف صاحب کی کتاب سے دیندارون کے تحریف کرنے کی بابت
ذکر کئے ہین نقل کیئے جاتے ہین مثلاً ورس ۴۳ باب ۲۲ لوقا جسکا
ذکر اوپر ہوچکا اور ورس ۱۸ باب ۱ متی مین یہہ الفاظ قبل اسکے
کہ وے ہم بستر ہون اور ورس ۲۵ مین لفظ اوسکا پہلوٹا بیٹا
بعض نسخون مین قصداً چھوڑ دیئے گئے ہین تاکہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی
پر شبہہ نہ پڑے اور ورس ۵ باب ۱۵ اعمال اول گرنتھیون مین بجائے
بارہ گیارہ بنائے گئے ہین تاکہ یہوداہ اسکریوطی مرچکا تہا اور ورس ۳۲ باب ۳ امرس
مین کچھہ لفظ چھوڑ دیئے گئے اور بعض مرشدون نے بہی اون الفاظ
کو رد کیا ہے کیونکہ انکو یہہ خیال تہا کہ وہ لفظ ایرین فرقہ کے مؤید تہے
اور ورس ۳۵ باب ۱ اول لوقا مین کچھہ لفظ سریانی اور فارسی اور عربی
اور اتھیوپک اور آور ترجمون کے نسخون مین اور بہت سے مرشدون نے
اون مین فرقہ یوٹیکیس کے مقابلہ مین بڑہا دیے گئے کیونکہ وہ فرقہ حضرت
عیسی کو دو صفتون کے ساتھہ متصف ہونے کا منکر تہا پس ناظرین
انصاف کرین کہ عبارت مرقومہ بالا کی رو سے کوئی دقیقہ تحریف کا مین

باقی رہا یا نہیں ظاہر و آشکار ہے کہ تحریف کی جتنی صورتیں وہم و
قیاس میں گذرتی ہیں ہا رصاحب نے سب کا بیان کر دیا اور سب طرح کی
مثالیں بتلا کے یہہ دکھایا کہ سب صورتوں سے کتب مقدسہ میں
تحریف واقع ہوئی ہے پس اسصورتمیں دیندارون اور مدعیون نے
قصداً تحریف کی اور کاتبون کے وہم سے بھی وقوع میں آئی
یعنی کبھی تو حاشیہ کی عبارت متن میں داخل ہوگئی اور کبھی متن
کی عبارت خارج کر دی گئی کبھی محققین نے عبارت کو قاعدہ کے
خلاف سمجھکر کچھ کا کچھ بنا دیا اور کبھی عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا
کبھی دیندارون نے اپنے مطلب کے موافق تحریف کی اور کبھی مدعیون
نے حسب دلخواہ اپنے کتاب کو بگاڑا تو بھلا اب کونسی صورت
تحریف کی باقی ہے اگر یا رصاحب وقوع تحریف کی اور کوئی
صورت جانتے ہون تو ذکر کرین نہین تو ایسی لغو باتین کہہ کر کیون
لوگونکو اپنے اوپر ہنسواتے ہین ذرا تو دلمین سوچین اور خدا کا خوف
رکے خیال کرین کہ وہ کس وجہہ اور کونسی دلیل سے دیندارون
اور مدعیون کی مقصدی تحریف اور محققین کی قیاسی اصلاح اور
کاتبون کے وہمی تصرف کو سہو کاتب مین داخل کر کے کہتے ہین کہ
سہو کاتب سے تحریف ثابت نہوگی بھلا یہہ کیا انصاف کی بات ہے

معلوم ہوا کہ پادریصاحب سا منصف بہی کوئی نہوگا اور جو اسنے بہی
پادریصاحب الصفاری باتونکو جنکا ذکر ہوا سہو کاتب کہینگے تو بہی ہمارا کچہہ
نقصان نہیں ہے کیونکہ اس صورت مین ہمارے اور پادریصاحب کے
درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہیگی یعنے جسے ہم تحریف کہتے ہین
اوسکا پادریصاحب سہو کاتب نام رکہتے ہین گو مقصود دونون کا
ایک ہی ہے لیکن ایسی ایسی بڑی خرابیونکو تہوڑا سا خلل قرار دیکر
صاحب استغفار پر درشت کلامی کرنی پادریصاحب کی حرکت بیجا ہے
اور بس قول اوسکا سہو کاتب تو قرآن کے نسخون مین بہی پایا جاتا ہے
الخ خدا جانے پادریصاحب کو کچہہ خوف خدا بہی ہے یا نہین جو ایسی ایسی
باتین کہنے پر آمادہ ہوگئے ہین نہین معلوم پادریصاحب کا یہہ کہنا ملوانگی
کی راہ سے ہے یا محض مغالطہ دہی کے لیئے ایسا کہتے ہین اگر نادانستہ
ایسا کہتے ہین تو تو معذور ہین پر دلکو یقین تو نہین آتا کہ پادریصاحب سا
آدمی ایسی ایسی ادنی ادنی سی باتون سے جنکو لڑکے جانتے ہین ناواقف
محض ہون اور اگر مغالطہ دہی کے لیئے ایسا کہتے ہین تو خدا اونکو
سمجہاوے اور سیدہی راہ پر لگاوے بہلا صاحبو ذرا سوچو تو سہی
کہ قرآن مین ایسے سہو کاتب کا واقع ہونا کب ممکن ہے کیونکہ قرآن شریف کے
الفاظ تک کیا بلکہ حروف اور حرکات بہی بتواتر منقول ہوتے چلے آئے

علاوہ ایسکے وہ کتابین جنمین قرآن شریف کی آیات اور حروف اور
حرکات اور سکنات وغیرہ کا حال مذکور ہوا وہ کتابین بھی عن عن
متواتر راویون کے ذریعہ اس زمانہ تک چلی آئی ہین ان سب
باتون کے سوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے آج تک لاکھون
آدمی ہر زمانہ مین حافظ ہوتے آئے ہین اور قرآن شریف سینہ بسینہ
ایک سے دوسرے کے پاس منتقل ہوتا رہا پس اب اگر کوئی کاتب
کسی نسخہ مین بالفرض کچھ غلطی کرے تو اوسکی تصحیح کیسی آسان ہے
اور ہم اوسے یقینا صحیح کرسکتے ہین بخلاف کتب مقدسہ کے کہ اونکی کسی
طرح تصحیح ممکن نہین کیونکہ نہ اونکا تواتر منقول ہے اور نہ اہل کتاب کبھی
حافظ ہوئے تو بھلا اسصورت مین قرآن شریف مین ویریوس ریڈنگ کے واقع ہونے کی
کب گنجایش ہے اگر پادریصاحب ایک جگہ پر بھی ویریوس ریڈنگ یعنی ایسے اختلاف عبارت
کو جسمین شبہ ہو کہ اوسمین کونسی عبارت اصل ہے اور کونسی بنائی ہوئی
بتلاوین جیسا ہمنے کتب مقدسہ کی نسبت دعوی کرکے ثابت کردیا تو اونکا دعوی
البتہ درست اور بجا ہے پر یہہ بات ہرگز ممکن نہین لیکن منہ ہے ایسا کہنا اور لغو بات
بکنا پادریصاحب ہی کی دیانت داری ہے قول اونکا پوشیدہ نرہے کہ
اس زمانہ کے مسیحی معلمون نے الخ کہتا ہون مین سبحان اللہ
پادریصاحب کیا سچے ہین انکو شرم بھی نہین آتی کہان جا پانچ

سطرونمین صریحًا کئی مغالطے دیئے اور جھوٹ بولے ہین اول یہہ
کہ پادر یصاحب کہتے ہین کہ سارے پرانے نسخے جو اب تک موجود
رہتے آپنے جمع کرکے بڑی دقت سے مقابلہ کیا حال آنکہ یہہ صریح
جھوٹھہ ہے کیونکہ ہزارون نسخے اب بھی ایسے ہین کہ انکا آج تک کسنے
مقابلہ نہین کیا چنانچہ اسکا حال صفحہ چارسو اکتالیس مین گذرا دوسرے یہہ کہ
پادر یصاحب کہتے ہین کہ کاتبونکا سہو از قسم تبدیل اعراب اور حروف کے
اور بعضی جگہہ الفاظ کا مقدم و موخر ہوجانا بہت سا وقوع مین آیا اور یہہ
صریح مغالطہ ہے اور پادر یصاحب نے عمدًا امر حقکو مخفی رکھا ہے
کیونکہ نہ صرف الفاظ مین تقدیم و تاخیر ہوئی بلکہ بہت سی آیتون مین
تحریف واقع ہوئی ہے چنانچہ خود پادر یصاحب نے بھی خط مرقومہ ۱۴ اگست ۱۸۵۷ء
مین صرف عہد جدید مین بندرہ آیتین مشتبہ بتلائی ہین تیسرے
یہہ کہ پادر یصاحب کہتے ہین ہر سب نسخے مطالب مضمون مین موافق و
مطابق ہین چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصایح مین مطابق
اور یکسان ہین اور یہہ بھی دروغ فاش ہے کیونکہ نسخون مین بہتیرے
احکام اور روایتون مین فرق ہے چنانچہ اسکا حال صفحہ ۴۴۵ مین بیان ہوا
قول اونکا جیاگر بالفرض اگر کوئی کہے الخ اسکجہہ پادر یصاحب نے
دو بھالا کیونکو کا رفرمایا ہے ایک یہہ کہ اختلاف قرادت کو کاتبکی

غلطیون کے ساتھہ ملاکر لکھا ہے دوسرے یہہ کہ قرآن شریف
مین کتب مقدسہ کی طرح ویریوس ریڈنگ کے واقع ہونیکا خیال کیا ہے
حال آنکہ ساتون قرائتین خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ منقول
ہین جیسا کہ آگے بدعات ذکر ہوچکا قول اونکا جب تک کہ محمدی
لوگ الخ کہتا ہو ہمین کہ محمدیون پر یہہ بات واجب ولازم نہین ہے
کہ دیوے کوئی ایسا نسخہ پیش کرین جیسا پادریصاحب مانگتے ہین کیونکہ
جب وے الزاماً اور تحقیقاً ثابت کرچکے کہ یہہ مجموعہ عہد عتیق اور عہد
جدید کا بعینہ وہ توریت وانجیل نہین ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت
عیسیٰ پر نازل ہوئی تھین کیونکہ اونمین کلام غیر الہامی بھی ملا ہوا ہے
بلکہ مجموعہ عہد جدید کا تو غیر الہامی ہونا ثابت ہوچکا اور وے خود عیسائی
علماء کے اقوال سے سند لاکر ثابت کرچکے کہ اگلے نسخون اور اب کے
نسخون مین باہم فرق بین ہے تو اس صورت مین پادریصاحب پر
واجب ولازم ہے کہ یہہ بات ثابت کرین کہ یہی مجموعہ عہد عتیق اور
عہد جدید کا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تھا اور وہ سوا کوئی
نسخہ پیش کرکے مقابلہ کرین اور دکھلاوین کہ اوسمین اور اب کے نسخون مین کچھہ فرق نہین ہے
نہ یہہ کہ اولٹے محمدیون سے ایسی کتاب مانگتے ہین قول اونکا
اگر کوئی شخص تعصب کی راہ سے الخ پادریصاحب کو صاحب استفسار کا

قول کیون ایسا ناگوار گذرتا ہے یہہ بات کچھہ بیجا ہے مصنف استفسار
ہی نے نہین کہی بلکہ علماء عیسائی اون قدیمی نسخونکو کوئی تو ساتوین
اور کوئی نوسوین صدی کا بتلاتا ہے جیسا آگے مفصلاً مذکور ہوچکا
پہر اگر مصنف استفسار نے ایسا کہا تو کیا غضب ہوگیا یا دریصاحب
کہتے ہین وہ جو مصنف موصوف نے کتب عہد عتیق کی خرابیونکی بابت یا وہ
دلیل کے ضمن مین اور اپنی کتاب کے اور مقامون مین بھی کہا اور ادعا کیا ہے
سو اس قسم کے سارے اعتراضونکے لیے مسیح کی گواہی ایک کافی جواب ہے
جو کتب عہد عتیق کے حق و صحیح ہونیکی بابت انجیل مین مندرج ہے
جیسا اوپر بیان ہوچکا پس درحالیکہ مسیح نے توریت کی صحت و حقیقت
گواہی دی ہے تو ظاہر و ثابت ہوگیا کہ وے خرابیان جو مصنف موصوف
نے ذکر کی ہین توریت مین نہین پائی جاتین بلکہ محض اسکے فہم مین ہین اور
بس ایسا کہ اوسنے آیات کو یا تو قصداً یا سہواً اخلاف تفسیر بیان
کیا ہے اور اسیطرح مصنف نے انجیل کی اون آیتونکو بھی جنہین
اپنی دلیل بنایا خلاف تعبیر و تفسیر کیا ہے چنانچہ کتاب حل الاشکال
مین کہ کتاب استفسار کا جواب ہے بتفصیل مسطور و مذکور ہے اب
اس جگہہ اتنی ہی بات پر کفایت کرینگے کہ انجیل کی آیتون اور روایتون
مین اختلاف معنوی نہین ہے جیسا کہ کتاب مذکور مین مفصل لکھا گیا

اور انجیل و توریت مین کسی جگہہ نہین کہا کہ توریت مین یا انجیل مین
تغیر و تبدیل یا دخل و تصرف کیا ہے بلکہ صرف یہہ کہا ہے کہ یہود و نصاریٰ
کے جھوٹے معلمون نے توریت و انجیل کی تعلیم مین دخل و تصرف کرکے
اونکے احکام و تعلیم کو خلاف بیان کیا اور بعضی دفعہ فریب کی راہ سے
الہام و نبوت کا بھی دعوی کیا لہذا ان آیتون سے بھی مصنف کا
مطلب حاصل نہین ہوتا * کہتا ہون مین مسیح نے تو کہین بھی عہد عتیق
کے غیر محرف ہونے کی گواہی نہین دی اور نہ وہ درس جو پادریصاحب نے
اوپر نقل کیے ہین عہد عتیق کی کتابون کی عدم تحریف کی سند ہوسکتے
ہین جیسا کہ ہم وہان ثابت کرچکے ہین قول اونکا اب اسجگہہ الزامی ہے
پادریصاحب کا دعوی بلا دلیل ہے جیسا کہ تیسرے مقصد کی تیسری
فصل مین مدلل و مبین ہوا قول اونکا اور انجیل اور توریت مین الخ
الحمد للہ کہ یہان پادریصاحب تحریف معنوی کا تو اقبال کرتے ہین
رہی تحریف لفظی سو وہ اول تو اونہین درسون سے جو صاحب استفسار نے
نقل کیے ہین ثابت ہے علاوہ اسکے ہم بوجوہ و دلائل کافی اونکو ثابت کرچکے بار بار
تکرار کی حاجت نہین پادریصاحب کہتے ہین اور وہ جو مصنف نے بیبل
کے ترجمون کو اپنے مطالب کے لئے دلیل ٹہرا کر کہا ہے کہ درحالیکہ ترجمے باہم
متفق نہین تو اسسے ثابت ہوتا ہے کہ اصل نسخون مین بھی اختلاف واقع

ہوا ہے سو اسکا جواب یہہ ہے کہ اولاً ظاہر ہے کہ ترجمونمین تھوڑا
بہت فرق ہوگا کیونکہ ایک مترجم نے دوسرے سے بہتر ترجمہ کیا ہوگا
جیسا کہ قرآن کے فارسی اور اردو ترجمونمین بھی فرق ہے اگرچہ قرآن
کے ترجمے صرف تحت اللفظ ہین مگر باوجود اس فرق کے بھی ابواب اور
مسایل کا اصل مطلب سب ترجمون مین وہی ہے ثانیاً اگر بالفرض کسی
مترجم نے خلاف ترجمہ کیا ہو تو اسسے اصل کو کیا نقصان ہوگا دیکھو اگر
محمدی علماء مین سے کوئی قرآن کا ترجمہ کرے یا قرآن کے دو ترجمون مین
اختلاف ظاہری واقع ہو اور مسیحیون مین سے کوئی کہے کہ اس بات سے
قرآن مین تحریف ثابت ہوتی ہے تو کیا محمدی نہ کہینگے کہ صحیح التعین
عربی نسخے سب مطابق ہین تو تیرا اعتراض محض بیجا اور تعصب سے اور جب
تک تو اصل زبان نہ سیکھے ترجمہ کے باب مین کچھہ مت بول لیس ہی
جواب ہمارا جواب ہے الحاصل یہہ دعوی بھی مصنف کے مطلب کو مفید نہوگا کہتا
ہو تمین پادریصاحب کا یہہ جواب اسوقت بجا ٹھہرتا کہ صرف ترجمون ہی
مین اختلاف پایا جاتا حالانکہ اصل عبرانی اور یونانی نسخون مین فرق ہے
جیسا اوپر ثابت ہوچکا علاوہ اسکے بڑے غضب کی بات ہے کہ یہ
لوگ نہین تعوذ ترجمون کو کلام الہی قرار دیکر جا بجا پیش کرتے ہین اور
اونکو کچھہ شرم نہین آتی کہ ہر ترجمہ کے عنوان پر لکھدیا کرتے ہین کہ اصل عبری سے

ترجمہ کیا گیا یا دریصا حب کہتے ہین اور نبی کے حقین ہمارا اعتقاد یہہ ہے
کہ نبی وحواری اگرچہ اَور امورمین قابل سہو ونسیان ہوتے ہین لیکن پیغام
کی تبلیغ وتحریر مین معصوم ہین اس جہت سے انبیا وحواریون کا لکھا
سہو ونسیان سے مبرا ہے اگر اونکی کتاب مین کسیکو کہین اختلاف
یا سہو عقل معلوم ہے تو یہہ اوسکی عقل وفہم کے نقص کی دلیل ہے یہ کلام کے نقص کی کیونکہ عقل تو
کتاب کی محکوم ہے حاکم نہین ہے اور پرانے اور نئے عہد کی سب کتابین
ازراہ الہام انبیا، وحواریونکی معرفت لکھی گئی ہین انجیل کے ان
تین باب کے سوا یعنی مرقس اور لوقا اور اعمال کی کتاب جو مرقس اور
لوقا حواریونکے شاگردونکی معرفت بموجب حکم وامداد پطرس وپولس
حواری کے مرقوم ہوئی ہین اور اس سبب سے یہ بہی کتب الہامی ہین
اور اگرچہ پرانے عہد کی بعضی کتاب کے لکھنے والے کا نام معلوم نہین ہے
لیکن مسیح کی گواہی سے اور اون دلائل سے بہی جو کتب اسناد مین
لکھی ہین معلوم ویقین ہوتا ہے کہ وے کتب بہی الہام کی راہ سے
لکھے نبیون مین سے کسی کے وسیلہ سے لکھی گئی ہین اور حق وصحیح ہین
جاننا چاہیے کہ سب نبیو کا نام بہی نہین لکہا گیا جہ جائے کہ سب کا کام
اور احوال بیان ہوا ہو * اور انبیا وحواریون نے بعض قول کو قال اللہ
تحت مین داخل کیا ہے اور بعض کو غائب کے صیغہ سے لکہا ہے اور بعض وحی

قول کیون ایسا ناگوار گذرتا ہے یہہ بات کچھہ بیجا ہے مصنف استفسار
ہی نے نہین کہی بلکہ علماء عیسائی اون قدیمی نسخونکو کوئی تو سا توین
اور کوئی دسوین صدی کا بتلاتا ہے جیسا آگے مفصلاً مذکور ہوچکا
پہر اگر مصنف استفسار نے ایسا کہا تو کیا غضب ہوگیا یا دریدا جب
کہتے ہین وہ جو مصنف موصوف نے کتب عہد عتیق کی خرابیونکی بابت اپنے
دلیل کے ضمن مین اور اپنی کتاب کے اور مقاموں مین بہی کہا اور ادعا کیا ہے
سو اس قسم کے سارے اعتراضونکے لیے مسیح کی گواہی ایک کافی جواب ہے
جو کتب عہد عتیق کے حق و صحیح ہونیکی بابت انجیل مین مندرج ہے
جیسا اوپر بیان ہوچکا پس درحالیکہ مسیح نے توریت کی صحت و حقیقت کی
گواہی دی ہے تو ظاہر و ثابت ہوگیا کہ وے خرابیان جو مصنف موصوف
نے ذکر کی ہین توریت مین نہین پائی جاتین بلکہ محض اسکے فہم مین ہین اور
بس ایسا کہ اوسنے آیات کو یا تو قصداً یا سہواً اخلاف تفسیر بیان
کیا ہے اور اسیطرح مصنف نے انجیل کی اون آیتونکو بہی جنہین
اپنی دلیل بنایا اخلاف تعبیر و تفسیر کیا ہے چنانچہ کتاب حل الاشکال
مین کہ کتاب استفسار کا جواب ہے بتفصیل مسطور و مذکور ہے اب
اس جگہہ اتنی ہی بات پر کفایت کرینگے کہ انجیل کی آیتون اور روایتون
مین اختلاف معنوی نہین ہے جیسا کہ کتاب مذکور مین مفصل لکہا گیا

کہ اکہادن اور روزن الہام اور ڈاہہ اور شلز اور شوڈر وغیرہ کا یہہ عقیدہ ہے
کہ موسیٰ کی پانچون کتابین الہام سے نہین لکہی گئین چنانچہ مارنصاحب
جلد دوسری کے صفحہ ۷۹۸ اور ۸۱۸ مین بہی اسکا ذکر کیا ہے
سو جب حضرت موسیٰ کی کتابون کی نسبت علماء مسیحیہ کا یہہ اعتقاد ہے
تو اور باقی کتابونکا کیا ذکر کیا جائے کہ اونمین سے اکثرون کے مصنفون
اور زمانہ تصنیف کا بہی پتہ نہین باقی رہا یہہ دعوی کہ حضرت مسیح نے
عہد عتیق کی کتابون کی صداقت کی نسبت گواہی دی ہے سو اسکا
ذکر صفحہ ۳۳۵ مین آچکا ہے پادریصاحب کہتے ہین اور اگر تو سوال کرے
کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ محمد اور اوسکے تابعدار ایسے جہوٹے دعوی مین
پڑے ہون کہ گویا پرلے اور نئے عہد کی مقدس کتابین منسوخ و
تحریف ہوگئی ہین اور ایسے دعوی کا سبب کیا ہوگا تو اسکا جواب یہہ ہے
کہ ایسا دعوی کرنا اونکو ضرور تہا کیونکہ اگر نہ کرتے تو البتہ محمد کی باتون سے
صاف خلاف ظاہر ہوتا اس لیئے کہ وہ ایک طرف سے اقرار کرتا تہا کہ پرانے
اور نئے عہد کی کتابین خدا کی جانب سے ہین اور دوسری طرف سے
اون کتابون کی تعلیمات کے برخلاف بیان کرتا پس اس صورت مین
تدبیر صرف اسی مین تہی کہ یہہ دعوی درمیان مین لاوے کہ نئے اور
پرانے عہد کی کتابین تحریف اور قرآن کے ظاہر ہونے سے منسوخ

ہو گئی ہین اور یہی سبب ہے کہ وے کتابین قرآن سے موافقت نہین
رکھتین تاکہ اس طریق سے اپنے تئین ظاہری خلاف سے چھوڑاوے
اور اپنے کلام کو حق ٹہراوے اور اس دعوی کو قوت دینا محمد اور اوسکے
تابعدارونکو اتنا مشکل نہ تہا کیونکہ عرب کے بت پرست مسیحیون
اور یہودیونکی کتابون سے بیخبر تہے اور ہرچند کہ شروع مین جیسا کہ
قرآن سے بہی ثابت ہوتا ہے مسیحی اور یہودی محمد کی دعوت کے
جواب مین بہت گفتگو کرتے تہے لیکن جب کہ بہت سے لوگ اوسکے
مطیع ہو گئے اور بزور شمشیر قوت پائی ہر کسیکو مقابلہ مین گفتگو کی
طاقت نرہی پس محمد کا دعوی مشہور و منتشر ہو گیا مگر ظاہر ہے کہ حقیقت
ثابت کرنا مار اور زور سے نہین ہو سکتا * کہتا ہو نمین پادریصاحب نے
اسمقام پر ملحدانہ گفتگو کی ہے لہذا منا سب معلوم ہوا کہ یہان اسی
قسم کی تقریر سے اوسکا جواب دیا جاوے مثلاً اگر تو سوال کرے
کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ پولوس اور اوسکے تابعدار ایسے جھوٹے دعوی
مین پڑے ہون کہ گویا عہد عتیق کی کتابین ہمارے لئے لکہی گئی ہین سو ایسے
دعوی کا سبب کیا ہو گا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ ایسا دعوی کرنا اونکو
ضرور تہا کیونکہ اگر نہ کرتے تو پولوس کی باتون سے خلاف ظاہر ہوتا کیونکہ
وہ ایکطرف سے اقرار کرتا تہا کہ سب کتاب الہام سے ہے

اور دوسری طرف سے ان کتابوں کی تعلیمات کے خلاف بیان کرنا
تھا پس اس صورت میں تدبیر صرف اسمیں ٹھہری کہ یہہ دعوی بیان
میں لاوے کہ پرانے عہد کی کتابیں منسوخ اور نکمی ہیں اور انمیں نجات
نہیں کیونکہ اگر انمیں نجات ہوتی تو دوسرے کی کیا حاجت تھی تاکہ
اس طریق سے اپنے تئیں ظاہری خلاف سے چھوڑا دیوے اور اپنے
کلام کو حق ٹھہرا دیوے اور ایسا ہی کچھہ حضرت عیسی کی نسبت بھی کہنے
والا کہہ سکتا ہے پس اب پادریصاحب مجھہ سے اس تقریر کا جواب دینگے وہی
ہمارا جواب ہوگا اور یہہ جو پادریصاحب کہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے
سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ بالاتفاق یہہ بات ثابت ہے کہ جہاد کا حکم
ہجرت کے بعد یعنے نبوت سے تیرہ چودہ برس کے بعد ہوا ہے اور اس
عرصہ میں ہزارہا آدمی مسلمان ہوچکے تھے چنانچہ میل صاحب نے
بھی لکھا ہے کہ مدینہ میں قبل ہجرت کے کوئی گھر باقی ہوگا جسمیں کوئی
مسلمان نہوا اور پھر دوسری جگہہ لکھتا ہے کہ یہہ بات محض تہمت ہے
جو کہتے ہیں کہ اسلام صرف تلوار ہی کے زور سے پھیلا کیونکہ بہت سے
بلاد ایسے تھے جہاں تلوار کا نام بھی نہیں لیا گیا اور اسلام پھیل گیا
اور اگر پادریصاحب کو کچھہ جہاد کی نسبت کلام ہو دے تو حضرت
موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا معاملہ فلسطین اور اردن

اور قنعانی وغیرہ کے ساتھہ ہوا ہے اوسکو دیکھین اور خدا سے ڈر کر
ایسی لغو باتین نہ کرین جیسا ہم ازالۃ الاوہام مین یہہ سب حال لکھہ
چکے ہین اور صاحب استفسار نے بھی لکھا ہے یا در یصاحب کہتے ہین
غرض کہ اس باب کے مطالب جنکا ذکر محمدیونکے دعوی کے جواب مین ہوچکا
اگر ہم مختصر طور پر اونکو بیان کرین تو انہین دلیلون سے صاف ثابت و
ظاہر ہے کہ محمدیونکے دعوے بالکل بے اصل و بے بنیاد ہین بلکہ یقین
کلی ہے کہ پرانے اور نئے عہد کی کتابین نہ محمد کے وقت مین نہ اوسسے پہلے
نہ پیچھے یعنے کسی وقت مین نہ تحریف و تبدیل اور نہ کبھی منسوخ ہوئین
اور نہونگی کیونکہ آسمان و زمین ٹل جائینگے پر خدا کا کلام نہین ٹلیگا پس وہ
محمدی شخص جو حقیقت کا طالب ہے ان مقدس کتابون مین خدا کا غیر
منسوخ اور غیر محرف کلام پائیگا جسکے حکم و امر سارے لوگون سے
اور خود اسنے بھی نصیحت رکھتے ہین پس صاف دل محمدی شخص کو لازم ہے
کہ اس الہامی کلام کی تعلیمین حاصل کرنے مین کوشش کرے نہین تو
جو شخص خدا کے کلام جاننے اور اوسکے حکمون پر عمل کرنے مین سستی
اور غفلت کریگا خدا کے غضب مین پڑیگا اس لیئے ہم نے صاف دل
محمدیونکی رہنمائی کو دوسرے باب کے لکھنے پر توجہ کی اوسمین انجیل اور
پرانے عہد کی عمدہ تعلیمونکو مختصر طور پر بیان کرکے تمھارے پہنچا دینگے کہ

مقدس کتابین ادن شرطونکو جنہین ہمنے الہام الہی کی پہچان کے واسطے
شروع رسالہ مین لکہا ہے پورا کرتی اور آدمی کی روح کی خواہش
وتقاضا حاصل کرکے اوسے حقیقی نیکبختی کو پہنچاتی ہین چنانچہ ان باتونسے
ہرطرح معلوم وثابت ہوتا ہے کہ انجیل اور پرانے عہد کی کتابین
خدا کا کلام ہین * کہتا ہون مین کہ مسلمانونکا دعوی تو ہرگز بے اصل
نہین البتہ پادریصاحب کا یہہ کہنا کہ اونکا دعوی بے اصل ہے محض خطا
اور بے اصل ہے چنانچہ ناظرین پر یہہ بات بخوبی واضح واشکار ہوجاویگی
قول اونکا یعنی کسی وقت مین نہ تحریف وتبدیل نہ کبھی منسوخ
ہونمین الحمدوش ہے کیونکہ تحریف ہونا تو یقینی ہے جیسا اس کتاب مین
ثابت وبیان ہوا رہی احکام کی منسوخیت سو اسکا حال بھی پادریصاحب
ذرا سن لین کہ توریت کے احکام دین عیسوی مین بہتیرے منسوخ
ہوگئے مثلاً یوم السبت کہ جسکی عزت کا حکم اور ماننے کی تاکید عہد عتیق
کی کتابون مین جا بجا لکہی ہے جیسا درس ۳ باب ۲ کتاب پیدایش مین
یون مرقوم ہے اور خدا نے ساتوین دن کو مبارک کیا اور مقدس
ٹھہرایا اسلیئے کہ خدا نے اوس دن اپنے سب کام سے جو کیا اور بنایا
تہا ارام پایا پھر خروج کے ۲۰ باب کے ۱۰ درس مین یون حکم دیا گیا ہے
لیکن ساتوان دن خداوند خدا اپنے خداوند کا ہے اوسمین کوئی کچھ کام نہ کرے

نہ تو تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا خدمت کرنیوالا نہ تیری خدمت کرنیوالی
نہ تیرے مواشی نہ تیرا مسافر جو تیرے دروازہ کے اندر ہے اسلیئے
کہ خداوند نے چھہ دن میں آسمان و زمین دریا اور سب جو کچھہ کہ اونمیں ہے
بنائے اور ساتویں دن آرام لیا اسواسطے خداوند نے یوم السبت کو
مبارک کیا اور اوسے مقدس ٹھہرایا اور پھر اوسی خروج کے ۲۰ باب کے
۱۳ ورس میں یوں مرقوم ہے تو اسرائیل کو امر کر اور اونکو کہہ کہ تم میرے
سبت کو مانو اسلیئے کہ یہہ میرے اور تمہارے درمیان تمہاری قرنوں
میں نشانی ہے ۱۶ پس بنی اسرائیل سبت کو مانیں اور اوسے
پشت در پشت عہد ابدی جانکے اوسمیں ثبات کریں اور پھر
استثنا کے باب ۵ کے ورس ۱۵ میں اسکی تاکید کی گئی ہے یاد کر کہ
کہ تو مصر کی زمین میں غلام تہا اور خداوند تیرا خدا نے اپنے زور اور بازو
اور بالا دستی سے تجھکو وہاں سے نکال لایا اسلیئے خداوند تیرے خدا نے
تجھکو فرمایا کہ سبت کے دن کی محافظت کر اور خروج کے ۱۶ باب کے
۲۹ و ۳۰ ورس میں یوں حکم دیا گیا دیکھہ ازبسکہ خداوند نے
تمکو سبت دیا اسلیئے وہ تمہیں چھٹے دن دو دن کی روٹیاں دیتا ہے
ہر ایک تم اپنی جگہہ گوشہ گیر رہے ساتویں دن کسیکو رخصت نہ ہے
کہ اپنی جگہہ سے باہر جاوے چنانچہ لوگوں نے ساتویں دن آسایش کی

اور خروج کے ۳۱ باب کے ۱۴ ورس مین اس روز کے نہ ماننے والون کی
سزا کی نسبت یون حکم ہوا ہے ۱۴ پس تم سبت کو مانو اسلیئے کہ وہ تمہارے
لیئے مقدس ہے جو کوئی اسکو پاک نہ جانے وہ مار ڈالا جاویے جو اوسمین
کچھہ کام کریے وہ اپنی قوم سیے کٹ جاویے اور ۳۵ باب کے ۲ ورس
مین یون حکم ہے چھہ دن تک کاروبار کیا جاویے اور ساتوان دن تمہارے لیئے
روز مقدس خداوند کی راحت کا سبت ہوگا جو کوئی اوسمین کام کریگا مار ڈالا
جاویگا چنانچہ یہہ حکم یعنی قتل کریئے کی سزا جو سبت کے نہ ماننے والون
کے لیئے تجویز ہوئی تھی اُس زمانہ مین جاری یہی ہوگی جیسا گنتی کے ۱۵
باب کے ان ورسون سیے ظاہر و آشکار ہے ۳۲ اور جب بنی اسرائیل
بیابان مین تھے اُنہون نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سبت کے
دن لکڑیان جمع کرتا تھا ۳۳ تب وہ اوسکو جو لکڑیان جمع کر رہا
تھا پکڑکے موسیٰ اور ہارون اور ساری جماعت کے پاس لائیے ۳۴
اونہون نے اوسیے قید مین ڈالا کیونکہ اُنکو بیان نہین کیا گیا تھا
کہ اوسیے کیا کیا جاویے ۳۵ تب خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ یہہ شخص
مار ڈالا جاویے ساری جماعت خیمہ گاہ کے باہر اوسپر پتھراؤ کریے ۳۶
چنانچہ ساری جماعت اوسیے خیمہ گاہ کے باہر لے گئی اور سنگسار
کیا کہ وہ مر گیا جیسا خداوند نے موسیٰ کو فرمایا تھا اور اسیطرح یوم سبت

فضیلت حضرت موسیٰ کے بعد بھی جاری رہی چنانچہ نحمیا ۹ باب کے
۱۴ ورس مین یون فرماتے ہین اور اپنا مقدس سبت اونہین کہلایا اور
اپنے بندے موسیٰ کے ہاتھ سے اونہین احکام اور حقوق اور فرائض
فرمائے اور حزقیل کے باب ۲۰ کے ۱۱ و ۱۲ ورس مین یون حکم دیا گیا
اور مین نے اپنے حقوق اونہین دیئے اور اپنے احکام اُنہین جتائے جن چیزون پر آدمی اگر عمل کرے تو اُنسے
جیگا اور مین نے اپنے سبت بھی اونہین دیئے کہ وے میرے اور
انکے درمیان نشان ہوون تاکہ وے جانین کہ مین خداوند اونکا مقدس
کرنیوالا ہون اور یرمیاہ کی معرفت یون فرمایا باب ۱۷ ورس ۲۲ اور تم
سبت کے دن اپنے گھرون سے بوجھ نہ لیجاؤ اور کسیطرح کا کام
نکرو بلکہ سبت کے دن کو مقدس جانو جیسا مینے تمہارے باپ دادونکو
فرمایا ۲۷ لیکن اگر میری نہ سنوگے کہ سبت کے دن کو مقدس جانو اور
سبت کے دن یروشلم کی پھاٹکون سے بوجھ لیکر داخل نہ ہو تب
مین اسکے پھاٹکون مین آگ لگاؤنگا جو یروشلم کے محلونکو کھا جائیگی اور نہ
بجھیگی اور عہد جدید سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے بھی اسکی
فضیلت قائم رکھی چنانچہ متی کے ۱۹ باب کے ۱۶ ورس مین لکھا ہے
اور دیکھو ایک نے آکے اوس سے کہا اے اچھے اُستاد مین کونسا اچھا
کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن ۱۷ اوسنے اس سے کہا کہ تو کیون

مجھے اچھا کہتا ہے کیونکہ اچھا تو کوئی نہین مگر ایک خدا پھر اگر تو زندگی مین
داخل ہوا چاہے تو حکمون پر عمل کر پس حکمون کے لفظ سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ اوس سے وہی احکام عشرہ مراد ہین جو موسیٰ کی
معرفت دیے گئے تھے بلکہ مرقس کے ۱۰ اور لوقا کے ۱۸ باب سے
بھی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے اور متی کے ۲۴ باب کا ۲۰ ورس سوم
دعا مانگو کہ تمہارا بھاگنا جاڑے مین یا سبت کے دن نہو تا وجودیکہ
سبت کے ماننے کے لیئے اسقدر تاکیدات اکیدہ عہد عتیق کی کتابون
مین مرقوم نہین اور حضرت عیسیٰ نے بھی یوم السبت کے ماننے
اور نہ ماننے کا حکم بصراحت نہین دیا پر ان آیتون سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ اونکے نزدیک بھی یوم السبت واجب الاتباع تھا کیونکہ
وہ بھی احکام عشرہ مین داخل ہے تسپر بھی پولوس مقدس نے
اوسکو منسوخ کر ڈالا جیسا کلسیون کے خط کے ۲ باب کے ورس ۱۴ مین
لکھا ہے اور حکمون کا دستخط جو ہمارے مخالف تھا مٹا ڈالا
اور اوسکو بیچ مین سے اٹھا کر صلیب پر کیلین چڑین ۱۶ پس کوئی کھانے
یا پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کے دن کی بابت تمہین گنہگار نہ
ٹھہراوے ۱۷ کیونکہ آنیوالی چیزون کے سایہ ہین پر بدن مسیح ہے
برکٹ اور ڈاکٹر وٹیبی ورس ۱۶ کی شرح مین یون لکھتے ہین یہود یون کے

درمیان تین قسم کے دن محافظت کیے جاتے ہے اپنی دوسری یعنی سال کا
پہلا دن کہ یہان اسکو عید کے لفظ سے تعبیر کیا ہے دوسرے لونہری
جو ہر مہینے کی پہلی تاریخ ہوتا تہا اور جسے یہان نیا چاند کہا ہے تیسرا ویکلی
جو ہفتہ مین ایکبار ساتوین دن ہوا کرتا تہا اور اسکو یہان سبت کا دن
کہا ہے تمام یہہ منسوخ ہوئے بلکہ یہودیون کا ساتوین دن کا سبت
بہی اور خداوند کا دن یا عیسائیون کا پہلے دن کا سبت اسکی جگہہ
قایم ہوا اور جامعین ہنری اور اسکاٹ اسی ورس کی شرح مین لکہتے
ہین چونکہ حضرت عیسی نے رسوماتی آئین کو منسوخ کردیا اب کوئی آدمی
غیر قومونکو اسکے لحاظ نہ کرنے سے الزام نہ لگاوے اور بشپ ہارسلی
اس ورس کی شرح مین یون لکہتا ہے لیکن یہودی کلیسیا کی سبت موقوف
ہوئی اور نہ عیسائی کو اپنے سبت کی حفاظت مین فریسیون کے دہونگ
چلنا ضرور ہے اور باسوبرا اور لیافان لکہتے ہین کہ اگر تمام آدمیون اور
دنیا کی تمام قومون پر یوم السبت کی حفاظت واجب ہوتی تو وہ ہرگز
منسوخ نہ ہوتا جیسا اب حقیقت مین منسوخ ہوگیا اور عیسائیونکو
لازم ہوتا کہ پشت بہ پشت اسکی حفاظت کرتے جیسا انہون نے شروع
یہود کی تعظیم و تواضع کے سبب کیا تہا پیر ختنی کا حکم جسکی تاکید شدید
عہد عتیق مین لکہی ہے اب عیسائیون نے اوسکو بالکل اڑادیا الاحال انکہ

وہ حکم دائمی تھا جیکے منسوخ ہونیکے مسلمان لوگ بھی ہرگز قائل
نہین ہین جیسا پیدایش کے ۱۷ باب کے ان درسونمین لکھا ہے ۱۰ اور عہد
جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان
جسے تم یاد رکھوگے یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جاوے
۱۱ اور اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اُس عہد کا نشان ہوگا جو
میرے اور تیرے درمیان ہے ۱۲ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے جب وہ
آٹھہ دن کا ہو ختنہ کیا جائیگا کیا گھر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہر جو تیری
نسل کا نہین ۱۳ تیرے خانہ زاد کو تیرے زرخرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا
عہد تمہارے جسم مین عہد ابدی ہوگا ۱۴ اور وہ جسکا ختنہ نہین ہوا
وہی شخص اپنے لوگون مین سے کٹ جائے کہ اوسنے میرا عہد توڑا اور
یہہ حکم حضرت مسیح کے عہد مین بھی جاری رہا اور خود مسیح اپنی پیدایش کے
آٹھوین دن مختون ہوئے بلکہ پولوس کے زمانہ تک بھی اوسپر عمل جاری
رہا کیونکہ خود پولوس نے تمتھی کا ختنہ کرلیا جیسا کہ باب ۱۶ اعمال مین مذکور ہے
۱ وہ دربا اور لسطرہ مین پہنچا اور دیکھو وہان طیمطھیوس نامی ایک شاگرد
تہا جسکی ماں یہودن تہی جو ایمان لائی پر اسکا باپ یونانی تہا ۲ اور وہ
لسطرہ اور ایقونیم کے بہائیون کے نزدیک نیک نام تہا ۳ پاؤل نے
چاہا کہ اوسے اپنے ساتھہ لیجاوے تو اوسکو لیجاکے اون یہودیون کے سبب

جو اون جگہون مین تھے اوسکا ختنہ کیا کیونکہ وے سب جانتے تھے
کہ اوسکا باپ یونانی تہا سو صرف انہین دو حکمون پر منحصر نہین بلکہ
توریت کے سارے احکام اور بالکل رسوماتی آئین حضرت عیسیٰ کے
عہد مین اور اونکے بعد حواریون کے زمانہ مین بہی جاری رہے جیسا
اعمال کے ۲۱ باب مین مرقوم ہے ۱۸ اور دوسرے دن پاؤل
ہمارے ساتہہ یعقوب کے یہان گیا اور سب بزرگ وہان اکہٹے تھے ۱۹
اور اونہین سلام کرکے اوسنے جو کچہہ خدا نے اسکی خدمت کے وسیلہ
غیر قومون مین کیا تہا برابر بیان کیا ۲۰ اور اونہون نے یہہ سنکے
خدا کی تعریف کی اور اوسے کہا بہائی تو دیکہتا ہے کہ کتنے ہزار یہودی
ہین جو ایمان لائے اور سب شریعت پر بہت گرم ہین ۲۱ اور
انہون نے تیرے حقین سنا ہے کہ تو غیر قومون مین سب یہودیونکو
سکہاتا ہے کہ موسیٰ سے پہر جاوین کہ کہتا ہے اپنے لڑکون کا ختنہ نکرو
اور شریعت کے دستورون پر نہ چلو ۲۲ اب کیا کیا چاہیئے لوگ حال
مین جمع ہونگے کیونکہ سنینگے کہ تو آیا ہے ۲۳ سو یہہ جو ہم تجھے کہتے ہین
کہ ہمارے چار شخص ہین جنہون نے منت مانی ہے ۲۴ اونہین
ساتہہ لیکر آپ کو اونکے ساتہہ پاک کر اور اونکے لیئے کچہہ خرچ کر کہ اپنا
سر منڈا دین تو سب جانینگے کہ جو تیرے حقین سنا کچہہ نہین بلکہ تو آپ بہت

چلتا اور شریعت کو مانتا ہے ۲۶ تب یاؤل نے اون شخصونکو ساتھہ
لیا اور دوسرے دن آپکو اونکے ساتھہ پاک کیے ہیکل مین داخل ہوا
اور خبر دی کہ جب تک اونمین ہر ایک کی نذر نہ چڑہائی جاوے پاک ہونے
کے دن آخر کرونگا پس ان درسون سے بخوبی واضح و آشکار ہے کہ
احکام شریعت موسوی پولوس کے زمانہ مین بڑے زور شور سے جاری تھے
یہان تک کہ پولوس مقدس کو بہی ظاہرا انکا اتباع کرنا پڑا گو دلمین
کچہہ اور عقیدہ رکہتا تہا جیسا آگے بیان ہوتا ہے عبرانیون کے خط کے ورس
۱۳ مین ہے کہ اور جب اوسنے نیا کہا تو پہلے کو پرانے ٹہرایا اور وہ جو پرانا
اور دنی ہے مٹنے کے نزدیک ہے پائل صاحب اس ورس کی شرح مین
لکہتا ہے صریح ظاہر ہے کہ خدا نے اوبہتر رسالت کے اقرار کرنے سے
پرانے اور زیادہ نقصان والیکو منسوخ کرنیکا ارادہ رکہتا ہے
لہذا یہودیونکا موسائی مذہب موقوف ہوتا اور دین عیسوی اسکی جگہہ
قائم کیا جاتا ہے اور پہر مقدس پولوس نامہ عبرانیون کے ۱۰ باب مین
یون فرماتے ہین ۱ شریعت جو آنیوالی نعمتون کی پرچہائین ہین اور اون
چیزون کی حقیقی صورت نہین اون قربانیون سے جو وے ہر سال ہمیشہ
گذرانتے اونکو جو وہان آتے ہین کبہی کامل نہین کر سکتے ۲ نہین ہوتے
قربانی گذرانے سے باز آتے کیونکہ عبادت کرنیوالے ایک بار پاک ہوکر کبہی

اپنے تئین گنہگار نجانتے ۳ پر قربانیان برس برس گناہونکو یاد دلاتی
ہین ۴ کیونکہ ہو نہین سکتا کہ بیلون اور بکریون کا لہو گناہ کو مٹادے
۵ اسلیے وہ دنیا مین آتے ہوئے کہتا ہے کہ قربانی اور نذر کو تو نے نچاہا
پر میرے لیئے ایک بدن طیار کیا ۶ سوختنی قربانی اور ان قربانیون
سے جو بدن کے لئے ہین تو راضی نہوا ۷ تب مینے کہا دیکھہ مین آیا ہون
میری بابت کتاب کے دفتر مین لکھا ہے تاکہ خداوند تیری مرضی بجالاؤن ۸
پہلے جب کہا کہ قربانی اور نذر اور سوختنی قربانی اور گناہ کی قربانی کی
خواہش تو نے نرکہی نہ اونسے خوش ہوا اور یہی قربانیان شریعت کی
موافق گذرانی جاتی ہین ۹ تب اوسنے کہا کہ دیکھہ ای خداوند مین
آتا ہون کہ تیری مرضی بجالاؤن تو وہ پہلے کو مٹاتا ہے تاکہ دوسرے کو ثابت
کرے پائیل صاحب ورس ۸ و ۹ کی شرح مین یون لکھتا ہے کہ
حواری ان دو ورسون مین دلیل لاتا ہے کہ یہودیون کی قربانیون کے
بالکل غیر کافی ہونے کے لیئے ان ورسون مین اشعیاہ اور اسلیئے
مسیح نے انکے نقصانون کے پورا کرنے کے واسطے موت کی تکلیف
اپنے اوپر گوارا کی اور اوسنے ایک بات کرنے سے دوسرے کا استعمال
منسوخ کیا اسیطرح عبرانیون کے ۷ باب مین یون فرماتے ہین
۱۱ اگر یواہی والی کہانت سے کاملیت ہوتی کہ لوگ شریعت سے

اسکے پابند تھے تو کیا احتیاج تھی کہ دوسرا کاہن ملک صدق کے
طور پر ظاہر ہو اور ہارون کے طور پر نہ کہلاوے پس اگر کہانت بدل
جاوے تو شریعت کا بھی بدل ڈالنا ضرور ہوگا بشپ ہال ورس ۱۲
کی شرح مین یون لکھتا ہے کہ جو کہانت احکام الہی اور توریت کا
چھوٹا جزو نہ تھی اور اوسکا کام یہہ تھا کہ آئین کی حفاظت اور خبرداری
اسکی رو سے کیجاوے اسلیئے ضرور پڑا کہ جب کہانت بدل گئی تو
آئین بھی ضرور ہی بدلا جاوے اور ڈاکٹر میکنائٹ اسی ورس کی
شرح یون کرتا ہے کہ توریت کے موافق کہانت کا کار جانوروں کی قربانی
گذرانے اور عابدون کے بدن کو آداے رسوم کرکے نجاسات شرعی سے
پاک کرنے پر مشتمل تھا تاکہ وے لوگ جماعت عام مین خدا کی عبادت
کرین لیکن جب ایک کاہن ملک صدق کے طور پر آیا اور جسکا یہہ کام تھا
کہ عابدون کے دلونکو نہ حیوانون کی قربانیون بلکہ اپنی قربانی سے پاک
کرے تب کہانت بدلی اور حیوانون کی قربانی اور اسرائیلیون کے بدن کو
غسل وغیرہ کے وسیلے پاک کرنے کے باب مین جو آئین تھے ضرور کر بدلے
یعنی بالکل موقوف کیے گیے ہین اور منسی اور اسکاٹ کی تفسیر مین ورس
۱۱ سے ۲۵ تک کی شرح مین یون لکھا ہے کہانت اور شریعت جس سے
تکمیل نہین ہوسکتی موقوف ہوئی ایک نیا کاہن اوٹھلا ویکیئے

معافی قائم ہوئی جس سے سچے یقین کرنیوالے کامل ہوں اور پھر گلتیوں کے
خط کے تیسرے باب مین پولوس مقدس یون فرماتے ہین اکیونکہ وے
سب جو شریعت کے عمل پر بھروسا رکھتے ہین لعنتی ہین کہ لکھا ہے جو کوئی
ان سب باتون کے کرنے پر کہ شریعت کی کتاب مین لکھی ہین قائم نہین رہتا
لعنتی ہے ۱۱ پر یہہ بات کہ کوئی خدا کے نزدیک شریعت سے راستباز
نہین ٹہرتا سو ظاہر ہے کیونکہ جو ایمان سے راستباز ہوا سو ہی جیگا
۱۲ پر شریعت کو ایمان سے کچھہ نسبت نہین بلکہ وہ آدمی جسنے انکے
حکمون پر عمل کیا سو اُنہین سے جیگا ۱۳ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت
کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے مین لعنتی ہوا کیونکہ لکھا ہے کہ
جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا لعنتی ہے ۱۴ تاکہ ابرہام کی برکت غیر قومون تک
یسوع مسیح سے پہنچے تاکہ ہم ایمان سے اُس روح کو جسکا وعدہ ہے
پاوین لارڈنر صاحب ان درسون کو نقل کرکے نوین جلد کے ۴۸۷ صفحہ
مین یون کہتا ہے کہ مین خیال کرتا ہون کہ اسجگہ حواریکی یہہ مراد و معنی ہے
اور یہہ وہ ہے جو وہ اکثر تعلیم کرتا ہے یعنی حضرت عیسی کی موت اور طریقہ سے
شریعت منسوخ ہوئی یا بیفائدہ ہوگئی پھر صفحہ ۴۸۸ مین لکھتا ہے ان
جگہون مین حواری صریحًا یہہ بیان کرتا ہے کہ شریعت کے رسومانی احکام کا منسوخ
ہونا عیسی کی موت کا نتیجہ ہے اور گلتیون کے خط باب ۲ مین پھر فرماتے ہین

۲۰ مین مسیح کے ساتھ صلیب پر کھینچا گیا لیکن زندہ ہون پر تو مین ہی
نہین بلکہ مسیح مجھ مین زندہ ہے اور مین جو اب جسم مین زندہ ہون سو اسی
بیٹے پر ایمان سے زندہ ہون جسنے مجھے محبت کی اور آپ کو میرے لیے دیا
۲۱ مین خدا کے فضل کو بیکار نہین ٹھہراتا کیونکہ راستبازی اگر شریعت سے
ملتی ہے تو مسیح بیفائدہ موا ڈاکٹر ہمنڈ ورس ۲ کی شرح مین یون لکھتے
ہین اوسنے میرے لیے اپنی جان دیکر موسی کے آئین سے مجھے مخلصی
اور ورس ۲۱ کی شرح مین یون کہتے ہین یہہ آزادی اسی لیے مین استعمال
کرتا ہون اور نجات کے لیے شریعت پر بھروسا نہین کرتا اور نہ اسکے
احکام کو ضرور سمجھتا ہون اسلیے کہ وہ تو گویا مسیح کی انجیل کو بیفائدہ
کرتا ہے اور ڈاکٹر وٹبی ۲۱ ورس کی شرح مین یون لکھتا ہے کہ اگر
ایسا ہو تو اسکا مرنے نجات کو خرید کرنا کچھہ ضرور ہی نہ تھا اور اوسکی
موت مین کچھہ خوبی نہ تھی اور پائل یون لکھتا ہے کہ اگر یہودیون کی شریعت
ہمین بچاتی اور نجات دیتی تو مسیح کی موت کی کیا ضرورت تھی اور اگر
ہماری نجات کے لیے شریعت ایک خبر ہے تو مسیح کی موت اوسکے واسطے
کافی نہ ٹھہری انتہی اور اسیطرح پولوس مقدس نے اور بہت سی جگہہ کہا ہے
اور علماء عیسائی نے اونکا اقتدا کرکے اون ورسون کی ویسی ہی
شرح کی ہے مثلاً پولوس ورس ۱۸ باب ۲ نامہ غلاطیہ مین یون لکھتا ہے

ترجمہ ہذیہ سنہ ۱۸۳۹ء پس اگلا حکم کمزور اور بیفائدہ ہونے کے سبب منسوخ
انتہی الغرض پولوس کے ان اقوال سے جو اوپر مذکور ہوئے اور اور علماء
عیسائی کی شروح و تفاسیر مذکورۃ الصدر سے ہر عاقل و صحیح فہم پر
یہہ بات بخوبی ثابت ہوگی کہ احکام توریت کے منسوخ ہوئے پس
پادریصاحب کا یہہ کہنا کہ کتب مقدسہ نہ کبھی منسوخ ہوئی ہین نہ ہونگی
کیسا لغو ہوگیا اور اب بجز اسکے چارہ نہین کہ پادریصاحب اُن
چھ اوراق کو جو اونہون نے میزان الحق کے پہلے باب کی دوسری
فصل مین نسخ کی بابت سیاہ کیئے ہین بالکل نکال ڈالین کیونکہ اول تو
اوس فصل کی بنا ہی فاسد ہے کیونکہ پادریصاحب شروع ہی مین
کہتے ہین کہ قرآن اور اوسکے مفسرین دعوی کرتے ہین کہ جسطرح زبور
نے سبب توریت اور انجیل کے ظاہر ہونے سے زبور منسوخ ہوئی الخ
پھر صفحہ ۲ مین لکھتے ہین اسحالت مین محمدیونکا دعوی بے اصل و بیجا ہے
جو کہتے ہین کہ زبور توریت کو اور انجیل ان دونونکو منسوخ کرتی ہے الخ
حال آنکہ یہہ صریح بہتان ہے کیونکہ قرآن شریف مین کسی جگہہ یہہ نہین آیا ہے
کہ زبور کے سبب سے توریت منسوخ ہوئی اور نہ کہین یہہ لکھا ہے کہ انجیل کے
ظاہر ہونے سے زبور منسوخ ہوئی اور نہ کوئی مفسر اسبات کا قائل
ہے بلکہ اسکے برخلاف تفسیر عزیزی مین سورۂ بقر کی ۱۰۱ آیت ولقد اتینا

موسی الکتاب الایۃ کی تفسیر کے نیچے ایسا لکھا ہے
اور موسی کے پیچھے ہمنے اور رسولون کو بھیجا جو حضرت یوشع اور حضرت
الیاس اور حضرت الیسع اور حضرت شموئیل اور حضرت داؤد اور حضرت
سلیمان اور حضرت شعیا اور حضرت ارمیا اور حضرت یونس اور حضرت
عزیر اور حضرت حزقیل اور حضرت ذکریا اور حضرت یحیی وغیرہم چار ہزار
آدمی تھے اور یہہ سب موسی علیہ السلام کی شریعت پر گذرے ہین
اور انکے بھیجنے سے اوسی شریعت کے احکام کا جاری کرنا مقصود تہا
جو بنی اسرائیل کی سستی اور کاہلی سے مندرس و متروک اور انکے علماء
بد کی تحریفات کے سبب متغیر ہو چلے تہے اور سورۂ نسا کی ۱۶۱ آیت
کی تفسیر کے ذیل مین اس قول کے نیچے وآتینا داؤد زبورًا تفسیر حسینی
مین یون لکہا ہے اور ہمنے داؤد کو کتاب دی جسکا نام زبور تہا وہ
کتاب جناب الہی کی حمد و ثنا پر مشتمل اور اوامر و نواہی سے خالی تہی بلکہ
داؤد کی شریعت وہی توریت کی شریعت تہی انتہی ایسا مباحثہ دینی کے پہلے
حصہ مین مفصل لکہا ہے اور پادریصاحب سے بہی جلسہ مین سب کے روبرو
عرض کیا گیا دوم جو کچہہ پادریصاحب عقلی اعتراض کرکے مسئلہ نسخ کی
بابت قباحتین نکالتے ہین سو وہ سب کی سب پولوس مقدس کے
سر پڑتی ہین الحاصل جیسا پادریصاحب کا دعوی عدم تحریف کی بابت

لغو نکلا ویسا ہی جو کچھہ اُونہون نے نسخ کی بابت لکھا ہے پوچ ٹھہرا
رہا قول اونکا کیونکہ آسمان و زمین ٹل جائینگے پر خدا کا کلام نہین
ٹلیگا جو درس ۳۵ باب ۲۴ متی یا درس ۳۳ باب ۲۱ لوقا کی طرف اشارہ ہے
سو اسکو اُنکے دعوی سے کچھہ بھی نسبت نہین کیونکہ وہ درس خاص
اوس پیشین گوئی سے جو اوسی باب مین بیان ہوئی ہے علاقہ
رکھتا ہے جیسا کہ بشپ پیرس کہتا ہے کہ اوسکی مراد یہہ ہے کہ میری یہہ
پیشین گوئیان یقیناً پوری ہونگی اور دین اسمان ہوب یہہ کہتا ہے
کہ اگرچہ آسمان اور زمین اور سب چیزون کی نسبت تبدیل کے قابل نہین
ہین تو بھی ایسی استوار نہین ہین جیسی میری پیشین گوئیان ان چیزون کی
بابت استوار ہین وے سب مٹ جائینگی پر میری باتین ان پیشین گوئیون
کی بابت ہرگز نہ بدلینگی اور جو بات کہ اب مین نے بیان کی ہے اوسکا ایک شوشہ
مطلب سے متجاوز نہوگا انتہی علاوہ اسکے توریت کی بابت بھی حضرت مسیح کا
قول متی کے ۵ باب مین یون منقول ہے درس ۱۷ یہہ گمان مت کرو کہ
توریت اور نبیون کی کتابونکو منسوخ کرنے کو آیا ہون مین منسوخ کرنے نہین
آیا بلکہ پورا کرنیکو آیا ہون * اسواسطے مین تمسے سچ کہتا ہون جسوقت تک
کہ آسمان اور زمین نیست نہون ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے
ہرگز منسوخ نہوگا جبتک سب پورا نہو دے * حال آنکہ احکام توریت کے

بلاشبہ منسوخ ہوئے جیسا کہ پولوس مقدس اور اور علماء کے اقوال
اوپر گذر چکے اور شاید پادریصاحب اسکے جواب مین اپنی عادت کی
موافق عوام الناس کے مغالطہ دینے کے لیئے یہہ کہین کہ وہ احکام منسوخ
نہین ہوئے بلکہ مسیح کے آنے سے انکی تکمیل ہوئی تو اس صورتمین ہم
کہتے ہین کہ اولاً یہہ عذر مسئلہ نسخ کا منافی نہین ثانیاً یہہ کہ جو احکام حضرت
مسیح کے آنے سے پہلے منسوخ ہوئے اونکا کیا جواب ہوگا جیسا
درس ۳ باب ۲ کتاب اول صموئیل مین عالی کی نسبت یون حکم ہوا ہے
سو خداوند اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ مین نے تو کہا تہا کہ تیرا گہر اور تیرے
باپ کا گہر ہمیشہ میرے آگے کام کیا کرے پر اب خداوند بولا کہ کبہی ایسا
کو گوارا نہوگا کیونکہ وے جو مجہے تعظیم کرتے ہین مین اونکو بزرگی دونگا
اور وے جو میری تحقیر کرتے ہین بے قدر ہونگے * بشپ پیٹرک
اس درس کی یون شرح کرتا ہے کہ خدا نے اس حکم کو جو اوسکے
اور اوسکے کنبے کے لیئے پشت در پشت سردار کاہن ہونے کے لیئے
دیا تہا منسوخ کر دیا یہہ عہدہ حضرت ہارون کے بڑے بیٹے الیعازر
کے لیئے مقرر ہوا تہا اونسے اونکے بڑے بیٹے فینحاس کو پہنچا اسکے
بعد ہارون کے چہوٹے بیٹے ایثامار کی اولاد عالی کو منتقل ہوا جیسے
اب پہر الیعازر کے کنبے کو بسبب گناہ بنی عالی کے منتقل ہوا ہے

اور پھر باب ۱۷ احبار مین یون حکم ہوا تہا کہ بنی اسرائیل مین سے کوئی
شخص سوائے خیمہ گاہ کے اور کہین ذبح نہ کرے اور اگر کوئی کہین اور بہی
ذبح کریگا تو اوس شخص پر خون کی تہمت ہوگی اور وہ شخص مارا جاویگا
لیکن باب ۱۲ استثناء کے بموجب یہہ حکم منسوخ ہوا ہا ریصاحب جلد
اول کے ۶۱۹ صفحہ مین ان دونسو کا ذکر کرکے لکہتا ہے کہ ان دونون فقرون مین
ظاہر تناقض واقع ہے لیکن یہہ خیال کرنے سے کہ آئین موسوی بنی اسرائیل
کی حالات کے موافق کم وبیش کیئے جاتے تہے اور وہ آئین ایسے نہ تہے
کہ کبہی بدلے نہ جاوین اسکی توجیہ بہت آسانی سے ہوسکتی ہے پہر لکہتا ہے
کہ اونکی (یعنی بنی اسرائیل کی) ہجرت کے چالیسوین سال فلستین مین داخل
ہونے سے پہلے استثنا کے باب ۱۲ کے درس ۱۵ و ۲۰ سے تا ۲۲
مین جو حکم دیا گیا موسی نے اوس حکم کو صاف منسوخ کیا اور اجازت
دی کہ فلستین مین داخل ہوتے ہی گائے بیل بہیڑ وغیرہ جہان چاہین
وہان مارین اور کہاوین انتہی ملخصًا اسکے سوا اور بہت سے احکام ہین
جو حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے سے پہلے منسوخ ہوگئے ہین
جسکا بیان یہان موجب تطویل سمجہکر چہوڑ دیا گیا پر کتاب ازالۃ الشکوک
مین اکثر ونکا ذکر ہوا ہے جسکو دیکہنا ہو اوس کتاب مین دیکہے پس
اس صورت مین یا ریصاحب کا یہہ قول کہ ہر محمدی شخص جو حقیقت

طالب ہے ان مقدس کتابون مین خدا کا غیر منسوخ اور غیر محرف کلام پائیگا
کیا لغو ہوگیا الحاصل اگر ہم ان وجوہ و دلائل کو جو کتب مقدسہ کے
محرف و منسوخ ہونے کی بابت اب تک مذکور ہوئین مختصر طور پر
پھر بیان کرین تو اور نہین دلیلون سے صاف ثابت
و ظاہر ہے کہ محمدیون کا دعوی ٹھیک اور بجا ہے اور عیسائیونکا یہہ
دعوی کہ کتب مقدسہ نہ کبھی منسوخ ہوئین نہ محرف سراسر لغو اور
بے بنیاد بلکہ یقین کلی ہے کہ پرانے اور نئے عہد کی کتابین ہر وقت
مین یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور پیچھے تحریف اور
تبدیل ہوئین پس وہ عیسائی شخص جو حقیقت کا طالب ہے ان کتابونکو
محرف اور منسوخ پائیگا اسلئے اوسکو لازم ہے کہ اون کتابون سے
ہاتھہ اٹھاکر اپنی نجات کی راہ ڈھونڈھے اور سچے دل سے قرآن
شریف پر ایمان لاکر نجات حاصل کرے لہذا ہم اس فصل کو تمام کرکے
صاف دل عیسائیونکی ہدایت کے لیئے خاتمہ کے لکھنے پر متوجہ ہوتے ہین
اسمین دین عیسوی کا حال مجملاً بیان کرینگے کیونکہ تفصیلا لکھنے کے لیئے
بڑی کتاب چاہیئے ہان اگر زمانہ فرصت دیگا تو اس باب مین ایک
مستقل رسالہ لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالے

خاتمہ

۱۵ طبریوس قیصر کے جلوس کے پندرھوین برس جب پنتیو پلاط یہودیہ کا حاکم
اور ھیرودجلیل کا بادشاہ اور اسکا بھائی فلپ ایتوریہ اور ملک تراخونیتی
بادشاہ اور لوسانیو ابلینی کا بادشاہ تہا اور حانن اور قیافا سردار
امام تہے تب خدا کا کلام بیابان مین یحیی بن ذکریا کو پہنچا ۳ اور اونہون نے
عنقریب یردن کے وعظ کیا اور لوگونکو اک آنیوالے کی خوشخبری
دی کہ توبہ کرو کیونکہ آسمانکی بادشاہت نزدیک ہوئی ۴ اور لوگونکو
اصطباغ دینا شروع کیا اور اوسی عرصہ مین حضرت مسیح بہی گئے
اور اونسے اصطباغ پایا لیکن جب یحیی کی زیادہ شہرت ہوی اور
اونہون نے ہیرود کو کچہہ ملامت کی تو اوسنے اونکو قید کردیا ۲۱ حضرت
مسیح نے جب اونکے قید ہونے کا حال سنا تو جلیل مین آئے اور
ناصرہ کو چہوڑکر کفرناحوم مین آرہے ۱۴ اور اوسوقت سے مسیح نے
بہی وہی وعظ کرنا اور کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی
بادشاہت نزدیک ہوئی ۱۸ اور یہودیون کی طرف متوجہ رہے
اور اونہین کو وعظ و نصیحت کرکے دین عیسوی کی طرف ترغیب دیتے
رہے کیونکہ وہ خاص اونہین کے لیئے بہیجے گئے تہے جیسا کہ خود مسیح نے
ایک کنعانی عورت کو جسنے آنکر اپنی بیٹی کے تندرست ہونیکی التجا کی صاف
جواب دیا کہ مین سوا اسرائیل کے کہرانے کی کہراہ بہیڑون کے پاس

بھیجا نہین گیا ہون اور ایسا ہی حکم حواریون کو بھی دیکر روانہ کیا کہ تم غیر قوم
کیطرف نجانا اور سامریون کے کسی شہر مین داخل نہ ہونا بلکہ
بہ تخصیص اسرائیل کی گم شدہ گوسپند ونکی طرف جاؤ چنانچہ
اسیطرح حضرت مسیح یہودیون کی ہدایت مین مصروف رہے اور بہوت سے
سے لوگ اونپر ایمان لائے پر اکثر یہودی لوگ اونکے درپے ایذا رہے
آخر کار یہودا اسخریوطی کو ہمراہ لیکے اور حضرت عیسی کو گرفتار کرکے
سردار کاہن کے پاس لیگئے اوسنے ایک بہانہ سے عدالت مقرر
کرکے تجویز کی کہ عیسی قتل کیا جاوے اور اسلیئے اونہین پنتیوس پلاطس کے
پاس بھیجدیا کہ وہ اوسکے قتل کا حکم دے ابتک مسیح کے حواریون اور
شاگردون نے اوسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب بالکل نہین سمجھا
تہا اور اونکا سب ایمان دنیوی نعمتون اور فائدونکی امید مین لگا تہا
اوسکے گرفتار ہوتے ہی وے سب بہاگ گئے اور اوسی امید پر یوحنا
کی مانے مسیح سے یہہ درخواست کی تہی کہ جب تم اپنی بادشاہت مین
داخل ہو تو میرے دونون بیٹے یہی تمہارے داہنے اور بائین بیٹہین
اور اسی بہت سے پطرس نے حضرت مسیح سے کہا تہا کہ ہم سب کچھ چہوڑکے
تیرے پیچہے ہو لیئے ہمین کیا ملیگا اور اگر وہ بات سچی ہو جو مسیح کا
قول مقرر دیگئی تو مسیح نے بہی ایسا ہی کچھ کہا ہے کہ تم میرے امتحانون مین

میرے ساتھ رہے ہو اور جسطرح میرے باپ نے میرے لیئے بادشاہت مقرر کی
ہے مین تمہارے لیئے مقرر کرتا ہون تاکہ تم میری بادشاہت
مین میری میز پر کھاؤ اور پیو اور تختون پر بیٹھکر اسرائیل کے بارہ
فرقونکا انصاف کرو الغرض کسیطرح ہو اون لوگونکے خیال مین یہہ
بات کہ مسیح دنیاوی سلطنت قایم کریگا اور ہم بھی حکومت کرینگے
ایسی جمی ہوئی تہی کہ جب حضرت مسیح دنیا سے سدھارے تب وہ اونسے
کہتے اور کہتے تہے کہ ہمین امید تہی کہ یہہ وہی ہے جو اسرائیل کی
آزادی کریگا یہانتک کہ جب وہ حضرت عیسیٰ سے پہر ملاقی ہوئے
تب اونسے یہہ کہا کیا تو اسیوقت بادشاہت بنی اسرائیل کی
پہر بحال کریگا پس اسصورت مین لازم ہوا کہ اونپر دوبارہ روح القدس
نازل ہو تاکہ اونکی بےایمانی اور سخت دلی دور ہو دیا جسکے کیونکہ حضرت
مسیح کا اونہین روح القدس سے بہر دینا اور معجزونکی طاقت دینا کچھہ کام
آیا لیکن جب یہہ روح القدس اوترا تو عجب طور سے اونپر اوترا کہ اوا
بڑی آندہی کی سی آئی شاید ایسا ہوا ہوگا جیسا اب بولے ایا
کرتے ہین الحاصل جب وہ روح القدس سے بہر گئے تو یہودیونکی ہدایت
کے واسطے متوجہ ہوئے پر شریعت موسوی کے موافق عمل کرتے
رہے اور نماز پڑہنا اور کلیسیا مین جانا اور کہانا پینا سب توریت کے

احکام کے موافق جاری رہا لیکن تھوڑے دنوں بعد ساول نام ایک
یہودی جو حضرت مسیح کا بڑا دشمن تھا راہ چلتے ہوئے عیسائی ہوا
اور عیسائی ہونے کے بعد پولوس مقدس بنا پر اسوقت تک غیر قوم
مین سے کوئی شخص عیسائی نہین کیا گیا تھا کیونکہ حواریونکے ذہن مین
وہی بات جمی ہوئی تھی جو حضرت مسیح نے کہی تھی کہ تم غیر قومون کی طرف
نہ جانا حتی کہ کرنیلیا کے عیسائی کرنے کی بابت جو غیر قوم مین سے تھا پطرس
کو مشاہدہ دکھایا گیا اور اوسپر وہ شک مین پڑا کہ اسکے کیا معنی ہین کہ
یکایک کرنیلیا کے آدمی آئے اور اوسکو قبصریہ کو لیے گئے اور جب وہان کے
لوگون نے عیسائی ہونے کی درخواست کی اور پطرس نے یہ باتین کرنے
لگا کہ اسی اثنا مین روح القدس اور پطرس اور اسکے ہمراہ یہودی مختونون کو تعجب ہوا کہ
غیر قومون پر بھی روح القدس کی بخشش ہوئی تھی کیونکہ پطرس نے اون لوگون کے
اصطباغ پانے کا حکم دیا غرض اس مشاہدہ کے سبب سے غیر قوم بھی عیسائی
ہونے لگے لیکن ایک اور گل کھلا کہ مختونون نے جو شریعت موسوی کے
پابند تھے اسبات کی ہٹ کی کہ غیر قوم بھی احکام شریعت بجالاوین اور
غیر قومون کو یہہ بات نامنظور ہوئی تب پاول اور برنباہ اور اون مختونون مین
گفتگو ہوئی آخر کو یہہ تجویز ٹھہری کہ یروشلم مین رسولون اور مشایخ کے پاس
آنکر اسکا فیصلہ کیا جاوے پھر وہ سب اکٹھے ہوکر یروشلم مین آئے اور

وہان کونسل کا جلسہ منعقد ہوا پیتر اور برنباہ اور یوحنا مختونون کے خلاف
ہوئے یعقوب نے توسط اختیار کرکے یہہ صلاح دی کہ شریعت کا سارا بوجھہ
انکی گردن پر ڈالنا اچھا نہین بہتر یہہ ہے کہ بعضے بعضے احکام کا اتباع انپر
لازم کیا جاوے تب تو ایک سرکولر بنام نہاد روح القدس جاری ہوا کہ
روح القدس کو اور ہمکو بہی اچھا لگا کہ سوائے اُن باتون کے جو ضروری ہین تمپر
زیادہ بوجھہ نہ ڈالین تم بتون کے لیئے ذبح کی ہوئی چیزون سے اور لہو اور
گلا گھونٹا ہوا مردار کہانے سے اور زناکاری سے پرہیز کرو اُنسے اگر تم اپنے
تئین دور کروگے تو بہلا کروگے تم پر سلام سو اس سرکولر کے مطابق غیر قومونکو
تو شریعت کی پابندی نرہی پر مختون لوگ اوس شریعت موسوی کے
متبع رہے لیکن پولوس مقدس اسپر بہی راضی نرہے اور اونہون نے
بالکل شریعت موسوی کو مٹایا اور کہا کہ اگلا حکم کمزور اور بیفائدہ ہونے کے
سبب منسوخ ہے اور پاکون کے لیئے سب کچہہ پاک ہے سو جب تکلیفات
شرعی بالکل اوٹہہ گئین اور لوگون نے اس دین متین ہر طرحکی آسایش اور آرام
پایا تب غیر قوم کے لوگ بڑی رغبت سے عیسائی ہونے لگے کیونکہ یہہ بات
بالبداہت واضح و آشکار ہے کہ انسان جو خلقت سے گناہونگا مبتلا ہے
اس قسم کی باتونکی طرف بہت جلد متوجہ ہوتا ہے اور ایسی باتون پر کمتر
دل لگاتا ہے لیکن اگرچہ پولوس نے احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا حکم

دیے دیا تہا تیرہی مختون لوگ جو نیے عیسائی ہوئے تہے اونکو ملتے تہے
یہانتک کہ جب پولوس یروشلم مین آیا تو مشایخ کو خوف ہوا کہ عیسائیا
مختون جو اتباع شریعت بڑے سرگرم ہین اور پولوس کا حال بہی سن چکے ہین
بیشک کہتے ہوکر فساد کرینگے تب پولوس کو سمجہایا کہ تو بہی منت والے
آدمیون کے ساتہہ داخل ہوکر منت ادا کر تاکہ وے لوگ جانین کہ جو کچہہ
اونہون نے تیرے حق مین سنا ہے یے اصل اور یے بنیاد ہے اور
پولوس نے بہی انکی بات مانکر ایسا ہی کیا الغرض ادیان کے وقت تک اسطرح
سب لوگ احکام توریت کی تعمیل مین سرگرم تہے پر جب بادشاہ نے
یہہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مارڈالا جائیگا تب فلسطین کے عیسائیون نے
اس خیال سے کہ مبادا ہم بہی یہودیون مین گنے جاوین رسومات
موسوی کو بالکل چہوڑ دیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیا اور یہہ بات لوگونکو
جو یہودیونکی رسمون کے ادا کرنے مین بدل راغب اور بہت سرگرم تہے
نہایت ناگوار گذری اسلیے وے جدا ہوگئے اور پرایا ملک فلسطین مین اپنی
جماعتین قائم کین اور انمین رسوم موسوی کو اسی درجہ اور کروفر کے ساتہہ
بحال رکہا یہہ لوگ حضرت موسی اور حضرت عیسی کو سند مین برابر
سمجہتے تہے سو جب دو فرقہ ہوگئے تو فرقہ اولین جو سچ مچ عیسائی تہا
اور توریت کی حمایت مین مصروف رہتا تہا بدعتی قرار دیا گیا اور یہہ

اونکا نام رکھا گیا اور دوسرا فرقہ بدتوریت سے برگشتہ ہوگیا تھا اور جسکی
بنیاد پہلے ہی پولوس جما چکے تھے دن بدن بڑھتا گیا اسمیں جسے دین
عیسوی تو عالم سے مفقود ہو چلا اور دین پولوس کی ترقی ہوئی
صدی میں ایک اور ایسی بات ہوئی کہ جسکے سبب دین پولوس کے
پھیلنے کے لیے ایک بڑی مدد ملی یعنی بہت سے قانون و دستور جو
میں یہہ مقولہ تھا کہ سچائی اور خدا پرستی کی ترقی کے لیے جھوٹ بولنا
اور فریب دینا صرف جائز ہی نہیں بلکہ قابل تحسین ہے اونہوں نے
حضرت عیسےٰ کے تئیں بہت تر یہہ مقولہ سے لیا اور ان دونوں سے
یہہ دو باتیں کوگی چنانچہ بہت سی جھوٹی کتابوں سے جو بڑے بڑے
رسولوں کے ساتھ منسوب ہوکر اس صدی اور اسکے بعد کی
صدی میں دنیا میں پھیلائی گئیں یہہ بات واضح و آشکارا ہے اور یہہ
بات کچھ تعجبات سے نہ تھی اور عیسائی لوگ کچھ محتاج نہ تھے کہ اونہیں
لوگوں سے یہہ بات سیکھ کر عمل میں لاویں کیونکہ اس صدی کے حال میں
ایک بڑا معتبر مورخ یوں لکھتا ہے کہ اگر اخلاق کے بدرہتا ایسا شخص
مراد ہے جو ان کاموں کی حد و خاصیت سے جو عیسائیوں پر لازم تھے
واقف نہو اور نیکی اور بدی کی بھی صاف صاف تمیز نہ رکھتا ہو اور کتب
کے اصل مطلب میں غوطہ کر سکتا ہو اور جو اسی سبب سے اکثر بے تحقیقی

ڈاہان ڈول یا احکام الٰہی کے بیان کرنے میں غلطی میں پڑجاتا ہو گو بسا
اوقات اچھی بات بھی کہتا ہو اگر بدرہنما سے ایسا شخص جسکی ابھی تعریف
ہوئی مراد ہو تو یقیناً مانا جاوے کہ یہہ لقب تو بلاشبہ بہت سے
مرشدوں سے علاقہ رکھتا ہے تیسری صدی میں دین پولوسی نے
ایک نیا رنگ پیدا کیا کہ اُسوقت کے علماء نے اول تو کتب مقدسہ
کی ساری عبارتوں کو تمثیلی معنیوں کے ساتھہ تعبیر کرنا شروع کیا
دوسرے علما عیسائی نے جنہوں نے منطق اور علم فلاسفہ تحصیل
کیا تھا اپنے اُستادوں کا اتباع کرکے بت پرستوں اور یہودیوں کے
ساتھہ مباحثہ کا یہہ طریقہ اختیار کیا کہ جسطرح پر ہو اگرچہ فریب
ہی سے کیوں نہو فتح حاصل ہو جاوے اس طریقہ یعنی مخالفین کے
مغلوب کرنے کیلئے غیر سچی تقریریں کرنے سے بہت قباحتیں
واقع ہوئیں منجملہ اونکے ایک تو یہہ ہوئی کہ بہت سی کتابیں نامور
آدمیوں کی طرف منسوب ہوکر اس مراد سے شائع ہوئیں کہ اونکا
اعتبار زیادہ ہووے چنانچہ کینن یعنی کتاب اصول ایمانیہ تصنیف
ہوکر حواریوں کے نام سے مشہور ہوئی اور اپاسٹالیکل کنسٹی ٹیوشن
یعنی حواریوں کے قواعد جسکی تالیف کلیمنس کی طرف منسوب ہے اور ریکگنیشن اور
کلیمنتا جو کلیمنس کی تصنیف قرار دیجاتی ہیں اور اسیطرح کی اور بہت سی

کتابین جنکی بہوتیے آدمی مدت تک قدر و اعتبار کرتے رہے شائع
ہوئین اور یہہ مکر نہ صرف مباحثین ہی مین تہا بلکہ مستک بیٹے رہبان
لوگون نے بہی اپنے گروہ کی تائید کے لیئے فریب کرنا اختیار کیا اور اپنے
گروہ کو دیومیسس کیطرف جسکو پولوس نے پہلی صدی مین عیسائی
کیا تہا نسبت کرنے لگے سو اس جہوٹہ کے زیادہ ترویج پانے کے لیئے
کئی کتابین علم اسرار اور مجاہدات کی اوسکی طرف منسوب کردین اس
صدی مین اگرچہ ہر درجہ کے آدمیون کے لیئے شادی کرنا روا تہا لیکن
جو لوگ بن بیاہے رہتے عفت اور پارسائی مین زیادہ تر نام پیدا
کرتے تھے وجہہ اسکی یہہ تہی کہ اس صدی مین یہہ بات سب لوگون کے
زبان زد ہو رہی تہی کہ جو لوگ جوردان کرتے ہین اونہین پر شیطان کا
اثر رہتا ہے اور جو یہہ بات بڑی فائدہ کی معلوم ہوتی تہی کہ جو لوگ
کلیسیا کے حاکم ہون اونپر شیاطین کا اثر نہ ہونے پاوے لہذا یہہ تجویز
ہوئی تہی کہ پادری لوگ اس مزہ سے محروم رہین اسی جہت سے
کلیسیا کے بہت سے لوگ خاصکر افریقہ مین لوگونکی خواہش پوری
کرنے پر راضی ہوگئے لیکن اسبات مین سعی کی کہ اپنے نفس کی خواہش پر
بہی جبر نہونے پاوے سو اون عورتون کے ساتہہ جو ہمیشہ کی عفت
کے لیئے منت کر بیٹہی تہین اونہون نے علاقہ رکہا اور یہہ بات بحسب عادت

رایج ہو رہی تہی کہ پادری لوگ رات کو اپنے بچھونے مین اون عورتون مین سے ایک عورت کو شریک کر لیتے تہے پر ظاہر مین یہی اظہار ہوتا تہا کہ اس معاملہ مین کوئی ایسا امر نہین ہے جس سے عفت و پارسائی مین فتور آوے جوں جوں صدی مین ہر بات کی ترقی ہوئی اور اس صدی مین بہتیری واہیات اور مزخرفات کا شیوع رہا اور دین عیسوی کی افزایش کی ایک بڑی وجہ یہہ ہوئی کہ جب قسطنطین بادشاہ نے اپنے خسر کو مار ڈالا اور طبیعت پر کچھہ گھبراہٹ اور بیچینی ہوئی اور اسکے کاہن نے اوسکا قصور معاف نہ کیا تب ناچار ہو کر اوسنے عیسائی پادریون کو بلوایا اونہون نے کہا کہ اگر تم عیسائی ہو جاؤ تو ہم ابہی تمہارا قصور معاف کر دیتے ہین سو وہ عیسائی ہو گیا اور ایسا سعادتمند عیسائی ہوا کہ پہلے ہی تو اوسی کاہن کو جسنے اسکے گناہ معاف کرنے سے انکار کیا تہا مروا ڈالا پہر اپنی بی بی فاستہ اور اپنے بیٹے کرسپس اور دونون بہنوئیون اور جہوٹے بہانجے اور بہتیرے دوستون تک اونکو قتل کیا اسی بادشاہ کے عہد مین ۳۲۵ء مین کونسل نائسین منعقد ہوئی اور اوسمین مسیح کی الوہیت جسکی مدت سے گفتگو و پیش تہی صفیہ ہوئی اس کونسل کے انعقاد کی وجہ یہہ تہی جب اریس نے جو مسیح کی الوہیت کا منکر تہا اپنے مسئلہ کو دونون عیسائیون اور علماء غیر کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا

۵۱ اریس صاحب کی کتاب کا بطلان بیان

۵۲ اریس کا مارا جانا اور دوبارہ مسیحی

اور اتہانیشیس اوسکا مقابل ہوا تب قسطنطین نے اس نزاع کو
دیکھکر اس کونسل کے انعقاد کا حکم دیا سو اس کونسل مین نیرہ بشپ
لوگون اور بہتیرے پادریون نے تثلیث سے انکار کیا اور بعض لوگ تثلیث
کے تو قائل ہوئے مگر حضرت مریم کو بجاے روح القدس کے داخل
کرتے تھے لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے
انکار کریگا اوسکا مال ضبط ہوکر جلاوطن کیا جائیگا تب اکثرون نے بادشاہ
خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کر دیئے سو اوسوقت سے
تثلیث قائم ہوئی اور اتہانا شیس کا عقیدہ مشہور ہوا قسطنطین
مرنے کے بعد اسکے جانشینون نے دین عیسوی کے رواج دینے مین
بڑی کدوکاوش کی اور یہہ حکم دیا کہ جو شخص کوئی دوسری ملت
کا اتباع کریگا سزا پائیگا سو اس جہت سے دین عیسائی روز بروز
ترقی پانے لگا لیکن جون جون اس دین کی ترقی ہوئی صورتین ہی نئی
پیدا ہوتی گئین یہانتک کہ پوپ لوگون کے زمانے مین جو جو بدعتین اور عیب وارد ہین
وقوع مین آئین پروٹسٹنٹ کی تاریخ کی کتابین اونسے مالا مال ہین ہمکو وہ
سارا حال لکھتے ایک تو شرم آتی ہے دوسرے خوف تطویل مانع ہے۔
غرض ہزار ہوین صدی تک پوپ لوگون کا خوب زور شور رہا چنانچہ پروٹسٹنٹ
لوگون کا ایک بڑا مستند شخص لکھتا ہے کہ اصلاح کے شروع مین

جب دجّال اپنی سلطنت پر قابض اور امن سے بیٹھا ہوتا تب لوتھر اور دوسرا پروٹسٹنٹ یون لکھتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ بہت صدیون تک تمام روے زمین پر عموماً ارتداد پھیلا ہوا تھا اور اوسوقت ہمارا کلیسیا ظاہر نہ تھا اور پروٹسٹنٹ لوگون کی ایک بڑی مستند کتاب مین یون مرقوم ہے کہ آٹھ سو برس سے زیادہ تک دنیادار اور پادری لوگ اور فاضل اور جاہل اور دین عیسوی کے کاروں اور فرقے اور ہر درجے مرد اور عورت اور بچے بڑی بت پرستی مین ڈوب گئے تھے اور ایک اور پروٹسٹنٹ یون لکھتا ہے کہ حضرت عیسی کے تین سو سولہ برس بعد دجالی اور پوپی سلطنت شروع ہوئی اور ۱۲۶۰ برس تک بلا حجت و تکرار قائم رہی الحاصل یہی سلطنت جسکو پروٹسٹنٹ لوگ دجالی قرار دیتے ہین پندرھوین صدی کے آخر تک برقرار رہی اور معاملات دینی کے مسائل کا تصفیہ اور کونسلون وغیرہ کا انعقاد سب کچھ انہین پوپ لوگون کے زمانہ تسلط مین وقوع مین آیا کیا سولھوین صدی مین دین پوپوسی مین ایک عجیب انقلاب آیا یعنے جب لیو عاشر پوپ کی گدی پر بیٹھا تو اوسنے اندلجنس کا قدیمی دستور جاری کیا اور اپنے تابعین کو حکم دیا کہ گناہون کی معافی کی سندین بیچا کرین سیکسنی مین اکثر آگسٹائن کے گروہ اسکام کے لئے مامور ہوا کرتے تھے اور اس اعتبار پر انکو فائدہ بھی ہوتا تھا اور یوقیر

دمنزلت بہی بڑہتی تہی لیکن آرکم بولڈسی نے یہہ عہدہ ڈومیشان کے
گروہ کو دیا تب مارٹن لوہر نے جو گروہ آگسٹائن مین سے تہا اپنے گروہ
کی خفت دیکہکر انڈلجنس کے بیچنے کے قبائح بیان کرنے شروع کیے
اور جب لوگون نے اوسکے ساتہہ مقابلہ کیا تو وہ انڈلجنس ہی کی برائی
بیان کرنے لگا اسپر فساد ہونا شروع ہوا حتی کہ پوپ کو اوسکی خبر پہنچی
تب پوپ نے اول تو چٹہیان وغیرہ بہیجکر اسکو فہمایش کی اور جب باز
سے باز نہ آیا تب بل یعنے فرمان اس مضمون سے صادر کیا کہ اگر لوتہر اپنی
خطاؤن سے تائب نہ ہو تو کلیسیا سے خارج کردیا جاوے پر لوتہر اسکو
بہی خیال مین نہ لایا اور اوس بل کو جلوادیا اور پوپ کی اطاعت سے خارج
ہوکر معلم ملکوت کی صلاح اور مشورہ سے اپنے نئے دین کی بنا ڈالی یہہ
سارا قصہ خود مصلح دین عیسوی نے اپنی کتاب مسمی بہ ڈیسپاروٹیا
مین یون بیان کیا ہے کہ یکایک آدہی رات کو مین جاگ اوہا تب شیطان نے
مجہسے یہہ گفتگو شروع کی کہ سن ای فاضل شخص کہ تو نے پندرہ برس تک
جو خلوت مین ماس کو ادا کیا ہے شاید یہہ بت پرستی ہو اور حضرت عیسی کا
خون اور بدن اسمین نہو اور صرف روٹی اور شراب ہی کی عبادت خود
تو نے کی ہو اور اوروں سے کرائی ہو اوسپر مینے جواب دیا کہ مین مسیحی کیلا
پادری ہون اور مجہکو پوپ نے مقرر کیا ہے اور مین جو کچہہ کرتا ہون اپنے بڑون کی

اطاعت اور حکم سے کرتا ہون شیطان نے جواب دیا یہہ سچ ہے مگر
ترک اور غیر قوم بھی جو کچھہ کرتے ہین اپنے بزرگون ہی کی اطاعت سے
کیا کرتے ہین اور اسیطرح یربعام کے کاہن بھی گرم جوشی سے
اپنے کام کیا کرتے تھے کیا اگر تیری تقرری ایسی جھوٹی ہو جیسے ترک
اور سامریون کے کاہن اور اونکی عبادت جھوٹی ہے لوتھر کہتا ہے کہ یہہ
باتین سنکر مجھکو پسینا آگیا اور دل کانپنے لگا اور شیطان میرے رومین
بہت معقول دلیلین اپنے موقع سے لاتا تہا الحق اس مباحثہ مین وہ
مجھکو مغلوب کیا سو مین چپکا کھڑا ہو کر اوسکی اون دلیلون کو جو اوسنے
میری تقرر اور پادری گری کے بطلان مین پیش کین سنا کیا چنانچہ وہ
پانچ دلیلین بیان کین بعد اوسکے لوتھر کہتا ہے کہ اس ضرورت اور تنگی مین
مین شیطان کو اپنی پرانی ڈہال لیکر ہٹا دیتا کہ ایمان اور ارادہ کلیسیا کا
اوسکی پر ہے لیکن شیطان نے کہا کہ بتلاؤ تو سہی یہہ کہان لکھا ہے کہ
سچے ایمان اور شریر آدمی دوسرے شخص کو مسیح کر سکتا ہے لوتھر کہتا ہے۔
کہ شیطان کی دلیلون اور اعتراضونکا مین کچھہ جواب نہ دے سکا الا
سکرامنٹ مین مسیح کی حضوری کا مین قائل رہا انتہا کچھہ تو انڈلجنس کے ٹلنے
کے سبب اور کچھہ معلم الملکوت کی تعلیم کے باعث لوتھر صاحب نے دین پاپوی
مین اصلاح کی لیکن افسوس اوسیکی زندگی مین اوسکے شاگردون نے

اوس اصلاح مین ترمیم کی یعنے اوہر تو زونگلیس اور کارلاسٹاد یعنے سکاٹ
مین مسیح کی حضوری کا انکار کرکے الگ ہوگئے اور اُدہر لوتھر وغیرہ
فرقہ انابابتسٹ کی بنیاد ڈالی کالون اور بیزا نے اپنا کلیسیا الگ بنایا
اور ناکس نے اپنی تعلیم الگ کی یہانتک کہ ایک دوسرے کے درپی آزار ہوئے
اور طرح طرح کے فساد برپا ہوئے حتی کہ کشت خون کی نوبت پہونچی
اور بہت لوگ مارے گئے ان لوگونکے حالات ہم کو لکھتے شرم آتی ہے
اور کتاب بہی بڑہی جاتی ہے جسکو دیکہنا ہو کالون اور بیزا کا حال ڈاکٹر
بوساک کی کتاب مین جو بیزا کی زندگی مین لکہی گئی ہے دیکہ لے اور ناکس کا
حال تاریخ اسکاٹلنڈ مصنفہ شلر مین ملاحظہ کرے اور انابابتسٹ کے بزرگونکا
ماجرا فاکس صاحب کی کتاب الشہدا مین دیکہ لے اسی صدی کے اواسط
مین علماء کے غایت اختلاف اور تناقض کے جہت سے پیرو لوگونکا عقیدہ
الحاد کی طرف آیا پہلے سب سے ایسے لوگ فرانس اور اطالیہ مین ظاہر ہوئے
وے ایک خدا کو مانتے تہے اور حضرت عیسے کا کچہ لحاظ نہین رکہتے
تہے اور حواریون اور انجیل نویسون کے مسائل کو کہانیان اور خواب جانتے تہے
سب دینون پر ہنستے تہے کو ظاہر ا اون لوگون کے دین کو جنسے خوف رکہتے تہے
کبہی برتتے تہے بعضے اونمین سے یہہ عقیدہ رکہتے تہے کہ جسم کے ساتہہ روح
نہین مرتی اور اورون کی رائے اس مسئلہ اور خدا کی بابت مین

اپنی کیورین کی موافق تھی گویا خدا کو بندون کے معاملات مین بعد پیدا کرنے کے
کچھ علاقہ نہین رہا انمین سے بہت سے لوگ فلسفہ اور بہت علوم مین ماہر تھے اور
تیز فہم تھے اور اس الحاد کی بلا مین جو آپ مستعد تھے تو اوسکو محنت اور
کوشش سے اورون مین بھی پھیلاتے تھے سترھوین صدی مین ایسے
لوگون کی اور ترقی ہوئی اور جرمنی و انگلستان مین بھی اسبات کا چرچا ہوا چنانچہ لارڈ ہربرٹ اور مسٹر بلاؤنٹ اور ہوبس اور
ارل شافٹسبری اور تولینڈ جو بڑے بڑے درجون پر تھے ملحد ہوگئے
چنانچہ اونہون نے بہت سی کتابین اس مین
تصنیف کین اٹھارہوین صدی مین اس قسم کے عقاید روز بروز
بڑی ترقی پر رہے اور امریکہ اور اسپانیہ وغیرہ مین پھیل پڑے حتی کہ
یہہ بلا عالمگیر ہوگئی اور اس زمانہ مین تو ان سب مقامون مین الحاد کا بڑا
ہی زور شور ہے ڈوابٹ اپنی کتاب سفر جرمنی کے صفحہ ۴۰۹ و ۴۱۰ مین
لکھتا ہے کہ علم کلام کے جھگڑے مین عہد عتیق کی سچائی اور اصلیت پر
حملہ ہوا رفتہ رفتہ یہہ نوبت پہنچی کہ اسکے الہامی ہونے کا یقین جرمنی
مین سے نکل گیا بعد ازان عہد جدید کے خطوط پر نزاع ہوئی اور یہہ
حال ہوا کہ ایک مصنف کے غیر الہامی سمجھنے کے بعد دوسرے کو ایسا ہی
سمجھا یہانتک کہ بہت سے متکلمین انکو نالائق سمجھے اور انکو دین عیسوی

پھیلانے کا آلہ اور تاریخ کی کتاب سمجھ لیا بعد اسکے انجیلون کی نسبت
بھی ایسا ہی کچھ حملہ ہوا یہانتک کہ پادریون کے نزدیک ارسطو اور افلاطون سے
زیادہ حضرت عیسی کا لحاظ نرہا اس تمام الحاد کا اثر فرانسیسون کے فلسفہ
بھی جو اٹھارہوین صدی کے اواسط اور اواخر مین ہوئے ہین سبقت
لے گیا جب لوگون نے دیکھا کہ پادری لوگ بھی ملحد ہو گئے تو انہون نے
بھی وہ طریقہ اختیار کیا جرمنی مین سے دین عیسوی کے لوٹ پوٹ ہو جانے
کی وجہ قوی یہی ہوئی ہے مسٹر ہوسٹ اپنی کتاب مین جو ۱۸۴۲ء
مین چھپی یون لکھتا ہے کہ قریب تمام جرمن کے مدرسون مین الحاد غالب ہے
کینٹ کے عقاید کو جعل اور اور لوگون نے ترمیم کرکے دین عیسوی کو ایک
کہانی ٹھہرلیا فلاسفہ جرمنی مین دین عیسوی کے بارہ وتوڑ ڈالے عہد عتیق
اور عہد جدید کی اعجازی باتون کو کہانیان ٹھہرایا حضرت عیسی کے معجزات
اور یہودیون کے قایم کرنے کی بابت خدا کی تعجب انگیز باتونکو اور قومون
کی سی گپ سمجھ لیا اس فلسفی عقیدہ نے اکثر جرمنی جوانون کو بیطرح
بگاڑ رکھا ہے سب طرف کی فلسفی کرسیان الحاد سے بھری ہوی ہین
(یعنے معلم بھی ویسے ہی ہین) جرمن مین گروہ طالب علمون مین سے
جنکو مین جانتا ہون بارہ آدمی چھانٹنے دشوار ہونگے جو پکے ملحد نہون
جو لوگ اس وبا کے پھیلنے کا شبہ رکھتے ہون آپ جاوین اور دیکھلین لیکن اگر

جاہین کہ لڑکے دانا اور دی علم اور دین عیسوی کے پکے منکر ہو کر آوین
تو اونکو جرمن مین پڑہنے کو نہ بہیجین آدی اوون یون کہتا ہے کہ ہر سیانے کو
یہہ بات معلوم ہے کہ زمانہ حال مین بیس ملحدون کے مقابلہ مین ایک
ایماندار کا پانا فرانس مین دشوار ہے پادری گلیگ صاحب جرمنی اور
بوہیمیہ اور ہنگری کے حال مین لکہتا ہے کہ اگر کوئی شخص اسی توڑہ برس
گذشتہ کی بابت جرمنی کے دین پروٹسٹنٹ کے حالات کی تاریخ
دیکہے تو برای العین مشاہدہ کریگا کہ اسمین عیسائی آنکہہ کو غم واندوہ
سوائے کچہہ نظر نہین آتا زمان مذکور کے پادریون نے دین عیسوی کے خدا کی
طرف سے ہونیکا انکار کرکے اس بات مین بڑی سرگرمی سے محنت
کی ہے کہ اپنے عقائد باطلہ لوگون کے دلون مین بہی ڈالین علم کلام کے
مدرسون کے اتالیقون اور مذہبی اور علمی جرنل کے رہنماؤن مین سے ایک
ایسے گروہ نے خروج کیا جو اپنے تئین راشنلسٹ کہتے ہین اور اون
لوگون پر جو الہام کے قائل ہین پٹیے مارتے ہین بلکہ وعظ کے سارے منبر
اونکے اور اونکے مریدون کے تحت مین آگئے اور یہہ گویا ایسا ایک چشمہ
جاری ہوا کہ جو ہر اسکے پانی کا گذر ہوا کنکر کرڑا لاعلاج ہوا اسکے اون
لوگونکا علم جو اس ناپاک کام کی تائید مین اونہون نے ظاہر کیا بلاشبہ
بہاڑا تہا جیسی اونکی دلیلین ہر درجہ کے آدمیون کے مزہ اور سمجہہ کی موافق

تعجب انگیز نہین پس اسصورتمین کچھ مقام تعجب نہین کہ اسکا نتیجہ یہہ نکلے کہ
ہر جگہہ کفر پھیل جاوے اور پروشیہ کے حال مین بھی گلیگ صاحب
یون لکھتا ہے کہ پروشیہ کی سلطنت مین سالہا سال سے ابتک
بیبل کا مذہب نہین ہے اور ہاکنس نے بھی بہت تفصیل کے ساتھہ
جرمن مین الحاد کے پھیلنے کا حال لکھا ہے اور اکتوبر مہینے ۱۸۵۳ء
عیسوی کے اخبار موسومہ ٹابلٹ مین لکھا ہے کہ خاص انگلنڈ مین انتیس
خانقاہین ہین جنمین کفر کی تعلیم ہوتی ہے اور تین لاکھہ آدمی ایسے
جو کچھہ مذہب نہین رکھتے اگر خوف تطویل مانع نہوتا تو ہم اور بہت سی باتین
لکھتے مگر صاحبان عقل و کیاست کے لئے اسیقدر پر اکتفا کیجاتی ہے
پس اب ای عیسائیو ذرا انصاف سے دیکھو کہ جب کتب مقدسہ اسطرح پر تحریف
و تبدیل ہوئی ہون جیسے ہمنے بیان کیا اور تمہارے علما کو بھی بجز تسلیم کے
اور کچھہ چارہ نہوا اور دین عیسوی بھی دنیا سے گم ہو کر دین پولوسی اوسکے قایم
مقام ہوا اور مبعد اوسی دین پولوسی کئی سو برس تک تخت حکومت
دجالون اور بت پرستون کے رہا ہو اور یہہ کتابین بھی جنہین تم کتب مقدسہ
کہتے ہو اوس مدت دراز تک اونہین دجالونکے پاس رہین ہون اور یہہ پندرہ سو
برس کے بعد جو اوس دین پولوسی کی اصلاح کی گئی ہو تو ایسے شخص کے طفیل
سے جسنے معلم ملکوت سے تعلیم پائی ہو تو بھلا تم اب کس لئے ایسے دین اور ایسے

کتب کے حامی بنے ہو کیلئے تم نبی آخر الزمان پر ایمان لاکر نجات ابدی حاصل
نہین کرتے اے عیسائی بھائیو یہ وہ نبی ہے جسکی شانمین انسیان مقدس سا
دشمن جسکو تم بھی عدن مسیحی جانتے ہو اور اوسنے ازراہ شقاوت ماذی
کیسے کیسے درشت اور ناملائم الفاظ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
لکھے ہین صاف صاف گواہی دیتا ہے کہ انحضرت حسین اور دلہین تھے
اور آپکا چال وچلن پسندیدہ تھا مساکین کی فیضرسانی اونکا شیوہ
تھا ہر ایک کیساتھ خوشخلقی سے پیش آتے اور دشمنون پر شجاع
تھے ان سب باتون کے علاوہ خدا کے نام کا بڑا ادب کرتے تھے جعل سازون
دینون قاتلون تہمت لگانیوالون بوالفضولون لالچیون جھوٹے
گواہون وغیرہ کیساتھ کمال سخت گیری کرتے تھے صبر اور فیاضی
اور رحم دلی اور نیکی اور احسان اور والدین اور بزرگون کی تعظیم وتوقیر کرنے اور انکی عزت
کرنے کی نسبت بہت وعظ ونصیحت کرتے تھے اور بڑے عابد ومتواضع
تھے اب دیکھو اے پیارو جسمین ایسے ایسے وصف ہون اور اون اوصاف
کا ثبوت اوسکے دشمنون کے اقوال سے پایا جاوے پھر اوسکی نسبت
بے ادبی کرنا اور اپنی عاقبت کی خرابی سے نہ ڈرنا سراسر تعصب اور بے
دادون کی رسوم کا اتباع ہے خداوند تعالے اپنے نبی آخر الزمان کے
وسیلہ سے تمکو اور تمکو تعصب اور طرفداری سے چھڑاوے اے پیارو یہ وہ نبی ہے

جسکی بہتیری بشارتین باوصف اسقدر تحریفات کے ابتک تمہاری کتابونمین
موجود ہین اور محمدیون کیطرف سے اکثر کتابونمین مرقوم ہوچکی ہین ایسا کہ اون
بشارات کا مصداق سوائے نبی آخرالزمان کوئی نہین ٹھہر سکتا تم بھی اگر تعصب کو
کنارے رکھکر اونکی طرف متوجہ ہو تو یقین ہے کہ پھر ایسے وساوس و شکوک
مین نہ پڑو ای پیارے عیسائیو یہہ نبی وہ آخرالزمان ہے جسکی بابت کہلا
کہلی حضرت عیسیٰ نے اپنے مصلوب ہونے کے واقعہ کے ذکر مین تقریبًا یون فرمایا
تہا کہ ای برتباہ یقین جان کہ کیا ہی جہوٹا گناہ کیون نہو خدا اسکی سزا دیتا ہے
کیونکہ خدا یتعالےٰ گناہ سے ناراض ہے اور کسی گناہ کو بے سزا نہین چہوڑتا
میری بہا اور میرے شاگردون نے جو دنیوی غرض سے میرے ساتہہ محبت کی
خدا اس سے ناخوش ہوا اور بمقتضائے عدالت یہہ چاہا کہ انکی اس نامناسب
عقیدت کی سزا اسی دنیا مین اونکو دیوے تاکہ وے دوزخکے عذاب سے بچین اور
وہان اونکو اذیت نہ ہووے اور مین اگرچہ دنیا مین بے قصور تہا پر اسلیئے کہ بعضے
آدمیون نے مجہکو خدا اور ابن اللہ کہا خداوند متعال کو یہہ بات خوش نہ آئی
اور اوسکی مشیت اس امر کی مقتضی ہوئی کہ قیامت کے دن شیاطین مجہہ پر
نہ ہنسین اور مجہکو جہوٹا نہ اوڑاوین سو اسنے اپنی مہربانی اور عنایت سے ایسا
بہتر جانا کہ دنیا ہی مین یہود اکی موت کے سبب میری تضحیک اور رسوائی
ہوجاوے اور ہر شخص یہہ گمان کرے کہ مین صلیب پر کہینچا گیا پر یہہ بات تک

اور منجملہ نشانی محمد رسول اللہ کے آنے ہی تک رہیگی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کریگا اور یہہ دھوکا لوگونکے دل سے اٹھا دیگا پس اے یہودیو جسکی نبوت کی خبر اس صراحت سے مندرج ہووے بہلا پہر اوس سے منکر ہونا اپنی عاقبت خراب کرنا ہے یا نہین اگر ذرا سا بھی انصاف تمہارے دلمین ہو تو ہرگز ہرگز شکوک و شبہات مین مبتلا نہ ہو اگر شیطان لعین جو بنی آدم کا دشمن ہے تمکو اسمین ڈالے کہ برنباہ کی انجیل جعلی ہے اور اوسکو تمہاری کونسل اوکیٹی نے خدا کا کلام نہین مانا ہے تو تم للاول پڑھو اور خدا سے دعا مانگو کہ تمکو شیطانی وساوس سے بچا کے عقل سلیم عطا فرماوے اور یہہ شک جو صریح بے اصل و بے بنیاد ہے تمہارے دل سے نکالے دیکھو برنباہ کی انجیل ایک پرانی کتاب ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے سیکڑون برس پیشتر کی ہے کیونکہ دوسری تیسری صدی عیسوی کی کتابونمین اسکا ذکر ہوا ہے تو بہلا پہر غور فرماؤ کہ اتنے زمانہ پیشتر اوسمین جعل کیونکر ہو گیا اور جعل بھی ایسا ہوا جو طاقت بشری سے باہر ہے اور بدون الہام الٰہی وہ جعل ہونا ہرگز خیال مین نہین آتا تو اس صورت مین ایسے جعل سے بھی کچھ قباحت نہوئی اور اگر تم لوگ یہہ کہو کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کسی محمدی نے اسمین یہہ فقرات بڑھا دیئے ہین تو اسکا ثبوت گذرا تو کہ کس شخص نے کس زمانہ مین یہہ تحریف کی اور برنباہ کی انجیل کا کوئی ایسا پرانا نسخہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر کا لکھا ہوا ہو اور جسمین یہہ فقرہ

ا

بجواب قرآن شریف مصنفہ سیل صاحب صفحہ ۳۴۲ سطر

موجود نہ ہو ویسے بیش کرو نہیں تو ایسے شیطانی وساوس سے توبہ کرکے ایمان لاؤ اور نجات
ابدی حاصل کرو اور جب تک تم اس امر کو تمام نہ کرو اور اپنے تعصب سے بلا دلیل
دعوی کیے جاؤ تب تک محمدیوں پر کچھ واجب و لازم نہیں ہے کہ تمہارے ان وساوس
تباہی اعتراضوں پر توجہ کریں کیونکہ حضرت مسیح کی گواہی تمہاری سب نجاتوں سے
افضل ہے اور سارے اعتراضوں کا ایک کافی و وافی جواب ہے اب میں بالتعصب
وطرفداری سے دل سے تمہارے لئے دعا مانگتا ہوں یا مجیب الدعوات اپنے نبی آخر الزمان
وسیلے اسکو قبول فرما دے مناجات سب العلمین تو جو ساری چیزوں پر قادر ہے اور بنی آدم کے دلوں کو
وساوس سے چھڑانے کی طاقت رکھتا ہے اپنے فضل و کرم سے عیسائیوں کو جو سچے دل سے
اپنی نجات کے خواہاں ہیں راہ راست پر لا اور انکو جو تعصب کی راہ سے دین محمدی کے
دشمن ہو رہے ہیں تعصب سے چھڑا اور انکو توفیق عنایت فرما کہ سچے دل سے تیری راہ تلاش کریں
اور تیرے نبی آخر الزمان پر ایمان لاکر نجات ابدی اور حیات سرمدی پاویں اے خداوند
متعال انکو توفیق دے کہ اس کتاب کو بے تعصب اور بلا طرفداری دیکھیں اور رضا الٰہی اور
گمراہی کے ورطہ سے نکلکر مساحل نجات پر پہنچیں اور اس کمتر بندہ کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرما
اور اسمیں جو کچھ سہو و نسیان ہوا ہو تو معاف کر اور ہمارا اور سب ایمانی مسلمانوں کا خاتمہ بخیر کر اور قیامت کے
دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب کر آمین یا رب العلمین ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا
او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ
واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکفرین
صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ تمت بالخیر والصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

الحمد لله والمنه که نسخه متبرکه موسومه باعجاز عیسوی ملقبه بمصقله تحریف
تصنیف فخر متکلمین و سرآمد مباحثین دین پناه جناب مولوی رحمت الله
صاحب کرانوی بتاریخ دهم ماه صفر المظفر سنه یکهزار و دو صد و هفتاد و یک
حلیه انطباع پوشید

قطعات تاریخ

ریخته قلم اعجاز رقم نبض شناس سخن جناب منشی ابوالحسن صاحب
مدرس اول فارسی مدرسه کاری واقع دارالخلافه اکبرآباد

این نسخه دین پناه اعجاز طراز — کز نصر من الله است عنوانش کلام
تفسیر تحریف فون به زین نبود — کز هر حرفش حریف یابد الزام
چون حلیه اختتام در بر پوشید — میخواستمش دهم بتاریخ نظام
دل سال تمام او زهاتف بشنید — گفتا که بوی دلیل تحریف تمام
۱۲۷۱

و له

دیگ اعجاز عیسوی که دلیل — بهر تحریف از و نیاری خوش
دل اعجاز را بدست آورد — فیض روح قدس بتاریخش
۱۲۷۱

تمت بالخیر

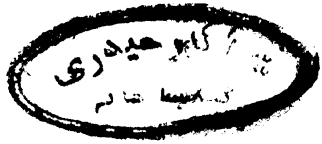

اغلاط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	اسطے	کیونکہ
۵	۱۱	یعنی عدن	یعنی دلالت کرتا ہے
۸	۴	جوجہور	جوجہور
۱۲	۷	بخت نصر	بخت نصر
۱۴	۱۳	اور اور	کوئی اور
۱۷	۴	اگ	راگ
۱۷	۹	اسلئی نہین	اسلیئے کہ نہین
۱۷	۱۴	سنسامین	منسامین
۱۹	۱۲	تاہی	آتا ہے
۲۰	۸	اسلئی	اسلیئے کہ
۲۰	۱۳	رکہی تہی	رکہا تہا
۲۴	۶	جواونکی	جنکی
۲۷	۷	متعقد	متعذر
۳۰	۵	نکالدیگا	نکالدینگا
۳۱	۱۳	یوسی لیں	یوسی ہیں
۳۲	۸	اغلاظنامہ	یا غلاظنامہ
۳۳	۱	یعقوت	یعقوب
۳۵	۹	یعد	بعد
۳۶	۱۷	یوسی لیں	یوسی ہیں
۵	۱۶	ارجن	اُرجن
۵۱	۸	اور بعضے	اور بعضے
۶۲	۱۵	اسلئی	اسلیئے کہ
۷۰	۱۶	لیب	نسبت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵	۳	حال	حال کیے
۷۵	۱۶	چہی	بہی
۷۷	۸	سراب	سیراب
۷۸	۷	الخر	الخ
۸۰	۱۴	داع	داغ
۸۴	۱۳	سنہ	سینہ
۸۶	۹	مغر	مغز
۸۶	۱۷	نینو	تینون
۸۷	۲	بیان مین	بیان مین کہ
۸۷	۱۶	بدیانتوسے	بدیانتوں سے لڑائی
۹۰	۱۲	بہین	نہین
۹۴	۵	رومنہ	رومیہ
۹۴	۸ ۷	لے مین	کیے ہین
۹۴	۴	کتاب	کتاب
۱۰۱	۲	سبب	لبیب
۱۰۲	۱۱	ہشز	پیشتر
۱۰۶	۱۷	غلط ہین	غلط ہین
۱۰۷	۱۱	پوشید	پوشیدہ
۱۱۱	۱	شریہ	شریہ
۱۱۵	۷	اوانی	حوالی
۱۱۶	۱۳	جڑہ	چڑہ
۱۱۶	۹	شیہ بحکان	شیہ بحکان
۱۱۷	۱۰	ہوکے	ہوکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۸	۱۳	بیاہ	لبیاہ
۱۲۸	۳	سال	سال یا پارسال
۱۲۸	۵	ہین	ہین
۱۲۹	۱۷	پچیسوین ۱۳	پچیسوین ۱۳
۱۳۹	۱۱	گہشایا	گہٹایا
۱۵۱	۵	پیدا ہوا	پیدا ہوا
۱۵۱	۶	۱۸۶۵ء	۱۸۶۵ء
۱۵۲	۴	بجر	پہر
۱۵۷	۱۷	قیل	قتل
۱۶۴	۱	لوتے	بوتے
۱۶۴	۳	لٹاڑے	لٹاڑے
۱۶۵	۱۲	ہین	ہین
۱۶۷	۱۳	صاحب کے	صاحب کیے
۱۶۹	۱۶	انکار	انکار
۱۷۰	۱	۱۸۰۳ء	۱۸۰۳ء
۱۷۰	۵	چرومنٹ	چرومنٹ
۱۷۲	۱۶	فطری	فطری
۱۷۳	۱۰	دن دن	دن
۱۷۶	۱۰	اوجاڑ	اوجاڑ
۱۷۸	۸	کہڑاتا	کہڑاتا
۱۷۸	۱۷	حارت	غارت
۱۸۳	۱	خلعتکی گنگ	خلعتکی گنگ
۱۸۳	۵		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۳	۱۷	بنکا	ننگا
۱۸۶	۱۰	قونین	قوانین
۱۹۳	۱۴	بڑی	بڑی
۱۹۴	۱۳	بیہ ل	پیدل
۱۹۹	۳	کسا	کفارہ
۲۰۲	۴	کبرکر	گھبڑکر
۲۰۳	۳	خداور	خداور
۲۰۳	۱۷	ہرم	جرم
۲۰۴	۱۵	ماسا	کاسا
۲۰۶	۱۷	عیسے	جیسے
۲۰۷	۱۷	میری منتوں	کمر رکھی گئی
۲۱۱	۲	نخ	بخ
۲۱۱	۶	سرسر	شیر ببر
۲۱۳	۸	بڑنا	پڑنا
۲۱۷	۱	مین	سے
۲۱۷	۱	لے	جلے
۲۱۹	۴	بڑھا	پڑھا
۲۱۹	۱۷	ہیلتر	جیلز
۲۲۰	۸	عوام	عوام
۲۲۳	۹	ا سام	الہام
۲۲۴	۱۲	چواسال	جوآسانی
۲۳۰	۲	لتاب	کتاب
۲۴۰	۳	خاین	خاینے مین
۲۴۴	۲	اردودو	اور دو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۸	۱۵	لھا	نقل کرکے
۲۴۹	۲	انجیلان	انجیلین
۲۴۱	۱۴	اٹھ جانے	اوس اٹھجانے
۲۴۱	۱۷	پرہ	پردہ
۲۴۲	۴	خشمت بلطل	
۲۴۴	۱	بتنے	بننے
۲۴۴	۹	ایا	ایسے
ایضاً	۱۰	درس	وہ درس
ایضاً	۱۶	درس	جو درس
۲۴۷	۳	تہین	تھی
۲۵۱	۹	سردنکو	مریدونکو
۲۵۴	۱۲	حصنہ	حصہ
۲۵۷	۱۴	لیکے	لیکھے
۲۵۸	۲	سب سب	سب
۲۶۱	۱۴	دیتے	دیتی ہین
ایضاً	۱۵	دہرانے	دہرانے
۲۶۸	۶	حتایا	جتایا
۲۷۲	۱۳	ترجمو	ترجمون
۲۷۴	۹	اسلیئے	اسلئے کہ
۲۷۷	۱۳	نہ دخل	دخل
۲۸۰	۵	مانوتیرہ	مانوتیرہ
۲۹۵	۲	ایکلوٹی	ایکلوتی
۲۹۸	۷و۹	فردوسی	فردوسی
۳۰۰	۱۷	انجیلون	انجیل موبیلن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۲	۲ و ۱۳	باب	باپ
۳۰۳	۱	منفرض	منقرض
۳۰۵	۹	وہان	دہا
۳۰۷	۹	منفرض	منقرض
۳۲۰	۱۲	لناوے	ملوانے
۳۲۸	۱۶	گڑہ	گہڑ
۳۳۴	۶	مقصود	مفقود
ایضاً	۷	کرنے مین حال	کرانے حال
ایضاً	۱۱	جواری	حواری
ایضاً	۱۴	کہ یہہ انجیل	یہہ انجیل
۳۳۵	۸	اعالین	اعمال
۳۳۶	۹	دعوہ	دعوی
۳۳۹	۱۵	برنا بناہ	برنا باہ
۳۴۲	۱۳	پہنچی	پہنچی
۳۴۵	۱۰	بالونکا	بالونکا
۳۴۶	۲	دیلہنی	دیکہنی
۳۶۱	۱۷	مزیکا	نمریگا
۳۶۴	۱۱	اوس	اوس
۳۶۵	۵	صوت	صورت مین
۳۶۸	۱۲	پہیلی	پہیلی
۳۶۹	۴	ڈہاڈو	ڈہاڈو
۳۷۱	۱۲	نیون	نیون
۳۷۶	۵	زکی	زکی
۳۸۵	۱۶	مصدس	مقدس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸۶	۵	نفیہ	نضیر	۴۷۴	۴	متن نسخے	بین نسخے	۵۲۴	۸	حقیقت	حقیقت
۳۸۸	۷	حاجت	حاجت	۴۷۶	۱۰	پہنچی	پہنچیں	ایضاً	۱۰	کیون	کیون
۳۹۹	۵	پس	لبس	۴۷۹	۱۲	حقیقہ	حقیقۃً	۵۲۵	۱۲	صفحہ	صفحہ
۴۰۱	۱۷	دونون باپ	دونون	۴۸۳	۱۲	پرداخت	پرداجب	۵۲۶	۴	باپ	باپ
۴۰۲	۹	اونہون	اونہون نے	۴۸۸	۱۶	موافق ہون	موافق ہو	۵۳۰	۱۲	استفار کا	استفسار
۴۰۵	۱۶	ادجو	کہ جو	ایضاً	۱۷	بعض کیون	بعض کو	۵۵۹	۹	محض بجا	محض بجا
۴۰۶	۱	انکار کرون اولاد کی خوبصورتی اور بدصورتی اور ہوشیاری کو بیشکل اور خراب کردیا ہے	اولاد کی خوبصورتی اور بدصورتی اور ہوشیاری کو بیشکل اور خراب کردیا ہے انکار کرون	۴۹۵	۷	جال	حال	۵۶۳	۱۰	بیشا	بیشا
۴۰۶				۴۹۶	۵	اسی طرح	اتنی جلد	ایضاً	۱۰	یاد کرتی ہی	یاد کرتی ہی
۴۰۶	۷	قریب	فریب	۴۹۶	۹	سکے	اسکے	ایضاً	۱۵	[illegible]ون	[illegible]ون
۴۱۲	۱۷	کرتے ہین	لڑتے ہین	۴۹۷	۱۴	آسکے	آسکے	۵۶۷	۸	کرتے	پڑانا
۴۱۳	۶	کیونکہ ..... یاتے	کیونکہ ..... یاتے	۵۰۶	۱۲	ہین	مین	ایضاً	۱۴	پرچہانین ہین ہے	پرچہانین ہین ہے
ایضاً	۹	اور سجدہ	سجدہ	ایضاً	۱۴	لرتے	کرتے	۵۶۹	۱۷	مکمل	تکمیل
۴۱۹	۱۶	صبط	ضبط	ایضاً	۱۷	یہی	بہی	۵۸۳	۴	کرتو	کرتو
۴۲۳	۱۵	اسلام ہے	اسلام مین ہی	۵۰۷	۱۶	معیاد	میعاد	۵۸۴	۷	یہویون	یہودیون
۴۲۷	۸	دفون	دفنیون	۵۱۰	۸	جزیں	جزمین	۵۸۴	۱۶	بہیلا	پہیلا
ایضاً	۱۳	حکومنکا	حکومتکی	ایضاً	۱۱	علا ئقہ	علاقہ	۵۹۳	۲	فلسفہ	فلسفہ
۴۲۹	۳	در غایت	دغایت شہرت	۵۱۱	۳	رہاد	رہاد	۵۹۵	۴	شعر	چشمہ
۴۳۴	۷	اسپر	اسپر	ایضاً	۵	مین بہی	مین ہی	۵۹۸	۱۷	کرسیے	کرسیے
۴۳۳	۱۰	کیف یفعل	کیف تفعل	۵۱۳	۱۳	پاد رصاحب	پادریصاحب	۶۰۰	۱	واہمون	وہمون
۴۳۹	۱۶	خدوش لخ	[illegible]	۵۱۶	۷	ہین بتلائے	بتلائیے	۶۰۰	۱۳	ساحل	ساحل
۴۵۱	۱	طالب	غالب	۵۱۸	۶	بہی مراد	یہی مراد				
ایضاً	۱۲	کردیئے	کردین	۵۲۰	۱۵	یہیرس	یہیرس				
۴۶۰	۷	اوپر آوین	راہ پر آوین	۵۲۱	۱۲	باعتبار	اعتبار				
۴۶۴	۱۰	نکلنے	نکلے	۵۲۳	۱۲	عل	نکلی				

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیر انہ لیا جائیگا

جامعہ عثمانیہ

۱۔ ارکین مجلس کی تعداد مجلس انتظامی

۲۔ اراکین مجلس کی تعداد مجلس قانون

۳۔ ساتھ عامہ

۴۔ اورینٹل دارالترجمہ میں کتابیں

۵۔ طلبا کی تعداد

۶۔ مدت تعلیم

۷۔ کتابیں

۸۔ کتابوں کی قسم

۹۔ قلمی نسخے

جامعہ کی لائبریری